

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حصہ اول

جلد دوم

نوٹ: کتاب کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے

الجامع المسند الصحيح المختصر

من امور رسول اللہ ﷺ وسنة وایامه

المعروف

صحیح البخاری

تلامام

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم (اردو)

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری علیہ الرحمہ

<https://sunnahschool.blogspot.com>

<https://sunnahbookslibrary.blogspot.com>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حصہ اول

جلد دوم

نوٹ: کتاب کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے

صفحہ نمبر	ابواب	نمبر شمار
26	کتاب الشروط (حصہ دوم)	1
40	کتاب الوصایا	2
60	کتاب الجہاد والسیر	3
217	کتاب بدء الخلق	4
259	کتاب الانبیاء	5

<https://sunnahschool.blogspot.com>

<https://sunnahbookslibrary.blogspot.com>

وَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (عليه السلام)
اور جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اسے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف

جلد دوم

مصنفہ
امام الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ

فاضل شہیر مولانا عبد اکبر خاں اختر شاہ جہانپوری

تصحیح و تہذیب از

ادیب شہیر سید حامد لطیف چشتی

ناشر

فریدی بک ٹال - ۳۸ اردو بازار، لاہور - ۲

فہرست

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۶	عزیز یا اقارب کے لیے وقف یا وصیت	۱۸		بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	
۲۷	کیا اقارب میں عورتیں اور بچے شامل ہیں	۱۹			
۲۷	وقف کی ہوئی چیز سے وقف نفع حاصل کر سکتا ہے	۲۰			
۲۸	وقف کرنے والا خود بخیرانہ کر سکتا ہے	۲۱	۲۵	پارہ - ۱۱	
"	اگر کوئی کہے میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے	۲۲	۲۵	لوگوں سے زبانی کلامی شرطیں طے کرنا	۱
"	دوسرے کی طرف سے صدقہ یا وقف کرنا	۲۳	۲۵	آزاد کردہ غلام کی میراث کے لیے شرط	۲
۲۹	مال الوندی، غلام یا جانور کا صدقہ وقف	۲۴	۲۶	مزارعت میں بے دخلی کی شرط	۳
"	ذکیل کو صدقہ دینا، اس کا واپس کر دینا	۲۵	۲۷	عربی کافروں سے جہاد و مسالحت کی شرطیں	۴
۵۰	آیت ذَاذِ اِحْصٰوِ الْقِسْمَةِ کی تفسیر	۲۶	۳۷	قرض میں شرط لگانا	۵
"	وصیت کی طرف سے خیرات اور اس کی نذر پوری کرنا	۲۷	"	کتاب النبی کے خلاف شرطوں کا لکھنا	۶
"	وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا	۲۸	"	متعارف شرطیں رکھنا	۷
۵۱	آیت ذَاذِ الْوَالِیَاتِ اَمْوَالِھُمْ کی تفسیر	۲۹	۳۸	وقف میں شرطیں لگانا	۸
۵۳	آیت وَ اَنْعَلُوْا الْاِیْتٰھِیْ كَا مَعْنٰوِہُمْ	۳۰		کتاب الوصایا	
"	وصی کو تقسیم کے مال سے عنت سے برابر کرنا یا جانچنا	۳۱	۳۹	وصیت نامہ لکھنا یا لکھوانا	۹
۵۳	آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَاکْفُرُوْنَ اَمْوَالِ الْاِیْتٰھِیْ كَا مَعْنٰوِہُمْ	۳۲	۳۹	وارثوں کو مالدار چھوڑنا چاہیے	۱۰
"	آیت وَ یَسْتَلُوْنَکَ عَنِ الْاِیْتٰھِیْ كَا مَعْنٰوِہُمْ	۳۳	۴۰	وصیت تہائی مال تک ہے	۱۱
"	تقسیم سے خدمت لینا اور اس پر نظر رکھنا	۳۴	۴۱	اولاد کی امانت کے لیے وصیت کرنا	۱۲
۵۴	زمین وقف یا صدقہ کی اور حدیں نہ بنائیں	۳۵	"	سر کا واضح اشارہ قابل اعتبار ہے	۱۳
۵۵	مشترک زمین وقف کرنا بھی جائز ہے	۳۶	۴۲	وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں	۱۴
"	وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے	۳۷	"	مرتے وقت کی خیرات	۱۵
"	وقف غریب اور امیر سب کے لیے ہو سکتی ہے	۳۸	"	وصیت اور قرضہ ادا کرنے کے بعد تقسیم ہو	۱۶
"	مسجد کے لیے زمین وقف کرنا	۳۹	۴۳	وصیت و قرض سے متعلق آیت کا مفہوم	۱۷
۵۶	جانور، گھوڑے، سامان اور نقد یا سونا چاندی وقف کرنا	۴۰	۴۴		

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۴۲	شہید پر فرشتوں کا سایہ کرنا	۶۵	۵۶	وقفی جائیداد کے انتظام کی اجرت	۴۱
۶	شہید کا پھرنیسا میں آنے کی آرزو کرنا	۶۶	۶	وقف کی چیز سے خود فائدہ اٹھانا بھی جائز ہے	۴۲
۶	جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے	۶۷	۵۷	فی سبیل اللہ وقف کرنا	۴۳
۷۲	جہاد کے لیے اولاد کی دعا کرنا	۶۸	۷	آیت جِنَّينَ وَصَيِّبَةِ اَنْثٰنِ كَا مَفْهُوم	۴۴
۷	لڑائی میں بہادری اور نزولی دکھانا	۶۹	۵۸	وصی میت کا قرضہ ادا کر سکتا ہے	۴۵
۷۵	بزدلی سے پناہ مانگنا	۷۰	۶۰	کتاب الجہاد والستیر	
۷	اپنے جنگی کارنامے بیان کرنا	۷۱			
۷	جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے	۷۲	۶۰	جہاد اور سیرۃ النبی کی فضیلت	۴۶
۷۶	کافر مسلمان کو قتل کرے پھر مسلمان ہو کر مارا جائے	۷۳	۶۱	جان مال سے جہاد کرنے والا سب سے افضل ہے	۴۷
۷	جہاد کو روزوں پر مقدم رکھنا	۷۴	۶۲	مرد و زن کا جہاد کی دعا کرنا	۴۸
۷۵	قتل ہونے کے علاوہ شہادت کی سات اور قسمیں	۷۵	۶۳	اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات	۴۹
۷	آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ كَا مَفْهُوم	۷۶	۶۴	صبح و شام اللہ کی راہ میں نکلنا جنت کی طرف چلتا ہے	۵۰
۷۸	جنگ کے وقت سب رو تسطال	۷۷	۶۴	حورین کے اوصاف	۵۱
۷	کافروں سے لڑنے کی رحمت دلانا	۷۸	۶۵	شہادت کی آرزو کرنا	۵۲
۷	خندق کھودنا	۷۹	۶۶	جہاد میں گھوڑے سے گر کر زخمی والا بھی جہاد ہے	۵۳
۷۹	جہاد میں غلہ سے شریک نہ ہونا	۸۰	۶۷	راہ خدا میں تکلیف پہنچانا	۵۴
۷	دوران جہاد روزہ رکھنے کی فضیلت	۸۱	۶۸	راہ خدا میں زخمی ہونا	۵۵
۸۰	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت	۸۲	۷	آیت اَلَا اِحَدٌ مِّنَ الْخٰیِرِیْنَ كَا مَفْهُوم	۵۶
۷	غازی کا سامان تیار کرنا، اس کے گھریار کی خبر لکھنا	۸۳	۷	آیت هِنَ الْمَوْمِنِیْنَ رِجَالٌ كَا مَفْهُوم	۵۷
۸۱	لڑائی کے وقت غریبوں کا	۸۴	۷۰	جنگ سے پہلے ایک عمل	۵۸
۷	دشمن کی خبر لانے کا مقام	۸۵	۷	کسی کو چانگ تیر گے اور مر جائے	۵۹
۷	کیا جاسوسی کے لیے ایک آدمی بھی بھیجا جا سکتا ہے	۸۶	۷۱	سکھو حق کی بندی کے لیے لڑنا	۶۰
۸۲	دو آدمیوں کا باہم سفر کرنا	۸۷	۷	راہ خدا میں پیوں پر گر ڈرنے کا مقام	۶۱
۷	گھوڑوں کی پیشانی پر قیامت تک بھلائی لکھی گئی	۸۸	۷	راہ خدا میں گرا کر لوہے کے سرو کو پونچھنا	۶۲
۷	امیر نیک پنجاب بڑا جہاد جاری رہنا چاہیے	۸۹	۷۲	لڑائی اور گردوغبار کے بعد غسل کرنا	۶۳
۷	جہاد کی قیامت سے گھوڑا رکھنا	۹۰	۷	آیت مَلْ اَحْیَا مَیْتٌ مِّنْ قَبْلِهِمْ كَا مَفْهُوم	۶۴

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۵	جہاد میں ایک روز کی نگرانی کا اجر	۱۱۷	۸۳	گھوڑے اور گدے کا نام رکھنا	۹۱
۹۶	جو خدمت کے لیے پتھے کو میدانِ جنگ میں بھیجے	۱۱۸	۸۴	بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں	۹۲
۹۷	سمندر پر سواری کرنا	۱۱۹	۸۵	گھوڑا رکھنے کے تین مقاصد	۹۳
۹۸	جنگ میں گزروں اور نکلوں سے مدد چاہنا	۱۲۰	۸۶	جہاد میں دوسرے جانور کو مارنا	۹۴
۹۹	یرنہ کو کہ فلاں شہید ہے	۱۲۱	۸۷	شریر جانور اور ڈر گھوڑے پر سواری کرنا	۹۵
۱۰۰	تیر اندازی کا شوق دلانا	۱۲۲	۸۸	مالِ غنیمت میں گھوڑے کا حصہ	۹۶
۱۰۱	برہمچی و عیرو سے کھیلنا	۱۲۳	۸۹	لڑائی سے دوسرے کے جانور کو لے جانا	۹۷
۱۰۲	اپنی اور دوسرے کی احوال استعمال کرنا	۱۲۴	۹۰	جانور کے رکاب تسمے	۹۸
۱۰۳	چمڑے کی احوال	۱۲۵	۹۱	گھوڑے کی نگیل پیٹھ پر سواری کرنا	۹۹
۱۰۴	تلواریں گلے میں لٹکانا	۱۲۶	۹۲	سست رفتار گھوڑا	۱۰۰
۱۰۵	تلواروں کو زیور پہنانا	۱۲۷	۹۳	گھوڑوں کی دوڑ	۱۰۱
۱۰۶	تلوار کو جنگل میں درخت سے لٹکانا	۱۲۸	۹۴	گھڑ دوڑ کے لیے گھوڑا تیار کرنا	۱۰۲
۱۰۷	خود پہننا	۱۲۹	۹۵	گھوڑوں کی دوڑ کے لیے حد مقرر کرنا	۱۰۳
۱۰۸	مرتے وقت ہتھیار توڑنے درست نہیں	۱۳۰	۹۶	قصص کا ذکر	۱۰۴
۱۰۹	قیلولہ کے وقت امام سے الگ ہو جانا	۱۳۱	۹۷	رسولِ خدا کا سفید پتھر	۱۰۵
۱۱۰	تیز بازی	۱۳۲	۹۸	عورتوں کا جہاد	۱۰۶
۱۱۱	رسولِ خدا کی زبرد اور جنگی قمیص	۱۳۳	۹۹	عورتوں کا سمندری جہاد	۱۰۷
۱۱۲	سفر اور جنگ کے دوران حجتہ پہننا	۱۳۴	۱۰۰	بعض عورتوں کو جہاد میں لے جانا	۱۰۸
۱۱۳	لڑائی میں ریشمی کپڑے کا استعمال	۱۳۵	۱۰۱	عورتوں کا مردوں کے ساتھ ہو کر جہاد کرنا	۱۰۹
۱۱۴	پتھری کا استعمال	۱۳۶	۱۰۲	جہاد میں عورتوں کا مردوں کو مافی پلانا	۱۱۰
۱۱۵	کڑویوں سے جنگ	۱۳۷	۱۰۳	عورتوں کا میدانِ جہاد میں مرہم بھیج کرنا	۱۱۱
۱۱۶	یہودیوں سے جنگ	۱۳۸	۱۰۴	عورتوں کا زخمیوں اور شہیدوں کو آشاکر لے جانا	۱۱۲
۱۱۷	مترکوں سے جنگ	۱۳۹	۱۰۵	جسم سے تیر نکالنا	۱۱۳
۱۱۸	بالوں کے بڑھتے پھٹنے والوں سے جنگ	۱۴۰	۱۰۶	جہاد فی سبیل اللہ کے وقت پہرہ دینا	۱۱۴
۱۱۹	حکمت کے وقت اپنے لشکر کی صف بندی	۱۴۱	۱۰۷	جہاد کے وقت خدمت کرنے کی نصیحت	۱۱۵
۱۲۰	مشرکوں کے لیے حکمت اور زلزلے کی دعا	۱۴۲	۱۰۸	سفر میں ساتھی کا سامان اٹھانے کی نصیحت	۱۱۶

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۱۲۸	توشہ اپنی گردن پر اٹھانا	۱۶۷	۱۱۰	اہل کتاب کو دین بتانا اور قرآن سکھانا	۱۳۳
۱۲۹	عورت کا اپنے بھائی کے چچھے سوار ہونا	۱۶۸	"	مشرکین کی ہلاکت کے لیے دعا بغرض تالیف	۱۳۴
"	جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آدمی سوار	۱۶۹	"	یہود و نصاریٰ کو دعوت اسلام دینی چاہیے	۱۳۵
"	گدھے پر دو آدمیوں کا سوار ہونا	۱۷۰	۱۱۱	رسول خدا نے توحید و رسالت کی دعوت دی	۱۳۶
۱۳۰	رکاب وغیرہ پر کر دو سو سے کو سوار کرنا	۱۷۱	۱۱۶	لڑائی کا مقام چھپانا اور جمعرات کو سفر	۱۳۷
"	قرآن مجید کا دشمنوں کے ملک میں لے جانا	۱۷۲	۱۱۷	ظہر کے بعد نکلنا	۱۳۸
"	لڑائی کے وقت نعرہ بکیر لگانا	۱۷۳	"	مہینے کے آخر میں نکلنا	۱۳۹
۱۳۱	تنبیہ میں زیاں چلانا منع بھی ہے	۱۷۴		پارہ — ۱۳	
۱۳۲	مادی میں اترنے کے وقت سبحان اللہ کہنا	۱۷۵	۱۱۹		
"	بندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنا	۱۷۶	۱۱۹	ماہ رمضان میں سفر کرنا	۱۵۰
"	مسافر کو گھر کی عبادت کے برابر ثواب ملتا	۱۷۷	"	الوجاع کہنا	۱۵۱
۱۳۳	تنہا سفر کرنا	۱۷۸	"	امام کی فرمانبرداری	۱۵۲
"	چلتے میں سبک رفتاری	۱۷۹	"	امام کے پیچھے لڑنا اور اپنا سہاڑ کرنا	۱۵۳
۱۳۴	جہاد کے لیے گھوڑا رت پہلے فروخت ہوتا دیکھے	۱۸۰	۱۲۰	لڑائی سے نہ بھاگنے کی بیعت کرنا	۱۵۴
"	والدین کی اجازت سے جہاد	۱۸۱	۱۲۱	امام لوگوں کی طاعت کے مطابق حکم دے	۱۵۵
۱۳۵	اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ لٹکانا	۱۸۲	۱۲۲	لڑائی صبح یا بعد دوپہر شروع کی جائے	۱۵۶
"	مجاہدین میں تمام نکھوانٹ کے بعد طرہ پیش آنا	۱۸۳	"	اگر کوئی جہاد میں شریک نہ ہوتا چاہے	۱۵۷
"	جاسوس کا حکم	۱۸۴	۱۲۳	ایسی شادی کی ہو اور جہاد میں جانا	۱۵۸
۱۳۶	قیدیوں کو کپڑے پہنانا	۱۸۵	"	تازہ شادی والا بیوی سے صحبت کر کے جہاد میں جانا	۱۵۹
۱۳۷	اُس کی تفضیلت جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا	۱۸۶	۱۲۳	گھبراہٹ کے وقت پھرتی دکھانا اور گھوڑا اور ڈانا	۱۶۰
۱۳۸	قیدیوں کو زنجیروں سے جکڑنا	۱۸۷	۱۲۴	گھبراہٹ کے وقت امام کی تیزی	۱۶۱
"	اہل کتاب کا اسلام قبول کرنا	۱۸۸	"	مجاہدین کو نحر چہ اور سواری دینا	۱۶۲
"	کافروں پر خون مارا، عورتیں اور بچے بھی قتل ہوئے	۱۸۹	۱۲۵	رسول خدا کا بھنڈا	۱۶۳
۱۳۹	لڑائی میں ہتھوں کو مارنے کے آگے کا حکم ہے	۱۹۰	۱۲۶	مزدگی لے کر جہاد کرنا	۱۶۴
"	لڑائی میں عورتوں کو مارنا کیسا ہے	۱۹۱	"	آیت سُبْحٰنَ الَّذِیْہِ الَّذِیْہِ لَعْنَةُہِمْ	۱۶۵
"	اللہ جیسا مذاہب (آگے) نہیں دینا چاہیے	۱۹۲	۱۲۷	جہاد کا توشہ	۱۶۶

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۱۵۳	ذمیوں کے ساتھ سلوک	۲۱۹	۱۳۹	قیدیوں کے بارے میں دو آیتوں کا مفہوم	۱۹۳
"	ذمہ داروں کی آمد پر عالم کا راستہ ہونا	۲۲۰	۱۴۰	مسلمان کفار کی قیدیوں میں ہونے پر اپنی ہر ممکن کوشش کرے	۱۹۴
۱۵۴	بچوں پر کس طرح اسلام پیش کیا جائے	۲۲۱	"	مشرک اگر مسلمان کو جلا دیں تو کیا مسلمان ایسا کریں	۱۹۵
۱۵۶	یہودیوں کو دعوت اسلام دینا	۲۲۲	"	چیزوں کو جلا نے کا کیا حکم ہے	۱۹۶
"	دارالحرب میں جو کافر مسلمان ہو جائیں وہ اپنی جائیداد کے مالک رہیں گے۔	۲۲۳	"	گھروں اور باغوں میں آگ لگا دینا	۱۹۷
۱۵۷	ہم مالکوں کی مردم شماری کروانا	۲۲۴	۱۴۱	سوائے ہونے مشرک کو قتل کرنا کیسا ہے	۱۹۸
"	اللہ تعالیٰ بدکار کوئی سے بھی دین کی مدد کرنا ہے	۲۲۵	۱۴۲	دشمن سے بھاگنا ہو جانے کی خواہش نہ کرو	۱۹۹
۱۵۸	دشمن کے خد سے خود فوج کا سردار بن جانا	۲۲۶	"	لڑائی و صو کہ بازی ہے	۲۰۰
"	کمک نہ بھیج کر مدد کرنا	۲۲۷	"	میدان جنگ میں جھوٹ	۲۰۱
۱۵۹	دشمن پر غالب آکر وہاں تین روز ٹھہرنا	۲۲۸	"	حربی کافر کو صو کہ سے مارنا	۲۰۲
"	جہاد اور سفر کے دوران غنیمت تقسیم کرنا	۲۲۹	"	دشمن کے شہر سے بچنے کے لیے حیلہ جائز ہے	۲۰۳
"	مشرکوں نے مسلمان کا مال لوٹا پھر مسلمان نے وہ پایا	۲۳۰	"	میدان جنگ میں رجز خوانی وغیرہ	۲۰۴
۱۶۰	فدا کرنا دوسری کسی زبان میں گفتگو کرنا	۲۳۱	"	جو گھوڑے پر اچھی طرح سواری نہ کر سکے	۲۰۵
۱۶۱	مال غنیمت میں خیانت	۲۳۲	"	ذمیوں کی مرہم پٹی اور تیمارداری	۲۰۶
"	مال غنیمت میں غلامی بھی غنیمت کا حکم	۲۳۳	"	دوران جنگ کن باتوں کی ممانعت ہے	۲۰۷
۱۶۲	غنیمت کے ادا کرنے اور بھریوں کا ذبح کرنا	۲۳۴	"	اگلیات کو دشمن کا غنیمت سموس ہو	۲۰۸
"	فتح یا شہرہ	۲۳۵	"	دشمن کو دیکھنا کھپوں کو بھرا کرنا	۲۰۹
۱۶۳	خوشخبری سنانے والے کو انعام	۲۳۶	"	دشمن پر وار کرتے وقت فریہ اپنے بھروسے کا نام لینا	۲۱۰
"	فتح مکہ کے بعد وہاں سے ہجرت کرنا ضروری نہیں	۲۳۷	"	کسی آدمی کے حکم پر اگر دشمن آڑ نہیں تو	۲۱۱
۱۶۴	ذمی اور بدکار مسلمان عورتوں کے ہاں دیکھنا ہنگام کرنا	۲۳۸	"	جنگی قیدی کو قتل کرنا یا نشانہ بنانا	۲۱۲
"	غازیوں کا استقبال کرنا	۲۳۹	"	آدمی خود کو قید و لاد سے یاد کروانے	۲۱۳
۱۶۵	جہاد سے واپس آئے تو کیا کے	۲۴۰	"	مسلمان کو قید سے آزاد کروانا	۲۱۴
۱۶۶	سفر سے واپس لوٹنے کی نماز	۲۴۱	"	مشرکوں سے قیدی لینا	۲۱۵
"	سفر سے لوٹنے پر ضیافت دینا	۲۴۲	"	حربی کا بغیر اجازت و بلا اسلام میں داخل ہونا	۲۱۶
۱۶۷	خمیس کا فرض ہونا	۲۴۳	"	ذمیوں کی طرف سے لڑنا اور انیسرہ غلام نہ بنانا	۲۱۷
۱۶۸			"	قاسدوں کے ساتھ سلوک	۲۱۸

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۰۶	مشرکین اگر مسلمانوں سے وعدہ نطانی کریں	۲۶۹	۱۷۲	تسلس کا ادا کرنا دین کا ایک حصہ ہے	۲۲۲
۲۰۷	عہد شکنی کرنے والوں کے لیے امام کا بدو کا کرنا	۲۷۰	۱۷۳	رسول خدا کے بعد اسماہات المؤمنین کا نان نفقہ	۲۲۵
۲۰۸	عورتوں کا کسی کو ایمان دینا	۲۷۱	۱۷۴	رسول خدا کے دولت کردوں کا مقام	۲۲۶
۲۰۹	ایک مسلمان کسی کافر کو پناہ دے تو سب تسلیم کریں	۲۷۲	۱۷۵	رسول خدا کی اشیاء کو صحابہ کرام نے تبرک بنایا	۲۲۷
۲۱۰	دوران جنگ کافروں کا مسلمان ہونا	۲۷۳	۱۷۶	تسلس میں نائب رسول کا حصہ	۲۲۸
۲۱۱	مشرکوں سے مال لے کر صلح کر لینا	۲۷۴	۱۷۷	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قاسم و معازن حضور ہیں	۲۲۹
۲۱۲	ایمانے عہد کی فضیلت	۲۷۵	۱۷۸	مال غنیمت کے مستحق کون ہیں	۲۵۰
۲۱۳	ذمی اگر جاؤ کر دے تو اس کا حکم	۲۷۶	۱۷۹	غنیمت ان کا حق ہے جو شامل جہاد ہوں	۲۵۱
۲۱۴	بے وفائی سے بچنا	۲۷۷	۱۸۰	کیا غنیمت کے لئے لڑنے والے کو بھی اجڑنے گا	۲۵۲
۲۱۵	معادہ منسوخ کرنا	۲۷۸	۱۸۱	صحائف کو امام کا معادہ و کتاب میں بانٹ دینا	۲۵۳
۲۱۶	عہد کے توڑ دینا گناہ ہے	۲۷۹	۱۸۲	بنی قریظہ اور بنی نضیر کی جائیدادوں کی تقسیم	۲۵۴
۲۱۷	اہل حرب سے معادہ اور لوگ	۲۸۰	۱۸۳	غاریوں کی برکت	۲۵۵
۲۱۸	معیضہ مدت کے لیے صلح کرنا	۲۸۱	۱۸۴	امام کسی کو سفیر بنائے یا شہر لے اس کا غنیمت میں حصہ	۲۵۶
۲۱۹	غیر معیضہ مدت کے لیے صلح کرنا	۲۸۲	۱۸۵	تسلس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے	۲۵۷
۲۲۰	مشرکین کی لاشیں کنوئیں میں ڈالنا اور قیمت نہ لینا	۲۸۳	۱۸۶	رسول خدا کا قیدیوں پر احسان	۲۵۸
۲۲۱	عہد شکنی گناہ ہے خواہ نیک سے کی جائے یا بد	۲۸۴	۱۸۷	تسلس امام کا بے حصے چاہے وہ	۲۵۹
۲۲۲	پارہ — ۱۳		۱۸۸	مقتول کے جسم پر جو کچھ یا اسلحہ ہو وہ قاتل کا ہے	۲۶۰
۲۲۳	کتاب بدع الخلق		۱۸۹	رسول خدا کا نابینا قلوب کے لیے کافروں کو	۲۶۱
۲۲۴	آیت یٰٰۤاَلْخٰلِقِمْ یٰۤاَلْمُجِیۡدِمْ یٰۤاَلْمُقِیۡتِمْ	۲۸۵	۱۹۰	تسلس سے دینا۔	
۲۲۵	سات زمیںوں کے بارے میں روایات	۲۸۶	۱۹۱	کھانے کی چیزیں اگر دار الحرب میں دستیاب ہوں	۲۶۲
۲۲۶	آیت الشمس والقمر یحسبان کی کیفیت	۲۸۷	۱۹۲	ذمیوں کے متعلق رسول خدا کی وصیتیں	۲۶۳
۲۲۷	ستاروں کا ذکر	۲۸۸	۱۹۳	رسول خدا کا فنی اور جزیرہ کو مسلمانوں میں تقسیم کرنا	۲۶۴
۲۲۸	آیت هُوَ الَّذِیۡ فِیۡۤ اَرۡسِلَۤ اِلَیۡکَ الْوَحۡیَۡ لَعَلَّکَ تَعۡلَمُ	۲۸۹	۱۹۴	معادہ کو بغیر جرم قتل کرنا گناہ ہے	۲۶۵
۲۲۹	زشتوں کا ذکر	۲۹۰	۱۹۵	یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دینا	۲۶۶

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۸۸	ابراہیم علیہ السلام کے متعلق دعائیں کا مفہوم	۳۱۴	۲۳۱	مسلمان کی آئین پر فرشتے آجیے کہتے ہیں	۲۹۱
۵	آیت دَاذُكُرْنَا فِي الْكِتَابِ يَا سَمِيْعُ كَاذُرْ	۳۱۵	۲۳۵	جنت کی صفات اور وہ پیدا ہو چکی ہے	۲۹۲
۵	حضرت اسحاق علیہ السلام کا ذکر	۳۱۶	۲۴۰	جنت کے دروازوں کا بیان	۲۹۳
۲۸۹	حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر	۳۱۷	۲۴۱	دوزخ کی صفات اور وہ پیدا ہو چکی ہے	۲۹۴
۵	حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر	۳۱۸	۲۴۲	ولیس اور اس کے ساتھیوں کا ذکر	۲۹۵
۱۱	حضرت لوط علیہ السلام کے پاس فرشتوں کا آنا	۳۱۹	۲۵۲	جنت اور ان کے ثواب و عذاب کا ذکر	۲۹۶
۲۹۰	حضرت صالح علیہ السلام کا ذکر	۳۲۰	۲۵۳	آیت بَسْبَغِيْعًا مِّنْ ثِيْبٍ دَابَّةً كَا مَفْحُوْمِ	۲۹۷
۲۹۱	آیت اِذْ حَضَرَ يٰحَقُوْبَ الْمَوْتِ كَاذُرْ	۳۲۱	۱۱	مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہیں جنہیں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے۔	۲۹۸
۲۹۲	حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر	۳۲۲	۲۵۶	پانچ جانور ناسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دینے جائیں	۲۹۹
۲۹۳	حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر	۳۲۳	۲۵۸	لکھی کھانے پینے کی چیزیں گر جائیں تو غوطہ سے لو	۳۰۰
۲۹۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر	۳۲۴	کتاب التَّائِيْبِيْنَ		
۲۹۶	فرعون کے ساتھیوں میں ایک مومن بھی تھا	۳۲۵	۲۵۹	حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر	۳۰۱
۱۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا توبہ لینے جانا اور حضرت ہارون علیہ السلام کو نائب بنانا۔	۳۲۶	۵	آیت وَاذْكُرْ اٰلَ رَبِّكَ الَّذِيْ عَلَّمَكَ الْحٰقِيْبَاتِ	۳۰۲
۲۹۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا	۳۲۷	۲۶۴	نوحوں کے جتنے کے جتنے ہیں	۳۰۳
۲۹۸	توبہ لینا دیوارِ الہی کی تباہ کرنا	۳۲۸	۵	آیت وَكَلَّمَآءُ رَسُوْلًا مِّنْ اٰمْرِ الْوَحْيِ كَا بِيَانِ	۳۰۴
۲۹۹	طوفان اور قتل کی تشریح	۳۲۹	۵	آیت اِنَّمَا نَسْنَأُ الذُّلُوْحٰلِيْنَ اَقْوَامًا كَا بِيَانِ	۳۰۵
۲۹۹	حضرت عسرا اور حضرت موسیٰ کی ملاقات کا ذکر	۳۳۰	۲۶۷	آیت وَذٰلِكَ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِ الْاٰتِيْثِ كَاذُرْ	۳۰۶
۳۰۲	بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ کا مزید ذکر	۳۳۱	۲۶۸	حضرت اور یس علیہ السلام کا ذکر	۳۰۷
۳۰۵	چند قرآنی نکتوں کی تشریح	۳۳۲	۲۷۰	آیت وَآلِيْ عَادٍ اِخْتٰطٰمْ هُوْدًا كَا بِيَانِ	۳۰۸
۱۱	آیت اِنَّا نَنْزِلُوْا الْاَنْبِيَآءَ كَاذُرْ	۳۳۳	۱۱	آیت اِنَّمَا اَدَّبٰكُم بِرَبِّكُمْ صٰرِحًا كَا بِيَانِ	۳۰۹
۱۱	موسیٰ علیہ السلام کی وفات اور بعد کے حالات	۳۳۴	۲۷۲	یا جوج ماجوج کا ذکر	۳۱۰
۳۰۷	فرعون کی موت بیوی کا ذکر	۳۳۵	۲۷۳	وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقُرْبٰتِيْنَ اٰیْتِ كَا مَفْحُوْمِ	۳۱۱
۱۱	کارون کا ذکر اور دیگر باتیں	۳۳۶	۲۷۴	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر	۳۱۲
۳۰۸	حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر	۳۳۷	۲۷۹	تیز چلنے کا بیان	۳۱۳
۳۰۹	بنی اسرائیل کا جتنے کو جسے نے چھیلیاں کھولنا	۳۳۸			

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۲۵	قبیلہ اسلم، انقار، مزنیہ اور جعیفہ کا ذکر	۳۶۰	۳۱۰	حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر	۲۲۸
۲۲۶	کسی قوم کا بھانجا اور آزاد کردہ نلام اسی میں ہے	۳۶۱	۳۱۱	نماز داؤدی بہترین نماز ہے	۲۲۹
"	رمزم کا قصہ	۳۶۲	۳۱۲	حضرت داؤد علیہ السلام سے فرشتوں کا فیصلہ کروانا	۳۳۰
۲۲۸	قبیلہ قحطان کا ذکر	۳۶۳	۳۱۳	حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر	۲۲۱
۲۲۹	زمانہ جاہلیت عسیٰ یامیں کرنا برابر ہے	۳۶۴	۳۱۵	حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر	۲۲۲
"	قبیلہ خزاعہ کا ذکر	۳۶۵	۳۱۶	مثلاً اصحاب انقرتیر سے کون مراد ہیں	۳۲۳
۲۵۰	اہل عرب کی جہالت کا ذکر	۳۶۶	"	حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر	۳۲۴
"	اپنے مسلمان یا کافر یا زاجداد کی جانب نسبت کرنا	۳۶۷	"	حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر	۳۲۵
۲۵۱	جیشیوں کا ذکر	۳۶۸	۳۱۷	حضرت مریم علیہا السلام کی بارگاہِ خداوندی میں قبولیت	۳۲۶
"	اپنے نفس کو مطلق ہونے سے بچانا	۳۶۹	۳۱۸	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بشارت	۲۲۷
۲۵۲	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام	۳۷۰	۳۱۹	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش اور دیگر حالات	۳۲۸
"	رسول خدا کا آخری نبی ہونا	۳۷۱	۳۲۳	حضرت یحییٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا	۲۲۶
۲۵۴	رسول خدا ترسیٹھ سال دنیا میں رہے	۳۷۲	"	نبی اسرائیل کے بعض واقعات	۲۵۰
۲۵۵	رسول خدا کی کنیت	۳۷۳	۳۲۷	بنی اسرائیل کے تین اشخاص کا بیان	۲۵۱
"	رسول خدا کی دعا کا اثر	۳۷۴			
"	سُورت تہٰت کا ذکر	۳۷۵	۳۲۰	پارہ — ۱۳	
"	رسول خدا کے اوصاف مالیہ کا ذکر	۳۷۶	۳۲۰	تارو لوں کا بیان	۲۵۲
۲۶۱	رسول خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل میں سوتا تھا	۳۷۷	۳۲۱	بعض متفرق حالات و واقعات	۲۵۳
۲۶۲	اسلام میں بتوں کی نشانیاں	۳۷۸	۳۲۹	کتاب المناقب	
۲۸۸	آیت یحییٰ فوننا کما ابعث فوننا آیتا فہم لا یفہم	۳۷۹			
۲۸۹	سجڑہ شق القمر	۳۸۰	۰	انسان کی بزرگی تقویٰ سے ہے	۲۵۴
۰	دیگر معجزات، رسول عربی	۳۸۱	۳۲۰	قرابت اور بعض اچھی بُری چیزوں کا بیان	۲۵۵
۲۹۲	صحابہ کرام کے فضائل	۳۸۲	۳۲۱	قریش کی خوبیاں	۲۵۶
۲۹۲	مہاجرین کے فضائل و مناقب	۳۸۳	۳۲۳	قرآن کریم کا نزول قریش کی زبان میں ہوا ہے	۲۵۷
۲۹۵	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۳۸۴	۰	حضرت اسمعیل علیہ السلام کا مین والوں سے تعلق	۲۵۸
۰	عیدق کر کے تمام صحابہ پر فضیلت	۳۸۵	۳۲۴	نسب پرنا سمت گناہ ہے	۲۵۱

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۲۶	حضرت معاذ بن عمرو بن الجموح کا ذکر	۲۱۲	۲۹۶	اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ کو بنا لے	۲۸۶
۲۲۷	حضرت قائلہ رضی اللہ عنہا کے مناقب	۲۱۳	"	حضرت ابو بکر کے دیگر فضائل	۲۸۷
"	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۲۱۴	۲۰۵	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۸۸
۲۴۰	پارہ ۱۵		۲۱۱	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۸۹
"	انصار کے مناقب	۲۱۵	۲۱۲	حضرت عثمان کی خلافت پر صحابہ کا اتفاق	۲۹۰
۲۲۱	انصار کے بارے میں ارشاد رسول کریم	۲۱۶	۲۱۹	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۲۹۱
"	مہاجرین و انصار کے معاملات	۲۱۷	۲۲۲	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب	۲۹۲
۲۲۲	انصار کی محبت	۲۱۸	۲۲۲	حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	۲۹۳
۲۲۳	قرآن رسالت کے لیے انصار کے پیارے ہیں	۲۱۹	۲۲۲	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۲۹۵
"	انصار کی پیروی کا بیان	۲۲۰	۲۲۵	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ	۲۹۶
۲۲۴	انصار کے گھرانوں کی فضیلت	۲۲۱	۲۲۶	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا ذکر	۲۹۷
۲۲۵	رسول کریم کی انصار کو تعین	۲۲۲	۲۲۷	رسول اللہ کے نسبتی قرندوں کا ذکر	۲۹۸
"	انصار و مہاجرین کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا	۲۲۳	"	حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۲۹۹
۲۲۶	آیت یٰٰٓأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا کَرِّهُوا	۲۲۴	۲۲۸	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	۳۰۰
۲۲۷	انصار کی نیکیاں قبول کرو غلطوں سے دوڑ کر دو	۲۲۵	"	رسول اللہ کے دو کچھ پیاروں کا ذکر	۳۰۱
۲۲۸	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۲۲۶	۲۲۹	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۲
۲۲۹	اسیدین حنیفہ و بلال بن رباح رضی اللہ عنہما	۲۲۷	۲۳۰	حضرت ثمار بن یاسر و حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما	۳۰۳
"	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب	۲۲۸	۲۳۱	حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ	۳۰۴
"	حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۲۲۹	۲۳۲	حضرت مسعد بن عمیر رضی اللہ عنہ	۳۰۵
۲۵۰	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب	۲۳۰	"	ام سلمہ و ام سلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما	۳۰۶
"	حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب	۲۳۱	۲۳۳	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۷
"	حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۲۳۲	"	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۸
۲۵۱	حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب	۲۳۳	"	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۹
۲۵۲	حضرت خدیجہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۲۳۴	۲۳۵	حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۱۰
۲۵۵	حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۲۳۵	"	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۱۱

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۵-۵	رسول خدا کی مدینہ منورہ میں بلوغ گری	۴۶۰	۴۵۵	حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	۴۳۶
۵۱۰	قریش سے حج کے بعد مہاجر کا مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا	۴۶۱	۴۵۶	حضرت ہند بنت قیس رضی اللہ عنہا	۴۳۶
"	اسلامی سن واقعہ ہجرت سے شمار کیا گیا	۴۶۲	"	زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ	۴۳۸
۵۱۱	شیخ رسالت کی اپنے پرانوں کے لیے دعا	۴۶۳	۴۵۸	تعمیر کعبہ	۴۳۹
۵۱۲	رسول خدا نے اپنے اصحاب میں کس طرح انوثت قائم کی۔	۴۶۴	"	راؤ بن جہانیت کا ذکر	۴۴۰
"	مدینے کے یہودیوں کو دعوتِ اسلام	۴۶۵	۴۶۲	عبدالجہانیت کے مزید حالات	۴۴۱
۵۱۳	رسول خدا کی خدمت میں مدینے کے یہودیوں کا آنا	۴۶۶	۴۶۴	رسول خدا کی بعثت کا بیان	۴۴۲
۵۱۴	حضرت سلیمان فارسی کا سلمان ہونا	۴۶۷	۴۶۵	مشرکین کو رسول خدا اور آپ کے ساتھیوں سے جو سلوک کیا۔	۴۴۳
"	پارہ ۱۶ —		۴۶۷	حضرت صدیق اکبر کا اسلام قبول کرنا	۴۴۴
۵۱۴	کتاب المغازی		"	حضرت سعید بن ابی وقاص کا سلمان ہونا	۴۴۵
"	ابو اہلاد اور عیشہ کے غزوے	۴۶۸	"	جنات کا ذکر اور ان کا قرآن مجید سننا	۴۴۶
"	مقتولین بدر کا ذکر	۴۶۹	۴۶۸	حضرت ابو ذر کا اسلام لانا	۴۴۷
۵۱۸	غزوہ بدر کا بیان	۴۷۰	۴۶۹	حضرت سعید بن زید کا قبولِ اسلام	۴۴۸
۵۱۹	آیہ اللہ العلیا فی حق رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان	۴۷۱	۴۷۰	حضرت عمر بن خطاب کے سلمان ہونے کا واقعہ	۴۴۹
۵۲۱	بدری اور حیر بدری بلاربقرین	۴۷۲	۴۷۲	شق القمر کا معجزہ	۴۵۰
"	اصحاب بدر کی تعداد	۴۷۳	"	جنتشک بجانب ہجرت کہنے کا بیان	۴۵۱
۵۲۲	رسول خدا کا سرواڑے قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا۔	۴۷۴	۴۷۳	عیاشی کی وفات	۴۵۲
"	ابو جہل کا قتل ہونا	۴۷۵	"	مشرکین کا رسول خدا کے خلاف قہقہہ کرنا	۴۵۳
۵۲۴	اصحاب بدر کی فضیلت	۴۷۶	۴۸۱	ابو طلحہ کا ذکر	۴۵۴
۵۲۹	جنگ کے بارے میں بعض مزوری باتیں	۴۷۷	"	سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي أَسْرَعُ بِعَبْدِهِ كَمَا بَيَانَ	۴۵۵
۵۲۳	غزوہ بدر میں قریشوں کا آنا	۴۷۸	"	معراج شریف	۴۵۶
"	غزوہ بدر سے بعد کی باتیں	۴۷۹	۴۸۵	انصار کے وفد اور سعیدِ عقبہ	۴۵۷
"			۴۸۷	حضرت عائشہ سے رسول خدا کا نکاح کرنا	۴۵۸
"			۴۸۸	رسول خدا اور آپ کے اصحاب کا مدینے کو ہجرت کرنا۔	۴۵۹

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۶۲۵	پارہ ۱۶		۵۲۴	اصحابِ بدر کے اساتذہ گرامی	۲۸۰
"	عزوات ذاتِ القدر کا بیان	۵۰۵	۵۲۵	بنی نضیر کا بیان	۲۸۱
"	عزوة نجیر کا بیان	۵۰۶	۵۲۹	کعب بن اشرف کا قتل	۲۸۲
۶۲۳	رسول خدا کا اہل نجیر پر حاہل مقرر کرنا	۵۰۷	۵۵۱	ابوہامع عبد اللہ بن ابوالقیس کا قتل	۲۸۳
"	رسول خدا کا اہل نجیر سے معاملہ	۵۰۸	۵۵۲	عزوة اُحد کا بیان	۲۸۴
"	رسول خدا کو نجیر میں زہرا کو گوشت کھلایا گیا	۵۰۹	۵۵۹	آیت اِذْ هَمَّتْ طَالِثَتَانِ مِنْكُمْ كَا بِيَان	۲۸۵
۶۲۲	عزوة زید بن حارثہ کا بیان	۵۱۰	۵۶۳	آیت اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ كَا بِيَان	۲۸۶
"	عمرۃ القنناد کا ذکر	۵۱۱	۵۶۸	آیت اِذْ تَضْحَكُوْنَ وَلَا تَذْكُرُوْنَ كَا بِيَان	۲۸۷
۶۲۶	عزوة موتہ کا بیان	۵۱۲	۵۶۵	آیت ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْنَا مِنَ الْبُحْرِ الْيَمِّ كَا بِيَان	۲۸۸
۶۲۹	قوم خزعات کی سرکوبی کے لیے مسلمان بننے کا تقرر	۵۱۳	"	آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ كَا بِيَان	۲۸۹
۶۵۰	فتح مکہ کا بیان	۵۱۴	"	۱۴ سُلَيْطٌ كَا ذِكْر	۲۹۰
۶۵۱	فتح مکہ اور رمضان المبارک	۵۱۵	۵۲۷	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت	۲۹۱
۶۵۲	فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے جھنڈا کہاں نصب فرمایا۔	۵۱۶	"	رسول خدا کا عزوة اُحد میں زخمی ہونا	۲۹۲
۶۵۶	رسول خدا کا مکہ مکرمہ میں داخلہ	۵۱۷	۵۶۹	آیت الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِذِيْهِ وَالرَّسُوْلِ كَا بِيَان	۲۹۳
۶۵۷	فتح مکہ کے روز رسول خدا کی جائے قیام	۵۱۸	"	شہیدانِ اُحد کا بیان	۲۹۴
"	فتح مکہ رسول خدا کی وفات کا پیغام تھا	۵۱۹	۵۷۲	قرآنِ صالحہ کا اُحد پہاڑ ہم سے جنت رکنا ہے	۲۹۵
۶۵۹	فتح مکہ کے وقت رسول خدا کی سلام گاہ	۵۲۰	۵۷۳	عزوة ریحِ بابل، انکوان، بئر معونہ وغیرہ کے واقعات	۲۹۶
"	فتح مکہ کے اثرات	۵۲۱	۵۷۹	عزوة خندق کا بیان	۲۹۷
۶۶۲	عزوة حنین کا بیان	۵۲۲	۵۸۸	عزوة خندق سے فراغت اور نبی کریم کا عاصرو	۲۹۸
۶۶۸	عزوة اوٹاس کا بیان	۵۲۳	۵۹۱	عزوة ذات الریح کا بیان	۲۹۹
۶۶۹	عزوة طائف کا بیان	۵۲۴	۵۹۵	عزوة بنی مصطلق کا بیان	۵۰۰
۶۷۵	محمد کی جانب سر یہ بیٹنا	۵۲۵	۵۹۶	عزوة انصار کا بیان	۵۰۱
"	بنی جذیمہ کی جانب خالد بن ولید کو بھیجنا	۵۲۶	"	حضرت صدیق پر تہمت لگانے لگی	۵۰۲
۶۷۶	عبداللہ بن حذافہ کا سر یہ	۵۲۷	۶۰۶	عزوة حدیبیہ اور بیعتِ رضوان	۵۰۳
			۶۲۲	مکمل اور عزیمت قبائل کا ذکر	۵۰۴

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۴۲۲	رسول خدا کا وصال	۵۵۲	۶۷۹	حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ کو میں سے	۵۲۸
"	وصال کے وقت رسول خدا کی چاندی رحمن رکھی ہوئی تھی۔	۵۵۳	۶۸۰	حضرت علی اور حضرت خالد کو میں سے	۵۲۹
۴۲۲	رسول خدا نے آخری مرض میں اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنایا۔	۵۵۴	۶۸۲	غزوة ذوالفجر کا بیان	۵۳۰
"	وصال کے بعد کا واقعہ	۵۵۵	۶۸۳	غزوة ذات السلاسل کا بیان	۵۳۱
۴۲۲	رسول خدا کے غزوات کی تعداد	۵۵۶	۶۸۴	حضرت جریر کا میں کی طرف جانا	۵۳۲
"	سورۃ التفسیر		۶۸۵	غزوة سیف البحر کا بیان	۵۳۳
"	سورۃ الاحزاب کی تفسیر	۵۵۷	۶۸۶	نوحی جری میں حضرت ابو بکر کا لوگوں کو سچ کرانا	۵۳۴
۴۲۲	تفسیر النخشب علیہم و آلہم الصالحین کا ذکر	۵۵۸	"	بنی تمیم کے وفد کا بیان	۵۳۵
"	سورۃ البقرہ		"	بنو غنیمہ پر شب خون مارنے کا بیان	۵۳۶
۴۲۲	تفسیر النخشب علیہم و آلہم الصالحین کا ذکر	۵۵۸	۶۸۸	عباد القیس کے وفد کا بیان	۵۳۷
"	سورۃ البقرہ		۶۸۹	بنی حنیفہ کے وفد اور ثمامہ بن اثمال کا بیان	۵۳۸
۴۲۵	سورۃ البقرہ		۶۹۰	اکوٹھنی کا بیان	۵۳۹
"	تفسیر النخشب علیہم و آلہم الصالحین کا ذکر	۵۵۹	۶۹۱	اہل نجد کا بیان	۵۴۰
۴۲۶	سورۃ البقرہ کے بعض الفاظ کا مفہوم	۵۶۰	۶۹۲	عمان اور بحرین کا ذکر	۵۴۱
"	فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اٰنْدَادًا کی تفسیر	۵۶۱	۶۹۳	اشعریوں اور اہل یمن کا حاضر ہونا	۵۴۲
۴۲۷	وَقَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَنَامَ کی تفسیر	۵۶۲	۶۹۴	قبیلہ دوس اور ثقیف بن عمروسی کا بیان	۵۴۳
۴۲۸	ذٰلِكُنَا اَدْخَلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ کی تفسیر	۵۶۳		قبیلہ غطف کے وفد اور مدی بن ساقم کا ذکر	۵۴۴
"	لفظ جبریل کا مفہوم	۵۶۴			
۴۲۸	مَا تَنْتَهٰ مِنْ اٰیٰتٍ اَوْ مَنِيْهَا کی تفسیر	۵۶۵	۷۰۰	پارہ ۱۸	
۴۲۹	قَالُوْا اَلَا نَحْنُ اَنْعَمُ اِلٰهًا وَلَا اٰلٰہَ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ کی تفسیر	۵۶۶	۷۰۱	تجربہ ابوداع	۵۲۵
"	وَ اَتَيْنٰهُمُ ذٰلِكَ مِنْ قَدَمِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَوِّبًا کی تفسیر	۵۶۷	۷۰۲	غزوة تبوک	۵۲۶
۴۳۰	اِذْ يَرْجُوْا اِبْرٰهِيْمَ الْقَوَاعِدَ کی تفسیر	۵۶۸	۷۰۳	حضرت کعب بن مالک کا واقعہ	۵۲۷
"	فَوَلُّوْا اَمْسًا يٰۤاَللّٰهُ وَمَا اَنْزَلْنَا اِلَيْنَا کی تفسیر	۵۶۹	۷۰۴	رسول خدا کا مقام حجر میں قیام کرنا	۵۲۸
۴۳۱	سَيَقُوْلُ السُّقَطَاءُ مِنْ النَّاسِ کی تفسیر	۵۷۰	۷۰۵	رسول خدا کے قیام و کسری کے نام گرامی نامے	۵۲۹
"	وَكُنَّا لَكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّ سَطَا کی تفسیر	۵۷۱	۷۰۶	رسول خدا کی بیماری اور وصال	۵۳۰
			۷۰۷	رسول خدا کا آخری کلام	۵۳۱

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۷۵۷	وَإِنِّي أَطْلَقُهُمُ الْبِنَاءَ	۵۹۸	۷۶۲	وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا كِتَابًا	۵۷۲
"	وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنكُمُ وَيَدْرُؤُونَ	۵۹۹	"	قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ	۵۷۳
۷۵۹	حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ	۶۰۰	۷۶۳	وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا الذُّنُوبَ أَوْثَرًا	۵۷۷
"	وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ	۶۰۱	"	يَعْرِفُونَ كَمَا يَعْرِفُونَ	۵۷۵
۷۶۰	وَإِن خِفْتُمْ رِجَالَ رِجَالِنَا	۶۰۲	"	بِكُلِّ وَجْهَةٍ هُوَ مَوْلَاهَا	۵۷۶
۷۶۱	وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنكُمُ وَيَدْرُؤُونَ	۶۰۳	۷۶۴	فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	۵۷۷
"	رَبِّ أَرْضِي لَيْفَ نَجِي السُّعُوفِ	۶۰۴	"	وَمِن حَيْثُ نَزَجْتَ حَوَّلِي وَجْهَكَ	۵۷۸
۷۶۲	أَبِئذٍ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَنَا	۶۰۵	"	إِنَّا الصَّافُونَ الْمَرْوَةَ	۵۷۹
"	لَا يَسْتَلُونَ النَّاسَ الْعَافِينَ	۶۰۶	۷۶۵	مِنْ دُونِ اللَّهِ	۵۸۰
۷۶۳	وَاحِلَ اللَّهِ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا	۶۰۷	"	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ	۵۸۱
"	يَمْحَقِ اللَّهُ الرِّبَا	۶۰۸	۷۶۷	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ	۵۸۲
"	فَإِذَا طَرَأَ الْحَرْبُ	۶۰۹	۷۶۸	فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا	۵۸۳
"	إِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنُطْرًا	۶۱۰	۷۶۹	فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ	۵۸۴
۷۶۴	وَأَتَقُوا يَوْمَ تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ	۶۱۱	۷۷۰	أَسْجِلْ لَكُمْ لِكِتَابِ الصِّيَامِ	۵۸۵
"	وَإِنْ تَبَدُّوا مَانِي أُنْدِكُمْ	۶۱۲	"	مَكْرَاهًا	۵۸۶
"	أَمَّنَ الرَّسُولُ بِنَا أَسْرَلِ عَنِّي	۶۱۳	۷۷۱	لَيْسَ إِلَهِ يَأْتِيَانِ تَأْتُوا	۵۸۷
۷۶۵	سورة آل عمران		"	قَاتِلُوهُمُ حَتَّى لَا يَكُونَ فِتْنَةٌ	۵۸۸
"	هِنَّ آيَاتٌ مِّنْ خَلْقِكَ	۶۱۴	۷۷۲	الْفِتْنَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	۵۸۹
"	إِنِّي أَعِزُّنَّهَا وَإِذْ رَمَيْتَهَا	۶۱۵	"	آيَاتٍ أَوْ يَهْدِي مِنْ رَأْسِهِ	۵۹۰
"	إِنَّ الَّذِينَ يَشْكُرُونَ يَعْبُدُونَ اللَّهَ	۶۱۶	۷۷۳	فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ	۵۹۱
۷۶۸	يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَتَّبِعُوا	۶۱۷	"	لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ	۵۹۲
"	لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا	۶۱۸	۷۷۴	كُلَّ مَا أُفْسِرْتُمْ مِنْ حَيْثُ	۵۹۳
۷۶۹	قُلْ قَاتِلُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهَا	۶۱۹	"	تَبَيَّنَتْ لِي فِي الدُّنْيَا	۵۹۴
۷۷۰	كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ	۶۲۰	"	وَهُوَ الَّذِي الْخَصَمُ	۵۹۵
"	إِذْ هَمَّتْ صَالِحَاتُ	۶۲۱	۷۷۵	أَمْ سَبَبْتَهُمْ أَنْ تَدْخُلُوا	۵۹۶
"	مَنْعَهُمْ أَنْ تَنْصَرِفُوا	۶۲۲	"	بِنَا كَمَا نَزَلَتْ لَكُمْ	۵۹۷

sunnahschool.blogspot.com

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۷۸۸	مِمَّا كَذَبُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ كِتَابِهِمْ	۶۲۶	۷۷۲	لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ كِتَابِهِمْ	۶۲۲
"	وَمَا نَكُومُ لَا تَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كِتَابِهِمْ	۶۲۷	۷۷۳	وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي الْأَحْزَامِ كِتَابِهِمْ	۶۲۳
۷۸۹	وَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ كِتَابِهِمْ	۶۲۸	"	أُمَّةٌ لَطَافًا كِتَابِهِمْ	۶۲۴
"	وَأَذْجَاءَ هُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ كِتَابِهِمْ	۶۲۹	"	الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ كِتَابِهِمْ	۶۲۵
"	وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا كِتَابِهِمْ	۶۵۰	"	إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكَ كِتَابِهِمْ	۶۲۶
۷۹۰	وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ آمَنَ بِإِسْلَامِهِ كِتَابِهِمْ	۶۵۱	۷۷۵	وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْغُلُونَ كِتَابِهِمْ	۶۲۷
"	لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُ مِنَ الْقِتَابِ كِتَابِهِمْ	۶۵۲	"	وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ ادُّوْا الْكِتَابَ كِتَابِهِمْ	۶۲۸
۷۹۲	إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ كِتَابِهِمْ	۶۵۳	۷۷۷	لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَاكَ كِتَابِهِمْ	۶۲۹
۷۹۳	إِلَّا السُّعْطَفِيِّينَ مِنَ الرِّجَالِ كِتَابِهِمْ	۶۵۴	۷۷۸	إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كِتَابِهِمْ	۶۳۰
"	فَقَسَى اللَّهُ أَنْ يَكْفُرُوا عَنْهُمْ كِتَابِهِمْ	۶۵۵	۷۷۹	يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ كِتَابِهِمْ	۶۳۱
"	إِنْ كَانَ يَكُومُ آذَىٰ مِنْ مَطِيرٍ كِتَابِهِمْ	۶۵۶	"	لَقَبْنَا إِيَّاكَ مِنْ تَحْتِ النَّارِ كِتَابِهِمْ	۶۳۲
۷۹۳	وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ كِتَابِهِمْ	۶۵۷	۷۸۰	يَرْبِّبْنَا إِيَّاكُمْ مَتَىٰ وَيَأْتَاكُمْ كِتَابِهِمْ	۶۳۳
۷۹۴	وَإِنَّ امْرَأَتًا كَفَّتْ مِنْ كِتَابِهِمْ	۶۵۸	۷۸۱	سورة النساء	
۷۹۵	إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الذِّكْرِ الْأَسْفَلِ كِتَابِهِمْ	۶۵۹	"	وَأَنْ خِفْتُمْ أَنْ تَفْطِنُوا فِي الْيَمِينِ كِتَابِهِمْ	۶۳۴
۷۹۵	إِنْ أَدْحِيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَدْحِيْنَا كِتَابِهِمْ	۶۶۰	"	مَنْ كَانَ فَظِيرًا فَمَا يَأْكُلُ بِالْمَعْرُوفِ كِتَابِهِمْ	۶۳۵
"	كُلَّ اللَّهُ يَكْتُمِكُمْ فِي الْكَلْبَةِ كِتَابِهِمْ	۶۶۱	۷۸۲	وَأَذْجَاءَ هُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ كِتَابِهِمْ	۶۳۶
"	سورة المائدة		۷۸۳	يُؤْصِيكُمْ اللَّهُ كِتَابِهِمْ	۶۳۷
۷۹۶	أَلْيَوْمَ أَكُنْتُمْ لَكُمُ دِينِكُمْ كِتَابِهِمْ	۶۶۲	"	وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَتُمْ أَنْوَاجِكُمْ كِتَابِهِمْ	۶۳۸
۷۹۶	فَمَنْ تَجِدُوا مَاءً فَتَشْرَبُوا صَحِيحًا كِتَابِهِمْ	۶۶۳	۷۸۴	لَا تَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرْتَدُّوا لِلنِّسَاءِ كِتَابِهِمْ	۶۳۹
۷۹۸	فَأَذْجَاءَ هُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ كِتَابِهِمْ	۶۶۴	"	وَلِكُلِّ جَدَلًا مَوْالِي مِمَّا تَرَكَتُمْ كِتَابِهِمْ	۶۴۰
۷۹۸	إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ كِتَابِهِمْ	۶۶۵	۷۸۵	إِنَّ اللَّهَ لَا يَفْطِنُ مَشْقَالًا ذَرِيَّةً كِتَابِهِمْ	۶۴۱
۷۹۹	وَالْجُرُودَ قِصَاصًا كِتَابِهِمْ	۶۶۶	"	فَكَيْفَ إِذَا جِئْتُمُوهُمْ كِتَابِهِمْ	۶۴۲
۸۰۰	يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ كِتَابِهِمْ	۶۶۷	۷۸۷	وَأَنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ كِتَابِهِمْ	۶۴۳
"	لَا يُؤْخَذُ بِكُمْ لُقُومًا بِاللُّغْوِ فِي آيَاتِكُمْ كِتَابِهِمْ	۶۶۸	"	أَوْ لَوْ الْأَمْرُ مِنْكُمْ كِتَابِهِمْ	۶۴۴
۸۰۰	لَلْخُرُوفِ أَهْلَيْتُمْ مَا تَحْلَىٰ اللَّهُ كِتَابِهِمْ	۶۶۹	"	فَلَا وَرَبِّي لَأَيُّمِيُونَهُنَّ كِتَابِهِمْ	۶۴۵

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۸۱۷	اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا كُنَّ تَحْتَهُ	۲۹۲	۸۰۱	إِنَّمَا الْخَمْنُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۷۰
۸۱۷	لَئِنْ كَانَ كَانِ هَذَا أَمْرًا لِحَقِّ مِثْلِ عُنُقِكَ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۹۳	۸۰۲	لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۷۱
۸۱۸	وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۹۴	۸۰۳	لَا تَسْتَفْتُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلُكُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۷۲
۸۱۸	وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۹۵	۸۰۴	مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۷۳
۸۱۹	حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْفِتَنِ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۹۶	۸۰۵	وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۷۴
۸۲۰	لَئِنْ خَفَى اللَّهُ عَنْكُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۹۷	۸۰۶	إِنْ تُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عَبِيدُكَ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۷۵
۸۲۱	پارہ ۱۹		۸۰۷	سورة الانعام	
۸۲۱	سورة برآة (التوبة)		۸۰۸	وَعِنْدَ الْمُعْتَدِلِ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۷۶
۸۲۲	بِرَاءةً مِنْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۹۸	۸۰۹	قَدْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۷۷
۸۲۲	فَيَسُوعًا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةً كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۹۹	۸۱۰	وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۷۸
۸۲۲	وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۰۰	۸۱۱	وَكَلَّا فَضَلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۷۹
۸۲۲	إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْنَا مِنْ شَرِّهِمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۰۱	۸۱۲	فِيهِدْهُمْ أَقْدَمًا كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۸۰
۸۲۲	فَقَالُوا أَأَمْسَى الْأَكْفَرُ أَتَمَّ أَيْمَانَكُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۰۲	۸۱۳	وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا وَأَحْرَمَتْنَا كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۸۱
۸۲۲	وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالنِّقَمَ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۰۳	۸۱۴	وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّى يَخْرُجَ مَا قَلْبُهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۸۲
۸۲۳	يَوْمَ يَنْسِفُ اللَّهُ سَمْعَهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۰۴	۸۱۵	هَلْ تَرَوْا شَرِّكُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۸۳
۸۲۳	وَأَعْيُنَهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۰۵	۸۱۶	سورة الاعراف	
۸۲۳	وَأَعْيُنَهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۰۶	۸۱۷	قَدْ آتَيْنَا حَمْرًا ذِي الْغُرَائِمِ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۸۴
۸۲۳	وَأَعْيُنَهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۰۷	۸۱۸	وَلَتَجَاءَنَّ مَوْسَى لِيَوْمَاتِنَا كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۸۵
۸۲۳	وَأَعْيُنَهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۰۸	۸۱۹	الْحَمْرُ وَالسَّلْوَى كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۸۶
۸۲۳	وَأَعْيُنَهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۰۹	۸۲۰	إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جِئْتُكُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۸۷
۸۲۳	وَأَعْيُنَهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۱۰	۸۲۱	وَكُلُوا حِطَّةً كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۸۸
۸۲۳	وَأَعْيُنَهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۱۱	۸۲۲	خُذِ الْعُقُودَ وَأَمْرِ بِالْعَدْلِ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۸۹
۸۲۳	وَأَعْيُنَهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۱۲	۸۲۳	سورة الانفال	
۸۲۳	وَأَعْيُنَهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۱۳	۸۲۴	يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۹۰
۸۲۳	وَأَعْيُنَهُمْ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۳۱۴	۸۲۵	لَئِنْ شَرَّ الدَّوَابُّ عِنْدَ اللَّهِ كِتَابٌ تَفْسِيرٌ	۲۹۱

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	پا
۸۴۹	سورہ ابراہیم		۸۲۲	لَقَدْ نَادَى ابْنُ اللَّهِ عَلَى الْبَيْتِ وَالْمَعَابِرِينَ كَتَفْسِير	۴۱۴
۸۴۹	کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَضَلَّتْهَا نَارُ بَيْتٍ كَتَفْسِير	۴۲۲	۸۲۲	وَعَنِ الشَّائِطَةِ الَّذِينَ خَلِفُوا كَتَفْسِير	۴۱۵
۸۵۰	يَكَيْتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ كَتَفْسِير	۴۲۳	۸۲۳	وَأَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ كَتَفْسِير	۴۱۶
۸۵۰	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كَتَفْسِير	۴۲۴	۸۲۴	لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ كَتَفْسِير	۴۱۷
۸۵۰	سورہ الحجر			سورہ یونس	
۸۵۱	الَّذِينَ اسْتَرْقُوا السَّمْعَ كَتَفْسِير	۴۲۵	۸۲۴	وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا بَشَعْنَهُ كَتَفْسِير	۴۱۸
۸۵۲	وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحَجَرِ كَتَفْسِير	۴۲۶		وَجَاءُوا ذُرِّيَّتَهُ مِنْ إِسْرَائِيلَ الْبَعْرَ كَتَفْسِير	۴۱۹
۸۵۲	وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنْ آثَارِي كَتَفْسِير	۴۲۷	۸۲۸	سورہ ہود	
۸۵۲	الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ كَتَفْسِير	۴۲۸	۸۲۸	أَلَا إِنَّهُمْ يَنْتُونُ صُدُورَهُمْ كَتَفْسِير	۴۲۰
۸۵۲	وَأَعْبُدُوا رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ كَتَفْسِير	۴۲۹	۸۲۹	وَمَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ عَلَى الْمَاءِ كَتَفْسِير	۴۲۱
۸۵۴	سورہ النحل		۸۳۰	وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَذَا هُوَ الَّذِي كَتَفْسِير	۴۲۲
۸۵۵	وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْزُلٍ الْغَمِيِّ كَتَفْسِير	۴۳۰	۸۳۱	إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهُوَ طَالِمَةٌ كَتَفْسِير	۴۲۳
۸۵۵	سورہ بنی اسرائیل		۸۳۲	وَأَقِمِ الصَّلَاةَ حَتَّى تَنْتَهِيَ كَتَفْسِير	۴۲۴
۸۵۶	معراج شریف کے بعض واقعات	۴۳۱	۸۳۲	سورہ یوسف	
۸۵۷	وَإِذْ هَدَوْنَا لِقَابَ إِبْرَاهِيمَ كَتَفْسِير	۴۳۲		وَيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِهِ كَتَفْسِير	۴۲۵
۸۵۸	ذُرِّيَّةً مِنْ حَمَلْنَا مَعَ نُورٍ إِنَّهُ كَانَ كَتَفْسِير	۴۳۳	۸۳۳	لَقَدْ كَانَ يُوسُفُ وَإِخْوَتِهِ كَتَفْسِير	۴۲۶
۸۶۰	وَأَقَيْنَا دَاوُدَ نَبِيًّا كَتَفْسِير	۴۳۴	۸۳۵	بَلْ سَوَّلْنَا لَكَ لُكْمَ الْعُذْرَةِ كَتَفْسِير	۴۲۷
۸۶۰	قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ كَتَفْسِير	۴۳۵	۸۳۶	وَرَدَّادَتَهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا كَتَفْسِير	۴۲۸
۸۶۱	أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ كَتَفْسِير	۴۳۶	۸۳۶	فَلَمَّا جَاءَهُ الرُّسُلُ قَالَ أُوحِيَ كَتَفْسِير	۴۲۹
	وَمَا جَعَلْنَا الشُّرَايَا الَّتِي آتَيْنَاكَ كَتَفْسِير	۴۳۷		حَتَّىٰ إِذَا امْتَأَسَسَ الرُّسُلُ كَتَفْسِير	۴۳۰
	إِنَّ كُرْآنَ الْعَجْرِ كَانَ مِثْلَهُ هُوَذَا كَتَفْسِير	۴۳۸		سورہ الرعد	
۸۶۱	عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مِثْلَهُ هُوَذَا كَتَفْسِير	۴۳۹	۸۳۸	اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْفُسٍ كَتَفْسِير	۴۳۱

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۸۸۱	کتابدانا اول علقین کی تفسیر	۷۶۸	۸۶۲	فَلْجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ . کی تفسیر	۷۵۰
"	سورہ الحج		۸۶۳	وَلَيْسَلُونَكَ مِنَ الرَّوْحِ . کی تفسیر	۷۵۱
۸۸۲	وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ کی تفسیر	۷۶۹	۸۶۳	وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا کی تفسیر	۷۵۲
"	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ کی تفسیر	۷۷۰	۸۶۴	سورہ الکہف	
۸۸۳	هَذَا مِنْ خَاصِمَانِ الْخَصْمَانِ وَرَتَّبَهُ . کی تفسیر	۷۷۱	۸۶۵	وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَفِئَةً سَافِلًا کی تفسیر	۷۵۳
۸۸۴	سورہ المؤمنون		۸۶۵	وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ لَا آتِيكُمْ بِشَيْءٍ	۷۵۴
"	سورہ النور		۸۶۸	لَمَّا بَلَغَ الْاُكْلَ مِنْهَا لَمَّا نَهَاكُمْ	۷۵۵
۸۸۵	وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَهُمْ لَا يَكْفُرُونَ کی تفسیر	۷۷۲	۸۷۱	أَنْتُمْ عَدُوٌّ لَهُمْ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ	۷۵۶
۸۸۶	وَالْخَامِسَةَ أَنْ نَعْتَهُ اللَّهُ بَكْفِيرٍ . کی تفسیر	۷۷۳	۸۷۲	قُلْ هَلْ لِيُؤْتِيكُمْ بِالْاِحْسَانِ مِنْ اَمَالٍ کی تفسیر	۷۵۷
۸۸۷	وَيَذَرُهَا الْعَذَابُ انْ تَشْهَدُ بِرَبِّكَ	۷۷۴	۸۷۳	أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَأَيَّاتِ رَبِّهِمْ	۷۵۸
۸۸۸	وَالْخَامِسَةَ أَنْ مَقْتَبِ اللَّهِ عَلَيْهَا کی تفسیر	۷۷۵		سورہ مریم	
"	إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ کی تفسیر	۷۷۶	۸۷۵	وَإِذْ رُحِمَتْ رُحْمًا حَسْرَةً وَ ك تفسیر	۷۵۹
"	وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا	۷۷۷	"	وَمَا نَعْتَرُكَ بِالْاِيْمَانِ رِيْبَةٍ کی تفسیر	۷۶۰
۸۹۵	لَمَسَدٍ فِيمَا أَهْضَمْتَ فِيهِ عَذَابًا عَظِيمًا کی تفسیر	۷۷۸	۸۷۶	إِنَّا آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ بِالْبَيِّنَاتِ	۷۶۱
"	إِذْ تَقُولُ يَا لَيْسَ لَكَ بِالسِّبْكِ وَتَقُولُونَ	۷۷۹	"	أَطْلَعِ الْعَيْبِ أَمَا تَخْذَرُونَ الَّذِينَ	۷۶۲
"	وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا	۷۸۰	۸۷۷	كَلَّا سَلَكْتُ مَا يَفْعَلُونَ وَيُضِلُّونَ . کی تفسیر	۷۶۳
"	يَكْفُرُ اللَّهُ أَنْ تَعْبُدُوا إِيمَانًا أَبَدًا کی تفسیر	۷۸۱	"	وَبَرُوءَ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا کی تفسیر	۷۶۴
۸۹۷	وَيَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْاَيَاتِ کی تفسیر	۷۸۲	۸۷۸	سورہ طه	
"	إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَتِخَذَ الْاَشْيَاءُ	۷۸۳	۸۷۹	وَأَمْطَلْنَتِكَ لِنَحْسِي کی تفسیر	۷۶۵
"	وَلَا يَأْتِي أُولُو الْاَفْضَلِ مِنْهُ وَالسَّعَةِ کی تفسیر	۷۸۴	"	وَلَقَدْ آوَحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ اَسْرِ	۷۶۶
۹۰۱	وَلَيْضِرَّ بِنَ يَحْضُرُونَ عَلَىٰ حَبْرَةٍ . کی تفسیر	۷۸۵	"	فَلَا يُخْرِجَنَّكَ مِنَ الْبَحْرِ فَبَشَقَىٰ کی تفسیر	۷۶۷
۹۰۲	سورہ الفرقان		۸۸۰	سورہ الانبياء	

sunnahschool.blogspot.com

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۱۲	فَلَا تَعْلَمُوْنَ نَفْسًا مَّا أُخْفِيَ لَهُمُ ۗ	۷۹۸	۹۰۲	الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ	۷۸۶
۹۱۵	سورۃ الاحزاب		۹۰۳	وَالَّذِينَ لَا يُدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ	۷۸۷
۹۱۶	الَّتِي أُولَىٰ بِالمُؤْمِنِينَ مِنْ أَمْرِهُمْ	۷۹۹	۹۰۴	يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	۷۸۸
۹۱۷	أَوْعَدُوا إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ	۸۰۰	۹۰۵	إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	۷۸۹
۹۱۸	فَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ غَيْرَ مَنعٍ	۸۰۱		فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۗ	۷۹۰
۹۱۹	قُلْ يٰرِجَالُ مَا لِلَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ	۸۰۲		سورۃ الشعراء	
۹۲۰	فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ	۸۰۳		وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِحُجَّتِمْ	۷۹۱
۹۲۱	وَأَخْفَىٰ فِي قُلُوبِكُمْ مَا أَنزَلْنَا	۸۰۴	۹۰۶	وَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ	۷۹۲
۹۲۲	مِنْ رَبِّكُمْ فَاعْبُدُوا اللَّهَ	۸۰۵		سورۃ النمل	
۹۲۳	وَأَسْرِعُوا بِنِعْمَةِ رَبِّكُمْ	۸۰۶	۹۰۷	سورۃ القصص	
۹۲۴	وَلَا تُؤْسِرُوا بِنِعْمَةِ رَبِّكُمْ	۸۰۷	۹۰۸	إِنَّكَ لَتَعْدَىٰ مِنَ أَحِبِّبَةٍ	۷۹۳
۹۲۵	وَأَسْرِعُوا بِنِعْمَةِ رَبِّكُمْ	۸۰۸	۹۰۹	إِنَّ الْكِرَامَ كَرَّمُوا بِعَلَمِ اللَّهِ	۷۹۴
۹۲۶	وَأَسْرِعُوا بِنِعْمَةِ رَبِّكُمْ	۸۰۹		سورۃ عنكبوت	
۹۲۷	سورۃ سبا			سورۃ روم	
۹۲۸	حَتَّىٰ إِذَا فُتِنًا عَنْ قَوْلِهِمْ	۸۱۰	۹۱۱	لَا تُبَدِّلْ لِيخْلُقَ اللَّهُ	۷۹۵
۹۲۹	إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لِّلْعَالَمِينَ	۸۱۱		سورۃ لقمان	
۹۳۰	سورۃ فاطر کی تفسیر	۸۱۲		لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ	۷۹۶
۹۳۱	سورۃ یس کی تفسیر	۸۱۳		إِنَّ اللَّهَ صَمَدٌ لَا يَكُودُ	۷۹۷
۹۳۲	وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقِيمًا	۸۱۴		سورۃ تنزیل السجدہ	
۹۳۳	سورۃ الصافات کی تفسیر	۸۱۵			
۹۳۴	إِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ	۸۱۶			
۹۳۵	سورۃ عن کی تفسیر	۸۱۷			

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۴۴	سورہ محمد کی تفسیر	۸۴۴	۹۳۰	ہَبْ لِي مَلِكًا لَا يَبْغِي لِأَحَدٍ كِتَابًا	۸۱۸
"	وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ كِتَابًا	۸۴۵	"	وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ كِتَابًا	۸۱۹
۹۴۵	سورہ الفتح کی تفسیر	۸۴۶	۹۳۱	سورہ الزمر کی تفسیر	۸۲۰
"	إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا كِتَابًا	۸۴۷	"	لِيَجَادِيَ الَّذِينَ أُسْرِفُوا كِتَابًا	۸۲۱
۹۴۶	لِيُخَيِّرَ لَكَ اللَّهُ فَاتِنًا كِتَابًا	۸۴۸	۹۳۲	وَمَا قَدَرُ اللَّهِ حَتَّىٰ قَدَرَهُ كِتَابًا	۸۲۲
۹۴۷	إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا كِتَابًا	۸۴۹	"	وَلِيُخَيِّرَ فِي الصُّورِ مَصِيحًا كِتَابًا	۸۲۳
۹۴۸	هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السُّورَةَ كِتَابًا	۸۵۰	۹۳۳	سورہ المؤمن کی تفسیر	۸۲۴
"	إِذْ يَبِيعُ بَعْضُكُمُ الْآخَرَ كِتَابًا	۸۵۱	۹۳۴	سورہ ثم سجده کی تفسیر	۸۲۵
۹۴۹	سورہ الحجرات کی تفسیر	۸۵۲	۹۳۵	وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَأْذِنُونَ كِتَابًا	۸۲۶
"	لَا تَرْفَعُوا أَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ كِتَابًا	۸۵۳	۹۳۶	فَإِنْ يَصِيدُوا فَاَلنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ كِتَابًا	۸۲۷
۹۵۰	فِي الَّذِينَ يَأْتِيكَ كِتَابًا	۸۵۴	"	سورہ الشورى کی تفسیر	۸۲۸
۹۵۱	وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ كِتَابًا	۸۵۵	"	إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ كِتَابًا	۸۲۹
"	سورہ ذی الکرہ کی تفسیر	۸۵۶	۹۳۸	سورہ الزخرف کی تفسیر	۸۳۰
۹۵۲	وَيَقُولُ هَلْ مِنْ قُرْبَىٰ كِتَابًا	۸۵۷	۹۳۹	فَمَا ذُو أَيْمَانٍ لَّا يَفْقَهُ عَلَيْنَا كِتَابًا	۸۳۱
۹۵۳	وَيَسْتَعْجِلُ بِرَيْبِكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ كِتَابًا	۸۵۸	"	سورہ الدخان کی تفسیر	۸۳۲
"	سورہ الدخان کی تفسیر	۸۵۹	۹۴۰	يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ كِتَابًا	۸۳۳
۹۵۴	سورہ الطور کی تفسیر	۸۶۰	"	يَطْفَى النَّاسُ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ كِتَابًا	۸۳۴
۹۵۵	سورہ النجم کی تفسیر	۸۶۱	"	رَبِّمَا أَلْشَّفَعُ عَنَّا الْعَذَابَ كِتَابًا	۸۳۵
۹۵۶	أَفْرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ كِتَابًا	۸۶۲	۹۴۱	أَنْ لَّهُمُ الذِّكْرُ وَقَدْ كُنْتُمْ كِتَابًا	۸۳۶
۹۵۷	وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ كِتَابًا	۸۶۳	"	ثُمَّ قَوْلًا لَعَنَهُمْ وَمَا لَمْ يَحْضُرُوا كِتَابًا	۸۳۷
۹۵۸	سورہ القمر کی تفسیر	۸۶۴	۹۴۲	يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ كِتَابًا	۸۳۸
۹۵۹	جَزَاءَ لِمَنْ كَانَ كُفْرًا كِتَابًا	۸۶۵	"	سورہ الحاشیہ کی تفسیر	۸۳۹
"	أَجْمَاعُ غُلَامٍ مُنْقَعِدٍ كِتَابًا	۸۶۶	"	وَمَا يَمْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ كِتَابًا	۸۴۰
"	فَكَانُوا كَالهَيْشِيمِ الْهَيْشِيمِ كِتَابًا	۸۶۷	۹۴۳	سورہ الاحقاف کی تفسیر	۸۴۱
۹۶۰	وَلَقَدْ صَبَّبَ إِلَهُمُ الْبُكَرَةَ كِتَابًا	۸۶۸	"	وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ إِفْكًا كِتَابًا	۸۴۲
"	وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ كِتَابًا	۸۶۹	۹۴۴	فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا كِتَابًا	۸۴۳

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۷۹	سُوْرَةُ عَلِيْدِيْمٍ اسْتَعْفَرَتْ لَكُمْ كِ تَفْسِيْر	۸۹۶	۹۶۰	سِيْرَةُ مُحَمَّدٍ وَيُوْمُوْنَ الدَّجْرِ كِ تَفْسِيْر	۸۷۰
۹۸۰	هَلْمُ الدِّيْنِ يَقُوْلُوْنَ لَا تُتَعَفُّوْا كِ تَفْسِيْر	۸۹۷	۹۶۱	سُوْرَةُ الرُّمْلِ كِ تَفْسِيْر	۸۷۱
۹۸۱	يَقُوْلُوْنَ لَيْسَ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ كِ تَفْسِيْر	۸۹۸	۹۶۲	مِنْ ذُوْنِهَا جَنَّتِيْنِ كِ تَفْسِيْر	۸۷۲
۹۸۲	سُوْرَةُ التَّعَاْبِيْنِ كِ تَفْسِيْر	۸۹۹	۹۶۳	حُوْرًا مَقْصُوْرَاتٍ فِي الْخِيَامِ كِ تَفْسِيْر	۸۷۳
۹۸۳	سُوْرَةُ الطَّلَاقِ كِ تَفْسِيْر	۹۰۰	۹۶۴	سُوْرَةُ الْوَاثِقَةِ كِ تَفْسِيْر	۸۷۴
۹۸۴	سُوْرَةُ التَّحْرِیْمِ كِ تَفْسِيْر	۹۰۱	۹۶۵	وَوَيْلٌ لِّمَنْ هَدَىٰ كِ تَفْسِيْر	۸۷۵
۹۸۵	تَبَتُّهُ مَرَمَاتٌ اَنْعَاجِكَ كِ تَفْسِيْر	۹۰۲	۹۶۶	سُوْرَةُ الْحَمِيْدِ كِ تَفْسِيْر	۸۷۶
۹۸۶	اِذَا اسْتَرَّ الْاَعْمَىٰ تَمِيْنٌ اَلْوَجْهِ كِ تَفْسِيْر	۹۰۳	۹۶۷	سُوْرَةُ الْمَجَادِلِ كِ تَفْسِيْر	۸۷۷
۹۸۷	وَاِنْ تَوَلَّوْا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ كِ تَفْسِيْر	۹۰۴	۹۶۸	سُوْرَةُ الْحَشْرِ كِ تَفْسِيْر	۸۷۸
۹۸۸	عَسُوْرَتِيْهٖ اِنْ طَلَّقْتُمْ كِ تَفْسِيْر	۹۰۵	۹۶۹	مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْفَةٍ كِ تَفْسِيْر	۸۷۹
۹۸۹	سُوْرَةُ الْمَلِكِ كِ تَفْسِيْر	۹۰۶	۹۷۰	مَا اَقَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِيْهِ كِ تَفْسِيْر	۸۸۰
۹۹۰	سُوْرَةُ الْقَلَمِ كِ تَفْسِيْر	۹۰۷	۹۷۱	وَمَا اَتَاكُمْ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ كِ تَفْسِيْر	۸۸۱
۹۹۱	عَتَلِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ رَمِيْمٌ كِ تَفْسِيْر	۹۰۸	۹۷۲	وَالَّذِيْ تَبَوَّءَ دَارَ الْاِيْمَانِ كِ تَفْسِيْر	۸۸۲
۹۹۲	سُوْرَةُ الْحٰقِقَةِ كِ تَفْسِيْر	۹۰۹	۹۷۳	يُوْثِقُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ كِ تَفْسِيْر	۸۸۳
۹۹۳	سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ كِ تَفْسِيْر	۹۱۰	۹۷۴	سُوْرَةُ الْمُتَحِّدِ كِ تَفْسِيْر	۸۸۴
۹۹۴	سُوْرَةُ نُوْرٍ كِ تَفْسِيْر	۹۱۱	۹۷۵	اِذَا جَاءَ كُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَرِيْتٌ كِ تَفْسِيْر	۸۸۵
۹۹۵	سُوْرَةُ حٰجِّ كِ تَفْسِيْر	۹۱۲	۹۷۶	اِذَا جَاءَ كُمْ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُنَّكُمْ كِ تَفْسِيْر	۸۸۶
۹۹۶	سُوْرَةُ الْمَزِيْلِ كِ تَفْسِيْر	۹۱۳	۹۷۷	سُوْرَةُ الصَّفِّ كِ تَفْسِيْر	۸۸۷
۹۹۷	سُوْرَةُ الْمُدَّثِرِ كِ تَفْسِيْر	۹۱۴	۹۷۸	مِنْ بَعِيْدِيْ اِسْمُهُ اَحْمَدٌ كِ تَفْسِيْر	۸۸۸
۹۹۸	قَمَّ فَاذِيْنَاكِي تَفْسِيْر	۹۱۵	۹۷۹	سُوْرَةُ الْجَمْعِ كِ تَفْسِيْر	۸۸۹
۹۹۹	فَذٰلِكَ كَثِيْرٌ كِ تَفْسِيْر	۹۱۶	۹۸۰	وَاِذَا رَاوْ جَارَةً كِ تَفْسِيْر	۸۹۰
۱۰۰۰	وَالْحٰجُّوْنَ اَلْحُجُوْا كِ تَفْسِيْر	۹۱۷	۹۸۱	سُوْرَةُ النَّازِعَاتِ كِ تَفْسِيْر	۸۹۱
۱۰۰۱	سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ كِ تَفْسِيْر	۹۱۸	۹۸۲	اِخْتَدُوْا اِيْمَانَهُمْ جَمِيْعًا كِ تَفْسِيْر	۸۹۲
۱۰۰۲	فَاِذَا اَقْرَأْتُمْ فَاتِمُّوْا قُرْاٰتَهُ كِ تَفْسِيْر	۹۱۹	۹۸۳	ذٰلِكَ يَأْتِيْهِمْ اَمْرًا لَّمْ يَأْتِيْهِمْ كِ تَفْسِيْر	۸۹۳
۱۰۰۳	سُوْرَةُ الدُّرِّ كِ تَفْسِيْر	۹۲۰	۹۸۴	فَلَمَّا رَايْتُمْ نَجْمًا اَجْمَلًا كِ تَفْسِيْر	۸۹۴
۱۰۰۴	سُوْرَةُ الْمُرْسَلَاتِ كِ تَفْسِيْر	۹۲۱	۹۸۵	فَلَمَّا اَقْبَلَ لَكُمْ تَعَالٰوْا لِيَسْتَعْفِفَنَّ لَكُمْ كِ تَفْسِيْر	۸۹۵

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۱۰۱۰	سورۃ والتین کی تفسیر	۹۴۸	۹۹۷	انہما تدریٰ یشریکان قصیر کی تفسیر	۹۲۳
"	سورۃ مقل کی تفسیر	۹۴۹	"	کانتہ جمادات صفراء کی تفسیر	۹۲۳
۱۰۱۲	خلق الانسان من علق کی تفسیر	۹۵۰	"	ہذا ایوم لا ینطقون کی تفسیر	۹۲۴
۱۰۱۳	کلانین لم ینتہ کی تفسیر	۹۵۱	"	سورۃ النبأ کی تفسیر	۹۲۵
۱۰۱۴	سورۃ البینہ کی تفسیر	۹۵۲	۹۹۸	یوم ینفخ فی الصور یقاتلون الفوج کی تفسیر	۹۲۶
۱۰۱۳	سورۃ القدر کی تفسیر	۹۵۳	"	سورۃ التازعات کی تفسیر	۹۲۷
۱۰۱۳	سورۃ زلزال کی تفسیر	۹۵۴	۹۹۹	سورۃ عبس کی تفسیر	۹۲۸
۱۰۱۳	سورۃ العادیات کی تفسیر	۹۵۵	"	سورۃ التکویر کی تفسیر	۹۲۹
۱۰۱۵	سورۃ القارم کی تفسیر	۹۵۶	۱۰۰۰	سورۃ انفطار کی تفسیر	۹۳۰
۱۰۱۶	سورۃ نکاتر کی تفسیر	۹۵۷	"	سورۃ تطہیف کی تفسیر	۹۳۱
"	سورۃ العصر کی تفسیر	۹۵۸	"	سورۃ اشفاق کی تفسیر	۹۳۲
"	سورۃ حمزہ کی تفسیر	۹۵۹	۱۰۰۱	سورۃ البروج کی تفسیر	۹۳۳
"	سورۃ نیل کی تفسیر	۹۶۰	۱۰	سورۃ الطارق کی تفسیر	۹۳۴
"	سورۃ لیل کی تفسیر	۹۶۱	"	سورۃ الاعلیٰ کی تفسیر	۹۳۵
"	سورۃ الماعون کی تفسیر	۹۶۲	۱۰۰۲	سورۃ القاشیر کی تفسیر	۹۳۶
۱۰۱۷	سورۃ الکوثر کی تفسیر	۹۶۳	"	سورۃ الفجر کی تفسیر	۹۳۷
"	سورۃ الکافرون کی تفسیر	۹۶۴	۱۰۰۳	سورۃ البلد کی تفسیر	۹۳۸
۱۰۱۸	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۶۵	"	سورۃ الشمس کی تفسیر	۹۳۹
"	سورۃ محمد نیک واستغفر کی تفسیر	۹۶۶	۱۰۰۴	سورۃ واقیل کی تفسیر	۹۴۰
۱۰۱۹	سورۃ لب کی تفسیر	۹۶۷	"	وما خلق الذکر و الانثیٰ کی تفسیر	۹۴۱
۱۰۲۰	ما اعنی عنہ مالک و مالک کی تفسیر	۹۶۸	"	فاما من اعطی و انطق کی تفسیر	۹۴۲
۱۰۲۱	سیصلیٰ ما اذات لہب کی تفسیر	۹۶۹	۱۰۰۵	فستیسیر للیسری کی تفسیر	۹۴۳
"	سورۃ اخلاص کی تفسیر	۹۷۰	"	واما من جیل واستغفر کی تفسیر	۹۴۴
"	اللہ الصمد کی تفسیر	۹۷۱	"	و کذب بالحقنی کی تفسیر	۹۴۵
۱۰۲۳	سورۃ مقل کی تفسیر	۹۷۲	۱۰۰۶	سورۃ والضحیٰ کی تفسیر	۹۴۶
"	سورۃ الناس کی تفسیر	۹۷۳	"	سورۃ الم شرح کی تفسیر	۹۴۷

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۱۰۲۹	قرآن مجید کی ترتیب و تالیف	۹۷۹	۱۰۲۳	فضائل قرآن مجید	
۱۰۳۱	قرآن مجید کو رسول خدا پر حضرت جبرئیل نازل کرتے تھے۔	۹۸۰	۴	نزول وحی کی کیفیت اور پہلی وحی	۹۷۴
۱۰۳۱	رسول خدا کے اصحاب میں قاری خواتین	۹۸۱	۱۰۲۳	قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا	۹۷۵
۱۰۳۵	جدول بخاری شریف جلد دوم	۹۸۲	۱۰۲۶	قرآن مجید کا جمع کرنا	۹۷۶
			۱۰۲۸	رسول خدا کے کاتب	۹۷۷
			۵	قرآن کریم سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے۔	۹۷۸

پارہ ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابُ الشُّرُوطِ مَعَ التَّائِسِ بِالْقَوْلِ

۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا هِشَامُ
 ابْنُ جَدْرِجٍ اَخْبَرَنَا قَالَ اَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ
 وَعَمْرُو ابْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهَا
 عَلِيُّ صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ
 سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ
 حَدَّثَنِي اَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ
 قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتْ الْاَوْلَى
 نِسَانًا وَالْوَسْطَى شَرْطًا وَالثَّلَاثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا
 تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِ عَسْرًا اَيْضًا
 غَلَامًا فَقُلْتُ مَا نَطَلَعَا فَرَجَدُ جَدًّا اُرَا يُرِيْدُ اَنْ يَنْقُصَ
 فَاَقَامَهُ قَرَاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اِمَّا مَهُمْ مَلِكٌ

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ

۲۔ حَدَّثَنَا اسْتَعِيْلٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ
 بْنِ عُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ نِسِيءُ بِنْتُ
 قَعْلَةَ كَا بَدَتْ اَهْلِيَّ عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ اَوْقِيَّةً
 فَاَعِيْبَتْنِي فَقَالَتْ اِنْ اَحْبَبَا اَنْ اَعْدَهَا لَكُمْ وَبِكُوْنُ
 وَاَلَا اُولُو لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بِرِيْرَةَ اِلَى اَهْلِهَا فَقَالَتْ
 لَمْ فَاَبْرَا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّي قَدْ عَدَضْتُ
 ذَلِكُمْ عَلَيْهِمْ فَاَبْرَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنُ الْوَلَاءُ لَكُمْ فَسَمِعَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَتْ عَائِشَةَ

لوگوں سے زبان کلامی شرطیں طے کرنا۔

سعید بن جبیر حضرت ابن عباس اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: (حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے) اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ پھر یہ واقعہ بیان فرمایا جبکہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا: کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ (درحقیقت موسیٰ علیہ السلام پہلی دفعہ بھوک چوک سے معترف ہوئے تھے۔ دوسری مرتبہ بطور شرط اور تیسری بار جان بوجھ کر اعتراض کیا تھا۔ اسی لیے تو انہوں نے کہا تھا کہ میری قبول (مخزن) پر گزرت نہ کرو اور میرے (اس) ملاقات کے کام میں شکل پیدا نہ کرو۔ وہی کے بعد اعلان کو ایک لاکھ ملا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کروا پھر روزی چلے بیان تک کا ایک روز لڑائی جو گیسٹری والی تھی اور حضرت خضر نے اسے میں مات میں کھڑا کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت ابن عباس کی قرأت میں روزاً موم بکلف کی جگہ، انا تمم بکلف ہے۔ دوسرے آیت: آیت ۲۶۰، ۲۶۱ آزاد کردہ غلام کی میراث کے لیے شرط مقرر کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میرے پاس بریرہ آئیں اور کہا کہ میں نے اپنے مالوں سے اس طرف کو رقم پر لاداد کرنے کا سادہ کیا ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ اور کیا اور کیا کرے گی تو آپ اس سلسلے میں میری مدد فرمائیں حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اگر وہ لوگ رضامند ہوجائیں تو میں اس شرط پر تمہاری لڑکی تمہاری ایک شہت ادا کر دوں کہ تمہاری میراث میرے لیے ہو پس بریرہ نے اپنے مالوں کے پاس جا کر یہ بات کہی تو وہ رضامند نہ ہوئے یہ وہاں حضرت صدیقہ کی خدمت میں آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی وہاں جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کی کسی برائی بات مالوں کے سامنے پیش کی تو وہ میراث کی شرط ماننے پر رضامند نہیں ہوئے۔ پھر کہہ کر یہ عمل اللہ تعالیٰ علیہ

sunnahschool.blogspot.com

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرٌمَا وَأَشْرَفِي لَهُمْ
 الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْنَى فَعَلْتُ عَالِمَةً كَرَّمَ
 قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
 فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ مَعْرَ قَالَ مَا كَالِ رِجَالٍ تَبْكُونَ
 شَرُّوْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرِّ لَيْسَ
 فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بِأَعْدَائِكُمْ إِنْ كَانَ مِائَةَ شَرِّ قِضَاءِ
 اللَّهُ أَحَقُّ وَشَرُّكَ اللَّهُ أَوْلَى وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَغْنَى.

**بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمَرَاةِ إِذَا
 شِدَّتْ أَخْرَجَتْكَ**

۳. حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو
 عَتَانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِغِ بْنِ أَبِي عُمَرَ
 قَالَ لَمَّا فَدَخَ أَهْلُ حَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ
 عُمَيْرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَمَّ كَانَ عَامِلٌ يَهُودِيًّا خَيْرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ لَقَدْ كُنْتُ
 مَا أَقْرَبُ اللَّهَ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِكِ
 هُنَاكَ فَعَدَى إِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَعَدَّتْ يَدَاهُ وَرَجَلَاهُ
 وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ لَمْ نَعُدْكُمْ وَتَهْمَتُنَا وَ
 قَدْ رَأَيْتَ إِجْلَاءَهُمْ فَكَمَا أَجَمَعَ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ أَنَّهُ
 أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحَبَابِ فَقَالَ يَا أَسْبِرَا الْمُؤْمِنِينَ أَنْجِحْنَا
 وَكَذَلِكَ كُنَّا نَعْبُدُكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامَلْنَا
 عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرُّطَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرَ أَظَنَنْتَ
 إِنِّي لَيْسَتْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
 بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ حَيْبَرَ تَعُدُّوْ بِكَ قَلْبُكَ
 كَيْدًا بَعْدَ كَيْدِي فَقَالَ كَانَتْ هَذِهِ هَدْيِيَّةً مِنْ أَبِي
 الْقَيْمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ فَأَجْلَاءَهُمْ عُمَرَ
 وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الشَّرِّ مَا لَا
 دَابِلًا وَرُصًا مِنْ أَقْتَابٍ وَرِجَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ

وَأَبَدُكُمْ فِي بَابِ كُنَى اسْمِي فِي حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 حَزَنٌ كَرِيهًا بِسَبِّهِ ارشاد فرمایا تم پریرہ کو خود خرید لو اور ولہ کی شرط ان کیلئے ہی رہے وہ
 اسلئے کہ ولہ تو اس کی کہنے کی جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے ایسا ہی کیا۔ پھر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کہے اور آپ نے
 ارشاد فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ آزاد کرو اور غلام کی میراث کے بارے میں وہ ایسی شرطیں لگاتے
 ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے نہ وہ
 شرطیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ مستحکم ہے اور اللہ تعالیٰ کی شہادت مطہر ہے۔ پس آزاد کرو اور غلام
 کی میراث اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

مزارعت میں یہ شرط عائد کرنا کہ جب چاہوں
 بے دخل کروں۔

ف مزارعت سے مراد یہ ہے کہ ایک کی زمین ہو اور دوسرے کی محنت ہو۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب انہی نے حضرت
 عبد اللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دینے
 کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر کے
 یہودیوں سے ان کے اموال کے بارے میں ایک معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم میں
 ان کے اموال پر قائم رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں اس معاہدے پر
 قائم رکھے گا۔ اور عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں اس زمین پر لگے تھے جو وہاں خیر کے نزدیک
 تھی تو رات میں ان پر یہ تم ڈھایا گیا کہ ان کے روزوں کا نفاذ نہ ہو پانچ سو روپے
 دئے گئے۔ اور وہاں یہودیوں کے سوا اور کوئی ہمارا دشمن نہیں ہے جس پر شہر کرے، لہذا
 میں انہیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا
 اعتراض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانا نلکے سے کئی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر
 عرض کرتے تھے اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے کمال دیکھی ہے جبکہ حضرت محمد اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں پروردگار کا تھا اور یہاں کی زمینوں کے بارے میں ہم سے معاہدہ کیا
 تھا اور یہ زمین تمہیں پر رہنے دینا ہمارے لیے شرط تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے فرمایا کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ ارشاد لگائی
 جھوٹا گیا ہوں جبکہ انہوں نے تم سے فرمایا تھا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تم خیر
 سے نکالا جائے گا اور تیرا اونٹ لٹھے سے بڑے رقل کرنا مارا پھرے گا۔ وہ کہنے
 لگا یہ تو برا لگا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو نلکے کا تھا فرمایا اے خدا کے دشمن آپ نے
 غلط بیان کیا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جلا وطن کر دیا اور ان

sunnahschool.blogspot.com

بچے کے لیے بات، اوزن، آواز، زراعت، قاریوں اور مشہور و غیر مشہوروں کی نصیحت اور کڑی نئی۔ اس کی تمام دین مسلم نے عبید اللہ سے ہی روایت کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے نالی سے انہوں نے اپنی کتب سے، انہوں نے حضرت عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اختصار کے ساتھ اس کی روایت کی ہے۔

نَعَاءُ حَمَّادُ بْنُ مُسْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَحْسَبُهُ عَنْ
تَائِعٍ عَنِ ابْنِ عَسَا عَنْ كُرَيْبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اخْتَصَرَ ك-

ف۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو حنیفہ یسوی کے خاندان کے ایک فرد سے بیان کیا جبکہ اس نے کہا تھا کہ اے امیر المؤمنین! آپ ہیں کیوں بطور من کرتے ہیں جبکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ مسابہہ کے ہیں ان زمینوں پر ہمیشہ کے لیے برقرار رکھا تھا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے خدا کے دشمن ابو جہوش بروتا ہے۔ کیا میں بھول گیا ہوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھ سے فرمایا تھا۔ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا اور تیرا زنت تجھے لے کر راتوں کو بار بار مارا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس یسوی سے یہ فتح خیبر کے بعد مدینہ میں فرمایا اور انہیں عہد فاروقی میں مبتلا وطن کیا گیا۔ حضرت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی طویل عمر سے علم صمدی سے ملے مگر انہوں نے اس شخص کے مبتلا وطن ہونے اور در بدر پھرنے کی آپ نے خبر سے ہی غنی۔ معلوم ہوا کہ معلوم غم سے کہ آپ کو صوم مطا فرمایا گیا تھا بلکہ آپ کے طویل اس بارگاہ کے ملاحوں کو بھی ان معلوم کا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت سے ثابت ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ معلوم غم سے کہ علم اللہ تعالیٰ ملتا کسی کو بھی نہیں دیتا وہ اللہ رب العزت پر مبتلاں گاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حزب کافروں کے ساتھ جہاد اور مخالفت کی شرطیں مقرر کرنا اور شرائط کا لکھنا۔

بَابُ التَّشْرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالِحَةِ
مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةُ الشَّرْطِ

۴۴۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَةَ
بِنْتُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوَّبِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلَّ رَأْسٍ
مِنْهَا حَدِيثًا صَاحِبِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ حَتَّى كَانُوا يَبْعُضُ الظُّلْمِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَيْمِ فِي
خَيْلٍ لِعَقَيْشِ طَلِيعَةَ فَخَذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللَّهِ مَا شِعْرَ
بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَبْرَةِ الْجَيْشِ فَأَنْطَلَقَ يَرْكُضُ
بَيْنَ يَدَيْهَا وَيَسَارُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
إِذَا كَانَ بِالْغَيْمَةِ الَّتِي يُبْطَلُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ
مَا حَلَّتْ فَقَالَ النَّاسُ حَلَّ حَلَّ فَالْحَتَّ فَقَالُوا اخْلَاطِ
الْقُصُوءَ اخْلَاطِ الْقُصُوءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مردان سے روایت ہے۔ دونوں نے ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ زمانہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی راستے میں تھے تو آپ نے فرمایا کہ غیم کے مقام پر خالد بن ولید انواج قریش کے مقدمہ الجیش میں ہیں، تم وہاں جانتے ہو چلو کہ خالد کو تمہارے آنے کا کوئی علم نہیں، میان تک کہ انہیں ہمارے لشکر کا شمار تائے۔ پس ایک آدمی قریش کو ڈرانے کے لیے چل پڑا، اور نبی کریم آگے چلتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ اس پہاڑی پر پہنچ گئے جس سے گزر کر لوگ مکہ منظر میں جاتے ہیں تو انہیں پر آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے اسے اٹھانے اور چلانے کی کوشش کی لیکن وہ زمین پر ڈگئی۔ صحابہ کرام میں قصوا کے بیٹھنے کا چہرہ ہونے لگا تو نبی کریم نے فرمایا: نفسوا انہود نہیں بیٹھی، اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے (مہربان کے محمود نامی) ہاتھی کو روکا

sunnahschool.blogspot.com

وَسَلَّمَ مَا خَلَدَتِ الْعَصْرُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِحَقِّ وَلَكِنْ
 حَلَسَهَا حَلَسَ الْفَيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي لَنْسِي
 بِيَدِي لَا يَسْتَلُونِي خَطَّةً يَعْظَمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ
 إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ أَيَّهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَتَأَلَّ
 فَقَدَلْ عِنْتَهُ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحَدِّ يَنْتَبِئَةَ عَلَى تَمْدٍ
 قَلِيلِ النَّاسِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمَّ
 بِلَيْثِهِ النَّاسُ حَتَّى تَرَحَّوَهُ وَشَكِي إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطِشُ فَا تَرَعَّ
 سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ
 فَيَرِثَهُ مَا ذَالَ يَجِيئُهُمْ لَهْمٌ بِالَّذِي حَتَّى صَدْرُ وَاعْدُ
 فَبَيَّمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بَدْرُ بَيْنِ وَرِثَاءِ الْخُرَاصِيِّ
 فِي نَفْسِهِ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خِزَاعَةٍ وَكَانُوا نَيْبَةً نَصِيحِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ
 فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُ كَعَبَ بَنِ لُؤَيٍّ وَعَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ تَزَلُّوا
 أَعْدَادَ مِيَا وَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَمَعَهُمُ الْعُرْذُ الْمَطَافِيلُ
 وَهُمْ مُقَاتِلُونَ وَصَادُوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا لَمْ يَحِي لِقِتَالِ أَحَدٍ
 وَ لَكِنَّا جِئْنَا مَعْتَمِرِينَ وَإِنْ قَاتَلْنَا قَدْ تَهَكَّمْتُمْ لُؤَيٍّ
 وَأَصْرَتِ بِهِمْ فَيَنْ سَاءَ مَا دَدْتُمْ مَدَّةً وَجَلُّوا
 بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرَ فَإِنْ سَاءَ مَا أَنْ
 تَدْخُلُوا فِيْمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَالْأَفْقَدُ جُوا
 وَإِنْ هُوَ أَبُو إِفْرَاءِ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِي لَا قَاتِلْتُهُمْ عَلَى
 أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفِرَ سَالِقِي وَ لَيْنُفَذَنَّ اللَّهُ
 أَمْرًا فَقَالَ بَدْرُ بَيْنُ مَا لَقُوا مَا لَقُوا فَانْطَلَقَ حَتَّى
 اتَى قَرْيَةَ قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ سَمَاءُ
 يَقُولُ لَوْلَا إِيَّاكُمْ لَمُنَّ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ
 سَفَهَا وَهُمْ لِحَاجَتِ لَنَا أَنْ نَجِدَ نَاعَتَهُ بِشَوْحِ
 وَقَالَ ذُو الرَّا أَمْرُهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ
 قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا

تھا۔ پھر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان
 ہے۔ وہ (کفار کہ) کسی بھی ایسی بات کا بوجھ سے سوال کری جس
 میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں کا احترام کریں گے
 تو میں ان کا ایسا مطالبہ پورا کروں گا۔ پھر آپ نے اسے (تھورا
 کھینکا) انورہ اچھل کر سب سابق رواں دواں ہو گئی۔ یہاں تک کہ حدیبیہ
 کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں
 تھوڑا سا پانی تھا، لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا۔
 کہ وہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے بارگاہ رسالت میں پیاس کی شکایت کی
 تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے
 فرمایا کہ اسے اس گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی کہ پانی نورا
 اپنے نگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے اسی اثنا میں بدیل بن ورقاء خزاعی
 اپنی خزانہ قوم کے چند ایسے آدمیوں کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر
 ہوا، جو رسول اللہ کے ہی خواہ اور اہل تہامہ تھے۔ وہ عرض گزار ہوا،
 کہ میں نے کعب بن لوی اللہ عامر بن لوی کو حدیبیہ کے گڑھے پشوں پر
 فرود کتن پایا، اور ان کے پاس دو دو سینے والی اونٹنیاں اور فاسان
 ہے۔ وہ آپ سے لڑنے اور آپ کو خانہ خدا سے روکنے کے لیے
 دوڑاں ہیں۔ رسول اللہ نے اوجھایا، فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے
 تو نہیں آئے بلکہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قریش کو
 جنگ و جدال ہی نے کمزور کیا اور ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اگر وہ
 چاہتے ہوں تو میں ان کے ساتھ قدرت مقرر کرنے کے لیے تیار ہوں
 کہ وہ میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان میں نہ پڑیں۔ اگر میں
 غالب آجاؤں اور وہ چاہیں تو اس دین میں داخل ہو جائیں جس میں دوسرے
 لوگ داخل ہوئے ہیں، اور صورت دیگر اپنی جگہ ڈنڈے میں اور اگر وہ اس بات
 سے انکار کریں تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان
 ہے۔ میں اپنے اس امر (دین) کے بارے میں برابر ان سے (رہنا
 رحوں گا خواہ مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ
 اپنے امر (دین) کو باقی رکھے گا۔ بدیل نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا
 ہے میں اسے منقریب ان لوگوں (قریش) کہ ایک پہنچاؤں گا، پھر وہ
 چلا گیا اور قریش کے پاس پہنچ کر کہا کہ ہم اس شخص کے پاس سے تمہارا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَعَهُ
 ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ أَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوا
 بَلَى كَلَّا أَوْلَسْتُ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَلْ
 تَتَّهَمُونِي قَالُوا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَيُّ
 اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عَمَّا ظُفْلًا بَلَدًا حَرًّا عَلَيَّ جُنَّتُمْ
 يَا أَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ إِنْ
 هَذَا قَدِ عْرِضَ لَكُمْ خُطْبَةٌ رَشِيدٌ أَقْبِلُوهَا وَدَعُوهَا
 إِيَّاهُ قَالُوا لَيْتَنَاهُ فَاتَّاهُ فَجَعَلَ يُبَيِّنُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبَكْدِيلٍ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ ذَلِكَ
 آتَى مُحَمَّدٌ آيَاتٍ إِنْ اسْتَأْصَلْتُمْ أَمْرَ قَوْمِكُمْ هَلْ
 سَمِعْتُمْ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَيْبِ اجْتَمَعَ أَهْلُهُ قَبْلَكَ وَإِنْ لَكُنَّ
 الْأَخْرَجِي قَاتِي وَآلَهُ لِأَدْرِي وَجُوهًا وَإِنِّي لَأَرَى أَشْرَابًا
 مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَفْرُوا وَوَيْدَعُونَ فَقَالَ لَسْتُ
 أَبُوبِكْرٍ امْصُصْ بِبَطْنِ اللَّاتِ الْعَنْ لَيْفَ عَنَّهُ وَوَدَعَهُ
 فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَمَا وَاللَّيْثِيِّ تَقْسِي
 بَيْدِهِ لَوْلَا يَدُ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أُجْزِكَ بِهَا
 لَأَجْبَنْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَكَلَّمَا هَلِيمَةً أَحَدًا بِدِيخْتِهِمْ وَالْمُعَلِّقَةَ
 بِنُ شُعَيْبَةَ فَأَتَمَّ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكَلَّمَا أَهْوَى
 عُرْوَةَ بِبَيْدِهِ إِلَى لِحْيَتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَبَّ يَدَهُ بِبَطْنِ السَّيْفِ وَقَالَ لَكَ آخِرُ يَدِكَ
 عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَفَرُوا
 مَا أَسْنَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُعَلِّقَةُ بِنُ شُعَيْبَةَ فَقَالَ
 آتَى عُدْرَةَ السُّتِّ أَسْعَى فِي عُدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُعَلِّقَةُ
 صَعِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَفَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَوْلَادَهُمْ
 فَمَرَّجَاهُمْ فَاسْتَمَرَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَا إِسْلَامٌ قَاتِلٌ وَأَمَّا الْمَالُ فَكُنْتُ مِنْ رُفِيٍّ

بیان آئے ہیں اور اس سے کوئی بات سنی ہے اگر تم چاہو تو ہم اسے
 تمہارے سامنے بیان کر دیں۔ ان میں سے کچھ عقل کے دشمن کہنے
 لگے کہ ہمیں ان کی کسی بات کو سننے کی ضرورت نہیں ہے لیکن معاملہ فہم
 لوگوں نے کہا کہ جو ان کے منہ سے سنا ہے وہ بیان کردہ وہ بدلی ہے، کہا
 کہ اس نے ایسا اور ایسا کہا ہے، اس پر وہ سب کچھ بھڑکی کی بھڑکی کے بیان کر
 دیا جو نبی کریم نے فرمایا تھا۔ (پہلے اس کے) عروہ بن مسعود کھڑا ہو گیا اور کہا،
 اسے لوگو! کیا تم میرے لیے اولاد کی طرح نہیں ہو؟ لوگوں نے کہا،
 کیوں نہیں، عروہ نے پھر پوچھا کیا میں تمہارے لیے باپ کی طرح نہیں
 ہوں؟ جواب ملا کیوں نہیں، کہا کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بدظنی ہے لوگوں
 نے نفی میں جواب دیا، کہا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جب میں نے اہل مکہ کو
 تمہاری مدد کے لیے بلایا اور انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں اپنے
 فرمایا ہر دارا اہل و عیال کو لے کر تمہارے پاس لے گیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا،
 ہاں ایسا ہی کیا تھا، اس نے کہا تو میری یہ بات مان لو کہ اس شخص (رسول خدا)
 نے تمہارے سامنے مفید بات رکھی ہے، لہذا تم اسے قبول کر لو اور مجھے
 و گفتگو کے لیے، اس کے پاس جانے کی اجازت دو۔ لوگوں نے کہا جانیے
 وہ دعوہ، بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر نبی کریم سے گفتگو کرے گا، نبی کریم
 نے وہی ارشاد فرمایا جو بدلی سے فرمایا تھا۔ اس پر عروہ نے کہا، اے
 محمد! اگر بالفرض تم اپنی قوم کی بڑی کوشش ہی کرنا لو تو کیا تم نے اپنی
 ذات سے پہلے کسی عربی کے تعلق یہ سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استحصال
 کیا جو؟ نہ اگر غلام رکھیں، نہ اگر جملہ خدایاں تم میں شمار ہی کے دیکھ رہا ہوں
 کیونکہ مجھے تمہارے گرد بھانت بھانت کے لوگ نظر آتے ہیں تو تمہیں
 تمہا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے، اس پر حضرت ابو بکر نے سخت الفاظ
 میں اسے روکتے ہوئے فرمایا، کیا تم ان کے پاس سے بھاگ جائیں
 گے اور انہیں تمہا چھوڑ دیں گے؟ اس پر عروہ نے پوچھا کہ کون ہیں لوگوں
 نے جواب دیا، یہ حضرت ابو بکر ہیں۔ وہ کہنے لگا اگر تمہارا چہرہ پراسان نہ
 ہوتا جس کا ابھی تک میں نے بدل نہیں چکایا ہے۔ تو میں تمہیں ضرور
 جواب دیتا۔ راوی حضرت محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ پھر وہ نبی کریم
 سے باتیں کرنے لگا، لیکن جب وہ کوئی بات کہتا تو آپ کی ریش مبارک کو
 ہاتھ لگاتا، حضرت میسر بن شعبہ اس وقت نبی کریم کے پاس ہی کھڑے

sunnahschool.blogspot.com

شیء یشتقران عروہ و ما جعل یرمق اصحاب النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم بعینہ قال قرأ اللہ ما تمخرو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحوامة الا وقعت
 فی کف رجل منهم فذلک بہا وجہہ و جلدہ و اذا
 امرہم ابتداء امرہ و اذا التوضا کادوا یقتلون
 علی وضوئہم و اذا انکمم حیضوا صلوایہم
 و ما یحدون الیہ النظر تعظیم الہ فرجع عروہ الی
 اصحابہ فقال ای قوم و اللہ لقد قدت علی اللؤلؤ
 و قدت علی قیصر و کس و النجاشی و اللہ ان زابت ملکاً قط
 یعظمہ اصحابہ ما یعظم اصحاب محمدا صلی اللہ
 علیہ وسلم محمد و اللہ ان تنخم نحوامة الا وقعت
 فی کف رجل منهم فذلک بہا وجہہ و جلدہ و
 اذا امرہم ابتداء امرہ و اذا التوضا کادوا
 یقتلون علی وضوئہم و اذا انکمم حیضوا صلوایہم
 عندہ ما یحدون الیہ النظر تعظیم الہ و انہ قد عرض
 علیکم خطۃ رشید فاقبلوہا فقال رجل من بنی
 کنانہ دعونی اتمہ فقالوا ائبہ فلما اشرف عنی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا فلان و ہو من قوم
 یعظمون البدن فابعثوہا لہ فبعثت لہ و
 استقبلہ الناس یکتبون فلما سالی ذلک قال
 سبحان اللہ ما ینبغی لہو لای ان یتصد و اعین
 البیت فقام رجل منکم یقال لہ و مکرز بن حنفین
 فقال دعونی اتمہ فقالوا ائبہ فلما اشرف علیہم
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا مکرز و ہو
 رجل فاجر فاجل یکتب النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فینما ہو یکتبہم اذا جاء سہیل بن عمرو
 و قال معمر فاحبر فی ائبہ عن حکمۃ انہ لمتا
 جاء سہیل بن عمرو و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تھے امدان کے ہاتھ میں عوار اور سر پر خود تھا۔ یہی جب عروہ نے
 اپنا تھری کریم کی ریش مبارک سے لگایا تو مغیرہ کا ہاتھ تلوار کے
 قبضے پر پہنچا اور زربا مارا، عروہ! اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ریش مبارک
 سے پرے ہٹائے، عروہ نے لگائیں اور اپنا ہاتھ دیکھا پوچھا، یہ کون
 ہیں! لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں اس نے کہا
 اے عروہ کے بازو لکھا تو یہ کہتا ہے کیا میں تیری ندادی کا اہتمام لینے
 میں کوشاں نہیں ہوں، حضرت مغیرہ نے زمازما بیت میں بعض لوگوں
 سے درستانہ مراسم پیداکر لیے تھے، آنکارا انہیں قتل کر کے ان کا مال
 لوٹ لیا تھا، پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا
 تو اس پر بھی کریم نے فرمایا تم اسلام تو میں قبول کرنا ہوں لیکن تیرے اس
 مال سے مجھے کوئی نفع نہیں، پھر عروہ اصحاب رسول کو غور سے دیکھنے
 لگا، رادھی کا بیان ہے کہ وہ دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ہوتے تو وہ
 کسی ذکی صحابی کے ہاتھ میں آتا، جس کو وہ اپنے چہرے اور بدن پر ملاتا
 تھا جب آپ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی نورا قبول کی جاتی تھی، جب
 آپ وضو فرماتے تو لوگ آپ کے استعمل پانی کو حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ
 پھٹتے تھے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ہر
 ایک کی کوشش ہوتی تھی کہ پانی میں شامل کرے، جب لوگ آپ کے بارگاہ
 میں لنگھو کرتے تو پانی آوازوں کو پست رکھتے تھے اور رعایت تنہا کے ہوش
 آپ کی طرف نظر جا کر نہیں دیکھتے تھے اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی
 طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! ادا اللہ میں بادشاہوں کے
 درباروں میں رفتے کر گیا ہوں میں تو مسرور کسری اور شجاعتی کے دربار میں
 حاضر ہوا ہوں لیکن فدائی تم میں سے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے
 ساتھ اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے تمہارے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں مذکی
 تم جب وہ ہوتے ہیں تو ان کا جواب دہی کسی آدمی کی جھیلی پر مری کرتا
 ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر ملاتا ہے جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں
 تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں کھڑے
 ہونے لگتا جیسے لوگ وضو کا استعمل پانی حاصل کرنے پر ایک دوسرے کے
 ساتھ لڑنے لگے ہوں جہاں سے وہ ان کی بارگاہ میں پڑی آوازوں
 کو پست رکھتے ہیں اور رعایت تنہا کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ ہر دیکھ

sunnahschool.blogspot.com

نہیں لکھا، انہوں نے کہا کہ یہ سارا کلام جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اسے قبول کرو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے کی اجازت دیکھو لوگوں نے کہا جانیے، جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پہنچا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص ہے اللہ اس آدمی سے جو زمانہ کے ان مشرکوں کی تعلیم کرتے ہیں، لہذا قرآنی کے جانور اس کے سامنے سے گزرا دینا چاہیو ایسا ہی کیا گیا اور جب لوگوں کو اس سے لیکر بتے ہوئے نہ تو کہا سبحان اللہ ایسے لوگوں

کو بیت الحرام سے روکنا مناسب نہیں ہے، پھر ان میں سے ایک آدمی کنز بن حنفیہ نامی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے کی اجازت دیکھو لوگوں نے کہا جانیے، جیسے قریب پہنچا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جو بھلاکار آدمی ہے پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹو کرنے لگا تو اسی اشام بن سہیل بن عمرو آیا، سوز رہا تھے ہی کہ مجھے ایوب نے فکر کے واسطے سے خبر دی کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو آپ نے نہ مسلمانوں سے نہ فرمایا کہ آپ تمہارا کام آسان ہو گیا، سوز رہا تھے ہی کہ زہری نے اپنی عداوت میں کہا ہے کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو اس نے کہا کہ ہمارے اہل خانہ نے درمیان ایک سہاؤ لکھ لیا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طلب فرمایا اور اسے ہم اللہ از منہ کریم کہنے لگے کہ ہم نے کہا خدا کی قسم ہم اللہ از منہ کریم ہی کہیں گے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسک اللہم ہی لکھ لیا پھر آپ نے ان لوگوں سے کہنے کے لیے فرمایا: یہ وہ شخص ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: خدا کی قسم اگر تم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت الحرام سے کیوں روکتے تو آپ کے ساتھ قتل و قتل کیوں کرتے ہیں اس جگہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم میں اس فرزند اللہ کا رسول ہوں اگر تم مجھے جھٹلاتے ہو ضرور محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہری کا قتل ہے کہ یہ باتیں آپ کے اس لیے تھیں فرمائیں کہ آپ پہلے ہی فرما چکے تھے کہ میں ان کی بروہ بات منظور کروں گا جس میں اللہ کی حوام فرمائی ہوئی چیزوں کی نام کریں، اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس لیے ہے کہ تم ہمارے اور بیت الحرام کے درمیان راستہ صاف کرو کہ ہم اس کا طواف کریں تو سہیل

لَقَدْ سَمِعْتُ لَكَ قَالَ مَعَكُمْ كَالْأَهْلِيَّةِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَّكَ الْكُتُبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَذَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُتُبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُتُبَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ سَهَيْلُ أَمَّا الرَّحْمَنُ فَرَأَيْتَ مَا أَدْرِي مَا هُوَ وَلَكِنَّ الْكُتُبَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهِ لَا تَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُتُبَ يَا سَمِيكَ أَنْتُمْ تَعْرِفُونَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سَهَيْلُ وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ مَا سَوَّلَ اللَّهُ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ النَّبِيِّ وَالْقَاتِلَةَ وَاللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَرَوْا لِرَسُولِ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي الْكُتُبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الرَّهْدِيُّ وَذَلِكَ لِغَوْلِهِمْ لَا يَسْأَلُونَ حَقَّهُ يَعْظَمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتَهُمْ آيَاتَهَا فَقَالَ لَمْ يَرَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ تَعْلَمُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّبِيِّ فَتَطْرُقُ بِهِمْ فَقَالَ سَهَيْلُ وَاللَّهِ لَا تَحْدُثُ الْعَرَبُ أَنَا أَيْخُدْنَا صُنْفَطَةً وَإِلَيْكَ مِنْ الْعَامِ الْمُقْبِلِ كَتَبَ فَقَالَ سَهَيْلُ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِمَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُونَ سَهَيْلُ وَاللَّهِ كَيْفَ يَرُدُّ لَنَا الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَلَدْنَا مُسْلِمًا بَيْنَنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلٍ بْنُ سَهَيْلِ بْنِ عَمْرِو وَيُرْسَفُ فِي قَيْسِيَّةٍ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَحَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سَهَيْلُ هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا قَاضَى عَلَيْكَ

sunnahschool.blogspot.com

أَنْ تَرُدَّهُ إِلَى فَتَاكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّا لَمَرْ تَقْضِي الْكِتَابَ بَعْدَ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ إِذَا
 لَمْ أَصَاحِبْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْرُهُ لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجْزِي
 لَكَ قَالَ بَلَى فَاثْبُلْ قَالَ مَا أَنَا بِغَايِلٍ قَالَ
 مِمَّا زُبُلٌ قَدْ أَجْرْنَا هُ لَكَ قَالِي أَبُو جَنْدَلٍ
 أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرِدُّ إِلَى الْمَشْرِكَينَ
 وَقَدْ جِئْتُ مُسِيئًا إِلَّا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَ
 كَانَ قَدْ عَذِبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللَّهِ
 قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
 أَلَسْتُ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْتُ
 عَلَى الْحَقِّ وَعَدُّوْنَا عَلَى الْبَاطِلِ
 قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نَعطَى الدِّينِيَّةَ فِي
 دِينِنَا إِذَا قَالَ إِنِّي مُسْئِلُ اللَّهِ وَلَسْتُ
 أَعْصِيهِ وَهُوَ تَا حِصْرِي قُلْتُ أَوْلَيْسَ كُنْتَ
 تُحَدِّثُنَا أَنَا سَنَابِي الْبَيْتِ فَتَطُوفُ بِهِ
 قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَا نَائِيهِ الْعَامَ
 قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ إِيَّيْهِ وَمَطُوفٌ
 بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُكَ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ
 أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ
 أَلَسْتُ عَلَى الْحَقِّ وَعَدُّوْنَا عَلَى الْبَاطِلِ
 قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نَعطَى الدِّينِيَّةَ فِي
 دِينِنَا إِذَا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّمَا لَرَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَعْصِي
 رَبَّهُ وَهُوَ تَا حِصْرُهُ فَاسْمِعْ بِخَرْبِهِ قَوْلَ اللَّهِ
 إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَا
 سَنَابِي الْبَيْتِ وَتَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ
 إِنَّكَ نَائِيهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ

۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

نے کہا، خدا کی قسم ہم اہل عرب کو یہ کہنے کا موقع نہیں دیں گے کہ تم خلیج مجبور
 ہو چکے ہیں وہاں یہ کام اگلے سال پر رکھ لو میں یہی کہہ دیا گیا پھر سہیل
 نے کہا، ایک شرط یہ ہے، کہ جو بھی آدمی ہم میں سے کہتا ہے اسے پاس آئیگا
 خواہ اس نے تباہیوں میں مبتلا کر دیا ہو لیکن ہمیں وہ ہماری طرف لوٹانا ہوتا
 اس پر اہل اسلام بول اٹھے، سبحان اللہ! بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو
 آدمی مسلمان ہو کر آئے اسے شریکوں کی طرف لوٹا دیا جائے۔ اسی گھٹکے
 دوران ابو جندل بن سہیل بن عمرو قید سے بھاگ کر مدینہ میں آ گیا
 ہونے لگا۔ سہیل کی لٹھی جانب سے آ کر مسلمانوں کے درمیان آ بیٹھے۔
 سہیل نے کیا اسے محمد! ہاں اس صلح کی سبکی جی بات یہ ہے کہ تم نے
 ابو جندل کو ہمارے پاس کر دیا، نبی کریم نے فرمایا کہ تاحال مسلمانوں میں ہوا
 اللہ مکمل ہو جائے یہ نانا اللہ لعل ہوتا ہے، اس سہیل اسے کہا تو تم کو
 یہی بات پر آپ سے ہرگز صلح نہیں کرتے۔ نبی کریم نے فرمایا۔ اچھا اس
 ایک کی جگہ اجازت دے دو اس نے جواب دیا میں آپ کو اس کی اجازت
 نہیں دیتا، آپ نے فرمایا اگر ایسا ہی کر لو، اس نے جواب دیا میں ایسا
 نہیں کروں گا، مگر زہنے کہا میں آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں، ابو
 جندل رضی اللہ عنہ نے مدائنے احتجاج بلند کیا، اسے شرح ہدایت کے
 علم انظر یہ دیا گیا تم مجھے شریکوں کی طرف لوٹا دو گے، ملائکہ میں مسلمان
 ہو کر آیا ہوں، کیا تم دیکھتے نہیں کہ میرے ساتھ کیا گزری ہے اور خدا
 کی راہ میں مجھے کیسے مجھے معائب و آلام میں مبتلا کیا گیا ہے، وہ پس
 حضرت عمر بن خطاب بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا
 رسول اللہ! کیا آپ برحق نبی نہیں ہیں؟ فرمایا یہی نہیں، عرض گزار
 ہوئے، کیا تم حق پر اور ہمارے دشمن یا ظالم نہیں ہیں؟ فرمایا کہ میں
 عرض گزار ہوئے، پھر ہمیں اپنے ذہنی معاملات میں رہنے کی کیا ضرورت
 ہے؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے حکم سے سر موٹا غراف
 نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار ہے۔ یہ عرض گزار ہوئے، کیا آپ نے
 ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم منقرض ہونے والے ہیں؟ فرمایا نہیں، جواب
 دیا کہ یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ فرمایا، پھر تم خانہ کعبہ جاؤ گے اور اس کا لونا
 کرو گے، وہ حضرت صادق اعظم افرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں
 بارگاہ صدیق اکبر میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اے ابو بکر! کیا اللہ تعالیٰ

sunnahschool.blogspot.com

الْبَيْتِ لَمْ يَطْرُقْ بِهِ قَالَ اللَّهُ فَرَأَيْتُمْ كَيْفَ
 فَعَمِلْتُمْ لِي ذَلِكَ أَعْمَالًا قَالَ فَكَلَّمْنَا فَرَعْمَ مِنْ
 قَبْضِيَةِ الْبَيْتِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَحَابِيهِ فَرَعْمًا فَانْحَرُوا
 ثُمَّ احْلَيْتُوا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ
 حَتَّى قَالَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ فَكَلَّمْنَا بَعْضَهُمْ
 مِنْهُمْ أَحَدًا دَخَلَ عَلَيَّ أَوْرَسَلِمَةَ فَذَكَرَ
 لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أَمْرٌ سَلِمَةَ
 يَا بَيْتَ اللَّهِ أَنْجِبْ ذَلِكَ أُخْرِجْ نَعْرًا تَكَلِّمُوا
 أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بِهَا نَكَدًا
 تَدْمُو حَالِفَكَ فَيَحْلِقَكَ فَتَحْرِمَ فَمَا يُكَلِّمُوا
 أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ نَحْرًا بَدُنًا
 وَدَعَا حَالِفَةً فَحَلَقَهَا فَكَلَّمْنَا رَأْدًا ذَلِكَ قَالُوا
 فَتَنَزَرُوا وَبَعَلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى
 كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا عَنَّا لَشَرِّهَا مَا
 يَسُوهُ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى بِمَا يَتَّهَمُ
 الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ
 مِنْهَا جَرَّاتٍ فَأَمْتَجِرُوهُنَّ حَتَّى يَبْلُغَ بَعْضُهُنَّ
 الْكُرَافِينَ فَطَلَّقْ عَنْهُنَّ يَوْمَئِذٍ أَمْرًا ثَلَاثِينَ
 كَانَتْ لِنَبِيِّ الشَّرْكِ فَتَرَوْنَ إِحْدَاهُمَا
 مُفْوِيَةً بِنِ أَبِي سَعْدِينَ وَ الْأُخْرَى
 صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ فَتَفَرَّجَ جَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو
 بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا
 فِي ظُلْمٍ سَاجِدِينَ فَتَأَلَّوْا الْعَهْدَ الَّذِي
 جَعَلْتُمْ لَنَا فَذَكَرْنَا إِلَى الْعَاجِلِينَ فَتَهَيَّأُوا
 بِهِ حَتَّى بَلَغَا ذَا الْحَلِيفَةِ فَتَزَلُّوا يَا كَلُونَ
 مِنْ كَيْفَ كُفِّرُوا فَتَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ
 الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا

کے سچے بھائی نہیں! لڑایا گیا نہیں میں نے کہا پھر میں اپنے بھائی
 معاہدات میں رہنے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا اے اللہ کے بندے
 وہ اللہ کے رسول ہیں اللہ اپنے بندے کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ان
 کا مددگار ہے جس کی اطاعت پر مضبوطی سے قائم رہو کیونکہ خدا کی
 قسم وہ حق پر ہیں، میں عرض گزار ہوا، کیا انہوں نے تم سے یہ نہیں
 فرمایا تھا کہ تم خنجر بیت الاحرام جایش گئے اللہ اس کا ثواب کریں
 گے؟ فرمایا کہیں نہیں تو نہیں فرمایا تھا کہ اسی سال جائیں گے، میں نے
 عرض کیا یہ تو نہیں فرمایا تھا، صدیق اکبر نے فرمایا کہ یقیناً کہ تم ضرور
 جاؤ گے اور طواف کرو گے، از سر ہی کا قول ہے کہ حضرت عمر فاروق نے
 فرمایا مجھے اس وقت کے کھانچے میں بیت کعبہ کرنا پڑا ہے، لاری کا
 بیان ہے کہ صلواتی سے فراغت کے بعد رسول اللہ نے اپنے
 اصحاب سے فرمایا کہ انھوں نے وہاں بیٹھ کر کئے اپنے شکر خدا، لاری کا بیان
 ہے کہ جمع رسالت کے پورے اس بعد وہ بخود تھے، ایک ہی نماز
 حالانکہ آپ خدا کی قسم میں مرتبہ فرمایا تھا، جب کوئی دعا تھا تو آپ ہم المؤمنین
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور مسلمانوں
 کی اس حالت کا آن سے نہ کر فرمایا، انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ اگر
 آپ چند فرمائیں تو ایسا کریں کہ ہر تشریف لے جائیں اور ان میں سے
 کسی سے میں کچھ نہ کہیں، یہاں تک کہ اپنی قرآنی کے اور شکر کر لے
 جائیں اور کچھ نہ کہیں، انہوں نے فرمایا جیسے، پس آپ باہر نکلے اور
 کسی ایک سے ایسی بات نہ کی بیان تک کہ اپنے جانوروں کی قرآنی سے
 لگی اور جہت سے جانے کو نکل کر مرڈا لیا جب مسلمانوں نے یہ بات
 دیکھی تو وہ کھڑے ہوئے، قرآنیان میں اور ایک دوسرے کا سر نہ ڈھنے
 کے لیے میں بھاگ دوڑی کہ آپس میں لڑائی جھگڑے کا خطرہ محسوس
 ہونے لگا اس کے بعد کچھ مسلمان غور میں آئیں جن کا مسلمان ہونا معلوم نہ تھا
 تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لے مسلمانوں جب تمہارے پاس ایمان لائے لایاں حاضر
 ہوں تو ان کا احوال سے یہاں تک نہ کہو کہ ان میں سے کسی کو ضرر کی حد تک
 کو اپنے نکاح میں نہ رکھو، پس اس کی حد حضرت عمر فاروق نے ایسی دور
 کو طلق سے ہی جو ان کے نکاح میں یقیناً اور انہیں شرک میں طورت پایا
 گیا ان میں سے ایک کو معاویہ بن ابوسنیان اور دوسری کو صفوان بن یاریہ

sunnahschool.blogspot.com

فَلَمَّا جِيءَ إِفَّا سَأَلَهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلٌ
 وَاللَّهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَبْتُ بِهِمْ جَرَبْتُ
 فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي النَّظْرَ الَّتِي فَاقَتْكَ
 مِنْهُ فَصَابَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفِي الْآخِرِ حَشَى
 إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَبْعُدُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حِينَ رَأَاهُ لَقَدْ رَأَى هَذَا زُمْرًا قَلَّمَا انْتَهَى
 إِلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَتْلٌ وَ
 اللَّهُ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ
 يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ وَانَّهُ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ
 قَدْ سَدَّدَ نَبِيَّ إِلَيْهِمْ نَكَرَ أَرَبُكَ فِي اللَّهِ مِنْهُمْ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ أُمَّه
 مَسْرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَنَا أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ
 ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّ سَيْرُ ذَلِكَ إِلَيْهِمْ خَيْرٌ
 حَتَّى أَتَى سَيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْقَلِبَتْ مِنْهُمْ
 أَبُو جَنْدَلِ بْنِ سُهَيْلٍ فَذَجِيقُ يَا نَبِيَّ بَصِيرٍ
 فَجَعَلَ لَا يَغْرِبُ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ قَدْ
 اسْتَمَّ إِلَّا لَعِيقُ يَا نَبِيَّ بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ
 مِنْهُمْ عِصَابَةٌ قَوْلَ اللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعَبِيدٍ
 خَرَجَتْ لِقَائِهِ إِلَى الْقَوْمِ لَا اعْتَرَفُوا لَهَا
 فَجَعَلُوا هُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ
 قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَنَاسُدُهُ يَا اللَّهُ وَالتَّحِيْرُ كَمَا أَرْسَلْنَا مَنْ
 آتَاهُ فَهُوَ مِنْ قَارِئِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
 وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ
 عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَقَكُمْ
 عَلَيْهِمْ حَتَّى بَلَغَ الْحِمْيَةَ حِمْيَةَ الْجَاهِلِيَّةِ
 وَكَانَتْ حِمْيَتُهُمْ أَتَمُّ لَوْمَةٍ لِمَنْ

نے اپنی زوجیت میں سے لیا اور اس کے بعد نبی کریم ﷺ رونق افزائے مدینہ منورہ
 ہو گئے پس قریش میں سے ایک آدمی ابو بصیر نامی بارگاہ رسالت میں حاضر
 ہوا اور وہ مسلمان ہو گیا تھا کفار کے لئے اس کے تعاقب میں دو آدمی مدینہ
 کے تھے اور پیٹا بیسی تھا کہ سارے کی زر سے لے کر ابو بصیر کو ان آدمیوں
 کے ساتھ واپس بھیج دیا جائے تو وہ اس کو لے کر نکلے اور جب وہاں پہنچے
 کے سوا اپنے تھے تو وہاں قیام کیا اور اپنی کجگوئیوں کمانے لگے ابو بصیر نے ان
 میں سے ایک آدمی سے کہا خدا کی قسم میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری تمنا
 تو بہت بہتر ہے تو اس نے قیام سے نکلی اور کہا کہ خدا کی قسم تو حق سب سے
 بہتر ہے میں نے بار بار اس کا تجربہ کیا ہے پس ابو بصیر نے فرمایا اذرا
 دکھاؤ تو یہی اس میں تو اسے دیکھوں تو اس نے تلوار سے دیکھی پس انہوں
 حضرت ابو بصیر نے اسے تلوار سے لے کر ایک ہی جگہ سے روک کے گھاٹ
 اتار دیا اور دوسرا ساتھی راہ فرار اختیار کیا یہاں تک کہ عربین طیبہ پہنچ گئے
 ان کا مسجد نبوی میں داخل ہو گیا اور رسول اللہ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا یہ کچھ
 خوزدہ معلوم ہوتا ہے وہ نبی کریم کے قریب پہنچ کر عرض گزار ہوا حضرت خدا کی
 قسم میرا ساتھی تو قتل کر دیا گیا اور میں ہی تم کو چوکا ہوتا ہوں پس ابو بصیر بھی اپنے
 اور عرض گزار ہوئے یا نبی اللہ خدا کی قسم آپ نے اپنی خدمت میں چڑھی کر دی اور
 مجھے ان کفار کے کانچاں لہا دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے شر سے
 بچا ہاں یہ اگر ان کے ساتھ کوئی آدمی ہوتا تو اس حکمت سے لڑائی
 آگ بھڑک اٹھی ہاں نہیں حضرت ابو بصیر نے یہاں قتل کر دی تو کچھ کچھ
 کہ کفار کی جانب پھر واپس نہ آیا جاؤنگا پس وہ وہاں سے نکل کر دیا کے
 کنارے چلے گئے راوی کا بیان ہے کہ لوہر ابو جندل بن ہبیل بھی کفار کی
 قبیل سے تھا کہ ابو بصیر سے آئے اب ہتا یوں رہا کہ قریش جو آدمی بھی سلام
 قبول کر کے وہاں رکن مکرہم سے بہا گنا وہ ابو بصیر سے آئے یہاں تک
 کہ ان کے ساتھیوں کی ایچی خاصی جرأت بن گئی پس خدا کی قسم جب میں
 وہ سنتے کہ قریش کا کوئی قافلہ ہماری طرف جلتا ہے تو اس کی گات
 میں بیٹھ جاتے لوگوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیا کرتے تھے
 پس قریش نے ایک اپنا نام نہ نبی کریم کی خدمت میں بھیجا اللہ اور قریش
 کا واسطہ دیا کہ اسے ابو بصیر کو روکا جائے اور جو مسلمان ہو کر یہاں سے
 چلا جائے گا وہ ہماری جانب سے مالوں کو لے کر دیا گیا ہے پس نبی کریم

sunnahschool.blogspot.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَكَفَرُوا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَبِيتِ وَقَالَ عَقِلٌ مِّنَ الشَّهِيدِ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرْتُ نِسِي عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَسِحُّنَهُمْ وَبَلَّغَنَا أَنَّكَ لَأَنْزَلُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَتُودُوا إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرُوا مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ وَحَكَوْا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَا يُسَيِّكُوا بِعِصِمِ الْكُوفَرِ إِنَّ عَمْرًا طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ قَبِيلَةَ بَدْتِ أَبِي أُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرْمُولِ الْفُكْرَانِ فَمَتَزَوَّجَهُمَا بِنُفْسِهِ مَغْرِبِيَّةً وَتَزَوَّجَ الْأَخْلَى أَبُو جَهْمٍ فَلَمَّا أَبِي الْكُفَّارُ أَنْ يُهَيِّئَ قُلُوبَهُمْ وَأَوْ مَا أَنْفَقَ الشُّكْرَانِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَكْبَرُ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنِّي لَأَكْفُرُ مَنِي دُونَكَ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبَهُمُ وَالْعُقُوبُ مَا يُؤَدَى الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرُوا امْرَأَتَهُ مِنْ الْكُفَّارِ حَا مَرَّ أَنْ يُعْطَى مِنْ ذَهَبٍ لَنَا مَا نَحْرُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّاتِي هَاجَرْنَ وَمَا تَعَلَّمُوا أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ اذْ تَدَاثَ بَعْدَ إِسْمَائِيهَا وَبَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرَةَ بْنَ أَبِي الْقَيْسِ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْمَنَا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكُتِبَ الْأَخْلَى بِنْتُ شَرِيحٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ أَبَا بَصِيرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

کے ان راہبوں کی جماعت کے لیے پیغام بھیج دیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یہی ذات ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مل کر زمین میں رک رکھیں یہاں تک کہ ان کا تعصب سراسر جاہلانہ تعصب ہو کر رہ گیا اور یہ بے جا تعصب ہی تو تھا جس کے تحت انہوں نے آپ کے نبی اللہ ہونے اور ہم اللہ کے رسول ہونے کا اقرار کیا نیز مسلمانوں اور سرت اشد کے درمیان حاکم کی ہوتے، اور قبل سے زہری سے روایت کی کہ عرب فرماتے تھے کہ نبی حضرت عائشہ نے تیار کر کے انہوں کی جو عورتیں مسلمان ہو کر آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان لیا کرتے تھے اور ان میں یہ بات بھی پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ مشرکین مکہ کی جو عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کر کے تمہارے پاس آجائیں تو ان پر جو شرکین کا توحیح ہوا تھا وہ ادا کر دیا کہ انہیں مسلمانوں کو یہ حکم بھی دیا کہ انہیں مکہ کا نہ لانا اور ان کو اپنے پاس نہ لانا، اس کا حکم تھا کہ ان سے جو شرکین کے شرک کے بارے میں ایک کفریہ روایت آجائے وہ سب سے روایت کر لیں اور وہ سب سے روایت کر لیں اور وہ سب سے روایت کر لیں جب ان میں سے کسی کا توحیح نہ ہو اسے ان کا انکار کیا کہ مسلمانوں کی جو عورتیں ان کے پاس آجائیں ان کا توحیح مسلمانوں کے سپرد کرنا ہوتا تھا اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تمہاری بیوی یا کنواری کے پاس آجائیں تو تم ہی مسلمانوں سے لیا کہ انہیں توحیح کرنا کہ انہوں کی جو عورت ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس آجاتی تو مسلمان اس کا توحیح ادا کر دیتے تھے۔ اب یہ حکم دیا کہ انہوں کی ان عورتوں کا جو ہجرت کر کے اہل اسلام کے پاس آئیں تو ان کا جو توحیح ادا کرنا ہے وہ ایسے مسلمانوں کو دے دیا جائے جن کی بیویاں کنواریوں کے پاس آجائیں ان میں اہل اسلام ہجرت فرماتے ہیں کہ ہمارے علم میں ایسی ایک بھی عورت نہیں جو ایمان لائے کہ بعد از ہجرت انہوں نے کفر سے پانس گئی ہو اور ان میں یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ ابو بصیر بن اسید انفق نے جب بلام قبول کرنا ہجرت کر کے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے تو ان دنوں انہیں بن شریح نے نبی کریم سے ابو بصیر کی

راہبوں کا تحریک ملالہ کی تھا پھر یہی حدیث پائی

فصل اول در بیان حدیث کے وقت کی بات ہے کہ لشکر اسلام حدیبیہ کے مقام پر فرود کش ہے۔ شیعہ رسالت کے چہرہ کو سو حدیبیہ اشغال پر مائل ہیں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں جلوہ افروز تھے جیسے چاند سورج کے چہرے میں۔ اس جگہ ایک گٹھے میں جو شیعہ اسبابی تھا وہ منظر ہوتا ہے۔ یا انہیں سخت حاجت ہے لیکن کیسے حاجت معافی ہو؟ ایسی شہرہ آفاق کے ہاتھ سخت مشکل میں پھنسے ہوئے ضرورت مند ہیں کہ مشکل

sunnahschool.blogspot.com

کشتائی ہو جائے۔ کچھ حضرات اس بارگاہ میں پیاس کے حلق میں گنوار ہوتے ہیں۔ خدا نے انہیں نمینیاں اٹھنے پر مامور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ علیہم السلام نے انہیں لکھنے سے ایک چھریوں کے لئے لکھنے میں لگا لیا کہ اس سے پانی لاپتہ نہیں ہے۔ لکھا اور پراسکرا اپنی ضرورت کا پانی حاصل کرتا رہا۔ خدا نے ان کی حاجت مدالی کی لیکن مجرب کے ہاتھوں، ان کی کشتائی کی لیکن مجرب کے ذریعے کیونکہ خدا حقیقی حاجت دہا ہے اور یہ خدا کے بنانے سے۔ وہ حقیقی شکل کٹا ہے اور یہ خدا کے بنانے سے۔ وہ حقیقی واقعہ ابلا ہے اور یہ خدا کے بنانے سے۔ خدا ہی اپنے بندوں کا حقیقی مددگار ہے لیکن اپنے مجرب کو درمیان میں لاکر سب کو ان کا احسان مند بنانا اور ان کی بارگاہ میں جھکتا ہے اور اعلان بھی فرماتا ہے کہ لوگو! جب اپنی باتوں پر ظلم کرنا شروع ہو گیا تو میرے مجرب کی بارگاہ میں حاضر ہو جایا کرو۔ یہاں آنے پر بات بن جایا کرے گی۔ اس حدیث میں یہ بات بھی خاص ترجمہ کی مستحق ہے کہ مردہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اس موقع پر شیخ رسالت کے پڑھانوں کا یہ حال اپنی آنکھوں سے بھی دیکھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے تھے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھوں میں آتا ہے وہ اپنے منہ اور بدن پر ملتا ہے۔ جب آپ وضو فرماتے تو مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لیے صحابہ کرام ٹوٹ پڑتے ہر ایک کی کوشش یہ ہوتی کہ آپ کے جسم اطہر و اللہ سے گئے ہونے پانی کی کم از کم ایک بند تو آجسٹل جائے۔ جن کو پانی نہ ملتا۔ وہ اس جگہ کی کھوپڑی حاصل کرتے ہیں پر آپ کے جسم مقدس سے لگا ہوا پانی گرے اور تھپڑ سے اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے۔ نیز غایت تعظیم کے باعث اسے چودہ سو صحابہ کلام میں سے ایسا ایک فرد بھی نظر نہ آیا جو حضور کے سنیہ الذر کی جانب ایک دفعہ بھی پھٹکی یا ہمدرد کر دیکھ سکا۔ مردہ بن مسعود نے کفار کہتے ہیں ان باتوں کو خدا میں بیان کر کے انہیں فہمائش کی تھی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کلام یہ تینوں کام پورے اتہام سے کہتے تھے تو کیا ایسا کرنے کا خدا نے انہیں حکم دیا تھا؟ قرآن کریم کو دیکھا جائے تو اس میں واضح طور پر ایسا کوئی حکم نظر نہیں آتا۔ اگر یہ نہیں تو کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا تھا کہ میرے بعد جو ذہن کو زمین پر نہ گرنے دینا بلکہ اسے ہاتھوں میں اچک لینا اور پھر اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا کہ نہ میرے وضو کے مستعمل پانی کے ایک قطرے کو حاصل کرنے کی خاطر یہ ٹوٹ پڑنا کہ دوسرے سمجھیں گے کہ یہ ابھی لڑتے ہیں گے اور پھر اسے اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا کہ نہ۔ احادیث مطہرہ کے پورے ذخیرے میں کہیں نظر نہیں آتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایسا حکم دیا ہو۔ گویا ان کاموں کے کرنے کا نہیں خدا نے حکم دیا اور نہ اللہ کے آخری رسول نے۔ اس کے باوجود وہ ان کاموں کو کر رہے تھے اور نہ انہیں ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ روک رہا تھا۔ نہ اللہ کا آخری رسول ہی منع کرتا تھا۔ منع کیوں کیا مانا جا کہ شیعہ رسالت کے ان ہمیشہ انہی کے ہاتھوں کا یہی تہہ زاد یہ نظر تھا جس نے انہیں انہی کے گرام کے بد تمام سالوں سے متاثر کر دیا اور جس انداز فکر پر انسانیت کو ہمیشہ ناز رہے گا۔ یہی میں مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کا لازمی ضامن ہے یہی مسلمانوں کی مزاج ہے کہ وہ مجرب پروردگار رحیم جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے وابستہ رہیں۔ ان گنت تم کو مہینت کی عملی تفسیر یہی ہے جس میں **وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ** کا سانس پر شیدہ ہے۔ ماسی کے تعلق توڑ کر محمد اقبال مرحوم نے جواب لکھا کہ میں فرمایا تھا۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اس انداز فکر کو مٹانے کی غرض سے دشمنان اسلام نے نجد سے کتاب التوحید کا اور دہلی سے تہذیب الامان کا فتنہ کھڑا کیا تھا تاکہ مسلمانوں کو حقیقی تعلق بالرسول کی دولت سے محروم کر دیا جائے۔ اس کے بعد بھی اگر وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کرتے رہیں گے لیکن حقیقی تعلق بالرسول نہ ہونے کے باعث ایمان کی دولت سے بڑی حد تک محروم ہو جائیں گے۔ جب یہ **وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ** کی شرط پر پلے سے نہیں رہیں گے تو **وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ** کے شہادہ جانفزا کے مستحق نہیں ہو سکیں گے۔

مدت اسلامیہ کی بد قسمتی کہ کتاب التوحید اور

تقریباً ایمان کا تشہد پر ہی شدت سے سہابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دین کو گھٹانے میں کوشاں تھے اور اس کی جگہ فارحیت کے مردہ سہم میں پوری جانفشانی سے ہاتھ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نعل نے دماغن سارے وہ بیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو سہابہ کرام کے نقوش قدم پر چلنے۔ آمین یا اللہ العالمین۔

قرض میں شرط لگانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جس نے نبی اسرائیل کے گنہگاروں کے ایک معینہ مدت کے لیے ایک ہزار دینار قرض لیے تھے۔ حضرت ابن عمر اور عطاء کا قول ہے کہ قرض میں مدت مقرر کرنا جائز ہے۔

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْقَرْضِ

۱۵ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ التَّحْمِيذِيِّ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ جُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ يُسَلِّفُ الْفَدْيَةَ مَا فَدَّهَا إِلَيْهِمْ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَقَالَ بَنُو عَدُوٍّ وَعَطَاءٌ إِذَا أَحْبَبْنَا فِي الْقَرْضِ جَاءَنَا

بَابُ الْكُتَابِ وَمَا لَا يَجْعَلُ مِنَ الشَّرْطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللَّهِ

۱۶ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْكُتَابِ

مَنْ وَطَّهَمَ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ مَرْثَدٍ فِي الشَّرْطِ خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ مَائِمَةَ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنَّ شَيْئًا أُعْطِيَتْ أَهْلِيكَ وَتَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِغَاءَ مَا نَافَعْنَا عَمْرَةَ فَذَاتِ الْوَلَاءِ لِي وَأَعْتَنَ فَعَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ الْمُنْشَرِ

فَقَالَ مَا بَالُ أَقْرَابٍ لِي شَرَطُونَ مَنُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا وَلَنْ اشْتَرَطَ وَمِائَةَ شَرْطٍ

بَابُ مَا لِي جُودٌ مِنَ الْإِشْرَاطِ وَالْعُقُوبَاتِ فِي الْأَقْرَابِ وَالشَّرْطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَإِذَا قَالَ مَا كُنَّا إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثَلَاثِينَ

مکاتیب پر سنا جائز شرطیں لگانا جو خلاف قرآن ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ کا قول ہے کہ مکاتیب کے بیٹے شرطیں ہیں جو آپس میں ملے کی جاتی ہیں حضرت ابن عمر اور حضرت عمر نے فرمایا جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل ہے خواہ توشہطیں ہیں امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ بن عمر دونوں نے یہ فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بیریہ میرے پاس اپنی کتابت میں دو صفحہ لکھی انہوں نے فرمایا میں اس شرط پر تہجد کی پوری قیمت ادا کرتی ہوں کہ تمہاری میراث میرا حق ہوگی جب رسول خدا تشریف لائے تو آپ سے اس کا ذکر ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے خرید کر آنا اور دو کو نہ کرواؤ اس کا حق ہے جو آنا کرے پھر رسول اللہ نے خبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں تو اسے کچھ نہیں لگنا خواہ وہ توشہطیں لگائے۔

جائز شرطیں عائد کرنا نیز اقرار اور شرائط میں استثناء۔ متعارف شرائط اور مجب کوئی کچھ کہ ایک یا دو کے ساتھ درج۔

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ سفر پر روانہ ہو جاؤ اگر میں نکلنا اور ظاہر تمہارے ساتھ نہ چل سکے تو نہیں تنور ہم دہلی گا۔ وہ اس روز نہ گیا۔ شریح نے فرمایا جو شخص بیخبر کسی چیز کے جو خرید کر شرط اپنے دار پر بنا کر لے، وہ نافرمان ہے، ایوب! ابن سیرین سے نقل میں کہ ایک آدمی نے غلام پر شہری بچھنے لگا، اگر میں بدھ کے روز تمہارے پاس نہ آیا، تو ہمارا سورا منسوخ ہوگا۔ وہ بدھ کے روز نہ آیا۔ قاضی شریح نے شہری سے کہا تم نے وہ وعدہ غلام کی ہے۔ پھر اس کے خلاف فیصلہ دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نواسے نام میں یعنی ایک کم سوا۔ جس نے انہیں یاد کر یا وہ جنت میں داخل ہوا۔

وقف میں شرطیں لگانا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین مل گئی تو مشورہ لینے کی غرض سے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے کہ اس سے حد میرے پاس کوئی زمین نہیں، آپ کا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا، چاہو تو اس کے دولت پہلے پاس لکھ لو اور پھر حد کر دو، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے پھل اس شرط پر مدد کر دیئے، کہ انہیں پھل، پیر کرنا، اور دسے میں دینا منع ہے۔ یہ فقروں، تراپت داروں، گردن پھیرنے والوں، سازوں، اور بہانوں کے لیے وقف ہیں۔ ستولی کے لیے ممانعت

نہیں جب کہ وہ حسب ضرورت کماٹے اور فریاد کو کھلائے، راوی نے ابن سیرین کو یہ حدیث سنائی، تو کہنے لگے، ستولی مال کیسے دلا نہ ہو۔

۸. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَكْرِتِيَةً اِدْحَلْ رِكَابَكَ فَإِن لَّمْ اِرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ مِائَةٌ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شَرِيحٌ مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَائِفًا غَيْرَ مَكْنِيٍّ فَهُوَ عَلَيْهِ وَ قَالَ ابْنُ يُوَيْبِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ اَنْ رَجُلًا بَاعَ كَعْبًا مَاءً وَ قَالَ اِنْ لَمَّا اَتَيْتَكَ اَلْاَرْبَعَاءُ فَلَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَبْعِي فَقَالَ شَرِيحٌ لِّلْمُسْتَرِي اَنْتَ اَخْلَفْتَنَ فَقَضَى عَلَيْهِ.

۹. حَدَّثَنَا أَبُو الِيسَمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْدَدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَسِتْعِينَ اسْمًا مِائَةٌ إِلاَّ وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

باب الشروط في الوقف

۱۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَتَيْتُ نَافِعَ بْنَ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أَصِبْ مَا أَكْفَأُ النَّفْسَ هَلْكَ فِي وَكَلْتِهَا كَأَمْزِيهِ كَأَلَانٍ وَقَدْ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتُ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقْتُ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهَا عَمَّا أَتَى تَبَاعُ وَلا تُكْرَهُ وَلا تُؤْتَى وَتَصَدَّقْ بِهَا كَيْفِي الْفَقْرَاءِ وَبِئِي الْقَبِيلِ تَرَفِي الرِّقَابِ وَبِئِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالصَّيْفِ لِأَجْنَحٍ عَلَى مَنْ قَرَّبَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيَطْعَمَ غَيْرَ مَتَّعُولٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مَنْ أَتَى مَالًا.

کتاب الوصایا

وصیتوں کا بیان

بَابُ الْوَصَايَا وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَ اللَّهِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا أَحْضَرْتُمْ أَحَدًا مِمَّنْ أَلْفَاظُ بَيْنَ يَدَيْكُمْ أَنْ تَرَكَوا خَيْرَ الْوَصِيَّةِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِأَمْرٍ ذُو حَقٍّ عَلَى الْمُنْتَفِعِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مَثْوٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَلَدَهُمْ فَكَلِمَةٌ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ جَنَفًا مَيْلًا مَجَافًا مَائِلًا

وصیت کے متعلق اللہ اور رسول کی ہدایات۔
فرمان رسالت ہے کہ آدمی کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہئے
ارشاد باری تعالیٰ ہے نہ تم اپنے فرض کو واجب تم میں سے کسی کو کوتاہی سے
آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے
رشتہ داروں کے لیے کو اتنی دستور۔ یہ ہر واجب ہے پر ہر چیز کا رطلہ۔ تو
جس کا وصیت کو سنکر بدل دے تو اس کا گناہ ان بدلنے والوں
پر ہے۔ بیشک اللہ سخت جانتا ہے۔ پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت
کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا، تو اس نے ان میں
صلح کرادی۔ اسی پر کچھ گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
دوسرے البقرہ آیت ۱۸۰ تا ۱۸۲ جَنَفًا سے کسی کی جانب میلان طبع رکھنا
اور تجانف۔ کسی کی طرف مائل ہونے والے کو کہتے ہیں۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لِمَا شَاءَ أَنْ يُوَصَّى فِيهِ يَبْيِئْتُ لِيَلْتَمِسَ إِلَا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَ اللَّهِ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ
مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس قابل وصیت مال ہو اور وہ
وہ دلائل بھی گزارے مگر کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود
ہو۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر سے محمد بن مسلم سے اس
کی روایت کی، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَرْثَدَةَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خَيْرَ جَوَازِيئِ بَيْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهَا دَرَاهِمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عِبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برادر نسبتی
یعنی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ وہ فرمایا
ہیں۔ کہ وہ مال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ترک میں درہم و دینار اور لونڈی غلام وغیرہ قسم کی کوئی
چیز نہیں چھوڑی تھی۔ ماسوائے اپنے سفیر خیر، اپنے
جنگی ہتھیاروں اور ایک قلعہ زمین کے، جو آپ نے ہمدون

بَغَلْتَهُ الْبَيْضَاءَ وَرِيحًا وَارْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً
 ۱۳۳ . حَدَّثَنَا خَلْدُونَ بِحَدِيثِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
 حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مَعْبُودٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ
 بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَوْصَى فَقَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى
 النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ
 أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ .

فرمائی ہوئی تھی۔

ملک بن مغرب سے روایت ہے، انہوں نے عبد اللہ بن ابی
 الوالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنے مال میں وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔
 میں نے دریافت کیا پھر وصیت کرنا لوگوں پر کیسے فرض ہوا یا انہیں
 وصیت کرنے کا زبانی حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا، آپ نے اشک کی
 کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

۱۳۴ . حَدَّثَنَا عَبْدُ وَابْنُ ذَرَّارَةَ أَخْبَرَنَا إِبْنُ مَيْمُونٍ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرْنَا
 عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى
 إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسَيِّدَةً إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي
 فَذَكَرْنَا بِهَا تَلَطُّسْتِ فَكَلَّمْتُ أَنْتِ فِي حَجْرِي فَأَشْرَفْتُ
 إِنَّهُ قَدْ مَاتَ فَتَمَّتْ أَوْصَى إِلَيْهِ .

بعض لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
 سامنے ذکر کیا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو
 وصیت فرمادیا رضی بنایا، اس پر حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ انہیں کب
 وصیت کی گئی، حالانکہ آپ کو میں نے اپنے سینے سے لگایا جو تھا یا یہ فرمایا
 کہ اپنی گردن میں یہاں جو تھا۔ پس آپ نے پانی کا اٹھتے طلب فرمایا لیکن
 اس وقت آپ سر کی گردن میں ڈھلک گئے۔ حالانکہ مجھے معلوم ہو سکا
 کہ آپ وفات پا چکے ہیں، وہیں حالت ان سے وصیت کب فرمائی؟
 وارثوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ انہیں لوگوں
 کے رحم و کرم پر چھوڑا جائے۔

بِأَنَّ أَنْ تَيْتُرَكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ
 أَنْ يَتَكْفَهُوا النَّاسَ .

عابریں صدی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر کی عیادت کے لیے
 تشریف لائے، اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا، آپ اس جگہ فرما،
 ناپسند فرماتے ہیں جہاں سے ہجرت کی ہو، اسی لیے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ
 ابن عمر پر رحم فرمائے۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ کیا میں اپنے
 تمام مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں، عرض کیا نصف کی؟
 ارشاد فرمایا، نہیں۔ میں نے کہا، تمہاری کی، فرمایا تمہاری کا تو نہیں،
 لیکن تمہاری تمہاری وصیت ہے۔ اگر تم اپنے مالدار چھوڑ کر
 جاؤ تو یہ انہیں غریب چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ
 پھیلاتے پھریں۔ اور جو کچھ تم باہر خدا میں خرچ کرو، وہ صدقہ
 ہے، یہاں تک کہ جو تمہارا تمہارا تمہاری بیوی کے منہ میں دوا دہی
 صدقہ ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں خوش گمان کرے گا، تو کتنے
 ہی لوگ تم سے نفع اٹھائیں گے جبکہ بعض لوگ ضرر پائیں گے ان دونوں

۱۵ . حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
 سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ
 بِنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْبِرُهُ أَنْ تَمُوتَ بِاللَّيْلِ
 الَّتِي هَاجَرْنَا مِنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ بَنَ عَقْرَاءَ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصَى بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ
 فَالْقَطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الْثُلُثُ قَالَ فَالْقُلْتُ وَالْثُلُثُ
 كَيْفَ إِذْ أَنْ أَنْ تَدَعُ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ
 تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكْفَهُونَ النَّاسَ فِي آيِدِيهِمْ وَ
 أَنَّكَ مَهْمًا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ
 حَتَّى اللَّقْمَةَ الَّتِي تَرَفَعُ إِلَى فِي أَمْرَائِكَ وَعَسَى
 اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَسْتَفْعِمَكَ نَاسًا وَ
 يُضْمَرَ بِكَ الْخَرُونَ وَكَمْ يَكُنْ لَكَ يَوْمَ مَشِي

إِلَّا ابْنَهُ

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوزُ لِلذَّيِّ وَوَصِيَّةُ إِلَّا الثَّلْثُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ أَحْكَمَ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرَّبِّ لَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّلْثُ وَالْثَّلْثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ

۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْغُبَارِيُّ بْنُ عَبْدِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِحْتُ فَكَأَرَفِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلَى عَيْقِي قَالَ لَعَلَّ اللَّهَ يُرَفِّعَكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ أَرِيدُ أَنْ أُوَصِّيَ وَإِنَّمَا ابْنَةُ قُلْتُ أُوَصِّي بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا لثَلْثِ قَالَ الثَّلْثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ فَأَوْصَى النَّاسُ بِالثَّلْثِ وَجَاءَكَ ذَلِكَ لَهُمْ

بَابُ قَوْلِ الْمُوصِي لِوَصِيَّتِهِ تَعَاهُدٌ وَذِيٌّ وَمَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوَى

۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدًا إِلَى أُخْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنِ بَنٍّ وَوَلِيدَةٌ نَمِئَةٌ مِثِّي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ فَقَالَ بِنْتُ أَخِي كَذَا كَانَ عَهْدِي إِلَى فَيْتِهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ لَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي ابْنُ أُمِّهِ أَيْ وَوَلِدُ عَلِيٍّ فَنَاشَهُ فَتَسَادَقَا إِلَى

حضرت سعد بن ابی وقاص کی مرض ایک ہی صاحبزادی تھی۔ تمہاری کی وصیت کرنا۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ ذی کے لیے بھی تمہاری مال تک ہی وصیت کرنا جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ان کے درمیان اسی طرح فیصلہ کرو جیسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

عروہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس مرض کی وصیت کے معاملے میں لوگ جو تمہاری مال تک جاتے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہاری مال کی اجازت فرمائی لیکن تمہاری کو بیشمار کثیر بتایا ہے۔

عمر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ میں بیمار پڑا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یا رسول اللہ! دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے میری اہلیوں پر نہ توڑے، آپ نے زبان حق تزلزل سے فرمایا، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی سزا دے جس سے تمہاری ذات سے کتنے ہی لوگوں کا بھلا ہو جائے گا میں عرض گزار ہوا۔ میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے جیسے میری مرض ایک لڑکی ہے کیا میں نصف مال کی وصیت کروں؟ فرمایا نصف تو زیادہ ہے، عرض کیا تو تمہاری مال کی وصیت کروں؟ فرمایا تمہاری مال کی کہو اگرچہ تمہاری بھی بیشمار کثیر ہے پس تھلک مال تک وصیت کرنے لگے اور یہی تمہاری مرضی کا وصی سے کہنا کہ میری اولاد کی اعانت کرنا اور وصی کو کھینچا ڈھکی کرنا جائز ہے۔

عروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص کی وصیت کی تھی کہ زعمک لوندی کا لڑکا میرا ہے تم اسے اپنی تمویلیں ہی رکھنا، اب مگر مرنے لگا، تو حضرت سعد نے اس کے کوٹیا اور فرمایا میرا بھتیجا ہے اس کے بارے میں مجھ سے کہنا گیا ہے یہ سن کر عبد بن زعمک نے کہہ دیا کہ وہ لڑکا میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کی لوندی کا لڑکا ہے جو ان کے قبضے میں تھی۔ دونوں حضرات اس معاملے

اس میں سے باری تعالیٰ

sunnahschool.blogspot.com

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَعْدُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أَخِي كَانَ عَهْدًا لِي فِيهِ فَقَالَ
عَبْدُ بْنُ نُمَيْعَةَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا
عَبْدُ ابْنُ نُمَيْعَةَ الرَّوْدُ لَلْفَنِّ أَشْرٌ وَ لِلْعَاهِرِ
الْحَجَرُ فَقَالَ لِسَوْجَةِ بِنْتِ نُمَيْعَةَ أَحْتَجِبِي
مِنْهُ لِمَا سَأَلَ مِنْ شَبِيهِ بِعُتْبَةَ فَنَامَ أَمَّا حَتَّى
لَقِيَ اللَّهَ .

بَابُ إِذَا أَوْمَأَ الْمَرْءُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً
بَيِّنَةً جَاءَتْ .

۱۹ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عَتَابٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا أَقْبَلَ رَأْسَ
جَابِرِ بْنِ بَدَانَ حَجْرًا فَوَقَّعَ لَهَا مِنْ فَعْلٍ بِكَ
أَفْلَانُ حَتَّى سَبَّحَتِ الْيَهُودِيَّةُ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا
فَبَيَّنَّ بِهَا خَمَّ نَزَلَ حَتَّى اعْتَرَفَ فَنَامَرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّ رَأْسَهُ
بِالْحِجَابِ .

بَابُ لَا وَصِيَّةَ لِرَأْسِهِ

۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ وَرْقَانَ
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَيْنٍ أَنَّ عَبَّاسَ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ
فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ وَجَعَلَ لِلذَّكَرِ
مِثْلَ حِظِّ الْأُنثِيَّاتِ وَجَعَلَ لِلْأُنثِيَّاتِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ
مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثَّمَنَ وَالرَّبْعَ
وَالرَّبْعَ وَالرَّبْعَ .

بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا الْأَسَمَةُ
عَنْ سَعْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذَرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَسُولِ اللَّهِ كِي بَارِكَا فِيهِ لَمْ يَكُنْ . حضرت سعد نے بیان کیا کہ
یا رسول اللہ! میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اس کے بارے میں
انہوں نے مجھ سے عدلیا تھا۔ عبد بن زمرہ نے کہا کہ میرے باپ
کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اے عبد زمرہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ صاحب فراش کے لیے بیٹا اور
بدکار کے لیے پتھر ہے، پھر آپ نے تم ابوہریرہ سے سوہنبت زمرہ رضی اللہ
عنہما سے فرمایا کہ اس روکے سے پہلے کہ کیونکہ آپ نے اس روکے کی جتنی سے
مشابہت ملاخذہرہ کی تھی پس اس روکے کے حضرت ابوموسیٰ کو ان کی کہ نہیں لکھا
مرفیض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو
قابل اعتبار ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
یہودی نے کسی لڑکی کا سر پھیرنے کے درمیان میں روک کر کھینچ لیا۔
اس روک سے پوچھا گیا کہ ترے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ کیا
نفلان نے؟ وہی طرح باری بارگاہنا ایسے کلمے یہاں تک کہ جب اس
یہودی کا نام پوچھا گیا تو روک نے اپنے سر کے ساتھ اشارت کا اشارہ
کیا۔ اس یہودی کو لایا گیا اور پوچھنے پر اس نے اقرار کر لیا۔ نبی کریم نے
حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کھینچ لیا جائے۔

واریت کے لیے وصیت کرنا درست نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اسلام کے بتوالی مدرسہ میں مال
اولاد کا حق ہو تا تھا اور والدین کے لیے وصیت کی جاتی تھی۔ پس
اللہ تعالیٰ نے اس سے جو چاہا منسوخ فرمایا اور ایک مرد کا دو
عورتوں کے برابر حصہ مقرر فرمایا، اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو
پچھاسوا حصہ دلایا۔ بیوی کا حق آٹھواں حصہ اور اولاد نہ ہونے کی صورت
میں ہر چوتھاں بتایا، جبکہ خاوند کا نصف اور اولاد ہونے کی صورت
میں چوتھاں مقرر فرمایا۔

موتے وقت کی خیرات

ابن زمرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
دریافت کیا، یا رسول اللہ! کونسی خیرات افضل ہے؟ فرمایا اس وقت کی

پاس رکھی جائے۔ تو خیانت کرے۔ (۳۲) جب وہ
 کرے تو خلاف ورزی کرے گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ نَلْثُ
 إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا أَدْرَمَ خَانَ وَإِذَا دَعَدَ
 أَخْلَفَ.

ارشاد باری تعالیٰ: **مَنْ بَعَثَ وَصِيَّةً تُوصُونَ بِهَا
 أَوْ دِينٍ كِي تَأْوِيلُ**۔ اور مذکور ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حکم دیا ہے کہ وصیت پر عمل کرنے سے پہلے قرض ادا کرو اور
 ارشاد خداوندی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ انہیں
 ان کے مالکوں کے سپرد کرو، پس انہی کی اور انکی دکا فریضہ وصیت
 دے کہ تمہیں کی نسبت وصیت ہی فروری ہے اور نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدت مالدار ہونے کی حالت میں ہے اور
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ امام اپنے آقا کی
 اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے اور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ غلام
 اپنے سردار کے مال کی نگہبان کرنے والا ہے۔

**بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ
 وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دِينٍ وَيُذَكَّرُ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالنَّبِيِّ
 قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلُهَا إِنَّ اللَّهَ يَا مَرْكُومًا لَوْ دَرَا
 الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَأَدَا أَمَانَاتِ أَحَقُّ مِنْ
 تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَن ظَهْرِي غَنِيٌّ وَقَالَ بَنُو عَبَّاسٍ
 لَا يُؤْتَى الْعَبْدَ إِلَّا بِأَدْنَى أَهْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ**۔

حضرت حکیم بن خزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا۔ آپ نے مجھے مخاطب فرمایا
 میں نے آپ سے پھر مانگا تو پھر آپ نے صحت فرمایا، اس کے
 بعد ارشاد فرمایا: **رَأَى حَكِيمٌ إِخِيكَ مَالٌ وَبِحَيْثُ مِنْ خَوْفِهَا أَوْ ذَائِقَةُ**
 میں شیریں ہے، جو کوئی اس کو نفس کی بے نیازی سے لے تو اس
 کے لیے اس میں برکت ہوتی ہے، اور جو اس کو نفس کی طرح کے
 باعث حاصل کرنے گا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی
 اور وہ اس شخص کی مانند ہو گا جو کھانا چلا جائے اور حکم میرے ہونے پر
 اور کرا دینے والا، یا تھک چھالے لینے والے، یا تھکے سے تڑپے حکیم
 فرماتے ہیں، میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! تم نے اس ذات کی قسم
 نے حق کے ساتھ آپ کو معرفت فرمایا ہے، آپ کے بعد میں کبھی
 سوال نہیں کروں گا، یا تم کہ دنیا کو خیر باد کہہ جاؤں، وہ اپنے بندے
 پر یہاں تک ثابت قدم رہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے مدد خانہ
 میں انہیں سالانہ تین سو روپے کے لیے طلب کیا، تب ہی انکار ہی کیا، حضرت
 عمر نے اعلان فرمایا کہ اسے سلا تو گواہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے غنیمت میں
 جو حضرت حکیم کا حصہ ہے، تمہیں فرمایا ہے، میں نہیں ان کا حصہ لے رہا ہوں

۳۳۔ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنِ
 عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
 أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي مَعْرَسَاتٍ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ
 لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالُ خَصٌّ خُلُوفٍ مِنْ أَحَدَةٍ
 يَسْخَاوُهَا نَفْسُ بُولٍ لَكَ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَ بِأَشْرَافِ
 نَفْسٍ لَعْنًا لَكَ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا
 يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ
 حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
 لَا أَسْأَلُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ
 أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا يُعْطِيهِ الْعَطَاءَ فَيَأْتِي أَنْ
 يَقْبَلُ مِنْهُ شَيْئًا تُعْرَفُ عُمَدَانَا يُعْطِيهِ قِيَابًا
 أَنْ يَقْبَلَهُ فَعَالَ يَأْمَعُشْرَ الْمَسْكِينِ إِنِّي أَعْرِضُ
 عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْفَوَاءِ
 فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَدْرَ أَحَدٌ مِنْ النَّاسِ
 بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ**

لیکن اپنا ہوتے لینے سے و خود ہی انکار کر لے جسے میں غرضت حضرت محمد نے
نہی کریم کے بعد کسی بھی شخص سے کبھی مال کا لینا قبول نہیں کیا یہی حال کہ
فدائے چاہی اللہ تمہارے اور تمہارے

ف و دنیاوی مال پر ہر دیکھنے میں خوشنما اور ذائقے میں شیریں ہے، اسی لیے نفس اس کا دلدادہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مال کی حقیقت بتاتے ہوئے فرمایا کہ نفس کی طمع سے اسے حاصل کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو کھاتا پھرتا پھرتا پھرتا پھرتا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالکل درست فرمایا ہے کیونکہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کا صاحب اختیار اور مال دار طبقہ دونوں طبقوں
سے قوم کو لوٹ رہا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس گینچ قاعدہ ہے، دولت کا کوئی شمار نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ان میں سے کوئی ضرر و مہلک
کی نہیں کرتا کہ نہ پر آمادہ نہیں ہوتا۔ ان کی آپس میں دوستی ہے تو لوٹ ماسکے لیے اور باہمی رقابت اور رشتہ کشی ہے تو لوٹ مار کے لیے۔
رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کے قیامت تک کے حالات کو ملاحظہ کر کے فرمایا تھا۔

خدا کی قسم، مجھے تمہارے متعلق یہ غم نہ نہیں ہے
کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے خطرہ ان
ات کہے کہ تم دنیا کی نعمت میں نہیں جاؤ گے۔

واللہ لا اخاف علیکم ان تشرکوا
بعدی ولكن اخاف علیکم ان
تتناصروا فی الدنیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ مجھے اس بات کا کوئی خطو بی نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے لیکن آج بس ساروں کے اندر
ایسے بے شمار پیدا ہو گئے ہیں جنہیں اپنے سوا باقی سارے مسلمان شرک کے سمندر میں ڈوبے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ پروردگار عالم انہیں ایسا زاریہ
نظر ملاحظہ فرمائے جس سے مسلمان انہیں مسلمان ہی نظر آنے لگیں۔ مسلمان شرک پسند نہیں بنے بلکہ دولت کے پیروی ہو گئے ہیں۔ دنیا حاصل کرنے اور
دولت جمع کرنے کی ہوس اتنی زور و زور پر ہے کہ حلال حرام کا امتیاز اٹھا کر کھا ہے۔ آج شاہ سے لے کر گدا تک ہر ایک اس دوڑ میں شامل ہے
امیروں اور حکام نے تو دولت مٹانے کی اس حد جبر و صفا کر ڈالی ہے جیانی ہوتی ہے کہ مزبوروں کا جینا حرام کر رکھا ہے اور اس کے باوجود ہر ایک عوام الناس
کی خیر خواہی کا دوسروں سے بڑھ چڑھ کر دم سمیرا رہتا ہے۔ شرم و حیا و عفت خدا اور خظروہ و دین جزا کے نام کی کوئی چیز بھی ان کے تریب سے نہیں
پہنکتی۔ قوم کے ایک گروہ پر دولت کا اور دوسرے پر عورت کا بھوت سوار ہے۔ جہنم کا انانیت دیتے تھے انہیں اب ننگب انانیت بن
کر جینے میں زندگی کی ہمار نظر آ رہی ہے۔

دولت جمع کرنے کی ہوس نے اس درجہ جنون طاری کر دیا ہے کہ کوئی لپیٹا ہونے کے ساتھ بھکاری بھی بنا ہوا ہے فریبوں کے ساتھ لپروں
کو بھی بیک مانگنے سے کوئی مار محسوس نہیں ہوتی۔ بڑے بھرتے بھکاری ہیں اور میر بڑے بھکاری بھکاری ہیں اور وہ بڑی منت ساجت
کے بیک حاصل کرتے ہیں۔ بیک بھی بیٹے ہیں تو غیر سلتوں سے یعنی اللہ اور رسول کے دشمنوں سے اسلام و مسلمین کے بدخلا ہوں سے۔ حکام شریعت
کے طور پر فریبوں سے بیک بیٹے ہیں۔ علمائے دین لوگوں کے چندوں پر پل رہے ہیں اور سجادہ نشین حضرات نذرانوں کے انتظار میں بڑی بھکاری
سے تسبیح کھانوں کو حرکت میں رکھتے ہیں۔ نیچے والے اور اُپر والے ہاتھ کا فرق لگا ہوں سے اور جمل ہوا پڑا ہے۔ بیٹے والے اور دینے والے کا
امتیاز اٹھا ہوا ہے۔ بس پیسہ آنا پائیے۔ خواہ کسی طرح بھی آئے۔ شاعر مشرق یہ بھولا ہوا بھتیروں یاد کرتے ہیں۔

اے طاہر لا ہوتی! اس رزق سے موت ابھی
جس رزق سے آتی ہو پر عاز میں کتابی !!!

۴۴ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّهْمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَلُّكُمْ سَأِجِرٌ وَمَسْئُولٌ
عَنْ سَاعَتِهِمْ وَالْإِمَامَةُ سَأِجِرٌ وَمَسْئُولٌ عَنْ رِجْلَيْهِ
وَالرَّجُلُ إِذَا رَمَى أَقْبَلَهُ وَمَسْئُولٌ عَنْ رِجْلَيْهِ وَالْمَرْءُ
فِي بَيْتٍ نَزَّحًا سَاعَتُهُ وَمَسْئُولٌ عَنْ رِجْلَيْهِ
وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ سَأِجِرٌ وَمَسْئُولٌ عَنْ
سَاعَتِهِ قَالَ وَحَصِّنْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالتَّجْلُ إِجْرٌ
فِي مَالِ رَبِّهِ

بَابُ إِذَا وَقَفَ أَوْ وَصَى لِأَقْرَبِيهِ
وَمِنَ الْأَقْرَبِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ
أَقْرَبِيكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَابْنِ بَنِي كَعْبٍ وَقَالَ
الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلُ
حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ أَجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ
أَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَابْنِ بَنِي كَعْبٍ وَكَانَ أَقْرَبَ
إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَتَهُ حَسَّانَ وَابْنِ بَنِي طَلْحَةَ
وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ نَائِدِ بْنِ مَنَاكَةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ
مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمَسْدَرِ
ابْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّلَاثُ
وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَائِدِ بْنِ مَنَاكَةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو
بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ رِجَالُهُمْ حَسَّانُ وَأَبُو طَلْحَةَ وَ
أَبِي إِلَى بَيْتِهِ أَتَاهُ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ
كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ نَائِدِ بْنِ مَنَاكَةَ بْنِ
عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمَرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ
حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا وَصَى
لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى أَقْرَبِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ

سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ ان کا
بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانے سنا تم میں
بشخص گھیبان ہے اور جو اس کے زیر نگرانی میں ان کے بارے میں
اس سے سوال کیا جائے گا۔ امام ابن گھیبان سے اور فقہاء میں کے
بارے میں اس سے پوچھا جائے گا۔ ہر شخص اپنے گھیبان کا گھیبان
ہے، اور ان لوگوں کے بارے میں جو جاہل ہوگا، عورت اپنے
خلوہ کے گھر میں گھیبان ہے اور اپنی زیر نگرانی چیزوں اور انہی کے
بارے میں پوچھا جائے گی۔ خدام اپنے آٹا کے مال کا گھیبان ہے
اور جو چیزیں اس کی تحویل میں ہیں ان کے متعلق پوچھا جائے گا راوی
بیان ہے کہ غالباً آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہی اپنے باپ کے مال کا گھیبان
عزیزاً قارب کے لیے وقف یا وصیت کرنا اور یہ کہ
عزیزاً قارب کو نہیں۔ ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے فرمایا، بیاد، اپنے غریب اقارب کو دے دو، اس پر نبی نے
حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دیا
جو ان کے چچا زاد بھائی تھے اور انصاری و محمد بن عبد اللہ ان کے
والد تھے حضرت انس سے کہ وہ حدیث ثابت کی مثل روایت
کئے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ (باغ) اپنے غریب قرابت داروں کو دے
اور حضرت انس فرماتے ہیں کہ انہی نے خود حضرت حسان اور حضرت
ابی بن کعب کو لے دیا جو میری نسبت ان کے زیادہ قریبی تھے اور
حضرت حسان اور حضرت ابی کی قرابت حضرت ابو طلحہ سے یوں تھی کہ
ان (ابو طلحہ) کا نام زید ہے نسب یوں ہے زید بن سہل بن اسود بن حرام
بن عمرو بن زید بن مَنَاکَةَ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ اور حسان بن ثابت
بن منذر بن حرام۔ پس یہ دونوں (ابو طلحہ اور حسان) املاک پر جا کر ملے
جو ان کے سر سے باپ ہیں اور حسان بن عمرو بن زید بن مَنَاکَةَ بن عدی بن عمرو
بن مالک بن نجار۔ پس حضرت حسان اور حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی بن کعب
اپنے چچے باپ عمرو بن مالک پر رکھے ہو جاتے ہیں اور ان کا نسب یوں
ہے حسان بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن مَنَاکَةَ بن عمرو بن مالک بن
نजार۔ پس عمرو بن مالک ایسے میں جو حضرت حسان اور حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی

کتاب الوصیاء

sunnahschool.blogspot.com

۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبِي طَلْحَةَ
أَرَأَيْتَ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفَلَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَسَّهَا أَبُو طَلْحَةَ عَنِّي أَقَابِيهِ وَبَنِي
عَلِيمٍ وَكَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَمَّا قُرِئَتْ آيَةُ رِغَابِكَ
أَرَأَيْتَ بَيْنَ جَعَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ
بِأَبِي فِيهِ يَا نَبِيَّ عِدِّي لَبَطُونَ قُلَيْبِي وَقَالَ أَبُو
هُدَيْرَةَ لَمَّا تَرَكْتُ وَأَنْتَ رِغَابِي لَكَ الْأَقْرَبِينَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ
يَا أَبَا هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میرے خیال
میں تم اسے اپنے باپ کو اپنے اقارب کو دے دو حضرت ابو طلحہ
عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ایسا ہی کروں گا۔ میں ابو طلحہ نے
اپنے اقارب اور حجازیوں میں تقسیم کر دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت رِغَابِ لَكَ الْأَقْرَبِينَ
رشتہ داروں کو دے دیا تو نبی کریم نے قریش کی شاخوں میں سے
نبی پر اور نبی مدعی کو پکارا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ جب آیت وَأَنْتَ رِغَابِي لَكَ الْأَقْرَبِينَ
قریشی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے قریش کے گروہ!
کیا اقارب میں عورتیں اور بچے بھی شامل
ہیں۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت وَأَنْتَ رِغَابِي لَكَ
الْأَقْرَبِينَ سورۃ الشعراء آیت ۷۱ مانا فرمائی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اے گروہ قریش! یا اسی
جیسا کوئی اور لفظ اور فرمایا تم اپنی جانوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ
میں اللہ تعالیٰ کے باقیوں تمہارے کوئی کام نہیں آسکتا۔ اے
نبی صید مناف! میں اللہ تعالیٰ کے باقیوں تمہارے کسی کام نہیں
آسکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے باقیوں آپ کے
کام میں نہیں آسکتا۔ اے رسول خدا کی پیروی میں صغیر! میں اللہ تعالیٰ
کے باقیوں آپ کے بھی کسی کام نہیں آسکتا۔ اے محمد! میں آپ سے
مال میں سے جو چاہے مانگ لے لیکن اللہ تعالیٰ کے باقیوں میں
تیرے بھی کام نہیں آسکتا۔ اس حدیث کو صحیح ابن ماجہ میں
کیا وقف کی ہوئی چیز سے وقف کرنے والا نفع حاصل کر
سکتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خبر سنا لی کہ جو وقف
انتظام کرے تو اس کے لیے اس میں سے کھانے میں کوئی تہمت
نہیں جبکہ کبھی وقف کرنے والا ہی انتظام کرتا ہے اور کوئی دوسرا
منتظم ہوتا ہے۔ جو لوٹ یا کوئی دوسری چیز مل جائے تو وقف کرے تو وہ

الْأَقْرَابِ
۲۶۔ حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ
السَّهْمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّسَائِبِ الْبُؤْسَمِيُّ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَأَنْتَ رِغَابِي لَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ أَوْ
كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ
اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاظٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ
اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ
شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّتَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ
مِنْ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ مَلِيَّتِي مَا
رَشَيْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا بَعْدَ
أَصْبَغِ عَيْنِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ شِهَابٍ
يَا أَبَا هَلْ يَدْخُلُ الْوَأَقِفُ بَوَاقِفِهِ وَفَدِي
اشْتَرَطَ عَمْرُو بْنُ لَجَاسٍ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَ
قَدْ بَلَغَ الْوَأَقِفُ وَغَيْرُهُ وَكَذَلِكَ مَنْ جَعَلَ بَدَنَهُ
أَوْ شَيْئًا مِنْهُ فَكَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ
وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ

یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے

یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے

۲۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَازَى رَجُلًا يُسَوِّقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهَا ارْكَبِيهَا فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا بَدَنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوَّلِ الرَّابِعَةِ
ارْكَبِيهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ.

۲۸. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي
الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازَى رَجُلًا يُسَوِّقُ بَدَنَةً فَقَالَ
ارْكَبِيهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبِيهَا
وَيْلَكَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ.

بَابُ إِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ إِلَى
غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ عَمْرًا أَوْ قَفَّ وَقَالَ لَا
جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ قَرَّبَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَلَمْ يَخْصُصْ أَنْ
وَلِيَّهُ عَمْرًا أَوْ غَيْرَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي
الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَفَعَلْ فَخَسَمَهَا فِي أَقْرَبِيهِ
وَأَبِي عَيْبَةَ.

بَابُ إِذَا قَالَ ذَا بِي صَدَقَةٌ لِلَّهِ وَلَمْ يَبَيِّنْ
بَلْفَةً أَوْ غَيْرَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيُضَعُّهَا فِي
الْأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَسَاءَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ
أَحَبُّ أَمْوَالِي بَيْتُ مَخَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ
فَأَجَابَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّكَ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ حَتَّى يَبَيِّنَ لِمَنْ
وَالْأَوْلَى أَصَحُّ.

بَابُ إِذَا قَالَ أَرْضِي أَوْ بَسْتَانِي
صَدَقَةٌ عَنْ أُمَّتِي فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يَبَيِّنْ
لِمَنْ ذَلِكَ.

۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے اونٹ کو ہانک کر سے جارہا
تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا، سوار ہو جاؤ، دو عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ
یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا، سوار ہو جا
تیرے لیے قربانی ہے یا تجھ پر انکسوس ہے۔

اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے
اونٹ کو ہانک کر سے جارہا تھا، آپ نے فرمایا سوار ہو جا اس نے
جواب دیا، یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے تیسری
یا تیسری مرتبہ فرمایا، سوار ہو جا تیرے لیے قربانی ہے۔

اگر وقف کرنے والا اس مال کو دوسرے کے سپرد نہ کرے
تب بھی جائز ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز
وقف کی اور فرمایا کہ تیری پاس بیڑی میں سے کھانے کا کوئی ڈرنہیں
اور اس کی تخصیص بھی نہیں کہ اس کا متعلق عمر ہو یا کوئی دوسرا نبی کریم
نے حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میرے خیالی میں تم یہ باغ
اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کرو، عرض گزار ہوئے میں ایسا ہی
کر دوں گا۔ پس اسے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

جب کوئی کہے کہ میرا گھرا اللہ کے لیے صدقہ ہے، اور یہ
ذکر ذکر ہے کہ غریبوں کے لیے ہے یا دھروں کے لیے، تب بھی جائز
ہے اور وہ رشتہ داروں کو دینے سے بھی کو دینے کا امدہ ہو، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا، جب تمہیں
نے بارگاہ رسالت میں یہ عرض کیا تھا کہ مجھے اپنے اموال سے میرا باغ
نیواہ پند بجاؤ اللہ کے لیے صدقہ ہے، پس نبی کریم نے انہیں

اسکی اجازت دیدی اور بعض حضرات کا قول ہے کہ وقف جائز نہیں جب
تک ظاہر نہ کیا جائے کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے، لیکن یہ بلا توجہ زیادہ ہے
جب کوئی کہے کہ میری زمین یا میرا باغ میری والدہ کی
طرف سے صدقہ ہے، تو جائز ہے، اگرچہ یہ ظاہر نہ کرے
کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت سید بن جواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والد کا انتقال ہو گیا اور وہ اس وقت موجود نہ تھے، وہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ میری والد مکرہ کا انتقال ہو چکا ہے میں اس وقت حاضر نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا؟ فرمایا ہاں عرض گزار پھر میں نے کہا کہ گناہ بنا کر کیا جوں کہیں کھلائے گا ان کا وہ اسی طرف سے کھلائے گا، مال، لونڈی، کھلام یا جانور صدقہ یا وقف کرنا۔

أَخْبَرَنَا بَنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرُوهُ يَقُولُ أَنَا بَابُ بَنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تَوَقَّيْتُ أُمَّنَا وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُجِّي تَوَقَّيْتُ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا لِيَنْبَغِي شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا ابْنَ أُسَيْدٍ لَكَ أَنْ تَحْبِسَ الْخِزْيَانَةَ فِيهِ عَلَيْكَ يَا بَنِي إِدْرِيسَ إِذَا تَصَدَّقْتَ بِالْمَالِ أَوْ بَعْضِ رَقِيقِهِ أَوْ دَوَابِّهِ فَهُوَ جَائِزٌ

عبد اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ان (عبد اللہ بن کعب) کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم (حضرت کعب بن مالک) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ رسالت میں یہ عرض کرتے ہوئے سنا۔ یا رسول اللہ! میری جانب سے توبہ قبول ہونے کا شکریہ ہے کہ راہِ خدا میں اس کی راہ میں اپنے سارے مال کو خیرات کر کے اس سے جدا ہو جائوں آپ نے ارشاد فرمایا کچھ مال اپنے پاس رکھ لو تو تمہاری جیب سے، عرض گزار ہوئے، تو خیر کی زمین والا ہے۔

۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُمَيْلِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْبِرَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ كَلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بَخِيرَ

اپنے وکیل کو صدقہ دینا پھر وکیل کا اسے واپس کر دینا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا أَحْبَبْتُمْ مانگ ہوئی، تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پاسکتے، جب تک اس چیز کو راہِ خدا میں خرچ نہ کرو جو تمہاری پسندیدہ ہے اور مجھے کہتے تھے تمام اموال میں برعکاس کیا ہے کہتے ہیں کہ وہ ایک بانٹ تھا جس میں کھل اللہ بھی جلوہ افروز ہو کر ساتھی میں بیٹھا کرتے اور اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے پس میں اپنے اس بانٹ کو اللہ عزوجل انسان کے کھل سے لے لیا اللہ علیہ السلام کے لیے نہیں کرتا ہوں میں اس کے اجر و ثواب کی آخرت میں امید رکھتا ہوں، پس اسے آپ جہاں چاہیں خرچ کریں جس طرح اللہ نے آپ کو حکم فرمایا ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو طلحہ! یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے، ہم نے تمہاری طرف سے اسے تمہوں کو اور اپنی جانب سے تمہیں دیتے ہیں کہ اسے اپنے

يَابِئِزٍ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكَيْلِهِ تُعْرَفُ بِالْوَكَيْلِ إِلَيْهِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا عَنِ الْبُرِّ قَالَ لَمَّا تَرَكْتُ لَتَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا أَحْبَبْتُمْ جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَايَهَ وَتَنَالُوا فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا أَحْبَبْتُمْ وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْتِ حَلَةَ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيثَهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُخُلُهَا وَ يُسْتَوَلُّ بِهَا وَيَسْرُبُ مِنْ مَدَنِهَا فَيَقِي إِلَى اللَّهِ وَرَجُلٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَجُوا بَرًّا وَذَخْرًا فَضَعَهَا أَيْ رَسُولُ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَعَالَ مَا سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهَا أَبَا طَلْحَةَ فِي مَالٍ رَأَيْتُمْ قِلْنَاهُ مِنْكَ وَدَدْنَا أَنْ نَعْلَمَ فَاجْعَلْهُ فِي أَرَاقِ بَيْنِ مَصَدَّقٍ بِهِ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى ذَوِي رَجْحٍ

sunnahschool.blogspot.com

قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ ابْنُ وَحَّشَانَ قَالَ وَبِأَعْرَابِ
حَضْرَتِهِ مِنْهُ مِنْ مُعْرَبِيَةٍ فَقِيلَ لَهُ تَيْسَعُ
صَدَقَةٌ إِنْ طَلَحَتْ فَقَالَ أَلَا أَيْبَعُ صَامَاتٍ
تَمْ بِصَاعٍ مِنْ ذَلِيلِهِمْ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ
الْحَدِيثُ يَقَعُ فِي مَوْضِعٍ قَصِيرٍ بَنِي جَدِيدَةَ الَّذِي
بَنَاهُ مُعْرَبِيَةٌ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ
أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالسَّكِينِ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ
۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو الثَّمَنَانِ
حَدَّثَنَا أَبُو عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ تَأَسَّرَ عَمَلُونَ إِنْ
هَذِهِ الْآيَةُ لَسِخَتْ وَلَا وَاللَّهِ مَا لَسِخَتْ
وَلَكِنَّهَا مَسَّتْ بِهَا وَنَ النَّاسُ هُمَا وَالْيَتَامَىٰ وَالْ
كِرْبَىٰ وَذَلِكَ الَّذِي يَرْزُقُ مَوْلَىٰ لَا يَرْثُ فَذَلِكَ
الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ يَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ
إِنْ أُعْطِيكَ.

بَابُ مَا لَسَتْ حَبْلٌ لِمَنْ يَتَوَلَّىٰ فَجَاءَهُ أَنْ
يَكْتَسِبُوا عَنْهُ وَقَضَاءُ التَّدْوِيرِ عَنِ الْمَيْتِ.

۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
هشام بن عمار عن أبيه عن عائشة أن رجلاً قال للنبي
صلى الله عليه وسلم إن أقيقت نفسي فها
مؤراها لم تبتكمت كصدقت أيا تصدق عنها
قال نعم تصدق عنها.

۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أُقِي مَاتَتْ وَ
عَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ أَقْضِهِ عَنْهَا.

بَابُ الشَّهَادَةِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ.

اقاد میں تقسیم کردا پس ابو طلحہ نے اسے اپنے عزیز و اتاریب میں تقسیم
دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان سے حضرت ابن اور حضرت حسان بھی
میں۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت حسان نے اس میں سے اپنا حصہ حضرت
سعد بن کو فروخت کر دیا ان سے کہا گیا کہ کیا تم حضرت ابو طلحہ کے مدد کے
نیچے رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ایک صاع کھجوروں کو ایک صاع
درہم کے بدلے میں فروخت ہوں؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ باع تفریحی بودیل
کے ذریعے سے حضرت حسان سے فروخت کیا گیا۔

آیت وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ كِ تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ
خیال کرتے ہیں کہ اس آیت (سورۃ النساء آیت ۸) کا حکم منسوخ ہو
گیا ہے، حالانکہ خدا کی قسم یہ حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ وہ لوگ اس پر عمل
کرنے میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ بات درحقیقت یہ ہے کہ عزیز
درہم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو وارث ہیں، یہی وہ ہیں جنہیں ان کا
حق ملنا چاہیے گا اور دوسرے وہ جو وارث نہیں ہیں اور ان کے متعلق
حکم خداوندی ہے کہ ان سے معقول بات کرو تو ان سے کہہ دینا
چاہیے کہ تمہیں کچھ دینے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔

میت کی طرف سے خیرات کرنے اور اس کی نذر
پوری کرنے کا استحباب۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
ایک شخص بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہونے کو میری والدہ محترمہ
کا اجانگ انتقال ہو گیا ہے، اگر انہیں فوت گویائی حاصل رہتی تو
خیرات کرتیں، پس کیا میں ان کی جانب سے خیرات کر سکتا ہوں
قرآن رسالت پڑھا، ہاں ان کی جانب سے خیرات کرو۔

عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا اور عرض کیا کہ میری والدہ
محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک منہ کا پورا کرنا
باتی ہے، ارشاد فرمایا، تم ان کی طرف سے پوری کرو۔

وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا۔

۳۴. حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ اَبِي جَرِيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرَمَةَ مَوْلَى بَنِي عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَّ اَبَانَ بْنَ كَعْبٍ اَنَّ اَسَدَ بْنَ كَعْبَةَ وَآلَةَ اَسَدِ بْنِ كَعْبَةَ اَمَّا وَهُوَ غَائِبٌ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اُمَّيْ تُوُوِيْتِ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ مِّنْ لِّصَدَقَاتٍ يَهْ عِنْدَا قَالَ نَعَمْ قَالَ لِي اَشْهَدُ لَكَ اِنَّ حَائِطِي الْعِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِا.

۳۵. حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ الشَّامِرِ يَحْدِثُكَ اَنَّهُ سَأَلَ عَلِيَّةَ وَرَبَّهَا اَنْ تَقْسِمَ لَهَا اَنْ يَكُوْنَتْ لَهَا مَالٌ مِّنْ اَمْوَالِكُمْ اِنَّهَا كَانَتْ حَوْبًا كَبِيْرًا وَاَنْ يَخْتَصِمَ اَلْقَيْسُطُو فِي الْيَتِيْمِي فَاتَّخَذُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ

۳۶. حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ الشَّامِرِ يَحْدِثُكَ اَنَّهُ سَأَلَ عَلِيَّةَ وَرَبَّهَا اَنْ تَقْسِمَ لَهَا اَنْ يَكُوْنَتْ لَهَا مَالٌ مِّنْ اَمْوَالِكُمْ اِنَّهَا كَانَتْ حَوْبًا كَبِيْرًا وَاَنْ يَخْتَصِمَ اَلْقَيْسُطُو فِي الْيَتِيْمِي فَاتَّخَذُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ

۳۷. حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ الشَّامِرِ يَحْدِثُكَ اَنَّهُ سَأَلَ عَلِيَّةَ وَرَبَّهَا اَنْ تَقْسِمَ لَهَا اَنْ يَكُوْنَتْ لَهَا مَالٌ مِّنْ اَمْوَالِكُمْ اِنَّهَا كَانَتْ حَوْبًا كَبِيْرًا وَاَنْ يَخْتَصِمَ اَلْقَيْسُطُو فِي الْيَتِيْمِي فَاتَّخَذُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ

عمر مولی ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن جبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بیٹھا ساتھ میں بلادی سے تھے۔ ہم ان کا والد صاحب کا انتقال ہوا اور ان کے پاس موجود نہ تھے۔ یہ ہمارا والد صاحب کا انتقال کر عرض کر رہے تھے، یا رسول اللہ میری والدہ محترمہ کا میرا عدم موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے۔ اگر میں ان کی جانب سے کچھ مستغیرات کروں تو کیا نہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا، ہاں، عرض گزار پھر تو میں آپ کو گواہ بنا کر لیتا ہوں کہ میرا نگران نامی بیٹا ان کی طرف صدقہ ہے

آیت اَللّٰهُ اَلتَّيْمٰنِ فِی الْاَمْوَالِمْ كِی تَقْسِمُوْا اور ناپاک مال کو پاک مال سے تبدیل کرو اور ان کے مال کو اپنے مال میں ملا کر رکھو بیشک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تمہیں میں انصاف نہ ہو سکے گا تو اپنی پسند خودتوں سے نکاح کرو۔

عمرہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حکم ملا کہ وہ اپنی پسند خودتوں سے نکاح کر لے اور دوسرا آیت ۳۲ کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ اس تہم لگیوں کے بارے میں ہے جو اپنے حلال کے زینت پر لیکن اس کے حسن و جمال اور مال کے باعث دل اس سے نکاح کر لے گا خواہشمند ہو لیکن دوسری صورتوں سے حکم ہر ادا کرنا چاہیے۔ تھیں نکاح کی ممانعت کر رکھی گئی، مگر یہ انصاف کے ساتھ پورا ہوا جائے ورنہ اس کے سوا دوسری صورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر لوگوں نے رسول اللہ سے اس بارے میں دریافت فرمایا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اَللّٰهُ يَنْتَظِرُ نِيْمَتَهُ دوسرا آیت ۳۲ تامل فرمائی، حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ تمہیں وہی اگرچہ مال اور دل ہو اور وہی کو اس سے نکاح کرنے کی رغبت ہو۔ لیکن انصاف سے اس کی خاندانی حقوق کے برابر ہر چیز دینا چاہیے۔ حالانکہ اس کے پاس اگر مال اور جمال کی قلت ہو تو اس کا خیال پورا کر دوسری صورت سے نکاح کرتے فرمایا بہت افسوس کرنے والی چیزوں کی عدم موجودگی کے سبب اسے جوڑتے ہیں

sunnahschool.blogspot.com

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَابْتَغُوا الْيَتَامَى حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَلِيظًا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا لِلَّذِي جَاءَ بِالنَّصِيبِ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا حَسِبًا يَعْرِفُونَ كَافِيًا.

بَابُ وَمَا لِلْوَجِئِ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِعَدْوٍ عَنَّا لَعَنًا.

۳۶۔ حَدَّثَنَا هَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَدْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُمَرَ لَمَّا كَانَ فِي سَبِيلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَنَا نَسَمٌ وَكَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ عِنْدِي يَفِيضُ فَأَسَدْتُ أَنْ الصَّدَقِ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ يَا صَاحِبَ لَيْلٍ وَلَا يُؤْهَبُ وَلَا يُؤْمَفُ وَبِئْسَ شُرَكَاءُ فَتَصَدَّقْ بِهِ عُمَرُ فَصَدَّقَهُ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ وَالصَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَبِذِي الْقُبَيْبِ وَلَا جَنَاحَ عَلَى مَنْ قَلْبُهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُوَكَّلَ صَبِيًّا يَفْقَهُ عَيْرَ مَنَعَرِي بِهِ.

۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ كَانَ غَلِيظًا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنزِلَتْ

ارشاد خداوندی ہے: اسے شیوں کی اگر تم ان کی کچھ بوجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کرو اور انہیں نہ کھاؤ نہ بچھاؤ اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ بوجھ میں اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا ہے اور جو حاجت مند ہو وہ مناسب مقدار میں کھائے پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کرو اور اللہ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے۔ جو اس کے مال باپ اور قرابت دالے چھوڑ گئے۔ اور عورتوں کے لیے اس میں حصہ ہے جو ان کے مال باپ اور قرابت دالے چھوڑ گئے۔ ترکہ خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ، ہر ایک کا ایک مقررہ اندازے کے مطابق حصہ ہے (سورۃ النساء آیت ۱۱) یہاں حسیبا سے کافی مراد ہے۔

وہی کوٹیم کے مال سے محنت کے برابر کھانا جائز ہے۔

ناجی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عہد رسالت میں اپنی ایک زمین وقف کر دی تھی جس کو شوق بگتے تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔ پورا یوں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عین گزار ہوئے، پورا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل زمین کو صدقہ کر دو، تاکہ زمین چکی جا سکے، نہ پیر نہ اور نہ درخت بن سکے۔ البتہ اس کے پھل راہ نما میں وقف کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا اور آپ کا یہ صدقہ اگر وقف پھر انھوں نے مہمانوں، مسافروں اور قرابت داروں کے لیے تقاضا کر کے دیا اور اگر دستور کے مطابق وقف میں سے کھائے، تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ یا اپنے کسی ایسے دوست کو کچھ کھلائے۔ جو مالدار نہ ہو۔

ہشام کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حکم خداوندی تھا جسے حاجت نہ ہو وہ پختا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ مناسب مقدار میں کھائے (سورۃ النساء آیت ۱۱)

کے بارے میں وہ فرماتی ہیں کہ یتیم کے والدی کے متعلق آیت نازل ہوئی ہے یعنی اگر وہ محتاج ہو تو اپنی ضرورت کے مطابق مال میں سے سکتا ہے

آیت ان الیتیم یا کلون اموال الیتیمی کا
مفہوم کہ وہ آگ کھاتے ہیں اور جہنم میں جا ہیں گے

رسورۃ النساء آیت ۱۰

ابوالغیث رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سات تباہ کن گناہوں میں سے بچو جو لوگ ان میں گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ کفن سے گناہ ہیں، آپ نے فرمایا ۱۰۱، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا ۱۰۲، جاؤ کرنا ۱۰۳، اس جان کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ۱۰۴، دوسرے دوسرے کے مال کا مال کھانا ۱۰۵، کافروں سے مناسبت کے دن بھاگ جانا ۱۰۶، پاکیزہ اور بھولی بھالی مسلمان عورت پر بدکاری کی ہمت لگانا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اے محبوب! تم سے تیسویں کلمہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا پھل کیا ہے اور اگر ان کا اور ان کا نتیجہ کیا ہے اور وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کی سزا دینے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں شدت میں ڈالتا، بیشک اللہ بزرگست حکمت والا ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۲۰) اسی آیت میں لا یشکم سے مراد ہے کہ تمہیں روح اللہ کی اس مثال دیتا اور لفظ فتنہ اسی سے ہے جس کا مطلب ہے جھک گئے، امام بخاری فرماتے ہیں کہ سیسیان، حماد، ابوب، اناضیج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر کو اگر کہہ دیتا تو اظہار انکار نہ ہوتا اور علیؓ نے کہا کہ باق پڑی ہے یتیم کے مال کا بند بست کرنے کے لیے اس کے غیر خواہ اور ولی لکھنے ہیں اور اس کی بہتری کے لیے خود ذکر کریں۔ اور طائرس سے جب کوئی یتیموں کے بارے میں پوچھتا تو وہ یہی آیت دانتہ یتیم بئسین اللہ

یتیم سے خدمت لینا اور اس پر نظر رکھنا تو اسے سفر ہونا ضروری ہے اور مقصود جبکہ اس کی بھلائی ہو۔

عبدالرزاق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

بِ رَأْيِ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا يَقْدِرَ مَالَهُ بِالْمَعْرُوفِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ ثَأْنًا أَوْ يَصْضَلُونَ سَعِيرًا

۳۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ بَلَالٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّمْعَ الْمُؤَبَّاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ لِشَرِكُ بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ الْأَيَّا تُحْيِي وَأَكْلِ الزَّبَوَاتِ وَأَكْلِ مَالَ الْيَتِيمِ وَالْتَوَلَّى يَوْمَ التَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَسْلُونَا عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَانْحِرُوا لَهُمُ لِلزَّكَاةِ الْآيَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُعْصِدَ مِنَ الْمَصْلُوحِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْتَبْتُمْ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَكِيمٌ لَا عَنَتِكُمْ لَأُخْرِجَكُمْ وَضِيْقٌ وَعَلَّتْ خِيْبَعَتْ وَقَالَ لَنَا لِيْمَانٌ حَدَّثَنَا حَدَّادٌ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ نَدِيمٍ قَالَ مَرَدُّ ابْنِ عُثْمَانَ عَلَى أَحَدٍ وَوَيْتَهُ وَكَانَ ابْنُ يَسِيرٍ مِنْ أَهْلِ الشَّيْءِ الْيَتِيمِ فِي مَالِ الْيَتِيمِ أَنْ يَجْتَمِعَ إِلَيْهِ نَصَحَاتُهُ وَ أَهْلِيكَ مَا لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ هُوَ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ طَائِفٌ إِذَا أَسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْيَتِيمِ قَرَأَ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُعْصِدَ مِنَ الْمَصْلُوحِ وَقَالَ عَطَاءٌ بْنُ يَسَافِ الْصَغِيرَةِ أَلِكَيْرُ بِيْتِيقُ الْوَلِيُّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ يَقْدِرُ مِنْ حَقَّتِهِ

۳۹ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي رَاهِمٍ بْنُ كَيْفِيٍّ حَدَّثَنَا

ابن علیة حدثنا عبد العزيز عن انس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ليس له خادم فآخذ أبو طلحة سیدی فانطلق بی ائی رسول الله صلى الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان الساعل من کیس فلیخبر من قال فخذ من فی السفیر والحضر ما قال لی لشیئ صنعتہ لم صنعت هذا هكذا ولا لشیئ بل ما صنعت لم لم تصنع هذا هكذا

باب اذا وقف ارضاً ولعربین الحدود فخرجوا تزوكذلك الصدقة

۴۰۔ حدثنا عبد الله بن مسleme عن مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة ان سمع انس بن مالك يقول ان اطلقنا ارضاً فخرجنا بها المدينة ما لا من نخل وكان احب مالنا اليه يا ربنا مستقبلة المسجد وكان النبي صلى الله عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب قال انس فلما قلت لن مالك اني ارجو ان اكون من اهل مكة فقال يا رسول الله ان الله يقول لن تناولوا البر حتى تنفقوا مما نحبون وان احب اموالي الي يا ربنا فاقول والله صدقة لله ارجوا برها ودخرها عند الله قطعها حيث اراك الله فقال بهن ذلك مال رايتك اذ ايتك شك ابن مسleme وقد سمعت ما قلت واني اري ان تجعلها في الاقبين قال ابو طلحة افعل ذلك يا رسول الله ففهمنا ابو طلحة في اقايبه في بني عتبة وقال اسمعيل وعبد الله بن يوسف ويحيى بن يحيى عن مالك بن ابي

۴۱۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم اخبرنا روح بن عبادة حدثنا زكريا بن اسحاق قال حدثني عمرو بن دينار عن يكرمة عن ابن عباس ان رجلاً قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابي توفيك ائتمها ان تصدقت عنها قال نعم قال فانني وخرافا و

ان کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچے تو آپ نے کوئی خادم نہیں رکھا اور آپ کو اس سے جو کچھ چاہا حضرت ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اسے کر مجھے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے پھر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اس کچھ دار کا ہے پس یہ آپ کی خدمت گزرا کی کا شرف حاصل کرے گا۔ ۲۰ روزاتے ہی کہ روزی سال تک سفر اور حضر ہی آپ کی خدمت گزار کی سماعت میں نے حاصل کی لیکن جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں کبھی آپ نے نہیں فرمایا کہ میں کیا ہوں اور زمین وقف یا صدقہ کی اور حدیں نہ بتائیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا گیا کہ مدینہ منورہ کے اندر انصار میں سے اکھبروں کی دولت حضرت ابو طلحہ کے پاس سب سے زیادہ تھی اور انہیں میرا باغ انہیں بہت پسند تھا جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے اور اسی کا پتھر بن پانی بھی نوش فرمایا کرتے تھے حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم برگزیدہ لوگوں کو پیو گے جب تک راہ و نعل میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ سنہ آل عمران ۱۵۱ تو حضرت ابو طلحہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک برگزیدہ لوگوں کو نہ پیو گے جب تک راہ و نعل میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور حقیقت ہے کہ مجھے اپنے تمام اموال میں میرا باغ سب سے پیارا ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے مجھے بارگاہ مدینہ منورہ سے اس سے بھلائی اور توشیح آیت کی امید ہے جہاں مناسب نظر آئے آپ اسے خرچ فرمائیں۔ آپ نے ان کے اس تمام کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ یہ بہت نفع دینے والا مال ہے یا پھینکے یا بیچنے والی ہے اس میں دین مسر راوی کو شک ہے جو تم نے کہا دوسرے نے حکم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (حضرت سعد بن عبادہ) بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ان کی والدہ محترمہ فوت ہوئی ہیں، اگر میں ان کی جانب سے خیرات کریں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا ہاں، عرض گزار ہوئے تو میرا مخالف نامی باغ ہے جو میں آپ کو گولہ بنا کر ان کی

۱۔ جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں کبھی آپ نے نہیں فرمایا کہ میں کیا ہوں اور زمین وقف یا صدقہ کی اور حدیں نہ بتائیں۔

طرف سے غیرات کہتا ہیں۔
 مشترک زمین کو وقف کرنا بھی جائز ہے
 جبکہ اہتمالی طور پر ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد جوئی تعمیر کرنے کا حکم دیا اور ارشاد
 فرمایا ارے نبی نجارا تم اپنے باغ کا سودا کر کے مجھ سے
 قیمت لے لو۔ باغ کی جگہ مسجد کے لیے مطلوب تھی اور عرض
 گزار ہوئے، خو لکی تم! اس کی قیمت ہم نہیں میں گے گوارا تو ہے
 وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے۔

ناصح حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
 ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک قطعہ زمین مال
 ہوا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے
 کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے کہ ایسا اندھا مال مجھے کبھی حاصل نہیں
 ہوا۔ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ارشاد فرمایا اگر
 تم چاہو تو زمین اپنی ملکیت رکھو اور اس کا منافع صدقہ کرو۔ تو
 انہوں نے اسی طرح سے غیرات کر لیا کہ اصل زمین ذر ذر ختم ہوگی
 کسی کو سبہ ہوگی اور کسی کو میراث میں شے گی اور اس کی آمدنی بیویوں
 قرابت داروں اور گریں پھر ان سے والوں مسافروں اور جہانوں کے
 لیے ہے۔ انتظام کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ بھی
 حسبِ فوریت کھالے یا اپنے کسی غریب بدست کو کھلائے۔

غنی اقیق اور مہمان پر وقف کرنا۔

ناصح حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
 ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین یا قحان
 وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس کا
 تذکرہ کیا، آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو اسے فقراء
 مسکین اور شدہ داروں اور جہانوں پر وقف کرو۔
 مسجد کے لیے زمین وقف کرنا۔
 ابوالقیاح حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

أَشْهَدُكَ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا.
 بَابُ إِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ أَنْصَا مَشَاعًا
 فَهُوَ حَائِرٌ

۴۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
 أَبِي التَّيَّابِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ النَّجَّارُ
 كَمَا مَثُورِي بِحَايِطِكُمْ هَذَا قَالُوا أَوَّاهُ اللَّهُ لَا تَطْلُبُ
 نَسَمَةَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ.

بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يَكْتَبُ

۴۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْزُوقٍ
 حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
 أَصَابَ عُمَرُ بِبُخَيْرٍ رَضًا فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا
 فَظُ الْقَسَمِ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ
 شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ
 حِمْرَانَهُ لَا يَبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ
 فِي الْفُقَرَاءِ وَالْعُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ
 وَالضُّعْفَى وَابْنِ السَّبِيلِ لِأَجْنَاهِ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا
 أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَرْوَةِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَدِيرًا
 مُسْتَوِيًا فِيهِ.

بَابُ الْوَقْفِ لِلْعُرْبَى وَالضُّعْفَى وَالضُّعْفَى

۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ
 نَافِعِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ مَالًا بِبُخَيْرٍ فَأَبَى النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ
 تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ فِيهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَ
 الْمَسَاكِينِ وَذِي الْعُرْبَى وَالضُّعْفَى.

بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

۴۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ

إِلْحَادًا مَنَّا أَبُو الْكَيَّاسِ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ إِنَّمَا مَنُونِي بِحَاثِلِكُمْ
هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَنْظُبُ شَيْئًا إِلَّا إِلَى اللَّهِ .

بَابُ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالنَّكَارِ وَالْعَرُوضِ وَ
الصَّامِتِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ جُمِلَ الْفَعْلُ وَنَارِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَدَفَعَهَا إِلَى غَلَامٍ لَمْ تَأْجِرْ تَبْجُرْ بِهَا
وَجَبَلٌ رُبْحَهُ صَدَقَةٌ لِلْمَسَاكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ هَلْ
يَتَجَمَّلُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رُبْحِ ذَلِكَ الْأَنْفِ شَيْئًا وَإِنْ
لَمْ يَكُنْ جُمِلَ رُبْحُهَا صَدَقَةٌ فِي الْمَسَاكِينِ قَالَ
لَيْسَ لَدُنَّ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا .

۳۶. حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ
حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لِنَافِعٍ سَبِيلَ اللَّهِ أَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا جَلًا فَأَخْبَرَ
عُمَرَ أَنَّكَ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتاعَهَا فَفَعَلَ لَا تَبْتَعَهَا
وَلَا تَرْتَجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ .

بَابُ نَفَقَةِ الْعَيْمِ لِلْوَقْفِ

۳۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْتَعُكُمْ وَرَبِّي دِينًا إِنَّمَا
تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَائِلَتِي فَهُوَ صَدَقَةٌ .

۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ
أَبِي بَرٍّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي
وَقْفِهِ أَنْ يَأْكُلَ مَنْ دَلِيَّةٍ وَيُرَكَّلَ صِدْقُ يَفْقَهُ غَيْرَ
مُتَمَرِّلٍ مَالًا .

بَابُ إِذَا وَقَفَ ارْتَضًا أَوْ بَيْعًا أَوْ اشْتَرَطَ
لِنَفْسِهِ مِثْلَ دَلِيَّةِ الْمُسْلِمِينَ

روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو
اپنے قدم سے پہنچا تو آپ نے (سب سے پہلے) مسجد تعمیر
کرنے کا حکم فرمایا اور بنی نجار سے فرمایا کہ مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت
چکالو وہ عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا ہم اس کی قیمت

جانور گھوڑے، سامان اور نقدی یا سونا چاندی
وقف کرنا۔ زہری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ہزار
اندریاں راہ خدا میں وقف کیں اور اپنے غم کے سپرد کر دیں جو تجارت
کرتا ہے اور اسے بتا دیا کہ ان کا منافع تمہاری اور قربت داروں کے

لیے صدقہ ہے کیا انہیں کہنا ہے کہ یہ ہمارے ہے کہ انہیں کہنا ہے کہ یہ تمہارا ہے
منافع سے خود میں کھالے اور خواہ اس منافع کو مساکین کے لیے وقف نہ کیا ہو
انہوں نے جواب دیا کہ وہ (دو دن سوڑتی ہیں) اس سے کھانے کا حق نہیں نکلتا

نافع احقرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سواری کا گھوڑا راہ خدا میں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نذر کر دیا تھا تاکہ اس پر کوئی آدمی برکت بہا دے
سوار ہو سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع ملی کہ جس گھوڑے کو
انہوں نے وقف کیا تھا وہ بازار میں فروخت ہو رہا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اسے خرید سکتا ہوں؟ ارشاد
فرمایا، نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لو تاکہ۔

وقفی جائیداد سے مکران کی اجرت۔

اعرج احقرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث دینار
وغیرہ تقسیم نہ کریں، بلکہ جو کچھ میں چھوڑوں وہ میرا ازواج مطہرات
کے حاجات اور خدمت گزاروں کی اجرت کے بعد صدقہ ہے۔

نافع احقرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی
تھی کہ اس کا منافع خود میں اس میں سے کھا سکتا ہے۔ اور اپنے
غریب دوست کو بھی کھلا سکتا ہے۔

وقف کی چیز سے خود بھی فائدہ اٹھانا جائز ہے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکان

sunnahschool.blogspot.com

شَهِدَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا دُاعِيَ الْأَيْمَنَ الْأَيْمَنُ فَإِنَّهُ عَلَى اللَّهِ
 اسْتَحْقَاقًا وَإِنَّمَا فَخْرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ
 اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَادِيَانِ فَيَقْسِمَانِ بِاللهِ لَشَهَادَتِنَا
 أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِذَا دُاعِيَ
 الظَّالِمِينَ . ذَلِكَ أَذَى أَنْ تَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَى وَجْهِهَا
 أَوْ يَخَانُوا أَنْ تُرَدَّ آيْمَانُ بَعْدَ آيْمَانِهِمْ وَالْقَوْلُ اللهُ
 وَاسْمَعُوا وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ . وَقَالَ
 ابْنُ عَبَّاسٍ بَنُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ
 أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي النَّظَّارِ عَنْ عَبْدِ اللهِ
 ابْنِ سَمُرَةَ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
 خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَعَدِي
 ابْنِ بَدَّاهٍ فَتَمَّتِ التَّهْمِيَّةُ بِأَرْضِ لَيْسَ بِهَا مَسْلَمٌ فَتَمَّتَا
 قَدِمَا لِيَكْرَهْتَهُ فَقَدُوا أَحَابًا مِنْ قِصَّةٍ مَخْرُجًا مِنْ
 ذَهَبٍ فَاحْتَفَفَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَوَجِدَا الْجَامِ سَيَكَّتَهُ فَقَالُوا ابْتِغَاءً مِنْ تَمِيمٍ وَ
 عَدِيٍّ فَتَمَّ رَجُلَانِ مِنْ أَقْرَبِيَاءِهِ فَحَلَفَا لَشَهَادَتِنَا
 أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِيَصَاحِبُهُمْ
 قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا اشْهَدُوا بَيْنَكُمْ

بِأَنَّ قِضَاءَ الْوَعْدِ دُونَ الْمَيْتِ بَعْدَ
 مَحْضَرٍ مِنَ الْوَرِثَةِ -
 ۵۰ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ أَوْ الْفَضْلُ بْنُ يَقُوبَ
 عَنْ سَمُرَةَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ سَعَادٍ وَبِئْسَ عَنْ خَزَّازٍ قَالَ قَالَ
 الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ
 أَبَاهُ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكْتُ بَنَاتِهِ وَتَرَكْتُ عَلَيْهِ
 دِينَارًا فَحَضَرَ حُدَّادُ التَّحْلِيلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي اسْتَشْهَدَ
 يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكْتُ دِينَارًا كَفَيْتُ الْوَرِثَةَ أَنْ يَرَاكَ الْفَرَّانُ
 قَالَ أَذْهَبُ فَبَيِّدُ رَجُلًا كَسِرَ عَلَى تَابِ حَبِيبَتِهِ

میں ہیں۔ پھر اگر تپہ پہلے کہ وہ کسی گناہ و غلط بیان اس کے مرتکب ہوئے تو ان کا
 جگہ ان میں سے گواہی دینے کے لیے دیا آتی اور کھڑے ہوں اور کہیں کہ
 اس گناہ میں مجھ کو گواہی ہے ان کا حق ہے کہ ان کو نقصان پہنچا یا ہے
 لیکن یرست سے زمانہ قریب ہوں، پھر دونوں اشک تم کھائیں کہ
 ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے اور ہم حد سے
 دُور سے۔ ایسا ہوتی تو ہم ظالموں میں ہوں۔ یہ قریب تر ہے اس سے کہ
 گواہی جیسی چاہیے اور کریں یا ڈریں کہ کچھ تمہیں زد کر دی جائیں، ان کی
 قسموں کے بعد اور اللہ سے ڈرو اور تم سنو اور اللہ نافرمانی کرنا ہوں
 گوراہ نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابن عباس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ
 عدی بن بدہا کے ساتھ سفر کو نکلا۔ پس ایسے ملک میں بھیجا کہ انتقال
 ہو گیا جہاں مسلمان کوئی نہ تھا۔ جب وہ اس کے سامان کو لے کر واپس
 لوٹے تو اس کے ساتھ کو دیا تو سامان میں چاندی کا وہ جانہ
 تھا جس پر سنہری نقش لکھا تھا۔ دیا گیا و رسالت میں شکایت پہنچا
 گئی تو رسول اللہ نے ان دونوں سے قسم لے کر کہ تم کھائے اس کے
 بعد مکرہ سے وہ جائز کیا اور مالکوں نے بتایا کہ تم سے تمہاری اور
 عدی بن بدہا سے خریدنا تھا۔ پس میت کے لایا سے دیا آتی کھڑے ہوئے
 اور انہوں نے تم کھا لیا کہ ہاری گواہی پہلے دونوں حضرات کی گواہی سے
 زیادہ درست ہے اور بیشک یہ جام ہمارے عزیز کا ہے حضرت ابن
 ورتہ کی غیر حاضری میں بھی وہی میت کا قرعہ ادا کر
 سکتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
 کہ ان کے والد غزوہ احد میں جا شہادت نوش کرتے، انہوں نے مجھے
 چھ لڑھکیاں چھوڑیں، اللہ ان کے ساتھ کچھ قرین تھا، جب گورہیں توڑنے
 کے دن آئے تو میں رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار

ہوا، یا رسول اللہ! آپ کو مجھ کو معلوم ہے کہ میرے والد غزوہ احد
 میں شہید ہو گئے تھے، اور انہوں نے کئی قرین چھوڑا ہے، میری
 خواہش ہے کہ آپ مجھ کو ان کے پاس قرین پہنچائیں تاکہ قرین خواہ آپ کو
 دیکھ کر کچھ تخفیف کر دیں گے۔ فرمایا تم جاؤ، اللہ تمہیں کی گورہ کی بیحدہ فریاد

بناں برا عجبی ازت سہ شہادتہم ان کے ہر سے میں انہوں

sunnahschool.blogspot.com

فَعَلَلْتُ شَعْرَ عَوْتٍ مُلَقًا نَظْرًا وَإِلَيْهِ أَعْرَضُوا وَإِن
 يَلَيْكَ الشَّاعِرُ فَلْيُتَّكَرْ أَي مَآ يَصْنَعُونَ مَا فَاتَ حَرْوَلًا
 أَضْلُوهُمَا بِهَيْبَتِكَ إِذَا قُلْتُمْ مَقْرَأْتُمْ فَلْيُحَدِّثْ حَتَّى
 تَعْرِفَ أَن أَدْعُرُ أَصْحَابِكَ كَمَا تَأْتِي الْبَيْكُوتُ لَمْ حَتَّى
 آذَى اللَّهُ أَمَانَتَهُ وَالْيَدِي وَأَنَا وَاللَّهُ رَاجِحٌ أَن
 يُؤَدِّي اللَّهُ أَمَانَتَهُ وَالْيَدِي وَلَا أَمَّا جَعَلَ الْحَي
 أَشْوَاقِي بِتَمَرَةٍ فَصَلِّمْ وَاللَّهُ أَنْبِيَا وَرُكُلَهَا حَتَّى
 إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدْرِ الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ شَيْئًا ذَا حَيْدَةٍ

لگا دو میں ارشاد کی تعمیل کر کے آپ کو بلایا۔ ترغواہ آپ کو دیکھ کر
 اور میں سختی سے تقاضا کر کے لگے۔ آپ نے یہاں ان کا یہ طرز عمل
 ملاحظہ فرمایا تو ہنسے دیکھ کے گرد میں بیکر لگا لگا اس کے ادر پر بیٹھ
 گئے اور مجھے تم جیسا کہ اپنے ترغواہوں کو بلا لو۔ رو آگئے تو آپ خود
 پرمانہ بھر بیٹھ کر انہیں دیتے ہے یہاں تک کہ انہوں نے میرے والد کا سارا
 ترفہ لگا کر دیا جبکہ خدا کی تم میں تو یہ چاہتا تھا کہ سارا ترغواہ ہو جائے
 خواہ میں اپنی ہنسنے کے پاس ایک کجگو رہی لے کر جا سکوں پس خدا کی تم
 پر بارگاہ مظلوم کے حضور میں اس طرح کے میں سختی میں دیکھتا ہوں
 کہ میں دیکھ رہا ہوں انہوں نے میرے والد کا سارا ترغواہ لے کر لیا
 ایک کجگو رہی لے کر لیا ہے۔

فہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ان کی پیدائشی کجگو رہی سے بھی ناگہ ترغواہ تھا۔ قرآن عطا تھلین کرنے پر رضامند نہ ہوئے۔ تو
 رحمت اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دریا کے کم جوش میں آ گیا۔ آپ نے ترغواہ خواہوں کو اپنے دست خاص سے تاپ کر کجگو رہی دی۔ یہاں تک
 کہ ایک ہی کجگو رہی کے دیکھ کر ان کا سارا ترغواہ لے کر دیا اور بقول حضرت جابر اس دیکھ کر ہی محسوس ہوتا تھا کہ اسی میں سے ایک کجگو رہی
 کم نہیں ہوتی ہے۔ یہ کیا ہوا۔ کیسے ہوا؟ یہی واقعہ اسی بلکہ کی حدیث ۱۲۲۴ میں بھی مذکور ہے۔

یہی قرآن کی شان کی یہی تھی جس کے بارے میں خود پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ يَا مَعْشَرَ الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ حَزِنَ عَلَيْكُمْ الْقُرْآنُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ بِهِ الْبَيِّنَاتِ وَالرُّسُلَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ
 والوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے۔ اسی شفقت و رحمت کے باعث ہر مسلمان کے دل میں یہی گمان گزرتا تھا کہ رحمت و درمالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سب سے زیادہ مجھ پر مہربان ہیں۔ مگر وہ سب پر ہی مہربان تھے۔ سب پر ہی بہت زیادہ مہربان تھے اور آج بھی سارے ہی اہل ایمان
 حضرات پر وہ بہت ہی زیادہ مہربان ہیں بلکہ وہ ہمیشہ ہر صاحب ایمان پر بہت ہی زیادہ مہربان رہیں گے۔ ضرورت تو اس امر کے ہے کہ کوئی صاحب
 ایمان بن کر ایسا آپ کو ایسی مہربانی کا مستحق نہ بنائے۔ پھر دیکھے کہ ان کی مہربانی کی گنگور گنگوائیں کس طرح آگے آگے پر رستی ہیں۔ یقیناً وہ زبانِ ملامت
 سے یہی کہے گا۔

میرے کہیم سے کہ نظرہ کنی لے ناگنا

دریا بہا دینے ہیں، گدے بہا دینے ہیں

ہر یہ کہتے ہیں کہ رسول کے جانے سے کچھ نہیں ہوتا، کیا وہ شانِ رسالت کے قائل ہیں؟ کیا وہ آپ کے خلیفہ منصب کو تسلیم کرتے ہیں؟
 معلوم نہیں شانِ مصطفیٰ کا انکار کرنے میں انہیں دائرین کی کونسی بھلائی نظر آتی ہے؟ جبلا ایمان سے ہر حد دوسرے میں کوئی ناگہ نظر آتا ہے؟ جب
 خدا کے بعد ان سے بڑھ کر مہربان اور کہیم کوئی اور نہیں تو کیا ایسے آقا کا درمچوڑنے والا ہے؟ کیا ان کا یہی حق ہے کہ تعریف کی جگہ ان کی تنقیص کی
 جائے؟ ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ انہیں قرآن کے خالق و مالک نے سب سے بڑھ کر قابلِ تعریف بنایا ہے۔ اہم اسی لیے ان کا نام نامی صاحب گرامی محمد
 رکھا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ یہ بہت ہی زیادہ تعریف کئے گئے ہیں اور ان کی بہت ہی زیادہ تعریف کی جائے۔ معلوم نہیں ان لوگوں کی کیسی
 سمانی ہے کہ مسلمان کہلاتے ہوئے، ان کے اگلی ہونے کا دم بھرتے ہوئے پھر بھی بعض لوگ ان کی توہین و تنقیص میں خاص لطف و لہذا محسوس
 کرتے ہیں۔ ان سے ہی لوگوں کو ان کے لک ترغواہ نے بڑھ کر کھانسی کی ہے۔

اور تم یہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی

مجددیر! کمر پڑھانے کا بھی احسان گیا

ہاں قرآنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سارا قرآنہ اُن کی کجگوروں سے ادا کر دیا۔ اُن کی کجگوروں میں سے تو ایک بھی کجگور کم نہیں ہوئی تھی۔ پھر قرآنہ میں جو کجگوریں دریں وہ کہاں سے اور کیسے آئی تھیں؟ اور سے یہ تو وہ ماز ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں ماننا۔ اسے صرف خدا جانتا ہے۔ اور جیب خدا جانتا ہے۔ کیونکہ ہمیں جو کچھ پایا ہے اسے کما حقہ پروردگار عالم ہی جانتا ہے اور اسی لیے انہیں اپنی نعمتوں کا تقسیم کرنے والا مقرر فرمایا ہے۔ محمد رحمت و در عالم صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حقیقت کا یوں اعلان فرمایا: **وَاللّٰهُ يُعْطِيْ اَنَا قَاسِمٌ** اللہ دیتا ہے میں بانٹنے والا ہوں۔ اسی لیے تو صحابہ کرام اُن کے آگے جھرنی کر دیتے اور وہ اُن کی جھریاں خیر سے بھر دیتے تھے۔ کیوں مدد ایسا کرتے جبکہ بانٹنے والے کے آگے ہر کسی کو کھٹ پھیلانے پڑتے ہیں۔ عذاب کچھ دوسے رط ہے اور محبوب خدا سب کچھ بانٹ رہے ہیں۔ سب اُن کے در کا مدد کر رہے ہیں جبکہ کوئی احسان مان رہا ہے اور کوئی احسان بھی نہیں ماننا لیکن وہ برابر بانٹتے جا رہے ہیں۔ اگرچہ اُن کے ہاتھ بظاہر خالی نظر آتے تھے۔ اسی حقیقت کو ایک عالم نے راز سے یوں بیان کیا ہے۔

ماکہ کو نہیں ہیں گور پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُنکے خالی ہاتھ میں

کتاب الجہاد والسیار

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
بِأَنَّهُمْ لَخِمَّةٌ يَبْتَغُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ
وَيُقْتَلُونَ وَعَدَّ أَعْلَى حَقًّا فِي التَّوَارِثِ
وَأَزْجِبِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ
مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِنَبِيِّكُمْ الَّذِي بَايَعْتُمْ
بِهِ إِنِّي قَوْلِي وَبَشِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالِ ابْنُ
عَبَّاسٍ أَحَدُ وَدِ الطَّاعَةِ

جہاد کی فضیلت اور سیرت رسول عربی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ**۔ ایک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔ اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں۔ اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ توریث اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ قول و اقرار کا پورا کون ہے۔ تو خوشیاں سناؤ اپنے سود سے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے تو بہ کر لو الے، مجدہ کر لو الے، جھلاؤ کے بتاؤ انے امر اپنے دلے روز سے رکھنے والے، برائی سے رکھنے والے، اور اللہ کی حدوں پر نگاہ رکھنے والے اور خوشخبری سناؤ مسلمانوں کو اور سورۃ التوبہ آیت ۱۱۱ و ۱۱۲۔

حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور میں نے سنا کہ صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے ارشاد فرمایا، نماز کا وقت پڑھنا میں نے عرض کیا پھر کونسا، فرمایا اورین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر عرض گزار ہوئے، کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اس کے بعد

أَخْبَدْنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ سَلْبِ حَدَّثَنَا مَا يَكُ مِنْ مَثْوَلٍ قَالِ
سَمِعْتُ أَلْوَلِيدَ بْنَ الْعِزِّ أَمْرًا ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو
الْشَّيْبَانِي قَالِ قَالِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَى الْعَمَلِ

sunnahschool.blogspot.com

أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيْ
قَالَ شَقْرَةُ الْوَالِدِينَ قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ الْجِهَادُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَكَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَلَوْ اسْتَزَدْتَهُ لَزَادَنِي

۵۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ
طَاوُسِ بْنِ عَبْدِ عِيسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا جِهَادَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَرَيْبٌ وَأَذْءٌ اسْتَفْرَجَ ثُمَّ ذَكَرُوا
۵۳. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ

ابْنُ أَبِي سَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ مَا يَشْتَرُ أَهْلُهَا
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفْضَلُ
نَجَاهِدُ قَالَ لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ جِهَادُ نَفْسِكَ

۵۴. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَدْنَانُ حَدَّثَنَا
هَتَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبُو حَصِينٍ أَنَّ ذَكَوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ دَلَّيْنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْمَلُ الْجِهَادُ قَالَ لَا أَحَدٌ
قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا مَعَرَجَ الْمُجَاهِدُونَ أَنْ تَدْخُلَ سِجِّينَ
فَقَوْمٌ وَلَا تَقْتَرُ وَتَصُومَ وَلَا تَطْفِرُ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ
ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ كَرَمَ الْمَجَاهِدِ يَسِينُ

فِي طَوْلِهِ فَيَكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ

میں ناسوش ہو گیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مزید دریا فتنہ کرتا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اور امور بھی بیان فرماتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد یہاں
سے ہجرت باقی نہیں رہی۔ ہاں اب جہاد اور املاک کلمۃ الحق کی
نیت ہے پس جب تمہیں جہاد کے لیے بولا جائے تو فوراً نکل کر کھڑے ہو جائیے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بلکہ گاہ و رسالت میں
عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم جہاد کو سارے اعمال سے افضل سمجھتے
ہیں، پھر تم ظہور میں آئیے، ہمیں کیوں نہ جہاد کریں؟ ارشاد فرمایا، وہ جہاد
یعنی طور میں کا افضل جہاد تو صحیح ہرگز ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر دیا
کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ثواب لکھتا ہو۔ آپ نے
فرمایا مجھے تو ایسا کوئی عمل نظر نہیں آتا، پھر ارشاد فرمایا، کیا تم یہ کہہ سکتے
ہو کہ مجاہد جب جہاد کے لیے نکلے تو وہ اپنی لوشٹے تک، تو تم اپنی
سجد میں متواتر نماز پڑھتے رہو، اور زلازم نہ لو، اور برابر نذر سے
رکتے رہو اور قطعاً اظہار رکو، وہ عرض کیا، ہوسے کہ حضور! یہ کہن
کر سکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہد گھر چھوڑتا ہے
اس سے بندھا ہوا ہونے کیلئے جتنے دم اکتا ہے تو ہر پڑھتا ہے اور کھاتا ہے

افضل وہ عملی جہاد ہے جو اپنی جان و مال سے لڑنا
میں جہاد کرے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَسَاطِمُ يَمَانٍ وَالْوَلَوَاكِيَا
بَيْنَ تَمِيمٍ بِنِمْرَةَ وَوَجْهٍ بِنِمْرَةَ وَوَجْهٍ بِنِمْرَةَ وَوَجْهٍ بِنِمْرَةَ
لَسَاطِمُ يَمَانٍ وَالْوَلَوَاكِيَا بَيْنَ تَمِيمٍ بِنِمْرَةَ وَوَجْهٍ بِنِمْرَةَ
میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔
اگر تم جانو، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں
لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ اور پاکیزہ محلوں میں
جو لینے کے باغوں میں ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ رسول اللہ صلی

بَابُ أَفْضَلِ النَّاسِ هُوَ مَنْ يَجَاهِدُ بِنَفْسِهِ
وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدْرِكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُبَدِّلُكُمْ
مِنْ عَدَائِبِ الْيَوْمِ، تَوَسَّؤُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ
تُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ
ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، يَعْنِي لَكُمْ
ذُلُّكُمْ وَبَيْدُ خَيْبِكُمْ حَتَّىٰ تَخْرُجُوا مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِينٌ طَلَبَةٌ فِي جَنَّتِ عَدْنٍ دَلِيلٌ

sunnahschool.blogspot.com

آیت ۱۲۶۱۰

عطاء بن زید الشیبی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کرے، لوگ پھر عرض گزار ہوئے، اسی کے بعد کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا، وہ مومن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کسی پہاڑ کی گھاٹی میں سکونت پذیر ہو اور لوگوں کو اپنے مزار سے محفوظ رکھے۔

سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے، ایسی مثال ہے، جیسے کوئی ہمیشہ دن کر رہے رکھے اور راتوں کو تھام کرے، اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لے رکھا ہے، کہ اگر عیب ہو گیا، تو جنت میں داخل ہوگا، اور اگر زندہ سلامت واپس لوٹا تو پورا ثواب اور مالِ نعمت ملے کر لوٹے گا۔

جہاد کے لیے مردوں اور عورتوں کا دعا کرنا۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کرتے تھے، اے اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت نصیب فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رگابے بگابے، حضرت ام حوا بنت مہمان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہاں کئی خدمت میں کھانا پیش کرتیں اور حضرت ام حوا حضرت عباد بن مسعود کے نکاح میں تھیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ان کے گھر جلوہ افروز ہوئے اور انہوں نے کھانا کھلایا اور آپ کے سر مبارک میں شاز کرنے لگیں، رسول اللہ کو خندا آگئی۔ پھر سنتے ہوئے آپ بیدار ہوئے، وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کس بات نے آپ کو نہسایا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سندر کے سینے پر اس طرح سجا رہے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر

الفور العظیم۔
۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْكَلْبِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَبِيلُ بَارِسُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالَ أَوْ شَرٌّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شُعَيْبٍ مِنَ الْبَقَاءِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُرُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ ۚ

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ الْجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَغْلَى بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمِثْلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلْ اللَّهُ يُلْهِمُكَ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ تَقْرَأَ مَا أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُزَيِّجَهُ سَائِمًا مَرَّحًا ۚ

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ شَهِدْتُ فِي بَلَدٍ رَسُولِي ۚ

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ اسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ النَّسِيبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ سَمِعَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أَبِي حَرَرَةَ بِنْتِ مَلْحَانَ فَتَطْبِئُهُ وَكَانَتْ تَبْرَحُ بِرَحْمَةِ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّعَمَّتْ جَعَلَتْ تَقْلِي مَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ نِيضُحُكَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يَنْضُحُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي مِرْضُوا عَلَيَّ عِنْدَ مَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ نَبِيَّهُمْ ۚ

بیٹھے ہیں۔ (حدیث شریف) يُشَلُّ الْمَسْلُوكُ عَلَى الْأَيْمَنِ ہے۔ یا
الْمَسْلُوكُ عَلَى الْأَيْمَنِ اس میں اسحاق راوی کو شک ہے۔ وہ فرماتا
 ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے
 بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ تو ان کے لیے رسول اللہ نے دعا
 کی۔ اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور بپتے ہوئے بیدار
 ہوئے ہیں میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے نسیا یا!
 فرمایا مجھ پریری امت کے کچھ اور لوگ پیش کئے گئے جو پہلوں کی طرح
 اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے مندر کے سینے پر سارے ہیں وہ فرماتا
 ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے
 کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ ارشاد فرمایا، تم پہلے گدہ میں شامل ہو چکی
 ہو یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے عہد میں ہمارے سارے لوگوں اور کھنڈر
 نکلنے کے بعد ہی کوئی کے ہاڑہ سے گزریا جانے لگی

هَذَا الْبَحْرُ مَلُوكًا عَلَى الْأَيْمَنِ وَأَوْ مِثْلَ الْمَلُوكِ عَلَى
 الْأَيْمَنِ وَكَانَتْ اسْحَقُ كَالْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعِلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا اللَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْقَطَ وَهُوَ
 يَضَعُكَ فَقُلْتُ وَمَا يَضَعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ عَزَّ إِنِّي فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعِلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ
 الْأَوَّلِينَ فَكَبَيْتَ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مَعُودَةَ بْنِ الْحِجْ
 سَيَّانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَأْبِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ
 الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے ہے۔

در علی میں هَذَا سَبِيلِي اور هَذَا سَبِيلِي دونوں طرح
 ہونا درست ہے۔

بَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ يُقَالُ هَلَبُهُ سَبِيلِي وَهَذَا سَبِيلِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان
 لائے وہ نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ نے
 اپنے اوپر یہ حق ٹھہرایا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ خواہ اس
 نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یا اسی بلکہ شہید ہو جہاں پیدا ہوا۔ لوگ عرض
 گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم دوسرے لوگوں کو خوشخبری سنا
 دیں؟ ارشاد فرمایا جنت میں سوار ہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس کے
 جہاد کرنے والوں کے لیے تیار فرمائے ہیں۔ ایک راوی نے کہا کہ
 کے درمیان آنا نا علم ہے جتنا زمین و آسمان کے مابین ہے جب
 تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو فرود کی کاسماں کرنا، کیونکہ جنت کا دریا
 جہاد اور علیٰ وجہ ہے۔ دراصل اس کا سبب ہے کہ کس کا پیچھا فرمایا اس کے اوپر
 عرش الہی ہے اور جنت کی نہریں اسی سے نکلتی ہیں۔ محمد بن یوسف نے
 والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے اوپر عرض الہی ہے۔
 ابو جہاد، حضرت سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فَيْدِيحٌ عَنْ
 هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضًا
 كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهِدًا فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَبَسَ لَهَا رِجْلًا الَّتِي وَلِيَتْهَا فَقَالُوا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ
 مِائَةٌ دَرَجَةٍ أَعَدَّ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ
 الْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْغَيْرِ دُونَ
 قَائِدٍ أَوْ وَسْطِ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أَرَأَيْتُمْ وَقَالَ فَوَقَّعَتْ
 الْمَرْحُومِينَ وَمِثْلَهُ تَفَعَّلُوا هَذَا الْجَنَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
 فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ وَفَوَقَّعَتْ عَرْضُ الرَّحْمَنِ
 ۵۹ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو جَابِرٍ

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آيَةُ
النَّبِيَّةِ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي فَصَوَّدَ أَبِي الشَّجَرَةَ فَأَدَخَلَنِي
ذَاتَ رَأْسٍ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ لَمْ أَرَقَطْ أَحْسَنَ مِنْهَا
قَالَ أَمَا هَذِهِ الدَّارُ لِلشَّهِدَاءِ

بَابُ الدُّرَّةِ وَ الرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
قَابُ قَوْسٍ أَحَدُ كَفَرٍ مِنَ الْجَنَّةِ

۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَعْدُوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

۶۱. حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هَدَلِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِي سُرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُمُ عَلَيْهِ

الشَّمْسُ وَتَقْرُبُ وَقَالَ لَعْدُوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُمُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَقْرُبُ

۶۲. حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ

وَاللَعْدُوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

بَابُ الذُّخْرِ الْعَدِيِّ وَصِفَتِهِنَّ نَوْحًا فِيهَا
الطَّرْفُ شَدِيدٌ هُوَ سَوَادُ الْعَيْنِ شَدِيدٌ
بَيَاضُ الْعَيْنِ وَمَا وَجَّاهُهُمْ أَكْثَرُ حَنَاهُمْ

۶۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صُلَيْبُ بْنُ
يُنُوعٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَدُنِّي عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ نِسْرَةً أَنْ يَرْتَجِبَ إِلَى

الدُّنْيَا وَأَنْ لَدَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ لَنَا

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں نے دعا دی ہے
کو دیکھا، جو میرے پاس آئے، پھر مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے
پھر ایک گھر میں داخل ہوئے کہ جس سے خود بصورت اور عمدہ گھر میں
دیکھا نہیں ہے۔ موزوں نے کہا: یہ شہیدوں کا گھر ہے۔

صبح و شام اشکِ راہ میں نکلنا اور جنت میں
کمان کے برابر جگہ مل جانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اشکِ راہ میں صبح سے رات
تک یا دوپہر سے شام تک نکلنا دنیا و دنیاویاں سے بہتر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کمان کے برابر جگہ دنیا
کی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ جن پر سورج طلوع اور غروب
ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ اشکِ راہ میں صبح یا شام کو نکلنا
بھی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب
ہوتا ہے۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اشکِ راہ میں کچھ دیر صبح
یا شام کو نکلنا دنیا و دنیاویاں سے افضل ہے۔

حور عین کیا ہیں اور ان کی صفات۔ انہیں دیکھ کر آنکھ جو
حیرت ہو جائیگی ان کی آنکھوں کی سیاہی بہت تیز ہوگی اور اسی طرح
سفیدی بھی۔ ان کے تعلق جو قرآن کریم میں زور جہاد کا لفظ آیا ہے
اس سے مراد انکھن عام ہے یعنی ہم نے ان کا نکاح کر دیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں
جسے مرنے سے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس پہلی جگہ ملے اور پھر بھی
دنیا میں واپس لوٹنا پسند کرے، خواہ اسے دنیا و دنیاویاں سب کچھ
ملے دیا جائے، اس کے شہید کے کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت۔

شہ لہائی کا بیان ہے۔

يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّ كَيْسَرَ كَانَ أَنْ يَرْجِعَ
إِلَى الدُّنْيَا فَيَقْتُلَ مَرَّةً أُخْرَى وَسَمِعْتُ النَّسْرَ
ابْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رُوحَهُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَدُوًّا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
وَلَقَابُ قَوْمٍ أَحَدٌ كَفَرٌ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعٌ قَبِيدٌ
يَعْنِي سَوْطَهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ
أُمَّرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَظَلَّتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ
لَا ضَلَّتْ مَا بَيْنَهُمَا وَكَلِمَاتُ رِيحَاءٍ لَتَضَيَّفَهَا
عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

بَابُ تَمَتُّيِ الشَّهَادَةِ

٦٣ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَأَنَّ رَجُلًا مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَلْفُ هُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا
أَحَدٌ مَا أَحْمَلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفَتْ عَنْ سِرِّيَّةٍ
تَغْرُؤًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوِ دُنْتُ
أَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَفْسًا أَوْ أُقْتَلَ شَرًّا أَحْيَا
نَفْسًا أَوْ أُقْتَلَ شَرًّا أَوْ أُقْتَلَ.

٦٥ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّنَعَاءِيُّ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
مُهَلَّبٍ عَنْ أَبِي بِنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُ الرَّايَةِ رَيْدٌ فَأَصِيبَ
شَرًّا أَحَدٌ جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ شَرًّا أَحَدٌ هَاعْبُدُ اللَّهُ بْنُ
رَقَاحَةَ فَأَصِيبَ شَرًّا أَحَدٌ هَاعَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
عَنْ غَيْرِ مَدِيَّةٍ فَقِيحٌ لَمْ يَقَالَ مَا نَيْسَرُ مَا أَنْتُمْ بِئِنَّا
قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ مَا نَيْسَرُ هَاعَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ نَادِ عِيْنَاةٍ
تَدْرِيكَانِ.

ذرائع اور ثواب) دیکھ چکا ہے۔ لہذا وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں دلکش
جائے اور راہِ خدا میں دہارہ قتل ہو۔ میں رعیدہ نے حضرت انس بن
مالک سے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
صبح یا شام کھانسی کی راہ میں کچھ دیر نکلا دنیا دنیا سے بہتر ہے
اور تم میں سے کسی کو گمان کے برابر یا اتنی جگہ مل جائے جس میں
کوڑا رکھا جا سکے۔ تو وہ دنیا دنیا سے بہتر ہے۔ اگر سخت کی
کوئی عودت (حور عین) اہل زمین کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان
کی درمیانی فضا جھلکائے اور خوشبو سے بیس جائے اور حور عین
کے سر کا دوڑھ دینا دنیا دنیا سے بہتر ہے۔

شہادت کی آرزو کرنا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عندہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور
تم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمان
اس بات کو ناپسند نہ کرتے کہ میں جہاد میں چلا جاؤں اور وہ مجھ
سے پیچھے رہ جائیں اور یہ مجھ سے نہ ہوں گے کہ ساتھ رکھنے کی
خاطر سب کو سوار کر دوں یا اگر اس بات کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی
سور سے پیچھے نہ رہتا اور برابر راہِ خدا میں جہاد کرتا رہتا کیونکہ قسم
ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری تو ہی مانند
ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں،
پھر قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے (غزوہ موتہ کے
روز) فرمایا کہ اے اللہ کے رسول کا جھنڈا زبردستی سنبھالا تو انہیں شہید
کر دیا گیا۔ پھر عیفر بن الوطاب نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا
گیا۔ پھر عبد اللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ ان
کے بعد خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ انہیں امیر شہید کر دیا گیا
جبکہ سنبھال لیا، تو وہ فتح سے غناز سے گئے اور آپ نے
ارشاد فرمایا کہ یہاں سے بات پر خوش نہ سمجھو کہ ہمارے پاس رہتے۔ ایوب
درادی فرماتے ہیں یا آپ نے فرمایا کیا یہ بات ان کے لیے باعثِ شہرت
نہ تھی کہ وہ ہمارے پاس رہتے اور یہ فرماتے ہوئے آپ کی چہان مبارک
آنکھ پارتی تھیں۔

sunnahschool.blogspot.com

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس واقعہ کو بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۲۵۷، ۱۲۵۸ اور ۱۳۰۲ کے تحت بھی دہرایا ہے۔ یہ غزوہ موتہ کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہرہ میں دس ہزار مسلمانوں سے نکلنے کے لیے حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں روانہ فرمائے۔ روانہ کرتے وقت بھی فرمایا تھا کہ اگر زبیر بن عوف شہید ہو جائے تو حضرت ابوطالب کو سپہ سالار بنالینا، اگر حضرت زبیر بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ کو سپہ سالار مقرر کر لینا۔ اگر یہ بھی شہید کر دیئے جائیں تو جس کو چاہا ہوا اپنا امیر لکھنا لینا مسلمان اسی وقت سجدے گئے تھے کہ اب یہ تینوں حضرات ہمارے پاس واپس نہیں آئیں گے۔ یہ بات جناح العیب یعنی ملوم فہر سے ہے جو آپ نے قبل از وقت بتا دی تھی۔

میں سفر رسول کے محکمہ ہوئی تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور صحابہ کرام کو بتایا کہ کھلیا سلام کو زبیر بن عوف نے بڑی دانشمندی اور لیری سے لڑا ہے، یہ غزوہ موتہ کے بعد فرمایا کہ انہوں نے زبیر کو شہید کر دیا گیا۔ ان کے بعد حضرت اہل بیت حضرت عبداللہ بن عباس کے متعلق بھی اسی طرح خبر لیں۔ ان تینوں کے بعد فرمایا کہ اب اسلام کا خطرہ ان کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے اٹھایا ہے، مالا کہ انہیں امیر لشکر بنایا نہیں گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر لعنہ لگا۔ شام کے صوبے میں موتہ کے مقام پر ہونے والی اس لڑائی کے جسم دیدہ ملات آپ بروقت صحابہ کرام کو بتاتے رہے تھے۔ نگاہ و ملاحظہ فرمائیے، آپ کو سزا نزدیک کی چیزوں کا پکھاں مشاہدہ فرماتے تھے۔ پروردگار عالم نے آپ کے لیے نزدیک اور دور کا عالم ایک جیسا کر دیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنے والا بھی شہید اور مجاہدین میں شمار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جو اپنے گھر سے اٹھا اور رسول کی طرف سے جہاد کرتا ہوا نکلا پھر اسے موت نے آیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ کم پر ہو گیا، وسعدۃ النساء آیت ۵۰ یہاں دُخ سے وخبیب مراد ہے۔ یعنی واجب ہوگا۔

حضرت ام قرام بنت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن میرے قریب دان کے چھلت کسے میں سو رہے تھے، پھر آپ مجھ پر فرماتے ہوئے بیدار ہوئے، میں عرض کر رہی تھی کہ آپ کو کسی چیز نے نسیا یا فرمایا، مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اس مسئلہ پر اس طرح سواری ہیں۔ جیسے بادشاہ اپنے غمخیز پر بیٹھ کر سو رہا ہو، کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ مجھ سے ہٹ جائے۔ آپ نے دعا کی اور وہی اوپر دوبارہ سو گئے۔ اس دفعہ میں مجھے واقعہ کی طرح نظر آیا اور رسول و جواب ہوا یہ عرض گزار ہوئیں کہ بارگاہ الہی میں دعا کیجئے مجھے اس گروہ میں شامل فرمائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم پیٹے گروہ میں جو پس اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ جہاد

بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصَارِعُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَنَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ تُغْفِرْ لَهُ ذُنُوبَهُ فَفَقْدُ وَقَمِ اجْرًا عَلَى اللَّهِ وَقَمِ وَجَبَ.

۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمَلِيَّةَ أَوْ حَرَامِ بِنْتِ مَلِكَانَ قَالَتْ نَأْمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي نَقَرَ اسْتَيْقِظَ يَنْبَسُّ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكُكَ قَالَ أَنَسُ مَن أَمْتِي عَرَضُوا عَلَيَّ يَرْتَابُونَ هَذَا الْبَحْرَ كَالْمَلُوحِ عَلَى الْأَيْسَرِ وَقَالَتْ فَاذْعُرْ اللَّهُ أَنْ يُجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَذَعُرْنَا لَهَا نَقَرَ نَأْمَرُ الْكَلْبِيَّةَ تَقَعَلُ مِثْلَهَا فَقَالَتْ وَمِثْلُ قَوْلِهَا فَاذْعُرْنَا لَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ أَدْعُرْ اللَّهُ أَنْ يُجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجْتَ مَعَهُ رُوحًا عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَانِيًا أَوَّلَ مَا ذَكِبَ الْمُسْلِمُونَ.

کے لیے نکلیں جبکہ حضرت سادہ کے ساتھ مسلمانوں میں ذمہ مند مقرر کیا
جب وہ اپنے جہاد سے فارغ ہو کر تینوں کی مسودت میں واپس لوٹے تو
ملک تمام اس اتر سے۔ ان امام عوام کی سواری کے لیے ایک چارو لایا گیا
پھر اس سے گرا اٹھ گیا یہی برکتیں۔

الْبَحْرَمَةَ مَعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ عَزْرٍ وَهِيَ
قَارِيئِينَ فَتَزَلُّوا الشَّامَ فَكَلِمَةُ بَيْتِ الْبَيْهَاتِ آتَتْ
لَتُرْكِبَهَا فَصَرَ عَنْهَا فَمَاتَتْ .

راہ خدا میں کسی عضو کو صدمہ پہنچنا۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوسیف کے کچھ لوگوں کو قبیلہ عاسر کی طرف
تبلیغ دین کے لیے بھیجا جن کی تعداد شتر تھی، جب وہ وہاں پہنچے
تو سردار مولانا ابن عثمان نے کہا بیٹے میں تنہا جاتا ہوں، اگر
انہوں نے مجھے مان ہی تو انہیں رسول خدا کا پیغام پہنچا دوں گا ورنہ تم
میرے قریب رہنا اور موقع کے مطابق اقدام کرنا۔ پس ان لوگوں نے
انہیں مان لے دی، اسی آواز میں کہ وہ انہیں نبی اکرم کا پیغام لے
رہے تھے تو اونٹ ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا جس نے تڑپے
کا ایسا دھڑکا کہ ان کے سینے سے ہار کودی۔ فوراً ان کی زبان مبارک
سے نکلا: اللہ اکبر کہہ کے رب کی قسم میں تو اپنی راہ پا گیا اس کے بعد
دو (بیدخت) نئی رسات کے ساتھ پرمانوں پہنچل پرشے ادا نہیں بھی
شہید کر دیا۔ عرف ایک بزرگ ان میں سے تھے جو لوگوں سے تھا اور
پہاڑی پر چڑھ گئے تھے۔ ہمارا وہی فرماتے ہیں کہ میری رائے میں ان
کے ساتھ ایک صاحب اور بھی تھے۔ میں حضرت جبریل کے اس واقعہ کی

بَاب ۵۳ مَنْ يَتَكَبَّرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۶۷ . حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا
هَتَامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي سَلِيمٍ إِلَى عَائِدٍ فِي
سَبْعِينَ فَلَمَّا كَانُوا إِكَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ حَلِيٌّ أَتَعَدَّتْ مَكْرَهُ فَاذْ
أَمْتُونِي حَتَّى أَبْلَغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاللَّيْلَةَ بِنِي تَمِيمًا فَقَدِمَ قَوْمَهُ فَبَدِينَا
يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْمُوا
إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ قَاتِلًا فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَذُتْ
وَأَتَتْ الْكِنَانَةَ فَمَا لَوْ أَنَّ نَبِيَّهَا أَصْحَابُهَا فَقَسَمُوا لَهُمْ
رَجُلًا أَهْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلِ قَالَ هَتَامٌ قَاتِلًا أَهْرَجَ مَعَهُ
فَأَسْبَرَ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْبَرُ قَدْ لَقِيَ رَأْسَهُ فَرَضِي عَلَيْهِمْ وَأَرْضَهُمْ فَحَفَّنَا
لَقَدْ أَنْ بَلَّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا كَفِي عَنَّا وَ
أَرْضَنَا نَأْتِيهِمْ بَعْدُ قَدْ عَاظِيَهُمْ أَرْبَابِيْنَ
صَبَاحًا عَلَى رِيْلِ وَوَكْوَانٍ وَبَنِي يَحْيَانَ وَبَنِي
عَصِيَةَ الَّذِينَ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

نبی اکرم کو فریضائی کردہ اپنے سب سے جملے میں ارشاد فرمایا ہے
اور وہ اپنے رب کے راضی ہیں میں ایک مدت تک ہم بیادیت پرستے رہے
کہ پہلی قوم کو خبر دے دو کہ ہم اپنے آپ کو اپنے آپ کے لیے
ہیں گداز ہم سے راضی ہو گیا ہے۔ پھر اس کی تلووت سنو
ہو گئی رحمت دو عالم نے چالیس روز تک قبیلہ جہل و فکوان وہی یحییان
اور بنی عسیرہ کھلا ہو گئی کی بربادی کے لیے نہا، انہی جنہوں سے انشور کے
تھکن کی نافرمانی

۶۸ . حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَالَةَ
عَنِ الْأَسْوَدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جہاد میں تھے کہ آپ کی

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ
الْمَشَاهِدِ وَكَانَ دَمِيئًا أَصْبَعًا فَقَالَ هَلْ أَنْتَ
إِلَّا أَصْبَعٌ ذُو بَيْتٍ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقَيْتَ

بَاب ٥٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ
بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ كَوْنُ
التَّامِرِ وَالزَّرِيحُ رِيحُ الْمَسْكِ

بَاب ٥٨ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى هَلْ تَرْتَضُونَ بِئْسَ
إِلَّا أَحَدَى الْحُسَيْنِيِّ وَالْحَرْبِ
سَبْجَالٌ

٥٨ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ
حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَاهِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ
أَبَا سُوَيْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَنَا مَا لَتُكَ
كَيْفَ قِتَالِكُمْ إِيَّاهُ فَذَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ
سَبْجَالٌ وَذَوَلٌ فَكَذَلِكَ الرَّسُلُ مَبْتَلَى مَشَرَّ
تَكُونُ لَعْنَةُ الْعَاقِبَةِ

بَاب ٥٧ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ فِيمَنْهُمْ
مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا
بَدَّلُوا بَدِيلًا

٥٧ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ زَادٍ حَدَّثَنَا نَبِيذٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْعُودُ
الْقَطِيبِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَدْرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ غِيْبَتٌ عَنِ أَوْلَى قِتَالِ

ایک انگشت مبارک خدا کا اور ہوگی۔ اس پر آپ نے فرمایا نہ تو ایک
انگلی ہے۔ جو خون کا اور ہوگی۔ اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ
میں پایا ہے۔

راہِ خدا میں زخمی ہونا۔

عبداللہ بن یوسف امام مالک ابو الزناد، اس طرح حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے اس لذت کی جس کے قبضہ
تدرت میں میری جہان ہے کون شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہیں ہوتا اور
امیر ہوتا ہے کہ کون انکی راہ میں زخمی ہا ہے، لکھو قیامت کے روز
یوں بارگاہ الہی میں حاضر ہوگا۔ اور کانٹوں کا ٹکڑا لکھو تو جیسا کانٹا
ارشاد باری تعالیٰ ہے تم پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو
مگر ذوقِ نبوی میں سے ایک کا۔ سورۃ التورہ، آیت ۱۵۲ اور
جنگِ ڈول کی طرح ہوتی ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے خبر دی کہ ابو سفیان
نے مجھے بتایا کہ ہرقل نے ان سے کہا۔ میں ستم سے پوچھا کہ اس
روز حمل فدا، کے ساتھ لڑائی میں تمہاری کیا کیفیت رہتی ہے تم
نے بتایا کہ لڑائی چرس اور ڈول کی طرح ہے، کبھی اس کے ہاتھ
میں کبھی اس کے ہاتھ میں، پس رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی
ہے۔ لیکن انجام کار کا یہاں ان کے قدم ہی چومتی ہے۔

فرمانِ الہی ہے:- اہل ایمان میں سے کچھ وہ مرد ہیں
جنہوں نے اللہ سے کیا پیمانہ وعدہ سچا کر دکھایا۔ لیکن ان میں
کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے اور ان کے
ارادوں میں ذرا تبدیلی نہیں آئی (سورۃ الاحزاب، آیت ۲۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے
چچا حضرت انس بن نضر غزوہ بدر کے وقت موجود نہ تھے، یہ بالگاہ
رسالت میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ میں اس میں جنگ
کے وقت جو آپ نے شرکت میں سے لڑی تھی موجود نہ تھا۔ اگر اللہ
نے شرکت میں سے جنگ آزمائی کا پھر کوئی موقع دیا تو اللہ تعالیٰ آپ

کو ضرور دکھانے لاکر پروردگار صبح رسالت کے گردی کرتا ہے۔ جب
 اس کی سرکھرائی کا چین آیا اور بعض مسلمان میدان جنگ میں ٹھہرنے
 کے تو انہوں نے بارگاہِ الہی میں رستہ دعا دلا رکھے! الہی میں اس
 حرکت سے اپنی میٹھی لگی کا اظہار کرتا ہوں جو ہمارے بعض ساتھیوں سے
 سرزد ہوئی ہے اور اس کوروت سے بیزار ہوں، جس کے یہ شرکین ترک
 ہوئے ہیں، پھر انہوں نے شرکین کی جانب ہمیشہ قدمی فرمائی۔ تو
 حضرت سعد بن معاذ سے ملاقات ہو گئی فرمایا اے سعد بن معاذ
 نعر کے رب کی تم جنت رسالت سے (مجھے امد کے اس جانب سے
 جنت کی خوشبو آ رہی ہے حضرت سعد بارگاہِ رسالت میں ران کا
 حال ایسا بیان کرتے تھے کہ یاد رسول اللہ جو جو امر وہی انہوں نے کیا
 وہ میری بساط سے باہر ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے
 بعد ہم نے نہیں جیسا شہادت نوش فرماتے ہوئے یا یا تو ان کے ہم پر انہی
 سے زیادہ تلواروں اتیروں اور زینوں کے رقم تھے۔ شرکین نے ان
 کے کان نامک وغیرہ کاٹ لیے تھے جس کے باعث کرنی انہیں پھینک
 نہ سکا بلکہ صرف ان کی ہنسنے انگلیوں کے پوروں پہچانا، حضرت انس
 فرماتے ہیں ہمارا خیال اور گمان ہے کہ آیت **وَجَاءَ صَدَقَاتُ الْم**
ان کے ہاں ہمیں ہمارا دل صحیح طور پر ہی کے حق میں نالہ ہوا ہے۔
 حضرت انس یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان کی ہنسنے اور کھانے کا ایک ٹوکڑے کے
 پانچ ٹوکڑے ہوتے تھے۔ رسول خدا نے تقاضا کا حکم دیا حضرت انس
 بن نضر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ **یا رسول اللہ! م**
 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جب
 مختلف موافق سے نقل کر کے قرآن مجید ایک جگہ جمع کیا گیا تو مجھے سورۃ
 الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا مجھے
 مجھے وہ آیت حضرت خویمہ بن ثابت انصاری کے ساتھ کسی کے پاس
 نہی ابن کی گواہی کو اللہ کے رسول نے خدا آدمیوں کی گواہی کے برابر بنا
 دیا تھا اور وہ آیت یہ ہے **وَمُؤْمِنِينَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ**
اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا۔
(سورۃ الاحزاب، آیت ۲۳)

قَالَتِ الْمَشْرِكِينَ لَيْنَ لَيْنَ اللهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْكَفَى
 السُّلَمُونَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَدُ رَأْيِيكَ وَمَا صَنَعْتُمْ
 هَؤُلَاءِ يَفِي أَصْحَابِي وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتُمْ هَؤُلَاءِ
 يَعْنِي الْمَشْرِكِينَ كَمَا تَقَدَّمَ كَمَا سَتَقْبَلُهُ سَعْدُ بْنُ
 مَعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ بَيْنَ مَعَاذِي وَالْجَنَّةِ وَبَيْنَ النَّصْرِ
 إِنِّي أَحَدٌ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أَحَدٍ قَالَ سَعْدُ فَمَا
 اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا صَنَعْتُمْ قَالَ انْتَسُ فَوَجَدْنَا
 بِهِ بَضْعًا وَتَمَانِينَ صَدَقْتُمْ بِالْحَقِّ وَأَوْطَعْتُمْ
 بِرُمِيحٍ أَوْ رُمِيحًا بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَا هَؤُلَاءِ قَدْ قِيلَ وَقَدْ
 مَثَلُ بِهِ الْمَشْرِكُونَ فَمَا عَمَّا أَحَدًا إِلَّا أُخْتِئَتْ
 بِيَسَانِهِ قَالَ انْتَسُ كُنَّا نَرَى أَوْ نَطَّلِقُ أَنَّ هَذِهِ آيَةٌ
 نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ
 صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللهُ عَلَيْهِمُ إِلَى الْآخِرِ الْآيَاتِ
 وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ قَدِ نَسِيَ التَّرْبِيعَ كَسَرَتْ تَنْبِيئًا
 امْرَأَةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْبَصَائِرِ فَقَالَ انْتَسُ يَا رَسُولَ اللهِ كَالَّذِي بَشَّكَ
بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ تَنْبِيئَهَا فَصَوَّابًا لَأَرْضٍ وَتَرَكُوا
الْبَصَائِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِئْسَ عِبَادَ اللهِ مَنْ كَوَّنَ عَمَلَهُ عَلَى اللهِ لَا يَبْرَأُ
 ۷۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَيْمَانَ أَنَّهُ رَأَى عَن
 مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَيْتَابٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَارِجَةَ
 بِنْتِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ نَسَخَتْ الصُّحُفَ
 فِي الْبَصَائِرِ فَقَدَّتْ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ
 أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَمَنْ
 أَحَدَهَا الْأَمْرَ غَزِيئَةً بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَالَّذِي جَمَلَ رَسُولُ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ
 قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللهُ عَلَيْهِ

یہاں لکھا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے بعد ہم نے نہیں جیسا شہادت نوش فرماتے ہوئے یا یا تو ان کے ہم پر انہی سے زیادہ تلواروں اتیروں اور زینوں کے رقم تھے۔ شرکین نے ان کے کان نامک وغیرہ کاٹ لیے تھے جس کے باعث کرنی انہیں پھینک نہ سکا بلکہ صرف ان کی ہنسنے انگلیوں کے پوروں پہچانا، حضرت انس فرماتے ہیں ہمارا خیال اور گمان ہے کہ آیت **وَجَاءَ صَدَقَاتُ الْم** ان کے ہاں ہمیں ہمارا دل صحیح طور پر ہی کے حق میں نالہ ہوا ہے۔ حضرت انس یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان کی ہنسنے اور کھانے کا ایک ٹوکڑے کے پانچ ٹوکڑے ہوتے تھے۔ رسول خدا نے تقاضا کا حکم دیا حضرت انس بن نضر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ **یا رسول اللہ! م** حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جب مختلف موافق سے نقل کر کے قرآن مجید ایک جگہ جمع کیا گیا تو مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا مجھے مجھے وہ آیت حضرت خویمہ بن ثابت انصاری کے ساتھ کسی کے پاس نہی ابن کی گواہی کو اللہ کے رسول نے خدا آدمیوں کی گواہی کے برابر بنا دیا تھا اور وہ آیت یہ ہے **وَمُؤْمِنِينَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ** اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۲۳)

وہ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فقہادیوں کی گواہی کے برابر کر دیا تھا کیونکہ یہ روزگار عالم نے آپ کو کثیر میں اُسود میں بھی اختیار مرحمت فرمایا تھا۔ اس بات کا اگر قرآن و حدیث سے مطلق بیان کوئی دیکھنا چاہے کہ چرچوں میں مدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں برطوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ الامن والصلیٰ دیکھے کہ ان ایمان افزہ بیانات سے دل کی کائنات جگمگائے گی۔ آنکھوں کو زور اور دلوں کو سرور کی دولت بھرائے گی۔ کیونکہ محبوب خدا کی ذات والا صفات ہی تو راحت قلب و جان اور جان ایمان ہے۔ رَزَقَنَا اللهُ تَعَالَى حُبَّ حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ، آمِينَ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پہلے نیک عمل کرنا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پہلے نیک عمل کرنا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پہلے نیک عمل کرنا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پہلے نیک عمل کرنا۔

باب ۵۸ عَدَلٌ صَدَقَ قَبْلَ الْقِتَالِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ اَهْلُ النَّسَائِقِ يَلُونُ بِأَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهُمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْمَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَعْمَلُونَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفَاتٍ كَانَتْهُمْ بَيِّنَاتٍ مَرْمُوضٍ

۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَّادٍ الْقُرَظِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَدْرَاءَةَ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقْتَدِرٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُ وَأَسِيءُ قَالَ سَلِمْتُ قَاتِلٌ فَاسْلَمْ فَمَرُّ قَاتِلٍ فَقَاتِلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْلٌ قَلِيلٌ وَأَجْرٌ كَثِيرٌ

باب ۵۹ مَنْ آتَاكَ سَهْمٌ عَرُوبٌ فَهَتَكَ . ۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ رَعَيْنٍ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنْتُ سُرَّاقَةَ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَا تَحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قَتْلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَتْ سَهْمًا عَرُوبًا فَإِنَّ كَانَتْ فِي الْجَنَّةِ صَبْرَتْ فَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهَا فِي الْبَكَاءِ قَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكَ لَجَبَابُ الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى .

جنگ سے پہلے نیک عمل کرنا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پہلے نیک عمل کرنا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پہلے نیک عمل کرنا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پہلے نیک عمل کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عدثہ بن سراقہ کی والدہ محترمہ حضرت ام الربیع بنت بردر بار نیوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں دل کھول کر اس پر گریہ و زاری کروں؟ ارشاد فرمایا:۔ اسے تم حدیث! وہ جنت کے بانوں میں ہے اور بے شک تیرے منتہی جگہ نے فردوسِ اعلیٰ پائی ہے۔

وہ! سبحان اللہ! کیا بات ہے نگاہِ مصطفیٰ کی کہ زمین پر ہوتے ہوئے جنت کا شاہدہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ

sunnahschool.blogspot.com

یا کرتے تھے کہ فلاں شخص جنت کے کونے درجے میں ہے، اسی لیے تو حضرت عمار بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ان کی والدہ قرہہ کو بتا دیا کہ تمہارا بیٹا فرعونِ اعلیٰ میں ہے۔ دریں حالات نگاہِ مصطفیٰ کے لیے یہ بات شکل اور ناممکن تو نہیں ہے کہ وہ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک دیکھ لیں، کسی شخص کا حال ملاحظہ فرمائیں خواہ وہ شمال میں ہو یا جنوب میں، مشرق میں ہو یا مغرب میں۔ چنانچہ بیہقی، دہری، اطرانی اور سہب الدبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

یہ تک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کے پر وے
اٹھا رکھے ہیں، پس میں اب سے دیکھ رہا ہوں اور
جو اس میں قیادت تک ہونے والا ہے، جیسے اپنی اس
تہنیتی کو دیکھ رہا ہوں۔

إِنَّ اللَّهَ قَدْ رَفَعَنِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ
إِلَيْهَا وَإِلَى مَا هُوَ كَأَيْنَ فِيهَا إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّي هَذِهِ.

(راد کما قال)

حضرت عمار بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق یہی بات بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۵۹۱۱ کے تحت بھی موجود ہے

واللہ تعالیٰ اعلم

کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے جہاد کرنا۔

حضرت ابو ذریٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
کہ ایک شخص بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کوئی
مالِ غنیمت کے لیے لاتا ہے، کوئی اپنی نامزدی کے لیے لگتی
اپنی مجالِ مردی دکھانے کے لیے، لہذا ان میں سے اللہ کی راہ
میں لڑنے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے
والادہ سے جو کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے لڑتا ہے۔
جس کے قدم راہِ خدا میں گرو آؤد ہوں۔ ارشاد باری ہے۔
”مردیہ والوں اور ان کے ارد گردیہات والوں کے لیے مناسب
تہنیتا کہ رسول سے ہے۔ سورۃ التوبہ،
آیت (۱۲)۔“

اسحاق بن محمد بن مبارک، یحییٰ بن عمار، یزید بن ابی سلمہ، عبد اللہ بن یحییٰ
ابن حضرت ابی سعید بن ابی العاص بن ابی العاص بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
یہ نہیں جو سکتا کہ کسی کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں
غبار آلودہ ہوں اور پھر اسے جہنم کی آگ
چھوئے۔
راہِ خدا میں گرو آؤد ہونے والے کے سر کو پونچھنا۔
حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعَلِيَا .
۵۰ . حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ وَرَقَانَ بْنِ أَبِي وَرَقَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالسَّلَامَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعَلِيَا
مَكَانَ مَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ كَانَتْ يَدُكَ مَحْمُولَةً
كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعَلِيَا هُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .
بَابُ مَنْ اعْتَبَرَتْ قَدَمًا مَا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا كَانَ لِأَهْلِ
الْمَدِينَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِلُّع
أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ .
۷۱ . حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي
مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجَةَ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَجْبَرٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَخْبَرْتُ
قَدَمًا عَبْدِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ .
بَابُ مَسْحِ الْخَبَائِرِ عَنِ النَّاسِ فِي السَّبِيلِ .
۷۲ . حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي

sunnahschool.blogspot.com

الرَّهَابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ مَنَّانِ بْنِ عَتَّابٍ
 قَالَ لَنَا وَرَبِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَا سَمِعْنَا
 مِنْ حَدِيثِهِمْ فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ أَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا
 يُسْقِيَانِهِمَا فَلَتَمَّا أَنَا جَاءَنَا فَاحْتَبَى وَجَلَسَ فَقَالَ
 كُنَّا نَنْقُلُ لَيْلَةَ الْمَسْجِدِ لَيْلَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ
 لَيْلَتَيْنِ لَيْلَتَيْنِ فَتَمَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَسَّحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَّارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارُ تَقْتُلُهُ
 الْيَهُودُ النَّبَاهِيَّةُ كَأَنَّكَ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْكُفْرِ وَالْمُشْرِكِ
 بَابُ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَّارِ .

۷۸ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ
 عُمَرَ وَعَنْ أَبِيهِ مِنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَسِيَ جَمْعَ يَوْمِ الْخُدَيْدِ وَوَضَعَ السَّلَاحَ وَأَغْتَسَلَ فِيهَا
 جَبْرِئِيلُ وَخَذَ عَصَبَ دَاسَةَ الْغُبَّارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السَّلَاحَ
 فَوَأَنَّهُ مَا وَضَعْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَيْنَ قَالَ هُنَّ وَأَدْمَا الْغَابِيَةُ كَرَّ يَطْرُقُ قَالَتْ فَتَحَرَّجَ
 إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بَابُ فَضْلِ كَوَلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ
 الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالًا بَلْ أَحْيَاؤُكُمْ
 عِنْدَ رَبِّهِمْ بَيْرًا كَوْنًا . فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ
 مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلِدْهُمْ أَوْلِيَاءُ
 مِنْ خَلْقِهِمْ إِلَىٰ آخِرِهِمْ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَجْرُمُونَ
 يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ فَكُنْ مِنَ اللَّهِ وَكَفَّيْلٍ وَإِنَّ اللَّهَ
 لَا يُضَيِّعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ .

۷۹ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
 مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
 أَبِي مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْتِ مَعُونَةَ كَلْبِيِّ بْنِ
 عَبْدِ الْأَعْلَى رِعْلًا وَذَكَرَ أَنْ دَعَوْتَهُ عَصَبَتُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
 قَالَ أَنَسُ أُنزِلَ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا بَيْتَ مَعُونَةَ قُرْآنٌ
 قُرْآنًا وَفَرَّ نَسِيحًا بَعْدَ بَلَاغِ قَوْمِنَا أَنْ كَدَّ لِقِينَا

فرمایا کہ تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور
 ان سے حدیث کا سماع کرو۔ پس ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر
 ہوئے جبکہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ باغ کو پانی دے رہے تھے۔
 جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو ہمارے پاس تشریف لے آئے اور اجتہاد
 کی حالت میں بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ جب مسجد جوہی کی تعمیر ہو رہی تھی تو ہم ایک
 ایک اینٹ اٹھا لگاتے تھے لیکن حضرت عمار رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھیں لگاتے
 تھے جب تک کہ ان کے پاس سے گزرتے تو ان کے سر کا فہر جھانٹتے تھے
 لہذا اب ہمارا اس حالت پر افسوس ہے کہ ان کو باطنیوں کا گروہ لگ کر وہ
 جنگ اور غبار آلودہ ہونے کے بعد غسل کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس لوٹے تو اپنے
 ہتھیار اتار دیئے اور غسل فرمایا۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہ نبوی
 میں حاضر ہوئے اور ان کا سر گرد و غبار سے اٹا ہوا تھا۔ پھر عرض گزار
 ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے مگر ان میں نے ابھی نہیں اتارے
 ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب ارادہ کہہ کر اسے اٹھائیں
 لگاد ہوئے، اور حکم اور نبی کریم کی جانب اشارہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا کی فضیلت، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ
 میں مارے گئے ہرگز انہیں مڑوہ خیال نہ کرنا۔ بلکہ وہ اپنے رب کے
 پاس زندہ ہیں اور وہی پاتے ہیں۔ اس پر خوشی میں جو اللہ نے
 انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منارے ہیں اپنے
 پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ لانا ہے نہ کچھ غم۔ خوشیاں
 مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا
 اجر ایمان والوں کا۔ (سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جن لوگوں
 نے بے موعودہ والوں کو شہید کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 ان کی تباہی کے لیے تین روز تک دعا کی۔ وہ قبیلہ بکر بن وکیل اور عقیقہ
 کے لوگ تھے، جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی، حضرت
 انس فرماتے ہیں کہ شہدار بے موعودہ کے بارے میں قرآن کریم
 کی آیت نازل ہوئی تھی جس کی ہم تلاوت کیا کرتے تھے، پھر یہ
 میں وہ مسوخ ہو گئی۔ وہ آیت یہ ہے۔ بَلَّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ

sunnahschool.blogspot.com

رَبَّنَا قَرِّضِي عَنَّا وَرَضِينَا عَنَّا.

۸۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ أَنَّ عَمِيرَ اللَّهِ يَقُولُ أَصْطَبَمَ نَاسٌ نَالُوا الْحَمْرَ يَوْمَ مَا أُخْبِرْتُمْ فَيَلُوشُهُمْ آءَ فَيَقِيلُ لِسْفِينٍ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هَذَا أَخْبِرَ.

بَابُ ۶۵ ظِلُّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ.

۸۱. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا بَنُو عَمِيئَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ السُّكَيْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ الْأَيْتُولِيَّ يَقُولُ أَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدَّ كَيْلُ بِهِ وَوَضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبَتْ الشَّيْءُ عَنْ وَجْهِهِ فَذَهَابَتْ قَوْفِي فَسَمِعْتُ صَوْتًا صَاحِيحَةً فَقِيلَ ابْنَةُ عَمْرٍو أَوَأُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لَمْ تَبْنِي أَوْلَادَ تَبْنِي مَا ذَا لَتِ الْمَلَائِكَةُ تَطْلُبُكَ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ أَخْبِرَ حَتَّى فَرَغَ قَالَ رَبُّنَا قَالَهُ.

بَابُ ۶۶ تَمَتُّي الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا.

۸۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَتِكَ شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ التَّسْبِيحُ بْنُ كَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَحْيِي أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَمْ يَكُنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَتَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكِرَامَةِ.

بَابُ ۶۷ الْجَنَّةُ تَحْتَ بَابِ قَعَةِ الشُّيُوفِ وَحَالَ الْمَغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَبِيئَةُ صَالِيَةَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُلًا مِنْ كَيْلٍ مَنَّا صَارَ إِلَى الْبَيْتِ وَقَالَ عَمْرٌو لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَلْبَانَا فِي الْجَنَّةِ وَكُنَّا هُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى.

۸۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا أَبُو سَلْحَانَ عَنْ مَوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا

لِقَيْنَا رَبَّنَا فَكَّرْنِي عَنَّا وَرَضِينَا عَنَّا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کے روزِ صبح کے وقت شراب پی تھی اور جہاد میں شہادت نوش کر گئے۔ سفیان سے پوچھا گیا کیا اس روز دن کے آخری حصے میں بھی پی تھی؟ فرمایا یہ بات اس حدیث میں نہیں ہے۔

شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا گیا میرے والد محترم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، جن کا ظلمہ گزرا گیا تھا، آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے ہیں آگے جو کران کا چھو دیکھنے لگا تو میری قوم نے مجھے منع کیا اس کے بعد دل کی آواز سی گئی تو بتایا گیا کہ یہ عمرؓ کی بیٹی ہیں ہے۔ آپ نے اشد فرمایا کہ تم کیوں روکتے ہو حالانکہ فرشتے تو ان پر اپنے پروں سے سایہ کر رہے ہیں۔ میں (امام بخاری) نے جناب عمدہ سے پوچھا کہ اس روایت میں کیا صحیح رقعہ بھی ہے؟ فرمایا کسی بھی روایت جابرؓ سے فرمایا

شہید دنیا میں واپس لوٹنے کی آرزو کرتا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کوئی ایسا شخص نہیں جو جنت میں داخل ہو اور دنیا میں واپس لوٹنے کی تمنا کرے، خواہ اسے دنیا کا سلا ساڑھ سالانہ دیا جائے، اما سوائے شہید کے۔ وہ آرزو کرتا ہے کہ دنیا کی طرف لوٹے پھر دس دفعہ قتل کیا جائے کیونکہ وہ شہاد کا درجہ دیکھ چکا ہے۔

جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے۔ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے شب کے بتانے سے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دیا ہے کہ جو ہم سے کافروں کے ہاتھوں قتل ہو گا وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ نبوت میں عرض کر رہے تھے، کیا ہمارے مشرک جنت میں اور کفار کے جنم میں نہیں

سالم ابو النضر مولى عمر بن عبد الله اجماع کے کتاب بھی تھے نظرتا ہے کہ ان کے یہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک جنت

sunnahschool.blogspot.com

قواموں کے سامنے میں ہے۔ اس کی متابعت اوسے ابو الزناد
موسے بن عقبہ کے واسطے سے کرتے
ہیں۔

جہاد کے لیے اولاد کی دعا مانگنا

حضرت ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد ملی نبی اور علیہما الصلوٰۃ
والسلاّم نے ایک معز فرمایا۔ آج رات میں اپنی سویانا لٹوں، اساری ہی
جو یوں کے پاس جاؤں گا تاکہ ایسے شہسوار جنہیں جو اللہ کی راہ میں
جہاد کریں ان کے ایک ساتھی نے انشاء اللہ کیا یا درولانے کے لیے
لیکن انہوں نے انشاء اللہ نہ کیا۔ پس ان میں سے ایک کے سوا کوئی بھی جہاد
نہ ہوئی اور اس نے بھی پورا بیچ نہ بنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے
قبضے میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو سب کے ہاں بیچے
ہوتے جو اگھوڑوں پر سوار ہو کر سارے ہی اللہ کی راہ میں جہاد
کرتے۔

جنگ میں بہادری اور بزدلی دکھانا

علامہ ابن زبیر ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے حسین، بہادری
اور سختی تھے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کو کچھ خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے سبقت لے گئے
اور فرمایا۔ ہم نے (ابو طلحہ کے) اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز
رنا پایا ہے۔

محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ
عنہ نے خبر دی کہ غزوہ حنین سے لوٹتے وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی رکاب میں تھے اور دوسرے حضرت بھی ساتھ تھے۔ پس کچھ لوگ
وہاں آپ سے پٹے کر سوال کرنے لگے، یہاں تک کہ آپ کو
دیکھتے ہوئے ایک رویت کے بیچے لے گئے جس کا انہوں نے آپ
کی چادر مبارک بھی پھینچ لی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
وہاں ٹھہر کر فرمایا میری چادر مجھے سے دو۔ اگر میرے پاس ان کاٹوں
بارہی بھیڑ بکریاں تو میں ضرور تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم
مجھے بھول، چھوٹا یا بڑا دل مرگزا دیتے۔

كُلُّ كَتَبٍ لِيُنِيْعُ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ رُفَاؤُنِي أَنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ مَقَامٌ فَلَا لَاسِيُوْفِي
تَابِعًا الْأَوْسِيْعِي عِن ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُرْسِي بْنِ عَقْبَةَ .
بَاب ۶۸ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ .

۸۳ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ
التَّحْمِيْنِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ
رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سَلِيْنُ
بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِأَهْوَقِ اللَّيْلِيَّةِ عَلَى مَا بَرِحَ
أَمْرًا أَوْ لِيْسِيْعٍ وَتَسْعِيْنٍ كَلَّمَهُنَّ تَأْتِي لِعَادِيْسٍ يُجَاهِدُ
فِي سَبِيْلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهَا صَاحِبَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
فَلَمْ يَكُنْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَكَرَ يَحْمِلُ مِنْهُنَّ إِلَّا
أَمْرًا أَوْ أَحَدَةً جَاءَتْ بِبِشْرٍ رَجُلٍ وَالتَّحْدِي
لَفْسٍ مُتَحَدِّبِيْعٍ هَكَذَا قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهِدُوا
فِي سَبِيْلِ اللَّهِ مَا سَأَلْنَا أَجْمَعُونَ .

بَاب ۶۹ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبِيْنِ .

۸۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِيْكِ بْنِ وَاحِدٍ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ كَأْبِ عَنِ أَبِي سَلِيْمٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَمَ
النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرِحَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ
فَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسٍ
رَقَالَ وَجَدْنَا نَاهُ بَجْرًا .

۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ
بْنَ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ بَيْتَهُمَا هُوَ
يَسْبِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّاسِ
مَلْفَعَةً مِنْ حَتَابِيْنٍ فَهَلَفَ النَّاسُ يَسْعُوْنَ مَا حَقَّ اضْطِرَاقُ
إِلَى مِرَّةٍ فَخَطِطَتْ رِدَاءُهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَضْطَرُّنِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عَدُوٌّ هَذَا وَهَذَا وَ
لَعَمَّا لَقَسْتُمْ بَيْنَكُمْ لَمْ يَلَاغِيْكُمْ مِنْ عَيْلٍ أَوْ لَكَوْنَا وَرَأَيْبَانَا .

بَاب مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَنِينِ

٨٤. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَدَوِيُّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هُوَ لَدَى الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ السَّعْدِيُّ الْعِلْمَانَ الْكَلِمَاتُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُمْ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَنِينِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْوَاحِ أَرْبَابِ الْعَمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ لَهْفَةِ النَّاسِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ كَمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجَبَنِ وَالْفَرَسِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فَتْنَةِ الْأَحْيَاءِ وَالْمَيِّتِينَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بَابُكَ مِنْ حَدِّكَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ

قَالَ أَبُو عَثْمَانَ عَنْ سَعْدِ

٨٩. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ صَبَّحْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَسَعْدًا أَوْ الْغَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ كَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ خَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ

بزولی سے پناہ مانگنا۔

عمر بن مہیون الادوی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو سکھاتا ہے اور فرماتے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزولی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ذات کی زندگی کی طرف لوٹا یا جانوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے۔

عمر بن مہیون اسے یہ حدیث حضرت مصعب بن سعد کے

معمیر کے والد حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزولی اور بزولہ سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے۔

اپنا جنگی کارنامہ بیان کرنا۔

ابو عثمان نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سلسلے میں روایت کی۔ سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت مقداد بن الاسود اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت اٹھائی ہے لیکن ان میں سے کسی کو رسول اللہ سے جنگی حالات روایت کرتے نہیں سنا، سوائے اس کے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنگِ احد کے متعلق اپنا مشاہدہ بیان کرتے۔

بَابُ الْجَوَابِ لِلْيَتِيمِ وَمَا يَجُوبُ مِنَ الرَّجَاءِ وَالْيَتِيمِ وَقَوْلِهِ الْفِرُّ وَالْإِخْفَانُ وَأَوْثَقَالًا وَجَاهِدُوا

يَا مَوَالِكُمْ وَأَنْتُمْ كُفْرًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا آقِصًا لَمْ أَتَمَّوْا لَهُ وَلَكِنْ بَعْدَتْ عَلَيْهِمُ الشَّقَّةُ وَسَيَّحِلُّونَ بِاللهِ الْأَيْمَةَ وَقَوْلُهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ اتَّقُوا اللَّهَ وَأَنِ سَبِيلَ اللَّهِ أَنْ تَقْلُتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَنْ حَضِيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَى

جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے اور نیت نیک ہو کر جانچ اور شاور ہانی سے اور سکون کروا کر جان سے چاہے بھاری دل سے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اگر کوئی قریب سال یا متوسط سفر ہو تو آواز دہرا لے ساتھ چلتے لیکن مشقت کا یا ستور دور نہ گیا اور اس وقت تک کہ اس میں ہے!! (سورۃ التوبہ آیت ۴۱) اور فرمایا ہے اللہ ہے ایمان والوں کو تمہیں کیا ہے جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو تو بوجھ کے لئے زمین میں بیٹھ جاتے ہو کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر

عمر بن مہیون کے اس روایت سے

sunnahschool.blogspot.com

مَنْ كَفَرَ بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ فَمِنْ غَيْرِكُمْ فَالْحَرْبُ وَالْجَاهِدُ وَالْقَاتِلُ
سَرَّيَا مُتَغَرِّقِينَ يُقَالُ أَحَدًا الثَّبَاتِ ثَبَتًا.

۱۹ سورہ التوبہ، آیت ۳۸، ۳۹ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ
انقرضوا الثقات سے متفرق طور پر چھوٹے چھوٹے دستوں میں ٹھکانا مراد ہے
کہتے ہیں کہ ثقات کا واحد ثبۃ ہے۔

طاہر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا کہ اس فتح کے بعد ہجرت
نہیں رہیں جہاد اور نیک نیتی موجود ہے۔ پس جب جہاد کے لیے بلائے جاؤ
تو فوراً نکل آیا کرو۔

کافر مسلمانوں سے لڑے، پھر مسلمان ہو کر کفار کے ہاتھوں قتل
ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر
لاپنی شان کے مطابق اہستہ ہے حالانکہ انہوں نے ایک دوسرے
سے جنگ کی ہوگی اور دونوں میں جا نہیں گئے۔ ایک ان میں سے اللہ
کی راہ میں لڑا قتل ہوا اور دوسرا پھر اللہ تعالیٰ نے قاتل کو توبہ کی توفیق بخش
دی اور اس مسلمان ہو کر شہادت پائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر کے مقام پر حاضر ہوا جبکہ
مسلمان اسے فتح کر چکے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ مال
غنیمت میں میرا حصہ بھی مقرر فرمائیے۔ اس پر سعید بن العاص کے
فرزندوں میں سے کوئی بولا کہ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ میں
نے کہا، یہ تو ان توفیق کا قاتل ہے۔ سعید بن العاص کے بیٹے نے جواب
دیا، اس جانور پر تعجب ہے جو ابھی ابھی ضامن پہاڑی کی چوٹی سے اترا
ہے اور مجھ پر ایک مسلمان کو قتل کرنے کا الزام لگاتا ہے حالانکہ میرے
ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے اسے شہادت کے شرف سے نوازا اور مجھے اس
کے ہاتھوں ذلیل نہ کیا۔ غصہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ انہیں
غنیمت سے حصہ ملایا نہ ملا۔ سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھ سے
سعید بن عبد بن ابی ہریرہ روایت کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ
سعید کا نام و نسب سعید بن عمرو بن ابی بن سعید بن عمرو بن سعید بن

۹۰ . حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هَجْرَةَ
بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَدَيْمًا وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا
بَابُ الْكَافِرِ يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ كَقَرَّبِ يَسْلِمُ
فَيَسْتَدِرُّ بَعْدَهُ وَيُقْتَلُ.

۹۱ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى
دَجَلَيْنِ يُقْتَلُ أَحَدُهُمَا الْأَخْرَبُ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ
يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ
عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْتَشْهَدُ.

۹۲ . حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ آيَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا اسْتَعْرَفَهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَسْأَلُكَ فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تَسْأَلُهُمْ
لَدَى رَسُولِ اللَّهِ تَقَالُ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ بِنِ قَوْسِ
فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَأَعْجَبًا لَوْ بَرَسَتْ
عَيْنَا مِنْ قُدْرَةِ مِرْيَضَانَ يَتَّبِعِي عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ
أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ وَلَعَرَّ بَعْضِي عَلَى يَدَيْهِ كَمَا
فَلَا أَدْرِي أَسْأَلُهُمْ لَمْ أَمْرٌ لَوْ يُسْأَلُهُمْ لَمْ يَكُنْ سُفْيَانُ وَ
حَدَّثَنِي السَّعِيدِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّعِيدِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ .

جہاد کو روزے پر ترجیح دینا۔

باب ۱۰ مِّنْ اخْتِابِ الْعَرَبِ وَعَلَى الصُّومِ .

۹۳. حَدَّثَنَا أَبُو مَحْدَةَ ثنا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ
الْبَكَّافِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ
لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ
الْعَنَاءِ وَفَلَمَّا وَفَّضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخْرَازَةَ
مُفِطِرًا الْيَوْمَ فَظَيَّرَ أَبُو أَصْحَى .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ
غزوات کے دوران روزہ نہیں رکھتے تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا وصال ہو گیا تو میں نے انہیں ایام عیدین کے سوا کبھی روزہ چھوڑتے
نہیں دیکھا۔

بَابُ الشَّهَادَةِ سَمِعْتُ سَوَى الْقَتْلِ
۹۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو
عَنْ سَبِيحٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهَادَةُ مَغْنَمَةٌ
الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغِيَاثُ وَصَاحِبُ

قتل کے سوا شہادت کی سات صورتیں اور ہیں۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید پانچ میں ۱۸۱۸، طاہون سے مرنے
والا ۱۲۰، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا ۱۲۰، پانی میں ڈوب جانے
والا ۱۲۰، دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا ۱۵۱ اور خدا میں حجاب

الْعَدَمُ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۹۵. حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

شہادت نوش کرنے والا۔
بشر بن محمد، عبد اللہ، عاصم، حفصہ بنت سیرین، حضرت
انس بن مالک سے راوی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
طاہون سے مرنے والے ہر مسلمان کے لیے شہادت

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ
اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ
دَرَجَةً وَكَلَّمَ وَعَدَّ اللَّهُ الْحَسَنَى وَفَضَّلَ اللَّهُ
السَّجَّادِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ إِلَى قَوْلِهِمْ غَفُورًا رَحِيمًا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے مزہ جہاد
کے پیچھے ہیں اور وہ کہ بلا غلامی اپنے مال یا جان سے جہاد کرتے ہیں۔
اللہ نے اپنے مال اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑھانے
والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ
نے جہاد والوں کو بیشیٹنے والوں سے بڑے ثواب سے فضیلت دیا ہے۔
سورۃ النساء آیت ۱۰۵، ۱۰۶۔

۹۶. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنًا فَجَاءَ بِكَيْفٍ لَكَبْهَا وَشَكَاهُ أَبُو
مَكْتُومٍ مَرْضَانًا فَأَقْرَأَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ .

حضرت برآ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت
الَّذِينَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت زین بن ثابت کو طلب فرمایا وہ شانے کی ایک ہڈی لے کر
بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور اس آیت کو لکھ دیا اور حضرت ابن
ام مکتوم نے (بوقت جہاد) اپنے نابینا ہونے کی شکایت کا ذکر کیا
تو یہ آیت اترا۔ لیسٹوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرارہ۔

۹۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَرَاءُ بْنُ
سَعْدَانَ الرَّهْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ

حضرت سہل بن سعد سادک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں اسے گیا اور ان کے سپرو

شَهَايبٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَأَيْتُ مَرُونََ
 بِنَ الْحَيْمِ جَانِبِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى
 جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَخْبَرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعُ عِدُونََ
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَجَلَّةُ هَذَا
 أَرَمَ مَلَكُوتِهِمْ وَهَوَّيْتُمْهَا عَنِّي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَطَعْتُ
 لِلْجِهَادِ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَاؤُكَ وَ
 تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي ذَلِكَ يَوْمٍ
 فَتَعَلَّتْ عَلَيَّ حَتَّى خِيفْتُ أَنْ تُرْحَضَ فَخِذِي حُمْرٌ سُرْمُحَةٌ
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَمْرًا وَجَلَّ عَيْرًا أَوْ لِي الضَّرْبِ

میں جا کر بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ
 نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے آیت لائیں
 فَقَالُوا هَذَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ کہ کتابت کرو
 ہے تھے اس آیت کو لکھنے کے دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ
 بھی حاضر بارگاہِ معلی ہو گئے اور دو بار رسالت میں عرض گزار ہوئے
 یا رسول اللہ اگر میں طاقت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا۔ یہ بیٹائی سے
 محروم تھے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ معظم پر یہ آیت نازل فرمائی
 اِنَّمَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ الْمُحَرِّضُ اس طاقت میرے ناتوان ہونے کا ہے اِنَّمَا
 لِي حُمْرٌ سُرْمُحٌ كَمَا نَزَلَ فِي حَتَّى خِيفْتُ أَنْ تُرْحَضَ۔ پھر پھر بیٹھا
 ہو گیا جب اللہ تعالیٰ نے عَيْرٌ أَوْ لِي الضَّرْبِ کا نزول فرمایا۔

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْمُورُ بْنُ عَمْرٍو
 حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ مَوْسَى بْنُ عَقَبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ النَّضْرِ أَنَّ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى كَتَبَ قَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيْتُمْهُمْ فَاصْبِرُوا ۚ

جنگ کے وقت صبر و استقلال سے کام لینا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط لکھا
 جس کو میں نے بھی پڑھا اس میں تحریر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ہے جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو صبر و استقلال سے
 کام لو۔

بَابُ التَّخْرِيفِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ -
 ۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْمُورُ بْنُ عَمْرٍو
 حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَاحِظُنِي فَإِذَا لَقِيْتُمْ جُرُومًا
 وَالْأَنْصَارَ يَجْعَلُونَ فِي فِدَاؤِهَا رِدْوَةً فَلَيْمَ يَكُنْ لَكُمْ بَيْتٌ مَعْلُونٌ
 ذَلِكَ لَكُمْ فَكُنَّا رَأَى مَا يَهْمُ مِنَ النَّصِيبِ وَالْجَوْرِ قَالَ
 قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الْآخِرَةِ فَاصْبِرُوا لِلْأَنْصَارِ
 وَالْمُهَاجِرَةِ ۚ فَقَالُوا أَمَجِيبِينَ لَنَا ۚ
 نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
 عَلَى الْجِهَادِ مَا يَقِينَا أَبَدًا

جہاد کی تخریب۔ اشارہ باری تعالیٰ ہے۔ اسے غیب کی خبر دینے
 والے نبی اسلاموں کو جہاد کی تخریب دو۔ (سورۃ الانفال آیت ۱۳)
 حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ صحیح سویرے سخت
 سردی میں صحابہ بنی و انصار خندق کھودنے میں مصروف ہیں۔ ان کے
 پاس غلام ہی نہیں جو یہ کام سرانجام دیتے۔ جب آپ نے ان کو دیکھا
 مشقت اور سبکِ خاطر فرمائی تو زبانِ سبک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے
 اسے اشارتِ راحت تو آخرت کی راحت ہے پس میرے انصار و مہاجرین کی
 مدد فرما۔ یہ سن کر صحیح رسالت کے پروفوں نے جو باعز میں کیا۔
 سے ایک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر
 دم بدم عزمِ جہاد اپنا رہے گا عمر بھر

بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
 جَعْدُ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

خندق کھودنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینہ منورہ
 کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنی بیٹیوں پریشانی سے باتے وقت

sunnahschool.blogspot.com

دعا ڈالنے کے لیے یہ شعر پڑھتے تھے۔ ایک گھنٹے میں محمد مصطفیٰ کے چار
وقف ہے۔ یہ زندگی ان کی فلاہی کے لیے ہے۔ یہ سعادت فرما کر شیخ رسالت کی
زبان مبارک پر اپنے پڑھنے کے لیے یہ الفاظ جاری ہو جاتے۔ اسے اللہ
بھلا نہیں مگر آخرت کی بھلائی ہے۔ **فصل دوم میں برکت فرمائی۔**

حضرت برائین مازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
بھی بھی اٹھا کر لے جاتے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ جوتے۔ اسے اللہ
خ **تورنگر دیتا ہدایت راہ حق طہی کہاں**

حضرت برائین مازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بھی مٹی ڈھونڈنے دیکھا اور وصول مٹی کے بادش
آپ کے شک مبارک کی سفید رنگت بھی نظر نہیں آتی تھی۔ اس وقت

آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے۔ اسے اللہ اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم
ماو ہدایت نہ ہاتھ۔ وہ صاف طور پر کہہ سکتے تھے اسے اللہ اللہ میں چھٹے ہیں
ہم ایک کھنڈ تھلا لیا اللہ جب دشمن سے ہمراہ اٹھا رہے ہوں تو میں ہدایت لے لیا۔
یہ لگ ہم پر بغیر کسی وجہ کے زیادتی کرتے ہیں جب وہ ہیں بہکتے ہیں تو ہم
جس کو جہاد میں کسی غلڈ نے شریک نہ ہونے دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوہ تبوک سے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاد میں واپس لوٹے نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تھے تو آپ نے فرمایا
بعض لوگ ہیں جو لوگ پیچھے پیچھے رہ گئے ہیں، حالانکہ وہ کسی گھائی یا
وادی میں جا رہے ہیں چھوڑنے والے نہیں مانیں کسی غلڈ نے ہوکا
ہے۔ موسیٰ نے یہ روایت اس سند کے ساتھ بیان کی، موسیٰ بن من
کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ نام بخدا کی
رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

راہ خدا میں روزہ رکھنا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو اللہ کا راہ
میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے
چہرے کو شکر برس کی مسافت کے برابر بڑھ کر
دے گا۔

يَعْرِفُونَ وَكَانَ الْحَدِيثُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَقُولُونَ الْعَرَابُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
وَيَقُولُونَ نَعْنُ الَّذِينَ بَاتُوا أَهْمًا وَعَلَى الْأَسْلَامِ مَا بَقِيَْنَا أَبَدًا
وَاللَّيْطُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ إِنَّكُمْ أَنْتُمْ الْأَخِيرُ
الْأَخِيرُ الْأَخِيرُ فَبَايَعُوا فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ.

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ وَيَقُولُ كَوْلَا أَنْتَ مَا لَهْتُمْ نِيَا.

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَقُولُ الْعَرَابُ وَقَدْ دَرَى الْعَرَابُ

بِيَأْسٍ بَطْنُهُ وَهُوَ يَقُولُ كَوْلَا أَنْتَ مَا لَهْتُمْ نِيَا وَلَا
تَكُنْ فَنَا وَلَا صَلْبِنَا مَا فَاتَزَلِ الشُّرُكِيَّةُ عَلَيْنَا وَكَيْفَ جِئْنَا
الْأَهْلَ أَمَانًا لَمْ يَكُنْ إِيَّاكُمْ إِنْ الْأَوْلَى لَكَ بِقَوْلِ الْحَكِيمِ
إِذَا آتَاكَ إِفْتِنَا آبَيْنَا.

بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُدُوُّ عَنِ الْغَزْوِ

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
أَنَّ كَثِيرًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سَلْمَانَ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَائِدٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ
إِنْ أَرَأَيْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ خَلَفْنَا مَا سَكَنَّا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا وَلَا وَهْرًا
مَعْرَافِيَةً حَبَسَهُمُ الْعُدُوُّ وَقَالَ هُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ وَابْنُ حَجْرٍ
عَنْ مَوْسَى بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ اللَّهُ الْأَوَّلُ الْأَصْحَمُ.

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَعْفَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خَبْرَةَ
أَنَّ جَدِّي قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَوَسَّيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ
أَنَّكَ سَمِعْنَا النَّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ تَوْفِيقًا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

باب ۱۲۰ فُضِّلَ التَّفَقُّتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

۱۰۵ - حَدَّثَنَا سُعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَلْفَقَ دَجِيمِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَاةَ خَزَنَةَ الْجَنَّةِ كُلِّ تَرْتِيبَةٍ بَابٍ أَفْأَلُ هَلُمَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْوَالِي فِي لَأَلْوِ عَالِيَةٍ كَقَالَ الْوَالِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَأَزَجْرًا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ .

۱۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَطَّارٍ عَنْ يَسَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلَى الْمَنْبِرَ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَشَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُقْتَلُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ شَرُّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا فَبَدَأَ بِأَحَدِهَا وَتَمَنَّى بِالْآخِرَى فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَبَاتِي الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ تَكُنْتُ عَنْهُ أَشَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُكَلِّمُ الْيَتِيمَ وَنَحْنُ النَّاسُ كَانَ عَلَى رُءُوسِهِمُ الْعَطِيرُ فَذَرَانَا مَسَّ عَرَسٌ وَجْهَهُ الرُّحْمَانُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ أَيْضًا أَوْ خَيْرٌ هُوَ نَدْفًا إِنْ الْخَيْرُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ وَرَأَتْ مَا حَلَمَتْ مَا يُنْبِتُ التَّرْبِيعُ مَا يُقْتَلُ حَبَطًا أَوْ يُلْعَقُ إِلَّا أَكَلَهُ الْخَوْرُ كُنَّا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ الشَّمْسُ فَتَلَطَّتْ وَبَاتَتْ كَعْرٍ رَلَعَتْ وَإِنْ هَذَا السَّأَلُ خَصِيْرًا ثُمَّ حُلُوًّا وَرَبْعًا صَاحِبُ السَّيْرِ لَيْسَ أَخَذَكَ بِحَقِّهِ فَجَعَلْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ الْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَمَنْ كَرَّ يَا خَدُّهُ بِحَقِّهِ نَالِ الْكَيْلِ النَّيِّ لَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ سَلِيْبٍ شَهِيْدًا يَوْمَ الدِّيْنَةِ .

باب ۱۲۱ فُضِّلَ مَنْ جَاهَدَ عَارِيًّا أَوْ خَلْفًا يَخْبِرُ .

۱۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُسَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي

راہِ خِدَائِمْ خَرَجَ كَسْنَى كِي فَضِيلَتِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو راہِ خدائیں وہی جہاد ہے جو جنت کے ہر دروازے کا منتہی ہے جنت میں داخل ہونے کے لیے اپنے مددگار کے ساتھ جہاد کرو جو کہ جہاد میں جہاد ہے یا رسول اللہ! پھر اس شخص کو کوئی خون نہیں ہوگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا۔ بیشک میں تمہارے متعلق ہوتا ہوں کہ میرے بعد زمین کی برکتیں تمہیں حاصل نہیں ہوں گی۔ پھر آپ نے دنیا کی نعمتوں کا ایک بعد دیگرے ذکر فرمایا تو ایک شخص کھڑا ہوا

کہ زمین گزارا ہوا، یا رسول اللہ! کیا غیر مال کے فدیے شہر آئے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ آپ پر وہی کا نزول ہو رہا ہے۔ پس تمام حاضرین اس وجہ خاموش ہو گئے گویا ان کے سروں پر پتھر بیٹھے ہیں۔ پھر آپ نے چہرہ خود سے پسینہ پونچھا، پھر فرمایا: میں نے ابھی سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ کیا وہ مال خیر ہے؟ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اور وضاحت کرتے ہوئے فرمایا، جو مال خیر ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ خیر بھلائی ہی لاتا ہے۔ جیسے موسم بہار کا سبزہ جو بعض اوقات مالدار کو ہلاک کر دیتا یا موت کے قریب پہنچا دیتا،

مساخاتے رہتا ہے پتھر کھانے والے کے لیے چرسے لیکن جب کوکھ اور ایش تو دھوپ میں چلا جائے، جنگال کے، اگر بار اور پشیاہ کرنے کے بعد پھر چرسے لگے۔ بیشک یہ دنیا کا مال میں شہا سبزہ ہے لیکن اچھا مالدار وہ مسلمان ہے جو مال کو حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے۔ پھر اسے راہِ خدا میں تمیروں اور مسکینوں پر بھی خرچ کرتا ہے اور جو مال کو حق کے ساتھ حاصل نہیں کرتا اس کا کھانے والے کی طرح ہے جو میری نہیں ہوتا اور اس کا مال قیامت نمازی کا سامان تیار کرنا اور اس کے گھر بار کی خبر رکھنا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو راہ کی راہ میں لڑے والے کے لیے مال فراہم کر دے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جس نے اللہ کی راہ میں لڑنے

sunnahschool.blogspot.com

وہاں کے گھر بار کی نیک نیتی سے خبر گیری کی تو وہ بھی خود جہاد کرنے
 واپس کی طرح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم ارہما سے مراجعت کے وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
 صلوات کے سوا اور کسی کے گھر لڑائی نہیں لے جاتے تھے۔ پوچھنے
 پر آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پر ترس آتا ہے کیونکہ اس کا سہانی قتل
 ہو گیا ہے جو میرے ہمراہ تھا۔
 جنگ کے وقت خوشبو لگانا۔

موسى بن النضر رضی اللہ عنہ نے جنگ یربلا کا ذکر کرتے ہوئے
 فرمایا کہ میرے والد ہریم (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے حضرت ثابت بن
 قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ اپنی رائیں کھولے ہوئے
 ٹوٹیل رہے تھے حضرت انس نے کہا، بچا جان، کیا چیز آپ کو ہمارے ساتھ
 جہاد میں جانے سے روک رہی ہے؟ فرمایا اسے جیسے! ابھی چلتا ہوں
 اور وہ صورت کی خوشبو ل رہے تھے۔ پھر وہ جاکر مجاہدین میں بیٹھ گئے اور
 لوگوں کی حالت کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جب دشمن ہمارے
 دورہ ہوتا تو ہم ڈٹ کر اس سے مقابلہ ہوتا کرتے لیکن ہم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس طرح تو نہیں لڑتے تھے جیسے تم لڑتے ہو تم
 جاسوسی کے دستوں کی فضیلت۔

حضرت ہارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جنگ اہزاب سے کچھ پہلے فرمایا کہ میرے پاس دشمن کی
 خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر بن عوف نے کہا، یہ غلام۔ پھر فرمایا میرے
 پاس کون کی خبر کون لائے گا؟ پھر حضرت زبیر بن عوف نے کہا، یہ غلام۔
 پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ہر نبی کا ایک حواری
 کیا ایک شخص کو جاسوسی کے لیے بھیجا جاسکتا ہے

حارث بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے خبر
 لانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا امدت راوی
 فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں بیجا جنگ خندق کی بات ہے، تو حضرت زبیر نے
 تیسک کہا۔ آپ نے لوگوں سے پھر پوچھا تو حضرت زبیر نے ہی تیسک کہا۔

رَمِدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَنْ جَهَرَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ عَزَا دَمَنْ
 خَلْفَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ عَزَا.

۱۰۸ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَمَّا بَدَأَ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ هَيَّرَ بِلَبِّهِ أَوْ سَلَّمَ
 الرَّاعِي أَوْ رَجُلًا فَيَقِيلُ لَنَا فَقَالَ إِنِّي أَرْتَمَعُ قَيْلًا
 أَخْرَهَا مَعِي.

بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ
 ۱۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّهَابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ
 بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي قَالٍ
 ذَكَرْتُ يَوْمَ الْبَلْعَمَةِ قَالَ لِي أَنَسُ ثَابِتُ بْنُ كَيْسٍ وَقَدْ حَسِرَ
 عَنْ ذَيْدِ بْنِ وَهْبٍ يَتَحَنُّطُ فَقَالَ يَا عَمْرُ مَا يَجْعَلُكَ
 لَا يَتَّبِعِي قَالَ أَلَا نَا يَا ابْنَ أَخِي وَجَعَلَ يَتَحَنُّطُ يَتَّبِعِي وَمَا
 التَّحَنُّطُ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ لِي الْحَدِيثَ بِيْتًا أَيْ كَيْفًا فَإِنَّ
 النَّاسَ فَقَالَ هَكَذَا عَنْ دُجُوبٍ وَمَا حَتَّى تُضَارِبَ الْقَوْمَ
 مَا هَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِئْسَ مَا عَزَاكُمْ أَفَرَأَيْتُمْ لَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ
 بَابِ فَضْلِ الْخَلِيعَةِ

۱۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَمْعَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 الشَّكْبَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْذِ أَيْ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا كَرِهَ قَالَ
 مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ
 بَابُ هَلْ يَبْعَثُ الظُّلَيْعَةَ وَحَدَاةً.

۱۱۱ حَدَّثَنَا صَدَقٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ
 الشَّكْبَرِ بِسَمِّ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَدَبَّرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ خَالَ صَدَقٌ أَظَنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَمَّا تَدَبَّرَ
 الزُّبَيْرُ ثُمَّ تَدَبَّرَ فَتَدَبَّرَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ تَدَبَّرَ النَّاسُ فَتَدَبَّرَ

الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَجْرٍ حَوَازِيًّا وَرَأْسَ حَوَازِيٍّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

بَابُ سَفَرِ الْأَنْثَيْنِ

۱۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَجْرٍ حَوَازِيًّا وَرَأْسَ حَوَازِيٍّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَارِيزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْخِيلُ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۱۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَجْرٍ حَوَازِيًّا وَرَأْسَ حَوَازِيٍّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي تَوَاصِي الْخَيْلِ.

بَابُ الْجِهَادِ مَا فِيهِ مِنَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ لِلْقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ نَابِغَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَقْعُدٌ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الرَّحْبُ وَالْمَنْعَرُ.

بَابُ مَنْ أَحْبَسَ كَرَمًا لِقَوْلِهَا لَعَالَى وَمِنْ رَبَاطٍ

۱۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ نَابِغَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَقْعُدٌ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الرَّحْبُ وَالْمَنْعَرُ.

آپ نے تمہاری بار در یافت فرمایا تو حضرت زبیر بن عوام سے کہنے والے تھے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک ہر نبی کا ایک حواری اسما ہذا ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے

دو آدمیوں کا بل کر سفر کرنا۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے وطن کو لوٹنے لگا تو آپ نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے فرمایا۔ اذان دینا بکیر کن اور جو تم میں سے بڑا موہوہ امامت کہے۔

گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک کے لیے جھلانی لکھی گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر و برکت وابستہ رہے گی۔

حضرت عروہ بن الجعد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں کہ آپ نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت کے لیے برکت وابستہ ہو کر رہ گئی اسے سلیمان نے بھی شہد حضرت

عروہ بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عروہ بن ابوالجعد سے اس کی روایت کی گئی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

جہاد ہمارا رہنا چاہئے اسیر خواہ نیک ہو یا بد۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک کے لیے وابستہ ہو کر رہ گئی ہے۔

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں پر جھلانی قیامت تک کے لیے لکھی گئی ہے نیز اجر و ثواب اور مال غنیمت۔

جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاد

الْخَبَلِ

۱۱۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَالرَّبِّي سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ مِنِّي حَتَّى بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدَّقًا بِوَعْدِهِ فَإِنْ شَبَعَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَرَدَّتْ دُيُوبُهَا فِي مِيزَانِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

یا ایہ اسم القریب والجرار۔

۱۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا كَثِيبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَارِزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَالرَّبِّي سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ مِنِّي حَتَّى بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدَّقًا بِوَعْدِهِ فَإِنْ شَبَعَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَرَدَّتْ دُيُوبُهَا فِي مِيزَانِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

أَبُو قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَالرَّبِّي سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ مِنِّي حَتَّى بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدَّقًا بِوَعْدِهِ فَإِنْ شَبَعَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَرَدَّتْ دُيُوبُهَا فِي مِيزَانِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَمِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ سَهْلٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَنَا وَالرَّبِّي سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ مِنِّي حَتَّى بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدَّقًا بِوَعْدِهِ فَإِنْ شَبَعَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَرَدَّتْ دُيُوبُهَا فِي مِيزَانِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَنَا وَالرَّبِّي سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ مِنِّي حَتَّى بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدَّقًا بِوَعْدِهِ فَإِنْ شَبَعَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَرَدَّتْ دُيُوبُهَا فِي مِيزَانِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

کے لیے گھوڑے باندھنے کا حکم دیا ہے (سورۃ الانفال: آیت ۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا یا اونٹ یا اس کے ساتھ جانور لے کر جہاد کرنے کو کہا کہ وہ کھانے کی غرض سے ہو تو اس گھوڑے کا کھانا، پیانا، بید اور پیشاب کرنا، قیامت کے روز (ثواب کی شکل میں) اس پر رکھنے والے، کے میزان میں ہوں گے۔

گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا۔
عبداللہ بن الوقارہ، اپنے والد محرم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور الوقارہ اپنے بعض ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے، جو اعزاز باندھے ہوئے تھے اور الوقارہ غیر محرم تھے تو ان کے دیکھنے سے پہلے ساتھیوں نے ایک گور خر دیکھا لیکن اس سے کچھ نہ کہا جب الوقارہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہوئے، اس کا نام حوادہ تھا اور اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا۔ انہوں نے انکار کیا، آخر کار انہوں نے خود کیا اور اس پر حملہ آور ہوئے تو اس کی گونچیں کاٹ دیں۔ پھر ذبح کر کے، اس میں سے انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے کھایا اور اسے جل پڑے۔ جب وہ آپ تک جا پہنچے اور واقعہ عرض کیا تو سرکارِ مدینہ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس ابوالواہب عباس ابن سهل، یہ اپنے والد ماجد سے، وہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا یا اونٹ یا اس کے ساتھ جانور لے کر جہاد کرنے کا نام لکھنا۔

حضرت مساذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار ہوا، جس کو تغیر کتے تھے آپ نے فرمایا، اسے معاذ بھیجا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں عرض گزار ہوا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس

تھے اور وہ الوقارہ غیر محرم تھے تو ان کے دیکھنے سے پہلے ساتھیوں نے ایک گور خر دیکھا لیکن اس سے کچھ نہ کہا جب الوقارہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہوئے، اس کا نام حوادہ تھا اور اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا۔ انہوں نے انکار کیا، آخر کار انہوں نے خود کیا اور اس پر حملہ آور ہوئے تو اس کی گونچیں کاٹ دیں۔ پھر ذبح کر کے، اس میں سے انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے کھایا اور اسے جل پڑے۔ جب وہ آپ تک جا پہنچے اور واقعہ عرض کیا تو سرکارِ مدینہ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس ابوالواہب عباس ابن سهل، یہ اپنے والد ماجد سے، وہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا یا اونٹ یا اس کے ساتھ جانور لے کر جہاد کرنے کا نام لکھنا۔

کتاب النبی والرسول

sunnahschool.blogspot.com

أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ لَهُ بِهِ شَيْئًا فَعَلَّمَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلًا أَبَشَرًا بِهِ النَّاسُ قَالَ لَا تَبْشُرُوهُمْ فَيَشْرِكُوا ۱۲۱

۱۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَةَ بْنِ شَيْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فَرَسٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَيُّهَا لَمْ يَمُدُّ دُبَّ فَعَالَ مَا رَأَيْنَاهُ مِنْ فَرَسٍ دَانَتْ بِوَجْدَانَاهُ لِبَحْرًا ۱۲۲

کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان میں جو شرک نہ کرتا ہوا سے مذاہب نہ دے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں؟ فرمایا، یہ خوشخبری نہ سننا اور نہ سنا ہی پر بس کر جائیں گے (اور نیک اعمال چھوڑ دیں گے) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک دن کچھ خطرہ محسوس ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مستعار لیا جس کو منسوب کہتے تھے۔ وہ اسی پر آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے اس (گھوڑے) کو دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے۔

حضرت طمر بن محرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ گھوڑا ہترین اٹری تھا۔ دوسری روایت کے مطابق بہت سست رفتار تھا اور کسی کو اپنے اوپر سوار نہیں ہونے دیا کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطرے کی اس رات میں اس گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے کان بھی نہ ہلکے اور اس کے اندر حیرت انگیز رفتار پیدا ہو گئی تھی جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔ واقعی وہ گھوڑا بہت تیز رفتار ہو گیا تھا اور اس واقعے کے بعد کئی گھوڑا اس سے سبقت نہیں لے جاسکتا تھا۔ یہ محبوب پروردگار کے ساتھ نسبت قائم ہو جانے کی برکت ہے۔ سبحان اللہ جس چیز کو ان سے نسبت ہو جاتی ہے وہ اپنی ہم جنس چیزوں سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ خدائے ذوالنہیں ہمیں بھی اپنے محبوب کی سچی نسبت مرحمت فرمائے، آمین۔ یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ اور ۲۸۸ کے تحت بھی ہے۔

بَابُ مَا يُذَكِّرُهُنَّ سُوءَ الْفَرَسِ ۱۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِمَا الْكُفْرُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالذَّارِ وَالنَّارِ ۱۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ فِي بَابِهِ هُوَ سَأَلَ بَنِي سَعْدِ بْنِ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الْكُفْرُ فِي شَيْءٍ مِنْ بَيْتِ الْمَرْءِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ

بَابُ الْخَيْلِ لِثَلَاثَةٍ ذِكْرُهُ تَعَالَى وَالْخَيْلُ وَالْيَعَالُ وَالْحَمِيرُ لِكُرْبِهِمْ هَادٍ رِأْيُنَا ۱۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں۔

حضرت سالم بن عبد اللہ بن طمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے:

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ خوبست گھوڑے، عودت اور کھڑکیں چیزوں میں ہوتی ہے۔

حضرت سہل بن سعد سادک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خوبست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت، گھوڑا اور رہنے کی جگہ (گھر) ہے۔ گھوڑا رکھنے کے مقاصد میں نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور گھوڑے اور خیر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے۔ (سورۃ النمل، آیت ۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین قسم کے ہیں: ایک وہ جن

sunnahschool.blogspot.com

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَيْلُ لَيْلَتِي
 يَرْجُلُ أَجْرٌ وَيَرْجُلُ يَسْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وَذُرٌّ قَاتَا الَّذِي
 لَمْ أَجْرُ كَرَجُلٍ رَبَّطَهَا فِي سَيْبِلِ اللَّهِ فَاطَالَتْ فِي مَرْجٍ
 أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ السَّرْحِ أَوْ
 الرِّوْحَةِ كَانَتْ لَمْ أَحْسَنَتْ وَكُرَّ أُنْهَأَتْ طِيلِهَا
 فَاسْتَبَتْ سُرٌّ أَوْ سُرٌّ فَهِيَ كَانَتْ أُنْهَأَتْ وَأَنْهَأَتْ حَسَبَاتٍ
 لَمْ دَلُّوا أَنْهَأَتْ بَنِي كَثْرَتِ يَمْدٌ وَلَعَبْرَةٌ أَنْهَأَتْهَا
 كَانَتْ ذَلِكَ حَسَبَاتٍ بَنِي وَرَجُلٌ رَبَّطَهَا كُفْرًا وَرِعَاوًا وَ
 نَوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَرَفَعِي وَرَفَعِي ذَلِكَ وَمَسَّيْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمْرِ فَقَالَ مَا أَشْرَأَ عَلَيَّ
 فِيهَا إِلَّا هِدْيَةُ الْأَجِيَةِ النَّجَائِمَةِ الْعَاذَةُ كُنْتُ يَحْمَلُ
 مَشْقَالٌ ذَرِيَّةٌ خَيْرًا يَرَاهُ وَمَنْ يَحْمَلُ مَشْقَالٌ ذَرِيَّةٌ
 كَثِيرًا يَرَاهُ .

میں آدمی کے لیے اجر ہے . دوسرے وہ اس میں آدمی کی پردہ پوشی ہے
 تیسرے وہ حیر آدمی پر بوجھ ہیں . وہ گھوڑا آدمی کے لیے باعث اجر
 ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے بلا جو ابھر کسی چراگاہ یا باغ
 میں چرنے کے لیے لمبی سی رتی سے باندھ دیا جو ریس اس چراگاہ یا
 باغ میں جہاں تک وہ رتی پہنچے گی اس کے مطابق مالک کو نیکیاں
 ملیں گی . اگر وہ اپنی رتی توڑ کر ایک دو ٹیلے پر بے چلا جائے تو اس
 کی لید اور قدموں کے سب سے ٹھوسے دانے کو نیکیاں ملیں گی .
 اگر وہ کسی نریا دیہات کے پاس سے گزرے اور اس کا پانی پلے اگرچہ
 مالک کا ارادہ پانی پانے کا نہ ہو تب بھی یا اس کی نیکیوں میں شمار
 ہوگا . حیر آدمی غزوہ یا بار بار کاری کے باعث گھوڑا پائے یا مسلمانوں
 کی مدد میں تو ایسا گھوڑا اپنے مالک پر بوجھ ہوگا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے گھسے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے
 فرمایا کہ اس بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا ہے لیکن یہ آیت بر حوزہ
 برابر لینی کہے تو اسے دیکھے گا اور جو ذمہ برابر لینی کہے وہ اسے دیکھے گا .
 (سورہ الزلزال آیت ۸۷) یہ اس حکم کی جامع ہے .
 جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا .

بَابُ ۹۲ مَن حَرَبَ دَابَّةً غَيْرَ
 فِي الْعَزْوِ .

۱۲۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو
 التَّوَيْلِ النَّخَعِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَرِيَّ
 فَقُلْتُ لَكَ حَدِيثِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ مَعَاذِي فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 میں کسی سفر میں حبیب پروردگار کے ساتھ تھا . ابو عقیل فرماتے ہیں
 کہ معلوم نہیں وہ سفر غزوہ کے لیے تھا یا عمرہ کے لیے . جب ہم وہاں
 لوٹے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو اپنے اہل و عیال

قَالَ أَبُو عَقِيلٍ لَدَا فَرَسِي مَن وَفَاؤُنَا لَا فَهَقَانَا أَكَلْنَا
 كَالِ الْبَيْتِ عَلَى اللَّهِ تَكْبِيرًا وَتَكْبِيرًا مِنْ أَحَبِّ أَنْ يَكْتُمَ جَدَّ
 إِلَى أَهْلِهِ فَلْيُعْجِلْ قَالَ جَابِرٌ فَاقْبَلْنَا وَأَنَا عَلَى حِمْلِي
 فِي أَرْضِ مَكٍّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ وَالنَّاسُ خَلِينِي فَبَيَّنَّا أَنْكَذَلِكَ
 إِذَا لَمْ عَلَى فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ
 اسْمُكَ فَضْرًا بِنَا يَسُوْطُهُ صَرْبَةٌ فَوَثَبَ الْبَيْعُ
 مَكَدَةً فَقَالَ أَتَيْتُمُ الْجَمَلُ تَلَّتْ نَعْمَ فَكَيْتَا قَدْ مَنَا
 الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ

کے پاس چلنا چاہتا تھا . تم اسے چلنا چاہو . حضرت جابر
 فرماتے ہیں کہ ہم وہاں لوٹنے لگے اور میں اپنے سپاہی ماسی سرخ اوش
 پر سوار تھا اس کے جسم پر داغ کوئی نہ تھا . لوگ مجھ سے پیچھے رہ گئے
 اور میں آگے آگے جا رہا تھا کہ میرا اونٹ کھڑا ہو گیا . پس نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اسے جابرا ! اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھ لو . پھر اپنے
 اس کے جسم پر ایک کوٹا مارا . تو اونٹ اچھل کر چل پڑا . پھر فرمایا : کیا
 تم نے یہ اونٹ چھینا ہے . میں نے اثبات میں جواب دیا . جب ہم
 مدینہ منورہ پہنچے تو آفتاب نبوت اپنے ماہ پاروں کے مجھ میں

sunnahschool.blogspot.com

فِي طَوَّافَاتٍ اصْحَابِهِمْ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ وَنَعَقْتُ الْجَمَلُ
فِي نَائِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لِمَ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَّبَهُ فَعَمَلُ
يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَعْمَلُ الْجَمَلُ حَمَلَنَا لِمَتِ الشَّيْ
سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَيِّمُ آذَانِي مِنْ ذَهَبٍ فَتَقَالَ
أَعْطَوْهَا جَابِرًا حَقْرًا قَالَ اسْتَوْفَيْتِ الثَّمَنَ قُلْتُ
يَعْمَلُ قَالَ الثَّمَنُ الْجَمَلُ لَكَ .

باب ۹۵ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّائِبَةِ الصَّحِيَّةِ وَالْفَحْوَلَةِ
مِنَ الْخَيْلِ وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلْفُ
يَسْتَجِيبُونَ الْفَحْوَلَةَ لِأَنَّهَا جَرِي وَأَجْرٌ .

۱۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ
يَلْمِزُ بَيْنَهُ فَرَسٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَسًا فِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مُدْرَبٌ فَكَرِيمَةٌ وَقَالَ مَا
رَأَيْتُ مِنْ فَرَسٍ وَإِنْ وَجَدْنَا نَأْتِيَهُمْ .

باب ۹۶ بَرَكَاتِ الْفَرَسِ
۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَبِيدُ بْنُ شَيْخٍ عَنْ أَبِي سَامَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْفَرَسَ سَهَابًا وَإِلْحَابًا حَبِيبًا
سَهَابًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسَمُّونَ الْخَيْلَ وَالْبَرَادِيْنَ مِنْهَا
يَعْرَبُونَ وَالْخَيْلَ وَالْبَعَالَ وَالْحَمِيرَ لِيُرَكَّبُوا هَذَا وَذَلِكَ
لَا تُكْرَهُ مِنْ تَمَرِينَ .

باب ۹۷ مَنْ قَادَ آجَنَةً غَيْرَهُ فِي الْحَرْبِ .

۱۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَجُلٌ يَلْبَسُ إِثْرَ ابْنِ عَابِدٍ أَقْرَبَهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ
لَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبْرَأِ إِنْ هَوَانِي
كَأَنِّي أَهْرَمْتُ رُمَاهُ وَإِنَّا لَنَأْتِيْنَا هُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ
فَانْفَرْنَا مَرًا قَاتِلِ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الذَّنَابِ وَاسْتَقْبِلُونَا

مسجد نبوی کے اندر داخل ہوئے۔ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر
ہوا اور اونٹ کو میں نے بلاط کے ایک گوشے میں باندھ دیا۔ پھر میں
عرص گزار ہوا کہ اب یہ اونٹ آپ کا ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور
اونٹ کے گرد بچرتے ہوئے فرمایا: یہ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کے بعد چند اونٹ سونا میرے پاس بھیجا اور فرمایا کہ یہ جابریوں
دینا۔ پھر مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں پوری قیمت مل گئی ہے؟ میں نے عرض
کیا، ہاں۔ فرمایا: قیمت اور اونٹ دونوں تمہیں دے

شہر ریحان پور اور زرگھوڑے پر سواری کرنا۔ راشد بن سعد فرماتے
ہیں کہ ہمارے اسلاف نے جانور پر سواری کرنا زیادہ پسند کرتے تھے
کیونکہ وہ زیادہ جری اور دیر جوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ
منورہ میں خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار لیا جسے مندوب کے نام
سے پکایا جاتا تھا۔ فرمایا: میں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور اس
گھوڑے کو ہم نے دریا کی طرح تیز رفتار پایا۔
مالِ غنیمت میں گھوڑے کا حصہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں گھوڑے کے دو حصے اور اس کے
سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ غنیمت میں گھوڑوں کو حصے کا خواہ عربی گھوڑے ہوں یا ترکی کیونکہ
ارشاد باری تعالیٰ ہے: گھوڑے اور خیر اور گدے سے تاکہ تم ان پر سواری
کرد (سورۃ النمل، آیت ۸) اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کا حصہ نہیں لگایا

میدان جنگ سے دوسرے کے جانور کو لے جانا۔

حضرت برابن مازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنگ حنین میں
میں کیا آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟
جواب دیا: لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے تھے۔ قبیلہ ہوازن
کے لوگ اگرچہ بڑے تیز انداز تھے لیکن جب ہم ان سے سر کر آ رہے تھے
بھاگ نکلے۔ اب مسلمان مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انہوں نے تیروں
سے ہمارے سینوں کو چھلنی کرنا شروع کر دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وہم نہیں دوڑے اور بے شک میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے سفید پتھر پر سوار تھے اور بیشک ابوسفیان بن حارث نے اس کی نگاہ پر رکھی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب جیسے سردار کا تخت ہجرت ہوں۔

حانقہ کے رکاب تسمے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے قدم مبارک اڑھنی کی رکاب میں رکھتے اور وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تو ذرا حملیفہ کی مسجد کے پاس سے آپ اعرام باندھتے۔

گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس حالت میں ملے کہ آپ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے، اس پر زین بھی نہ تھی اور تھوڑا آپ کی گردن میں ٹک رہی تھی۔

ست رفتار گھوڑا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مدینہ منورہ والوں کو خطر محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو ست رفتار تھا، یا اس میں سستی تھی جب آپ وہیں تشریف لائے تو فرمایا: ہم نے تو تمہارے گھوڑے کو دیار کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔ پس اس کے بعد اس گھوڑے سے کوئی سبقت نہ لے جا سکا۔

گھوڑوں کی دوڑ کرانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بلان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدحائے ہونے گھوڑوں کی دوڑ کو خفیاً سے حنیفہ الوداع تک کروائی اور فریتر بیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ حنیفہ سے ندین تک۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ گھوڑے دوڑانے والوں میں سے ایک میں ہوں۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حنیفہ اور حنیفہ کے درمیان پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے جبکہ حنیفہ اور ندین کا فاصلہ ایک

بالتفہیم فاما رسول الله صلى الله عليه وسلم فلو
يَبْرُ فَتَدْرُ رَأَيْتَهُ وَرَأَيْتَهُ لَعَلِّي بَطْلِيْبِ الْبَيْضَاءِ وَرَأَيْتَهُ
أَبَاسْفِيَانَ أَخَذْتُ بِلِجَامِهَا وَالتَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ - أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ - أَنَا ابْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

باب ۹۸ الرِّكَابِ وَالْعُرْنِ لِلدَّائِبَةِ

۱۲۹ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ
عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَجُلًا فِي الْعُرْنِ
اسْتَوَتْ بِهَا تَبَتُّةٌ فَابْتَدَأَ أَهْلَ مَنْ عِنْدَهُ مَسْجِدَ ذِي الْحَلِيقَيْنِ.

باب ۹۹ رُكُوبِ الْفَرَسِ الْعَرَبِيِّ

۱۳۰ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَدُوٍّ حَدَّثَنَا حَتَّابٌ عَنْ شَاكِبٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ شَدَّادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى فَرَسٍ عَرَبِيٍّ مَا عَلَيْهِ سُرُجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ.

باب ۱۰۰ الْمَرَبِ مِنَ الْقَطُوفِ

۱۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَاقِلِ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ
زَيْدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ كَرَعُوا مَرَّةً كَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِي أَبِي طَلْحَةَ كَانَ يَقْطَعُ أَوْ كَانَ
فِيهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا
بِحَرٍّ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى.

باب ۱۰۱ السَّبَبِ بَيْنَ الْخَيْلِ

۱۳۲ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا هَمَّ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَيْبَةَ الْبُودَاعِ
وَأَخْرَجَ مَا لَمْ يَنْتَهَ مِنَ الثَّيْبَةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ وَهَيْمًا أَخْرَجَ قَالَ عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ قَالَ سَفْيَانُ بَيْنَ الْحَفْيَاءِ
وَالثَّيْبَةِ الْبُودَاعُ حَمْسَةٌ أَمْيَالٌ أَوْ سِتٌّ وَبَيْنَ ثَيْبَةَ

إلى مسجد بني زريق ميل.

يَابِتُ إِضْمَارُ الْخَيْلِ لِلتَّبِقِ

۱۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
تَاخِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تَضُرَّ وَكَانَ أَمْدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ
إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَمَّا كَانَ سَابِقَ
بِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَمْدٌ أَغَايِبَةٌ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْوَجْدُ.

يَابِتُ غَايِبَةُ السَّبِقِ لِلْخَيْلِ الضَّرَّةُ

۱۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مَعْمُورُ بْنُ
حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ مَرْثُومِ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ تَاخِرِ بْنِ
عَمْرِ قَالَ سَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أَضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْخَنْبِيَاءِ وَكَانَ
أَمْدُهَا ثِنْتَيْتَةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمَ سُمِّيَ فَكُمُ كَانَ بَيْنَ
ذَلِكَ قَالَ يَسْتَمُّ أَمْيَالٌ أَوْ سَبْعَةٌ دُسَابِقُ بَيْنَ
الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تَضُرَّ فَارْسَلَهَا مِنَ ثِنْتَيْتَةِ الْوَدَاعِ
وَكَانَ أَمْدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكُمُ بَيْنَ
ذَلِكَ قَالَ مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ إِنَّ عُمَرَ مِمَّنْ
سَابِقَ فِيهَا.

يَابِتُ نَاقَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
أُرِدُّنَ الْيَقُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَةً عَلَى الْغَضْرِ أَوْ دَا
قَالَ الْبُسْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَّابٌ لِلْغَضْرِ أَوْ
۱۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْمُورُ بْنُ

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ قَامٍ سَمِعْتُ أَنَا يَقُولُ
كَانَتْ نَاقَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتْ لَهَا
الْغَضْبَاءُ

۱۳۶ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْحِقَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ
حَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً
سَمَّيْتُهَا الْغَضْبَاءَ لِأَنَّهَا سَمِيَتْ قَالَ حَمِيدٌ أَوْلَاكَ وَتَسْبِقُ لِحَاةِ
أَعْرَابِيٍّ عَلَى كَعْبٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

میل ہے۔
دور پختنے کے لیے گھوڑا تیار کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ میں سے نبی زریق کی مسجد تک کروائی اور حضرت عبداللہ بن عمر نے بھی اس گھوڑوڑ میں حصہ لیا تھا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ائمہ سے مراد قنایہ، اہل انبار اور آخری حد ہے، جیسا کہ سورہ احقاف میں کَانَ عَلَيْنَا مِنَ الْأَمْدِ كَمَا كَهْرٌ وَوَرْدٌ كَمَا مَدَّ مَقْرٌ كَرْنَا۔

بہت سے روایات ہیں

تاخیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ کروائی، ان کے معاد ہونے کا مقام حقیقی تھا انہیں پہنچنے کی جگہ غنیۃ الوداع تھی۔ بین الوداع اس وقت تک کہ انہوں نے موٹی سے پوچھا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا پھر ایسا تھیں اور پھر غیر تربیت یافتہ ان تیز گھوڑوں کی دوڑ بھی کروائی گئی جو غنیۃ الوداع سے روانہ کیے گئے اور ان کے پہنچنے کی جگہ نبی زریق کی مسجد تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا، ایک میل کے لگ بھگ۔ حضرت ابن عمر نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

بہت سے روایات ہیں

قصصاً کا ذکر۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ کا نام ہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ قصو اور سرور دو عالم نے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا، حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ رحمت دو عالم نے مسید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ناقہ کا نام غضبہ تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ غضبہ نامی سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی۔ تمیز داری فرماتے ہیں کہ سبقت لے جانے کے قریب بھی نہ پھٹکتی تھی۔ پس کوئی ناقہ سوار اعرابی آیا اور اپنی اونٹنی غضبہ سے آگے نکال لی۔ مسلمانوں

حَتَّى مَرَّ فَدَخَلَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنْ
الدُّنْيَا إِلَّا وَصَعًا طَوْلَهُ، مَرَّ مِنْ عَنَّا حَقًّا مِنْ تَكْلِيفِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بَابُ بَغْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءُ
قَالَ النَّسِيُّ وَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ أَهْدَى مَلِكٌ أَيْلَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءً .

۱۳۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
الْخَارِثِ قَالَ مَا تَرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
بَغْلَةً الْبَيْضَاءُ وَبِإِلَاحَةٍ وَأَرْهَمًا تَرَكَلَهَا صَدَقَةً .

۱۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَمْرٍَا وَكَيْتُمْ بِهِ مَرَّحَتَيْنِ قَالَ لَا
وَاللَّهِ مَا وَدَّعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَلِكُنْ وَوَدَّعْتُ
سُرْعَانَ النَّاسِ فَلَظِقَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبِيلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْخَارِثِ
أَخْبَرَنَا بِإِجْمَاعِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذُوبٌ . أَنَا أَبُو عَبْدِ الْمَطْلِبِ .

بَابُ جِهَادِ الرِّجَالِ .

۱۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ
ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ لِحَبَابِ الْجَاهِدِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ .

۱۴۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
يُهْدَاؤَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرٍَا عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَأَلَتْ بِسَاءً عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ يُعْمَرُ الْجِهَادُ الْجَاهِدُ

بَابُ عَزْرِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ .

پر یہ حرکت بڑی شان گوری۔ صحیح کتاب کو بھی ان کی تامل علی معلوم ہوئی تو فرمایا
اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ جب وہ دنیا میں کسی کو بلند کرتا ہے تو پھر اسے نیچے لگا
گذا کرتا ہے حضرت انس نے نبی کریم سے اس حدیث کو تفصیل کے ساتھ یہ روایت
رسول خدا کا سفید نچر۔ اس کی حضرت انس نے روایت کی ہے اور وہ سفید
فرماتے ہیں کہ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید نچر
کے طور پر دیا تھا۔

حضرت عمرو بن مارتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ترک نہیں چھوڑا تھا سوائے ایک سفید نچر
بہتیار اور کچھ زمین کے اور انہیں مسلمانوں کے لیے بطور صدقہ
چھوڑا تھا۔

حضرت برابن غائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ان کے کسی شخص نے پوچھا، اے ابو ہریرہ! کیا جنگ جنین میں آپ حضرات نے
پیٹھ دکھائی؟ انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں بھاگے، ان بعض جلد باز لوگ بھاگے تو انہیں جواز نے انہیں تیروں
پر رکھا۔ حبیب پروردگار اپنے سفید نچر پر جلوہ افروز تھے، جس کی نگاہ
حضرت ابو سفیان بن مارتھ نے تمام رکھی تھی اور ہارنی برتنی کی زبان
مبارک سے بار بار یہ الفاظ انا جود ہے تھے۔ میں نبی ہوں اس میں کوئی
جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب پیچھے سرکار کا تخت چلے ہوں۔

عقد تہوں کا جھاگنا۔

آم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے اجازت طلب کی تو آپ
نے فرمایا، تمہارا جھاگ ہے۔ عبداللہ بن الوئید، سفیان، مسدد وغیرہ
یہی اس کی روایت کی ہے۔

آم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جہاد نسواں کے
بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے اشارہ
فرمایا، عورتوں کے لیے بہترین جہاد حج ہے۔

عورتوں کا بحری جہاد۔

sunnahschool.blogspot.com

۱۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ سَمُرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَمُرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَسَيَّرَ عَلَيَّ ابْنَةَ مِلْحَانَ فَأَتَاكَ بِعَدَهَا فَمَرَضَكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَأْسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرُكِبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَيْلِ اللَّهِ مِثْلَهُمْ مِثْلُ الْمَلَكِ عَلَى الْأَسْتِزَةِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ وَمِمَّ ذَلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَتْ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَدْلِيِّينَ وَكُنْتِ مِنَ الْأَجْرِيِّينَ قَالَ أَلَسْتُ فَتَخْرَجِينَ عِبَادَةَ بَنِي الْعَبَّاسِ فَكَرِهْتِ الْبَحْرَ مَعَ بَنِي قُرَيْشٍ فَكُنْتِ قَفَلَتْ مَا كِيبَتْ دَأْبَتْهَا فَكَرِهْتِ بِهَا نَسَقَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ

بابُ حَمَلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ وَدُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ
۱۳۲- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الرَّزَّازِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَدُوَةَ ابْنَةَ الرَّزَّازِيِّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بِنْتُ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَدْلَةَ حَكَمَةَ

حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَخْرُجَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ يَخْرُجُ مَعَهُمَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ بَيْنَنَا فِي نَزْوٍ عَدَاةً فَخَرَجَ مَعَهُنَّ فَخَرَجَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَنْزَلَ الْجَبَابُ
بابُ عَنِّ وَالنِّسَاءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرَّجَالِ
۱۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر حبشہ انروز ہونے تو ایک لگا لگا اور سو گئے) پھر چھٹے تو انہوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسیا ہے؟ فرمایا، میری امت کے کچھ افراد راہِ خدا میں اس سبز سمندر پر سواری کر رہے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہیں۔ عرض گزار ہو میں، یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمائے۔ آپ نے دعا کی، اے اللہ! اے ان میں شامل فرمائے۔ آپ پھر سو گئے اور پھر چھٹے اور پھر اسی طرح پوچھا گیا، تو آپ نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ انہوں نے انتہائی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، مجھے اس گروہ میں شامل فرمائے۔ فرمایا، تمہارا شمار پہلے گروہ میں ہے نہ کہ دوسرے میں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت سے نکاح کر لیا۔ پھر یہ (حضرت معاویہ کی بیوی) بنت کرقظہ کے ہمراہ بحری سفر پر نکلیں۔ جب واپس لوٹیں تو اپنے جانور پر سوار ہونے لگیں، لیکن اس سے گر پڑیں اور جاں بحق ہو گئیں۔

دوسری بیویوں کو چھوڑ کر ایک کو جہاد میں ساتھ لے جاتا۔

فروہ بن زبیر، سعید بن مسیب وعلقمہ بن وقاص وعبید اللہ بن عبد اللہ، ان چاروں حضرات نے احادیثِ مائشہ بیان کی ہیں ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی انفرادی مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام نکل آتا۔

اس کو ساتھ لے جاتے۔ ایک غزوہ کے لیے جاتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا، پس تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ میں نکلی اور یہ پرچے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے۔

عورتوں کا مردوں کے ساتھ ہو کر جہاد کرنا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگِ اُحد میں

لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو گئے تو میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ دونوں نے اپنے دامن سینے جوئے میں اودھیں ان کے پیروں کی بازیابی دیکھ رہی تھیں۔ دونوں اپنی پیٹھ پر پانی کی مشک لاتی ہیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلائی تھیں۔ پھر لوٹ جاتیں اور مشکیزے بھر کر لاتی ہیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلاتیں۔

جہاد میں عورتوں کا مردوں کے لیے مشکیں بھر کر لانا۔

قلیب بن ابیہک روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی مستورات میں کچھ چادریں تقسیم کی تھیں۔ ایک چادر باقی بچ رہی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا، اے امیر المؤمنین! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے حرم میں ہے۔ ان کی مراد ام کلثوم بنت علی سے تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ام کلثوم علیہا السلام صاحبہ السلام کا الی اللہ علیہا السلام میں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور یہاں سے بھی زیادہ عجب و اہم ہے کہ جنگ احد میں جہاد کے لیے مشک بھر کر لاتی تھیں۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہاں تشریح سے سینا مراد ہے۔

میدان جہاد میں عورتوں کا زخمیوں کی مرہم چھی کرنا۔

ربیع بنت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پیاسوں کو پانی پلاتے، زخمیوں کی مرہم چھی کرتے اور شہداء کو اٹھا کر مدینہ منورہ میں پہنچاتے تھے۔

عورتوں کا زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اٹھا کے جانا۔

حضرت ربیع بنت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں جاتے تھے۔ قوم کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے نیز زخمیوں اور اورقتل ہو جانے والوں کو مدینہ منورہ پہنچاتے تھے۔

جسم سے تیر نکالنا۔

عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ أَهْرَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ عَيْشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سَلِيمٍ وَ إِهْمَا لَشَيْخَرَتَانِ أَرَى خَدَمَهُمَا سَوْقِيهَاتِنَّ مِنَ الْقَرَبِ وَقَالَ عُمَرُ تَغْلَبَانِ الْيَرْبَابِ عَلَى مَتْرُيْهِمَا كُنَّ تَعْرِغِيهِ فِي أَهْوَاؤِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرَجَعَانِ فَتَلْبَسَانِ كُنَّ تَجِيحَانِ فَتُعِي غَارَهُمَا الْكُفْرَاءِ الْقَوْمِ .

باب حمل النساء القرب الى الكاين في الغزو .

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ تَعْلِيْبَةُ بِنْتُ أَبِي مَالِكٍ ابْنُ عَمْرِو ابْنِ الْخَطَّابِ قَسَمَ مَرُوطًا بَيْنَ بِنَاتِهِ مِنَ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ قَبْلِي مِرْطًا حَيْدُ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ مَنْ عِنْدَ كَابِيَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطَا هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا لِي بِأَنْ أَكْفُرَ بِمَا كَفَرُوا بِكَ يَا أَمِيرُ عَمْرُو أَمْ سَلِيْبُ أَحَدٍ أَمْ سَلِيْبُ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَا وَفَاتَهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقَرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَزْفِرُ تَحِيْبُ .

باب ما اذا نساء الجرحى في الغزو .

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَكْوُذٍ قَالَتْ لَمَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ وَنَدَاؤِي الْجُرْحَى وَ تَرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ .

باب رد النساء الجرحى و القتلى .

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ حَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَكْوُذٍ قَالَتْ لَمَّا نَزَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ الْقَوْمَ وَ نَحْبُ مَعْصُرٍ وَ تَرُدُّ الْجُرْحَى وَ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ .

باب نزع الشهوم من البدن .

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ
عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُرْسِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ السَّيِّئُ فَخَرَّ عَلَى النَّبِيِّ
لَعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ .

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھٹنے میں تیز لگ گیا۔ انہوں نے
مجھ سے تیز نکلنے کے لیے کہا۔ میں نے تیز نکال دیا تو اس
سے خون بہنے لگا۔ پس میں نے بارگاہ نبوت میں
حاضر ہو کر صورت حال عرض کی، تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ
اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔
میدان جہاد میں پاسبانی کرنا۔

بَابُ الْجِرَاسَةِ فِي النَّزْوِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .
۱۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَبْرِيلَ أَخْبَرَنَا حَاتِي بْنُ
مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ
قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ
إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ هَذَا مِنْ هَذَا فَقَالَ لَنَا
سَعْدُ بْنُ أَبِي دَعَّانٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک سفر میں) بیدار رہے تھے، پس
جب مدینہ منورہ میں رات بوقت افروز ہوئے تو فرمایا، کاش! آج میرا
کوئی نیک ساتھی رات کو میرا پرہرہ دے۔ جب آپ نے ہتھیاروں
کی آواز سماعت فرمائی تو دریافت کیا، کون ہے؟ جواب ملا،
میں سعد بن ابوقحاص ہوں، آپ کی بارگاہ کا پرہرہ دینے آیا
ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سو گئے۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ
عَنْ زَيْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَ
عَبْدُ الدِّيْرِهِ وَعَبْدُ النُّظَيْرِ وَعَبْدُ الْخَمِيصِ إِنْ
أَعْطِيَ، رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخَطَ نَفْسٍ وَانْتَكَسَ وَإِنْ
بَشِيكَ فَلَا تَنْتَقِشْ طَوْلِي لَعَبْرٍ أَحَدٍ مِنْ قَرِيبِي
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَعَتْ رَأْسُهُ مُقْبِرًا حَتَّى مَسَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دسپے پیسے کا بندہ تیار ہوا
اور چادر کسل کا بندہ تیار ہوا۔ اگر انہیں یہ چیزیں مل جائیں تو
خوش و درخشاں خوش ہو جائیں، ایسا تیار اور سرگول ہوا۔ حالانکہ
جب اسے کانٹا چبھے تو نہ نکلے۔ غرض نبی سے اس بندے کے
لیے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی نگام پرکڑی ہوئی ہے،
بال پرانگندہ اور قدم گرد آلود ہیں۔ اگر اسے پرے پر لگایا

إِنْ كَانَ فِي الْجِرَاسَةِ كَانَ فِي الْجِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي
السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ
لَهُ وَإِنْ شَفَعَهُ لَمْ يُشْفَعْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ
يَزْفَقْ إِسْرَائِيلُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي
حُسَيْنٍ وَقَالَ لَمَّا كَانَتْ يَوْمَ يَوْمٍ فَأَتَتْهُمْ اللَّهُ
طَوْلِي فَعَلِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ بِحَبِيبٍ رَهْمِي يَا حَيُّوَلْت
إِلَى الْوَارِثِ رَهْمِي مِنْ يَطِيبٍ

مانا ہے تو پرہرہ دیتا ہے، اگر نفع کے چبھے رکھا جاتا ہے تو چبھے ہی رہتا ہے
اگر اندھا ناچا ہے تو اجازت نہ ملے، اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو سفارش
نہ ملتی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسرائیل اور محمد بن عبدالبرہ نے
ابو حنین سے اسے منقول روایت نہیں کیا ہے، تعسا کا مطلب یہ ہے
گواہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا۔ کنفلا افضلی کے ذہن
پر ہر ہاتھ چیز کو کہتے ہیں اور اس کی یاد یہاں واو سے بدل گئی ہے
اور یہ یطیب سے مشتق ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

جہاد میں خدمت مجاہدین کی فضیلت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم سفر ہوا، تو وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ وہ عمر میں انس سے بڑے تھے حضرت جریر نے فرمایا کہ میں نے انصار کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے تو میں بھی حسین کسی کو دیکھتا ہوں اس کی عزت کرتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نیر کی طرف نکلا تاکہ آپ کی خدمت کرتا ہوں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر سے لوٹے اور احد پہاڑ آپ کو نظر آیا، تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر اپنے دست مبارک سے آیت منورہ کی جانب اشارہ کر کے کہا اے اللہ! میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان والی جگہ کو حرم بنانا چاہتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! میں تمہیں ہمارے صالح اور تمہیں برکت عطا فرما۔

باب ۱۵۱ فضل النجد متری القنود۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمِيْرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ جِرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَتَالَ لِي خِدْمَتِي وَهُوَ الْكَبِيْرُ مِنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جِرِيْرٌ رَأَيْتُ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَحَدٌ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا الْكِدْمَتًا.

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْظَلَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَحْدِمُهُ فَنَبَأَ قَدِيْرُ الْهَمِيِّ صَنِىُّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَأَ أَحَدًا قَالُ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَخَرَّ أَشَارًا بِيَدَيْهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُهُ مَا بَيْنَ رَأْسَيْهَا كَتَحْرَمِيْهِمْ إِبْرَاهِيْمُ مَلَكًا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَارِعَاتِهَا وَمَدِيْنَتِهَا

فت: کہو امد ہے جان ہونے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور کھینچ کر چکر چکر جنوں اور کافر انفرق کے سرا اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتی ہے انسان جاندار اور عقل سے پہرہ و درہم ماس کے باوجود اگر کوئی آدمی جو بہ خدا سے محبت نہ رکھے تو ایسے انسان سے بے جان اور بے عقل مخلوق باری سے ملتی ہے اور یہ ان سے گھٹیا شمار ہوتا ہے۔ جبکہ جو انسان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اس محبت کے تقاضے بھی پورے کرتے ہیں تو وہ امام فرشتوں سے بھی اعلیٰ مقام پاتے ہیں۔ وہی عاشقانِ سوختہ اس بزمِ جہاں میں شمعِ محفل ہوتے ہیں اور اس کے جلنے میں خود اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرنے لگتا ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے

اے محبوب! تم فرمادے کہ لوگو! اگر تم اللہ کے دوست بن سکتے ہو تو میرے فرماؤ برواں جو باؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشے والا پرہیزگار ہے

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(آل عمران، آیت ۳۱)

مدرسہ اہل سنت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کو حرام کر کے اس کی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

طرف کی اور مدینہ منورہ کو حرام کرنے کی نسبت اپنی جانب فرمائی۔ گو یا اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام وعلیہم السلام کو بھی تمہیں
 و تحريم كما اعتد برمت فراياتنا۔ اس بات کا ذکر خود قرآن کریم میں بھی ہے جیسا کہ اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک اعلان یوں نقل فرمایا:
 وَإِذْ لَمَسْنَا نَكْحًا بَعْضَ الَّذِينَ فِي حِجْرَةٍ
 عَلَيْهِمْ ۖ (آل عمران، آیت ۵۰)

اور اس لیے کہ مجال کر دوں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں
 جو تم پر حرام تھیں۔

سزایہ وقت کے ایک مدیم انشال نجبان امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ دالتونی مشائخہ ۱۲۱۱ھ میں نے اپنی ایمان افروز خانہ
 سوز تعینت الامن والصلیٰ میں مرین طبعین کی تحریر سے متعلقہ سولہ حدیثیں پیش کرنے کے بعد فرمایا ہے:۔۔۔ یہ سولہ حدیثیں میں پہلی آٹھ
 میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرام کر دیا اور پہلی آٹھ میں مساجد کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضور
 کے حرام کرنے سے مدینہ طیبہ حرم ہو گیا۔ ملاحظہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے پہلی آٹھ سے پانچ حدیثوں میں اپنے پیغمبر کریم سیدنا ابوبکر
 علیہ السلام وعلیہم السلام کی طرف بھی یہ نسبت ارشاد ہوئی کہ مکہ منظر کی حرم عزرا انہوں نے حرم کر دی، انہوں نے امن والی ہادی بنی الامن
 واصلی، ص ۱۳۸

پھر انہوں نے اسی کتاب میں آٹھ ایسی حدیثیں پیش فرمائیں جن سے ثابت ہے کہ مدینہ طیبہ کا جنگل بھی حرم ہے۔ اسی کے بعد لہذا قطری
 ہیں:۔۔۔ اسی کے بعد حدیثیں گئی جائیں جن میں مکہ منظر اور مدینہ طیبہ کو حرمین فرمایا تو مدد کثیر ہیں۔ بالجمہ ایں باب میں مدققاتہ پر ہیں تو
 بالیقین ثابت کہ مسطقی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا تاکیہ تمام ماہنامہ تمام ہی ادب مقرر فرمایا جو مکہ منظر کے جنگل کا ہے؟
 یہ بات بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۵۳۹ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو التَّرَيْمِجِ
 عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ نَاصِرٍ يَأْتِيَنَا حَدَّثَنَا عَاجِزُ بْنُ
 مَرْزُوقِ الْعَجَبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ كُنَّا

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَرْنَا ظِلًّا وَالنَّبِيُّ
 يَسْأَلُ بِكُنُفِهِمْ وَأَمَّا التَّوَيْنُ صَاحِبُ كَلْمٍ
 يَعْمَلُوا كَيْدًا وَأَمَّا الْكَيْدُ أَخْطَرُ وَأَجْعَلُ
 الرِّكَابَ وَأَمْتَهُنَّ وَأَعَالِجُوا فَكَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُضْطَرُونَ الْيَوْمَ
 بِالْأَجْرِ

بَابُ ۱۱ فَضِيلٌ مَن حَمَلَ صَاحِبَةً فِي السَّفَرِ
 ۱۵۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
 عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سَلَاةٍ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ
 كُلُّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِي ذَنْبِهِمْ يُجَاهِلُهُ عَلَيْهِمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک
 سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے،
 تو ہم میں سے زیادہ سایہ اس کے اوپر تھا جو اپنی چادر

کامیاب رکھے ہوئے تھا۔ ہم میں سے ابن حضرت کاروہ تھا انہوں
 نے کوئی کام نہ کیا اور ان کا ہاتھ طہا انہوں نے اور ان
 کو اٹھایا، انہیں کھلایا پلایا اور ہر خدمت دی۔ اس پر نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ آج
 تو انظار کرنے والے بڑا ثواب لوٹ کرے
 گئے۔

سفر میں ساتھی کا مال اٹھانے کی فضیلت۔
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے
 ہر چہ کا صدقہ ضروری ہے جو کسی کو سوار ہونے میں مدد
 تو یہ بھی صدقہ ہے یا اس کا سامان اٹھوا کر سواری پر رکھو

sunnahschool.blogspot.com

أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعًا صَدَقَتْهُ وَالْكَلِمَةُ
الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَسْتَبِيحُهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَتْهُ
فَأَدَلَّ الْكَلِمَةُ صَدَقَتْهُ
بَابُ حَضَلِ رِبَاطٍ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلًا
اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا إِلَى
الْأَمْرِ الْأَمِينِ -

۱۵۴ - حَدَّثَنَا سُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مَيْمُونٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَارِثٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّعْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطٌ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا
عَلَيْهَا وَمَوْضِعٌ سَوِيٌّ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا
وَمَا عَلَيْهَا وَالزَّوْجَةُ يَرْوِحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَوْ الْخَدُّ وَالْخَيْرُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا -

بَابُ مَنْ غَزَا بَصِيصًا لِلْجِدِّ مَاتَ
۱۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرِو
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَأَنْ يَطْلُحَ التَّيْسُ فِي غَلَا مَا قَوْنٌ عَلَيْنَا يَكْفِيكُمْ يَخْرُجُ
لِحَقِّي أَخْرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ فِي الْبُرْطُلُحَةِ مَرْدِيًّا وَأَنَا

غَلَا مَرْدِيًّا هَاقَتْ الْحُلْمَةُ فَكُنْتُ أَخْرَجُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ كُنْتُ أَسْبَعُهُ أَكْثَرَ أَقْبُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَ
الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُهْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ
الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرَّجُلِ لِمَنْ قَدَّمَ مَتَاعًا خَيْرٌ فَلَمَّا
قَدَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذَكَرْنَا جَمَالَ مَرْيَمَةَ
بِنْتِ حَبِيْبِ بْنِ أَخْطَبٍ وَكَدُّ قَبِيْلٍ رُوِّجَتْ وَكَانَتْ
عَرُومًا فَاصْطَفَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سِدَّ الْقُبَابِ
جَلَسَ فَبَيَّنَّ بِهَا مَتْرَعًا حَيْثُ لِي نَضْعُ صَخِيْرًا رَجَعُ
وَال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أذِنَ مَنْ

سے تو یہ بھی صدقہ ہے اور اسی بات کہنا نیز نماز کے
لیے جتنے تھم اٹھائے جائیں یہ بھی صدقہ میں اور کسی کو راستہ
تجاویز بھی صدقہ ہے۔
جہاد میں ایک روز کی نگرانی کا درجہ اور ارشاد باری تعالیٰ
ہے "اے ایمان والو! صبر کرو اور مہربان دشمن سے آگے رہو"
رسولہ آل عمران، آیت آخری۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک روز گھمائی کرنا دنیا و ما فیہا
سے بہتر ہے اور جنت میں کسی کو ایک گورٹا رکھنے
کی جگہ بھی لی جانا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور شاہ
یا مسیح کے وقت اگر کوئی اللہ کی راہ میں نکلے تو یہ دنیا و ما فیہا
سے بہتر ہے۔

خدمت کے لیے جہاد میں کسی لڑکے کو لے جانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ
رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری خدمت کے لیے اپنے لڑکوں
میں سے کسی ایک لڑکے کو مقرر کر دو جب آپ غیر کی جانب

نکلے تو حضرت ابو طلحہ مجھے ساقے لگے اور میں قریب البلوغ تھا پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گڑھی کا شرف مجھے حاصل ہوا
جب آپ کسی جگہ قیام پذیر ہوتے تو میں آپ کی زبان مبارک سے
یہ الفاظ سنتا رہا اللہ اس نیری پناہ چاہتا ہوں تم اطلال جاہل
سستی، بخل، نامردی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے
پھر ہم خیر پہنچ گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو فتح کر دیا
دیا تو بارگاہ رسالت میں صفیہ بنت حنی بن اخطب کے حسن و
جمال کا ذکر ہوا، ابن کاخادہ اس جنگ میں مارا گیا تھا اسدہ
سالت عروسی میں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نے انہیں اپنی زوجیت کے لیے پسند فرمایا۔ پس انہیں
لے کر مقام حبشہ میں پہنچے تو وہ حبشہ سے پاک ہو گئیں اور آپ

نے انہیں ہم بستری کا شرف بخشا۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر چیس لگایا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے محمد سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے اردگرد ہوں انہیں کھانے کے لیے بلاؤ۔ رسول خدا نے حضرت سفیر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ لیا اور فرمایا: پھر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (بوقت فرود) انہیں اپنی چادر مبارک اڑھائیتے، پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جانے تو حضرت سفیر آپ کے مبارک ٹھنڈے پر پر رکھ کر سوار ہو جائیں۔ ہم برابر چلتے رہے، یہاں تک کہ جب مدینہ منورہ کے قریب آپسے تو آپ نے کوہ احد کی جانب دیکھا اور فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب دیکھا اور اذکار ادا کیے اللہ امیرا میں کے دونوں سنگتوں کی درمیان جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا۔ اے اللہ!

ان الہی مدینہ کے مذاہمات میں برکت فرما۔

سمندری سفر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر رونق افروز ہو کر سوئے۔ پھر جنتے ہوئے بیدار ہوئے۔ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو ہنسیا یا فرمایا، مجھے اپنی امت کے ایک گروہ کو دیکھ کر تعجب ہوا، جو سمندر پر اس طرح سوار کیا کر رہے ہیں جیسے بادشاہ اپنے

تختوں پر بیٹھے ہوں۔ پس میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ آپ ارشاد فرمایا، تم ان لوگوں کے ساتھ ہو۔ آپ پھر سو گئے اور جنتے ہوئے بیدار ہوئے آپ نے دو تین قرابا کی طرح بتایا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بارگاہِ الہی میں دعا کیجئے کہ مجھے اس گروہ میں شمار فرمائے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے حضرات میں شمار ہو۔ پھر انہیں حضرت عبادہ بن مسامت نے اپنے نکاح میں لے لیا۔ پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ایک جہاد میں گئے۔ جب واپس لوٹیں اور سوار ہونے کے لیے

حَوْلِكَ كُتِبَتْ لَكَ وَلِيْمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صِفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ قَرَأْتُ آيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَوِّزُ لَهَا ذَرَأَتَهُ نَبِيًّا ثُمَّ يُجَلِّسُ عِنْدَ بَعِيرٍ فَيَضُمُّ رُكْبَتَهُمَا فَتَضُمُّ صَفِيَّةُ رُجُلَيْهَا عَنِ الرُّكْبَتَيْنِ حَتَّى تَرْتَكِبَ فَنَسْرُنَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرْنَا إِلَى أُخِيٍّ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنَحِبُّنَا ثُمَّ نَظَرْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَعِينُكَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ مَكَتَ اللَّعْنَةُ يَا رِضْ لَهُمْ فِي هُدَاهُمْ وَصَاعِيهِمْ.

باب رُكُوبِ الْبَحْرِ

۱۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعْتَدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ مَبْرُوحًا كَأَسْتَيْقِظُ وَهُوَ يَضَعُكَ فَالْتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْعِكُنَّ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ قَرَّبُوا أُمَّتِي يَرْكَبُونَ

الْبَحْرَ كَأَلْمَلُ لِي عَلَى الْأَسِيرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مَعَهُمْ قَوْمًا فَاسْتَيْقِظْ وَهُوَ يَضَعُكَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتَ مِنْ الْأَوَّلِينَ فَتَرَوْنَهُمْ بِهَا عِبَادَةٌ بِنُصَابَةٍ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا إِلَى الْعَدُوِّ فَتَلْتَارُ جَعَلَتْ كَرِبَتَا دَابَّتَا لِي تَرْكَبُهَا فَوَقَدَتْ نَارًا دُونَكَ

مکتبہ

اپنے جاننے کے غریب ہوئیں تو ساری سے گریں اور ان کی گردن پامال ہوئی۔

کرائی میں کمزوروں اور ضعیفوں کی مدد کرنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسعیان نے بتایا کہ مجھے قیصر روم نے کہا، میں تم سے یہ بات پوچھتا ہوں کہ قوم کے سردار اسراہیل خدایا کے ساتھ ہیں یا غریب لوگ؟ تم نے بتایا کہ غریب فرما۔ تو (سن لو) رسولوں کے پیروکار غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے دل میں خیال آیا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یاد رکھو، تمہارے کمزور لوگوں کے سبب تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دی جاتی ہے۔

حضرت ابوسعد خدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا ثبوت حاصل کیا ہو؟ جواب اثبات میں ہوگا، پس وہ دشمنوں پر فتح پائیں گے۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت اٹھائی ہو؟ جب انہیں بھی اثبات میں جواب دے گا تو یہ بھی فتح یاب ہوں گے۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہے جس نے اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو؟ کہا جائے گا، ہاں میں یہ بھی فتح یاب ہو جائیں گے۔

ہر کسی کو شہید مت کہو۔ حضرت ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس نے اس کی راہ میں جہاد کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون راہِ خدا میں زخمی ہوا ہے۔

حضرت اسمٰئل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

بَابُ مَنْ اسْتَعَانَ بِالضُّعْفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِمَّا اخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ اشْرَافَ النَّاسِ اتَّبَعُوا امْرَضِعًا وَهُمْ فِرْعَوْنُ اَنْ ضَعْفَاءٌ هُمُ الْمُتَّبَعُونَ وَهُمْ اَتْبَاءُ الرَّسُولِ ۱۵۷

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصَيبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ اَنْ لَمْ يَفْضَلْ عَلَيَّ مِنْ دَوْمَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَنْصُرُونَ وَتُرْزَقُونَ اِلَّا بِضَعْفَائِكُمْ

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اسْبِيْنُ عَنْ عَمْرِو وَسَمِعَ جَابِرًا عَنْ اَبِي سَمِيْنٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي زَمَانَ يَغْرُوْا وَارْتَمِمْوْا مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فَيُكْفَرُ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَرُ فَيُعْتَمَرُ عَلَيْهِ نَعْرٌ يَأْتِي زَمَانَ فَيُقَالُ فَيُكْفَرُ مِنْ صَحْبِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعْرُ فَيُكْفَرُ لَمْ يَأْتِي زَمَانَ فَيُقَالُ فَيُكْفَرُ مِنْ صَحْبِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعْرُ فَيُكْفَرُ

بَابُ لَا يَقُوْلُ حُلَانٌ شَهِيدٌ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يَجَاهِدُ فِي سَبِيْلِهِ اللهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يَكْفُرُ فِي سَبِيْلِهِ

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِرِ عَنِ
 ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكْفُرُ النَّفْسُ هَوًى
 وَالشُّرُوكُونَ فَاتَّقُوا قَلْبًا مَا لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَا الْأَخْرُوفُ إِلَى
 عَسْكَرِهِمْ وَبَنِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَكُمْ شَأْنًا وَلَا خَادَةَ إِلَّا
 اتَّبَعُوا أَيُّهَا بِيهَا سَبْعِينَ فَقَالَ مَا أَجْرُ آءٍ مِنَّا
 الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْرُ آءٍ فَذَلَّكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنْهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ
 مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهَا قَالَ فَخَرِّبْ مَعَكُمْ مَا رَأَى
 وَقَفَّ وَقَفَّ مَعَهُ وَإِذَا اسْمَاعِيلُ مَعَكُمْ قَالَ
 فَحَرِّمِ الرَّجُلَ جُرْحًا شَدِيدًا إِنْ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ
 فَوَضَعْنَا نَصْلَ سَيْفِي فِي الْأَرْضِ وَذُبَابٌ بَيْنَ تَدْيِيئِي
 ثُمَّ رَمَى مَلْ عَلَى سَيْفِي فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَّبَ الرَّجُلَ إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ
 اللَّهِ قَالَ وَهَذَا الَّذِي قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتُ إِنْهَا أَنْتُمْ مِنْ
 أَهْلِ النَّارِ مَا عَظَّمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقَتَلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَّبْتُ
 فِي ظَنِّي ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ
 فَوَضَعْنَا نَصْلَ سَيْفِي فِي الْأَرْضِ وَذُبَابٌ بَيْنَ تَدْيِيئِي
 كَمَا رَمَى مَلْ عَلَى سَيْفِي فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنْ
 الرَّجُلُ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي مَا يَبْدُو
 لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ
 عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ فِي مَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ
 أَهْلِ الْجَنَّةِ :

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروفان اور مشرکین کا مقابلہ ہوا اور
 قتل و قتال کی گرم بازاری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 نے اپنی فوج کا سامنا فرمایا اور دوسروں نے اپنے لشکر کا۔ اصحاب پر
 عربی میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو کسی بھاگتے ہوئے مشرک کو زندہ نہ
 پھوڑتا بلکہ تعاقب کر کے اسے تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دیتا
 تھا۔ حضرت سہل نے کہا، آج فلاں کے برابر ہم میں سے کوئی کام
 نہیں آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کی کنبی سے فرمایا،
 لیکن وہ تو دوزخی ہے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا، میں اس
 کے ساتھ رہوں گا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں اس کے ساتھ رہا
 وہ جہاں کھڑا ہوتا تو میں بھی اسی جگہ کھڑا ہوجاتا، جب وہ دوڑتا تو میں
 بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتا۔ بتایا کہ اس شخص کو شدید زخم آیا
 تھا اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور
 اس کی ٹوک پر اپنا سینہ رکھ کر اپنی تلوار پر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں
 خودکشی کر لی۔ پھر وہ آدمی مشاہدہ کرنے والا واپس بارگاہ رسالت
 میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ
 کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟
 وہ عرض گزار ہوا کہ آپ نے ابھی ابھی فلاں شخص کے بارے میں فرمایا
 تھا کہ وہ دوزخی ہے تو لوگوں کو یہ بات بڑی تعجب خیز معلوم ہوئی
 تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت سے مطلع کروں
 گا۔ پس میں اس کی پڑتال کے لیے نکلا تو وہ شدید زخمی ہوا، تو اس نے
 مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور ٹوک اپنے
 پیچ سینے سے لگا کر اس پر اپنا سارا بوجھ رکھ دیا اور اس طرح خودکشی کر
 لی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ایک آدمی
 لوگوں کے دیکھنے میں تو اہل جنت جیسے عمل کرتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جہنمی تھا
 ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دیکھنے میں وہ جہنمیوں جیسے عمل کرتا ہے لیکن جنت
 میں جہتی ہے۔

تیر اندازی کا شوق دلانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ان کے
 لیے تیار رکھو جو قوت تم سے بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ
 سکو ان سے ان کا فرسوں کے دلوں میں دھاگ بٹھاؤ جو اللہ

بِأَنَّ النَّحْرَ نَضِضَ عَلَى الرَّفِي وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
 وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَ
 مِنْ رِبَاطِ الْغَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ

کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں۔ (سورۃ الانفال، آیت ۱۶۰)
 حضرت سلم بن الأكوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گڑھ قیدیہ اسلم کے بعض لوگوں کے پاس
 سے ہوا جو تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا، اسے نبی اسمیل
 تیر اندازی کر دیو کیونکہ تمہارے باپ (حضرت اسمیل) تیر انداز
 تھے۔ لو میں بنی فلان کے ساتھ ہوں۔ داوی فرماتے
 ہیں کہ ایک فرقہ نے اپنے انڈرلک کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہیں کیا ہوا جو تیر اندازی نہیں کرتے، عرض
 گزار ہوئے، ہم کس طرح تیر اندازی کریں جبکہ آپ فرقہ تالی کے
 ساتھ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا تو اب میں تم
 سب کے ساتھ ہوں۔

عزہ بن الواسید، اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت کرتے ہیں کہ بد کے مدد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جبکہ ہم قریش کے خلاف صف آرا ہو جاؤ اور وہ ہمیں ہلکے
 خلاف صفیں درست کر لیں، پھر دشمن تمہارے نزدیک
 آجائے تو تیر اندازی شروع کر دینا۔
 نیزہ بازی کرنا۔

حضرت ابومرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 جبھی اپنی برہمیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 حضور کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر آئے تو کنگریوں کی طرف
 بھگے اور ان کا انٹیں کنگریاں ماریں۔ آپ نے فرمایا، اسے عمر!
 انہیں سہنے دور۔ عبدالمنان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ
 وہ مسجد میں تھے۔

ساتھی کی ڈھال سے کام لینا۔

رَعَدٌ وَكُفْرٌ
 ۱۶۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِبُ بْنُ
 إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَةَ
 ابْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُمْوَا بْنِ إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّا بَالِكُمْ
 كَانَ دَائِمًا رُمُومًا وَأَكَا مَرِيحًا فَذَلِكُمْ قَالَ كَمَا مَنَّ
 أَحَدًا الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَكْسِرُونَ لَأَتْرَمُونَ كَالْمِ الْكَيْفَ تَرَى
 وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لِرُمْوَا إِنَّا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

۱۶۱. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
 الْغَسِيلِ عَنْ حَسَنَةَ بِنِ رِخَا السَّيِّدِ عَنْ أَبِي بِيْرٍ قَالَ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَدِيْنَةَ
 جِيْنَ صَفَقْنَا لِمُرَيْشِشٍ وَصَعُرَا لَنَا إِذَا الْكُتْبُوكُمْ
 فَعَلَيْكُمْ بِاللَّيْلِ

باب اللّهُو بِالْحَرَابِ وَنَحْوَهَا
 ۱۶۲. حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَرْثِي أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ
 عَنْ مَرْثِي عَنْ الرَّهْطِيِّ عَنِ ابْنِ النَّسَائِبِ عَنْ أَبِي مَرْثِي
 قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَتَعَبَّرُونَ بِعَدَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِحَرَابِهِمْ دَخَلَ عَمْرُو قَاهُوِيَّ إِلَى الْحِصْنِ كَتَبِيْمٍ
 بِهَا قَاتَانِ دَعَاهُمْ يَا عَمْرُو وَزَادَ عَلَيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ
 التَّوَّابِ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرُ فِي السُّعْدِ

بَابُ السَّجِنِ وَمَنْ يَتَرَسُّ بِتُرْسٍ
 صَاحِبِيْ

۱۶۳. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا الْأَزْرَاقِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَرَسُّ مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ أَبُو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال سے کام لیتے تھے اور حضرت
 ابو طلحہ بہت اچھے تیر انداز تھے۔ جب یہ تیر چلاتے تو نبی

sunnahschool.blogspot.com

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک کو اسٹاکر اس کا ہوت
دیکھا کرتے۔

حضرت اسم بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا
گیا، آپ کا جہرہ پڑتو خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دو زلفوں
مبارک شہید کر دئے گئے تو حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی بھر
بھر کر لاتے تھے اور حضرت فاطمہ دھو رہی تھیں۔ جب دیکھا کہ
دھونے سے خون اور زیادہ بننے لگا ہے تو انہوں نے بوریے
کا ایک ٹکڑا بھرا اس کی رگھڑ زخم پر لگا دی تو خون بند ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ
اسی ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے بغیر اپنے رسول کو صحت
فرمادی، جس کے لیے مسلمانوں نے گھوڑے نہیں دوئے
اور نہ جنگ کنٹری۔ پس وہ مال خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کا سچی جوا۔ آپ اس میں سے اپنے اہل و عیال کو
ایک سال کا خرچ عطا فرمادیتے۔ پھر باقی کو ہتھیاروں،
گھوڑوں وغیرہ سامان جہاد پر صرف فرماتے۔

عبداللہ بن خدا نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت لگی ہے۔ عبداللہ بن شہاد کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا۔ میں نے نہیں
دیکھا کہ حضرت سعد کے ہوا کسی شخص پر قربان ہونے کے لیے
رسول خدا نے فرمایا جو۔ ان کے لیے میں نے فرماتے سنا کہ
میرے ماں باپ مجھ پر قربان اتیر اندازی کر۔
ڈھال وغیرہ سے کھیلنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف

حَلَحَتْ حَسَنَ الرَّحْمِي كَمَا كَانَ إِذَا رَأَى تَشْرَفَ الْبَيْتِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ بَيْتِهِ .

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ قَالٍ لَمَّا كَسِرَتْ
بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأَدْعَى
رَجُلٌ مِنْ رِبَا عَيْتِهِمَا وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ
فِي الْيَمِينِ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تُخْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتْ الدَّمَ
يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا
وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ كَرَقًا لِلدَّمِ .

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُبَيْحَانُ بْنُ
عَمْرِ وَعَيْنُ التَّمِيمِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدْرِيسَ بْنِ الْحَدَّادِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ قَالَ لَمَّا كَسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَدْعَى رَجُلٌ مِنْ رِبَا عَيْتِهِمَا وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ
فِي الْيَمِينِ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تُخْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتْ الدَّمَ
يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا
وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ كَرَقًا لِلدَّمِ .

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ
سَعْدِ بْنِ زُرَّاهِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسَدٍّ أَدْعَى عَنْ مَالِكِ
حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ زُرَّاهِيمٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسَدٍّ أَدْعَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِي رَجُلًا بَعْدَ
سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ رَأَى فِي الدَّرَقِ وَأَمِي .

بَابُ الدَّرَقِ

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَابُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ زُهَيْرٍ قَالَ
عَمْرٌو حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَخَلْفَتِهَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَشْوَى جَرِيحًا
لِقَتِيَانٍ يَخْنَأُ بَعَاثَ كَأَصْطَجِعَ عَلَى الْفَرَّاشِ وَحَوْلَ
وَجْهَهُ حَتَّى خَلَّ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِرْمَارَةٌ لَيْسَ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلْ عَلَيْهَا

لئے اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو جگس بھاٹ کے
واقعات لگا کر سنار ہی تھیں۔ آپ بستر پر بیٹ گئے اور منہ پھیرا۔ پھر
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے مجھے ڈانٹ کر فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے شیطان باجہ کھپا ہوا تو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْمَا فَذَلْنَا
 عَقَلًا غَمًّا تَهْمًا فَخَرَجْنَا فَخَالَتُ وَكَانَ يَوْمَ مَدِينَةٍ
 يَتَعَبُ الْبُرْدَانُ بِالْتَّرْقِي وَالْحِزَابِ فَمَا سَأَلْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَا ذَاكَ
 لَشَهِيدِينَ أَنْ يَنْظُرُوا فَقُلْتُ نَعَمْ فَخَالَتُ مَرْفُوعًا
 رَأَى هَاجِرِي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي
 أَرْجِدُكُمْ حَتَّى إِذَا مَلَيْتُ كَأَلْحَبِي قَدْتُ
 غَمًّا فَخَالَتُ فَهَبِي قَالَ أَحْمَدُ عَيْنَ ابْنِ وَهْبٍ
 فَلَمَّا عَقَلُ

رحمتِ دو عالم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اس بات کو چھوڑو۔
 جب آپ دوسرے کام میں مصروف ہو گئے تو میں نے انہیں اشارہ کر دیا
 پس دونوں روکیاں باہر نکل گئیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ یہ ان کی عیال کا
 تھا، اس روز حبشی ڈھال اور برہمی وغیرہ سے کھیلنے میں مجھے یاد
 تھیں رہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا
 اپنے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں کے کرتب دیکھنا چاہتا ہوں؟ میں نے اثبات
 میں جواب دیا تو آپ نے مجھے کھڑا کر دیا اور میرا رخسار آپ کے
 رخسار مبارک پر تھا۔ آپ ان سے فرماتے تھے، بنی ارفدہ کھیلنے چلاؤ
 جب میں کھڑے کھڑے تنگ گئی تو فرمایا، کیا تیرے لیے یہ کافی ہے؟ میں
 حجاب دیا، میں بڑھایا، تو علی حاد۔ الحمد للہ ابن وہب سے جو روایت کی
 ہے اس میں اس کا ذکر ہے۔

گردن میں تنوار کشانا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سب لوگوں سے حسین و جمیل اندر دیر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ
 کو خطر ہوسا ہوا تو لوگ آواز کی جانب دوڑے تو آپ لوگوں کو واپس آتے
 ہوئے لے کر سورتِ حال کی خبر بھی لے گئے، اس وقت نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی نیکی پیٹ رہے تھے اور
 تو آپ کی گردن مبارک میں رنگ رہی تھی۔ آپ لوگوں سے فرما رہے
 تھے، ڈسنے کی کون بات نہیں ہے پھر ارشاد فرمایا، تم نے اسے
 گھوڑے کا دنیا کی طرح تیز رفتار پایا ہے؟ یا یہ فرمایا، یہ تو دنیا کی
 طرح تیز رفتار ہے۔

بَابُ الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيْقِ السَّيْفِ بِالسُّيُوفِ
 ۱۶۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ
 زَيْدٍ عَنْ نَيْبِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَهُمُ النَّاسِ وَلَقَدْ
 فَرِحَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةَ فَخَرَجُوا مَعَهُ الْقَوْمُ
 فَاسْتَبْلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ
 الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى خَاسٍ مِنْ لَابِي طَلْحَةَ عَمْرِي وَفِي عُنُقِهِ
 السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تَرَا عَوَا كُمْ قَالَ دَجْدَنَاءُ
 بَحْرًا أَوْ قَالَ لَأَنَا لَبْحَرًا

تنوار پر سونے چاندی کا کام کرنا۔

سلمان بن جبیب روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
 ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا، اہل اسلام فتح
 پر فتح پاتے رہے جب تک اپنی تلواروں پر سونے چاندی
 کا کام نہیں کر دیتے تھے۔ ان کی تلواروں میں پیرہہ، رنگ
 اور بولہ ہوتا تھا۔

بَابُ حَلِيَّةِ السُّيُوفِ
 ۱۶۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا الْأَزْرَاقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ جَبِيْبٍ
 كَانَ سَمِعْتُ أَبَا مَامَةَ يَقُولُ لَقَدْ فَتَنَهُمُ الْعَتَمُ كَوْمًا
 مَا كَانَتْ حَلِيَّةَ سَيْفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا
 كَانَتْ حَلِيَّةَهُمُ الْعَلَاءُ وَالْأُنْكَ وَالْحَدِيدُ
 بَابُ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں تلوار کے وقت تنوار درخت سے

لشکانا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
دلیل اللہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لہجہ کا جانب سفر
جہاد کیا۔ جب رحمتہ دو عالم واپس لوٹے تو یہ بھی لوٹے۔ پس ہم
نے وہاں پر ایسے جنگل میں گزار کی جس میں گھنے درخت تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور دیگر حضرات درختوں کے سائے
میں اور ہر ادھر بکھر گئے۔ سرور دو عالم ایک درخت کے نیچے
جلوہ افزہ ہوئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ شکاری۔ اسی ہم
تھوڑی دیر ہی سوئے تھے کہ آپ نے ہمیں طلب فرمایا جبکہ آپ
کے پاس ایک اعرابی تھا۔ فرمایا، جب میں سو رہا تھا تو اس نے
مجھ پر میری تلوار سونپی تھی۔ میں بیدار ہوا تو وہ اس کے ہاتھ میں
تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا، اب کون تمہیں مجھ سے بچائے گا!
میں نے میں دغدہ جواب دیا۔ اللہ۔ آپ نے اس سے
انتقام نہیں لیا اور وہ بیٹھ گیا۔

خود پہننا۔

حضرت مسلم بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ احد
میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مجروح ہونے کی بابت پوچھا
تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ اللہ
زخمی کر دیا گیا تھا اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک ٹھنڈ
کروٹے گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا
تھا، تو حضرت فاطمہ عاتقہ جنت نے خون دھویا اور حضرت
علی شیر خدا پانی ڈالتے تھے۔ جب دیکھا کہ خون تو اور زیادہ بہتا مابنا
سے تو ٹیٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر چلایا گیا۔ جب اس کی راکھ ہو
گئی تو اسے زخم میں بھر دیا گیا اور خون بہنے سے رگ
گیا۔

مرنے وقت ہتھیار توڑ دینے جائز نہیں ہیں۔

حضرت عمرو بن سارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی ترک نہیں چھوڑا
ماسوائے اپنے ہتھیاروں کے، ایک فخر سفید اور گھوڑے زمین کے

عند القائلین۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبًا عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي يَكُانُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ الْدُرَيْمِيَّ وَأَبُو سَلَمَةَ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَدْبَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَانِ مَعَنَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلَ نَجِدًا فَلَمَّا قَفَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ لَأَبُو سَلَمَةَ
الْبَقَائِلِيُّ وَادِ كَثِيرُ الْعَضْبَاءِ فَتَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقِيَ النَّاسَ يَسْتَسْأَلُونَ بِالشَّجَرِ فَتَزَلَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا
سَيْفَهُ وَبَسَّ نَوْمًا فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَعْوَا وَإِذْ أَعْبَدُهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا احْتَرَطَ عَلَيَّ
سَيْفِي وَإِنَّا نَأْتِيهِمْ وَاسْتَيْقَطَتْ وَهُوَ فِي بَيْدٍ فَصَلَّيْنَا
فَقَالَ مَنْ يَمْسُكُ مِنِّي قَلْتُ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ
وَجَسَسَ.

بَابُ لُبْسِ الْبَيْضَةِ

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
الْعَزِيزِيُّ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَرِيَةَ عَنْ سَهْلِ
أَمْتًا سَأَلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيهَا أَحَدٌ فَقَالَ جُرْحٌ وَجِدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ سَمَتْ رُبَا عَيْنَهُ وَهَشَمَتِ الْبَيْضَةَ بِرَأْسِ
رَأْسِهِ فَكَانَتْ حَاطِمَةً عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ
الدَّمَ وَعَرِيٌّ يُمِيطُ كَذَمًا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا
يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً أَضْدَدَتْ مَخْصِرًا فَاحْرَقَتْهُ حَتَّى
صَارَ رَمَادًا ثُمَّ الرِّقْمُ فَاسْتَسْكَ
الدَّمَ

بَابُ مَنْ لَعَزَّ كَسْرًا السَّلَامَ عِنْدَ الْمَوْتِ

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رُبَيْنُ عَنَّا بِسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
عَبْدُ سَلَامَانَ عَنْ أَبِي رَسْحَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ
مَا كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَلَامَةً

وَبَعَلْتَهُ بَيْضَاءَ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً .
 يَا أَيُّهَا تَعْرِقُ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ مَرْعِيْدُ النَّاسِ كَلِمَةً
 وَالْإِسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ .

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَسَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
 حَدَّثَنَا يَسَانُ بْنُ يَسَانَ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ أَخْبَرَنَا
 جَدَّ شَأْمَ مَوْلَى مَنْ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
 أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ يَسَانَ بْنِ أَبِي يَسَانَ الدَّؤَلِيِّ
 أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَدَا مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُمْ
 الْفَقْرَ مَلَّتْ فِي ذِمَّةِ كَثِيرِ الْعِيَاةِ فَتَعْرِقُ النَّاسَ فِي
 أَيْمَانِهِمْ بِالشَّجَرِ فَذَكَرَ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَذَكَرَ بِهَا سَيْفٌ كَثُرَ
 نَامِرًا فَاسْتَيْقَطَ وَبَعْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ
 فَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ
 سَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ قَدَّتْ اللَّهُ ذَنَابًا السَّيْفِ
 ذَهَابًا هَوَادًا جَالِيكَ ثُمَّ لَعِنَ رِيحًا قَبِيْءًا .

بِأَنَّ مَا قَدَّ فِي الرِّمَاجِ وَيَذَكُرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
 عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْثُومَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ رِزْقِي تَحْتَ
 خَلْفِ رُؤُوسِي وَجَعَلَ السَّوْلَةَ وَالصَّغَارَ عَلَى مَنْ
 خَالَفَ أَمْرِي .

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
 عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى جَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَثِيرِ مَوْلَى
 أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ لِنَصَارِيٍّ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ يَبْعَثُ

طَرِيْقًا مَلَّتْ تَخْلَفَ مَعَ أَصْحَابِ الْبَيْتِ مِيْنِ وَهُوَ غَيْرُ
 مُخْرَجٍ كَرَأَى جِبَارًا ذُو حَشِيَّةٍ فَاسْتَوَى عَلَى قَرَسٍ كَلَّ
 أَصْحَابًا أَنْ يَبْنُو لِرُؤُوسِهِمْ فَأَبُو أَسْلَمَةَ رَمَحَهُ
 فَأَبُو أَسْلَمَةَ فَخَذَهُ ثُمَّ بَدَعَ عَلَى الْجِبَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَتْ مِيْنُ
 بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنِيَ بَعْضُ قَتَلْنَا

بھی صدقہ فرمایا تھا۔

قیلولہ کے وقت سفر میں لوگوں کا امام سے جدا
 ہوجانا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو
 سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ کسی غزوہ میں صحابی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ایک ایسی لادی میں قیلولہ کا
 وقت ہو گیا جس میں گھنے درخت تھے، لوگ درختوں کے
 سائے میں ادھر ادھر بچر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے اللہ اپنی تلوار
 اس کے ساتھ لٹکا دی اور سو گئے۔ جب آپ بہیار ہوئے
 تو ایک اجنبی آدمی کو اپنے پاس دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ اس نے میری تلوار سونپ
 لی اور کھنے لگا۔ اب تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے جواب
 دیا اللہ! تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور وہ یہ بیٹھا
 ہے لیکن آپ نے اس سے انتقام نہیں
 لیا۔

نیزہ بازی کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 میرا نیک میرے نیزے کے ساتھ ہے مقرر فرمایا گیا ہے اور ذلت میری سوائے
 اس کا مقدر کر دی گئی ہے جو میری مخالفت کرے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رکھ
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ مکہ معظمہ کے
 کسی راستے پر چلتے ہوئے اپنے بعض ساتھیوں سمیت پیچھے
 رہ گئے۔ ساتھیوں میں بعض عمر سے تھے اور بعض غیر عمر۔ اسی

اتنا میں ہم نے ایک گورنر دیکھا تو میں اپنے غور سے پر ہوا
 ہوا اور اپنے ساتھیوں سے اپنا گورنر مانگا، تو انہوں نے دھرم
 ہونے کے باعث، انکار کیا، جب اپنا نیزہ مانگا، تب ہی انہوں
 نے انکار کیا۔ تو میں نے خود یہ چیزیں لیں اور گورنر پر حملہ کر کے
 اسے لٹکا کر لیا۔ اصحاب رسول عربی میں سے بعض حضرات

sunnahschool.blogspot.com

أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا عَنْ ذَلِكَ
قَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمُونَهَا اللَّهَ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحَبَابِ
أَنَّ الْوَحْشِيَّ مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ
لَحْمٍ شَعِيٍّ

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي ذَرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاقْتُمْ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَا خَالِدٌ فَقَدْ أَحْتَسِبُ أَذْرَاعًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ اللَّهِ إِنْ
أَشَدَّكَ عَهْدُكَ وَوَعْدُكَ اللَّهُ إِنْ شِئْتَ لَسْتُ
تُحِبُّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَآخَذَ أَبُو بَكْرٍ سَيْدَةً فَقَالَ
حَسْبُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَطْعَمْتَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
هُرَيْرَةَ فِي الدَّرْعِ فَطَلَمَهُ وَهُوَ يَقُولُ سَلَامٌ لَكُمْ الْجَمْعُ
وَيُؤْتُونَ الدُّبَّ بِلِ السَّاعَةِ مَوْعِدَ مَكُّمُ وَالسَّاعَةُ
أَذَى وَأَمْرٌ وَقَالَ وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ

۱۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
تَوَدَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوَةٌ
عِنْدَ يَهُودِيٍّ يَنْلِثُنْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَقَالَ يَعْلَى
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ذَرْعٌ مِنْ حَبِيدٍ وَقَالَ مَعْقِلٌ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَهْنًا ذَرْعًا
وَمِنْ حَبِيدٍ

۱۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاهِرٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مِثْلُ الْبُهَيْلِ وَالْمُتَّصِدِقِ مِثْلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَبْتَانِ مِنْ
حَبِيدٍ قَدْ أَضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا أَنْ تَرَاقِيهِمَا فَكَلَّمَا هَسْرَ
الْمُتَّصِدِقِ بِصَدَقِيَّتِهِمَا لَسَعَتْ عَلَيْهِمَا حَتَّى تَبْقِيَ أَرْوَاحَهُمَا

نہ اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئے تو اس بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا۔ ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ تو کھانے کی چیز ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے کھلائی ہے۔ زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابو قتادہ سے بھی مورد ذکر کے بارے میں اس حدیث ابو الغزالی کی مثل روایت ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ رسول خدا کی زیرہ اور جنگی قمیصیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خالد نے تو اپنی زیرہ اور اللہ کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا، جبکہ آپ ایک قبہ میں جلوہ افروز تھے اسے اللہ میں تیرے حضور تیرا اہم اور تیرا وعدہ عرض کر رہا ہوں۔ اسے اللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا دست مبارک تقام کر رہے تھے کہ آپ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنی التجا پیش کر چکے۔ پس آپ زیدہ پہننے ہوئے بلکہ شریف لائے اور فرمایا۔ اب بھگانا جاتی ہے یہ جماعت اللہ میں پھیر دی گئے، بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے جو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بوقتِ وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیرہ ایک یهودی کے پاس تیس سیر سیر جو کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔ یعنی نے کہا کہ ہم سے اطمینان نے حدیث بیان کی کہ زیرہ لوہے کی تھی۔ معقلی نے کہا کہ ہم سے عبد الوہاب اور ان سے اطمینان نے حدیث بیان کی کہ آپ نے لوہے کی زیرہ رہن رکھی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھیل اور بھیل کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن کے بدن پر لوہے کے ٹنگ کتے ہوں، جن کے ہاتھ ان کے ہاتھ گردن کی جانب کھینچے گئے ہوں، پس تمہاری جب خیرات کرنے کا ارادہ کرے تو کہو اس کے جسم پر اتنا کھل جاتا ہے کہ تیرے گھٹنے گھٹانے

الْبَيْعِلُ بِالصَّدَاقَةِ انْقَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلَى صَاحِبِهَا
وَقَلَصَتْ عَلَيْهِ وَاَنْضَمَّتْ يَدَاكَ اِلَى تَرَاقِيهِ حَسْبِمَا اَلَيْقِي
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى مَجْتَهِدَانِ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَكْسِرُ
بِالنَّبِيِّ الْجَبِيَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ.

۱۷۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَسْبِغِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ
حَدَّثَنَا الرَّاعِمِيُّ عَنْ أَبِي الطَّيْهِ مَيْمٍ وَهُوَ ابْنُ صَبِيحٍ
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّيْبِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ لَطَلِقَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ لَمَّا اُقْبِلَ فَلَمَّ يَتَمَتَّ
بِمَا يَرَى وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَكُنْضَهُ وَاسْتَشَقَّ وَ
كَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يَخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كَتِفَيْهِ مَكَانًا
خَفِيَّيْنِ فَاخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ فَكَسَلَهُمَا وَمَسَّ بِرَأْسِهِ
وَعَلَى حُجَّتَيْهِ.

باب الجہاد فی الحرب

۱۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ اَلْمَعْدَانِيِّ حَدَّثَنَا خَالِدُ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ وَالرَّزْبِيِّ قَيْسٍ مِنْ حَرِّ ثِيَابِهِمْ جَدَّتَا
كَانَتَا يَهُمَا.

۱۸۰- حَدَّثَنَا ابُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ اَبِي سَمٍّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
وَقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالرَّزْبِيَّ
كَسَرَا اِلَى الْيَقِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِيَابَهُمَا لَكَرْهٍ
لَهُمَا فِي الْحَرِّ رَخَّصَ اَيْتَمَّا عَلَيْهِمَا فِي عَزَاةٍ.

۱۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ اَبِي عَمْرٍو عَنْ هَمَّامِ بْنِ
قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالرَّزْبِيِّ مِنَ الْعَرَامِ فِي حَرِّ سَرِيرٍ.

۱۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَشَّانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
شَيْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنِ اَبِي رَخَّصَ اَوْ رَخَّصَ
لِحِكْمَتِهِ بِهِمَا.

اور منیل جب غیرات کرنے کا ارادہ کرے تو کرتا اور تنگ ہو جاتا ہے،
یہاں تک کہ اس کا ہر حلقہ ساتھ ملے سے مل کر اور تنگی پیدا کر دیتا ہے اور اس کے
دونوں ہاتھ بالکل گردن سے لگ جاتے ہیں۔ پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
سفر اور لڑائی میں جبیر پہننا

حضرت صفیہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے
جب واپس لوٹے تو میں نے خدمت اقدس میں پانی پیش کیا۔
اس وقت آپ نے سٹامی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ نے
کئی کی، ناک میں پانی دیا، اچھو مبارک دھویا، پھر اپنے دست
مبارک آستینوں سے باہر نکلنے پر آپ نے تو تنگی کے باعث ایسا
ذہما اللہ آپ نے نیچے سے نکال کر دونوں بازو دھوئے نیز اپنے
سر مبارک اور سوزوں پر مسح فرمایا۔
جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت
ذیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت
رحمت فرمادی تھی کیونکہ ان دونوں حضرات کے جسم
پر غارش تھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نیز حضرت
انس نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت ذیر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے بارگاہ
جنت میں جوڑوں کی نکایت کی، ان دونوں کو ریشمی کپڑا پہننے کے
اجازت مل گئی، ایک غزوہ میں دونوں حضرات کو میں نے ریشمی کپڑے
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت ذیر بن عوام رضی اللہ
عنہما کو ریشمی کپڑے کی اجازت رحمت فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مذکورہ دونوں حضرات
کی اجازت دیکھی یا غارش کی وجہ سے اجازت دے
گئے۔

اور ان دونوں کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دے دی تھی۔

sunnahschool.blogspot.com

فہم یہ حدیث صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) کی تمام کتابوں میں موجود ہے اور یہ حدیث مکمل مسندت میں نمبر ۱۴۹ کے تحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کے لیے ریشمی کپڑا پہننا حرام فرمایا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خارش کے باعث حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ریشمی قبض پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ اجازت خاص ان حضرات ہی کے لیے تھی کوئی دوسرا خارش کے باعث ریشمی قبض پہننے کا میاں نہیں۔

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس تخصیص کے اعادہ میں مطہرہ پیش کی ہے کہ ایسی واقعات بیان کیے ہیں جن کو پیش کرنے سے پہلے یہ وضاحت بھی فرمائی ہے۔ امام احمد سلطان رحمۃ اللہ علیہ (مواہب لدنیہ شریف) میں فرماتے ہیں۔ **مِنْ خَصَائِصِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَخْفِضُ مَنْ شَاءَ مِنْ شَأْنِهِ مِنَ الْأَحْكَامِ.**

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ ہے کہ حضور شریعت کے امام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرمادیتے۔ طاہر زرقانی نے شرح میں بڑھایا **مِنْ الْأَحْكَامِ** (دعویٰ کا کلمہ) احکام ہی کی خصوصیت نہیں، حضور صغیر سے چاہیں، جسے چاہیں خاص فرمادیں۔ **صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.**

امام بیہقی، حلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کریمہ شریف میں ایک باب وضع فرمایا۔ **أَبُو خَيْثَمَةَ مَأْصُومٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّحْيِ يَخْفِضُ مَنْ شَاءَ مِنْ شَأْنِهِ مِنَ الْأَحْكَامِ.** باب اس بیان کا کہ خالص نبی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں، جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔ امام تطلاتی نے اس کی تفسیر میں پانچ واقعات ذکر کیے اور امام سیوطی نے دس۔ پانچ وہ اور پانچ اور۔ فقیر نے ان زیادات سے تین واقعات ترک کر دیئے اور پندرہ اور بڑھائیے، احسان کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ ایسے واقعات ہوتے **وَاللَّهُ أَحْسَنُ** ان کی تفصیل اس باب کے واقعے پر حدیث سے دلیل ہے۔

مسلمان کا کام ہی یہ ہے کہ اپنے آقا کے فضائل و کمالات اور خصائص حتیٰ التعداد بیان کرے نیز بیان کرنے اور سننے سے اس کے دل کو راحت پہنچے۔ یہ امتی ہونے کی نشانی اور ایمان کا تقاضا ہے جو شرک کا فرضی بڑاڑی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور خصائص کا انکار کرتے رہتے ہیں اسے دین کی بہت بڑی خدمت کہتے اور توحید کا تعارف دیتے ہیں اور ایسا کرنے سے ان کے دلوں کو سرد و سرد ہوتا ہے، وہ درحقیقت وفا کے پردے میں بے وفائی کر رہے ہیں۔ خدائے ذوالجلال ہر مذہبی اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرماتے، آمین۔

پھری کا استعمال۔

جعفر بن محمد بن اُمیر کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شانے کے گوشے میں سے کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ کو نماز کے لیے بلا لیا گیا تو آپ نے نماز چھائی اور نمازہ وضو نہ فرمایا۔ ابوالیمان، شعبہ ہزبری کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جب آپ کو نماز کے لیے بلا لیا گیا تو آپ نے پھری ڈال دی۔

بَابُ مَا يُدْكَرُ فِي النَّسَكِينَ
۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو إِهَيْمَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَمِرُ مِنْهَا شَعْرًا مِمَّا رَمَى إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى
وَلَوْ يَنْوُضًا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الرُّهَيْبِيِّ وَزَادَ لَنَا لَفِي الشَّرِكِيِّ.

یہودیوں سے جنگ۔

غزیر بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن مسامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ساحل حصص پر اپنے مکان میں فرودکش تھے نیز اہم حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کے پاس تھیں۔ حضرت غزیر فرماتے ہیں کہ حضرت اہم حرام کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحر کی جہاڑ کے گارا ان کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت اہم حرام عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ فرمایا، ہاں تم ان میں ہو۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قبیلہ روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرمادی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں ان میں ہوں؟ فرمایا، نہیں۔

یہود سے جنگ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت تم یہود سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو پتھر کے گا، اسے عبد اللہ! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم یہود سے جنگ نہ کرو یعنی کہ جس پتھر کے پیچھے یہودی ہوگا وہ پتھر ہی کے گا، اسے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کرو۔

ترکوں سے جنگ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے نشانیوں میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے ہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہوں

باب ۱۸۳ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الْيَهُودِ

۱۸۳ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي خُوْرُوْنُ بْنُ يَزِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَلَسِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ عُمَادَ وَأَبْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَزَلٌ فِي سَاحِلِ حَمَصَ وَهُوَ فِي بَنَاءِ رَسَدٍ وَمَعَهُمَا أُمْرٌ قَالَ عُمَيْرٌ وَنَحْنُ لَنُكْنَى أُمْرًا حَرَامًا أَنَّهُمَا سَمِعَتِ الْبَيْتِي حَتَّى سَمِعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلَ حَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَفْرُونَ الْيَهُودَ فَذُجِبُوا فَأَنَالَ الْأَحْرَامُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَافِيهِمْ قَالَ أَنْتَ فِيهِمْ نَعَرَ قَالَ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ حَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَفْرُونَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَعْقُورٌ تَسْمُ فَكُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

باب ۱۸۵ قِتَالِ الْيَهُودِ

۱۸۵ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَدَوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ قَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِئُوا أَحَدٌ ظَهْرًا أَوْ الْخَبْرَ يَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتَ قَاتِلَهُ

۱۸۶ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْمَبَنَّكَ جَبْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَعْقَبِ عَنْ أَبِي دُرَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُ السَّاعَةَ حَتَّى تَقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَقُولَ الْحَجْرُ وَرَأَى الْيَهُودِيَّ يَا سَلِمَ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتَ قَاتِلَهُ

باب ۱۸۷ قِتَالِ التُّرْكِ

۱۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَانِ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَسْنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَقَاتِلُوا قَوْمًا يَرِضُ الْوُجُوْدَ كَأَنَّ وَجُوْهُهُمْ

الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ

۱۸۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُطَّلِبٍ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَالُوا أَلَا تَرَوْنَ صَعَادَ الْأَعْيُنِ حَمَمَ الْوَجُوهِ ذُلْفَ الْأَكُوفِ كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَالُوا أَوْ مَا تَعَالَاهُمُ الْقَعْرُ يَا بَنِي قَيْلٍ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ

۱۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَبِيبٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ قَدْحَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَعْرَابِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَالُوا أَوْ مَا تَعَالَاهُمُ الْقَعْرُ وَلَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَالُوا أَوْ مَا كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ قَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْرًا وَآيَةً صَعَادَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأَكُوفِ كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ

بَابُ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ فَمُنَّدَ اللَّهُ بِسَمِيٍّ وَ نَزَلَ عَنْ دَائِبَتِهِمْ وَأَسْتَنْصَرَ

۱۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هُرَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو سَلْحٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبُرَّاءَ وَمَا كُنْتُ رَجُلًا كُنْتُمْ فَرَدُّكُمْ يَا أَبَا عَمْرٍو يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ كَيْفَانُ

أَصْحَابِهِمْ وَأَخْفَاءُ هُمْ حَسْرَةُ النَّبِيِّ بِسَلَامٍ فَاتُوا أَوْ مَا كُنْتُمْ هُوَ أَرَادَ وَبَنِي نَصْرٍ مَا يَكَادُ يُسْقَطُ لَكُمْ سَهْرًا فَشَقُّهُمُ رَشَا مَا يَكَادُونَ يُحْطُونَ فَاقْبَلُوا هَذَا إِلَيَّ يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْيَتِهِ النَّبِيُّ يَا أُمَّةَ كَيْفَانُ الْخَارِبَةُ الْوَجُوهُ الْمَطْلَبُ يُعْرَفُ بِمَا نَزَلَ وَأَسْتَنْصَرَ خَرَجَ قَالَ أَنَا الْبَنِيُّ لَا كَيْدِي بِهِ أَنَا بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ

گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم لوگوں سے لڑائی نہ کرو۔ ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چھٹی ہے، گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جنگ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے لڑائی نہ کرو جن کے چہرے چوڑی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی، ناک چھٹی اور گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں۔

ہزیمت کے وقت امام کا صفت بند کی کرنا اور سولہ کی اثر کر اللہ کے حکم مانگنا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آدمی نے دریافت کیا، اے ابو عمارہ! کیا آپ نے جنگ حنین سے فرار کیا تھا، جواب دیا، خدا کی قسم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں بھاگے تھے، اہل آپ کے اصحاب میں سے بعض فوج اور

بڑوں لوگ جن کے پاس ہتھیار نہ تھے، وہ ایسے تیرا ملا لوگوں کے مقابلے پر آگئے جو ان کی تھوڑی تھوڑی جمع کر لیا تھا اور جن کا نشانہ مطلقاً نہیں کیا گیا تھا۔ لوگوں نے انہیں خطا نہ کھانے والے تیروں پر دھر لیا، یہ وہ تیرے تھے صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑ آئے اور آپ اپنے سفید پیر چھوڑ کر فرار ہوئے۔ اللہ آپ کے چہرہ لاد لہا لہا حضرت ابوسلمہ بن عبداللہ کے ہاتھ سے لگام پکڑے، جمعہ تھے۔ آپ نے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی کہ مجھ پر، میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب

بڑوں لوگ جن کے پاس ہتھیار نہ تھے، وہ ایسے تیرا ملا لوگوں کے مقابلے پر آگئے جو ان کی تھوڑی تھوڑی جمع کر لیا تھا اور جن کا نشانہ مطلقاً نہیں کیا گیا تھا۔ لوگوں نے انہیں خطا نہ کھانے والے تیروں پر دھر لیا، یہ وہ تیرے تھے صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑ آئے اور آپ اپنے سفید پیر چھوڑ کر فرار ہوئے۔ اللہ آپ کے چہرہ لاد لہا لہا حضرت ابوسلمہ بن عبداللہ کے ہاتھ سے لگام پکڑے، جمعہ تھے۔ آپ نے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی کہ مجھ پر، میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب

sunnahschool.blogspot.com

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالَّذِينَ يَمُنُونَ وَالَّذِينَ لَمْ يَمُنُوا
 ۱۹۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَلَأَ اللَّهُ بِيَوْمِهِمْ وَقَبْرَهُمْ تَارًا اشْخَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ
 الرُّسُلَى حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ.

۱۹۲ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفِيانُ بْنُ
 زَكَوَانَ عَنِ الْأَسَدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الْقُرْبَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي سَلَمَةٌ بِنَ
 هِشَامٍ اللَّهُمَّ إِنِّي سَلَمَةٌ بِنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ إِنِّي سَلَمَةٌ بِنَ
 أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي سَلَمَةٌ بِنَ الْمُؤَمِّتِينَ اللَّهُمَّ
 اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَيَّ فَضَمَّ اللَّهُمَّ سِنِينَ كَيْسِي يُوسُفَ.

۱۹۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
 يُسْعِلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّ مَسْعُومَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى
 يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ
 عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنَزِلُ الْكِتَابِ سَرِيعُ الْحِسَابِ
 اللَّهُمَّ اهْرَبِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْرَبِ اللَّهُمَّ وَزَلْزَلِهِمْ.

۱۹۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ
 بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ
 مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُعَلِّقُ فِي خِلْفِ الْكَبِيَّةِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ
 وَ بَجَرَتْ جُرُودٌ بِمِثَابَةِ مَكَّةَ فَارْتَمَوْا أَجَاوِزَ مِنْ
 سَلَاهَا وَ طَرَحُوا عَلَيْهَا حِجَابَاتٌ فَاطْمَنُوا فَالْقَتْلُ عَنْهُ
 فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَقْرَيْشُ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَقْرَيْشُ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ
 يَقْرَيْشُ يَا أَيُّهَا جَهْلُ بْنُ هِشَامٍ وَ عَتَبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَ شَيْبَةَ
 بْنَ رَبِيعَةَ وَ الْوَلِيدُ بْنُ عَتَبَةَ وَ أَبِي بِنَ خَلْفَةَ وَ عَقْبَةَ
 بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلْبِ بَدْرٍ
 قَتَلِي قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَ نَسِيتُ السَّابِقَ وَ قَالَ يُوسُفُ
 بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَمِيَّةُ بْنُ خَلْفَةَ وَ قَالَ
 شُعْبَةُ أَمِيَّةُ أَوْ أَبِي وَ الصَّحِيحُ أَمِيَّةُ

مشركوں کے لیے ہزیمت اور زلزلے کی دعا کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ
 احزاب (جنگ خندق) کا روز آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے کہا۔ اللہ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے
 بھر دے جنہوں نے ہمیں عصر کی نماز نہ پڑھنے دی یہاں
 تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قنوت میں دعا مانگا کرتے
 تھے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ!
 ولید بن الولید کو نجات دے۔ اے اللہ! عیاش بن ابی ریحہ کو
 نجات دے۔ اے اللہ! کزادہ مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ!
 قبیلہ مضر کے کافروں پر سختی فرما اور ان کے لیے حضرت یوسفؑ

حضرت عبد اللہ بن ابی اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
 کہ جنگ خندق کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے
 لیے دعا مانگی، اے اللہ! کتاب نازل فرمائے، اے اللہ!
 حساب لینے والے، اے اللہ! کافروں کے گروہوں کو بکھر دے۔
 اے اللہ! انہیں پرانہ فرما اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاک کعبہ کے سایے میں نماز ادا
 فرماتے تھے تو ابو جہل اور قریش کے کچھ اور لوگوں نے کہا کہ کعبہ
 کے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی ہے، پس ایک آدمی بیجا جواس کی
 اوجھری لے آیا اور وہ آپ کے اوپر ڈال دی گئی۔ حضرت ناصر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما آمین اور اسے اوپر سے ہٹایا۔ پھر آپ نے دعا
 مانگی، اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔

اے اللہ! قریش کی گرفت فرما اور ان سے، ابو جہل بن ہشام، عقبہ
 بن ربیعہ، ربیعہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، آل بن خلف، عقبہ بن ابی معیط
 کی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں بد
 کے کٹوں میں پڑا ہوا پایا، کیونکہ قتل کر دئے گئے تھے۔ ابو اسحاق
 فرماتے ہیں کہ ساتویں شخص کا میں نام بھول گیا۔ یوسف بن ابی اسحاق
 نے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ امیہ بن خلف سے

یوسف بن ابی اسحاق نے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ امیہ بن خلف سے

sunnahschool.blogspot.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور کہا: تم پر موت واقع ہو۔ میں ان پر لعنت کرنے لگی۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا۔ آپ نے فرمایا، کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کہہ دیا تھا اور یہ تمہارے اوپر ہو۔

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اور قرآن کریم کی تعلیم دینا۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن سعد کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لیے لکھا اور فرمایا کہ اگر تم (اسلام کی طرف سے) منہ پھیرو گے تو رعایا کا وبال بھی تمہارے اوپر ہوگا۔

تابیفات کی خاطر مسلمانوں کے لیے دعائے ہدایت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فضیل بن عامر اللہوسی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! قبیلہ قوس والوں نے نامزدی کی اور حق سے منکر ہوئے تو ان کی برابری کے لیے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا، دوس ہلاک ہوئے پھر دعا لگی، اے اللہ! قوس کو ہدایت فرما اور انہیں دین میں سے آ۔ یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام اور کس بات پر ان سے جنگ کی جائے۔ اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر کسری کو لکھا اور جنگ سے پہلے انہیں دعوتِ اسلام دی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لیے مکتوب گزالی لکھوانے کا ارادہ فرمایا، تو آپ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ ایسے خط کو پڑھتے بھی نہیں ہیں پر مرزہ جوہر۔ تو آپ نے چاندی کی ایک انگلی بھری مٹی بنوائی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ کے دست مبارک میں اب بھی جگمگا رہی ہے۔ اس پر یہ الفاظ نقش کرائے تھے۔ محمد رسول اللہ

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سَيِّمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَبِي يُونُسَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا عَلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوا السَّامِرَ عَلَيْكَ فَلَمَّتَهُمْ فَقَالَ مَا لَيْكَ قُلْتِ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا قَالَتْ فَتَمَّ لَسَعِي مَا قُلْتِ وَعَلَيْكُمْ

بَابُ هَلْ يُرْسِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يَدْعُهُمْ إِلَى الْكِتَابِ

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ خَبْرَةَ بْنِ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِهْرَ الْأَنْبِيَاءِ

بَابُ مَا لَكَ مِنَ الدُّعَا وَالْمَسْئَلِ مَا لَكَ مِنَ الدُّعَا

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَطِيلُ بْنُ مُعَمَّرٍ وَابْنُ دُرَيْمٍ وَأَخِي أَبُو الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دُونَكَ عَصَتْ وَأَجَتْ فَأَدَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْقَبِيلَ هَكَذَا دُونَ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دُونًَا وَآتِ بِهَمَّ

بَابُ دَعْوَةِ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَةِ إِلَيْهِ وَعَلَى مَا يَفْعَلُونَ عَلَيْهِ مَا كَتَبَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى دُونًَا وَالدُّعَا قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْجَعْفَرِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرَّومِ قِيلَ لَهُ أَنْظِرْهُمْ لَا يَفْرُقُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونُوا مَخْلُوعًا فَاتَّخَذَ حَاكِمًا مِنْ قِبَلِهِ فَكَاتَبَ الْأَنْظِرَ بِالْمِيَاهِ بِحَيْ يَدِيهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہلگاتی ہوئی انگلی دیکھی اور دونوں بعد فرماتے ہیں کہ میں گریبا اب بھی اس کی سفیدی کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی ہڈیاں اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز مبارک کرام کے دلوں اور دماغوں میں سمائی رہتی تھی۔ ان بزرگوں کی توجیہ کا مرکز و محور ہی آپ تھے اور کیوں نہ ہو کہ یہ علاج مسلمان ہے۔ اسی لیے تو شام پر مشرق نے مسلمان کر تعلقین فرمائی ہے۔

مصطفیٰ برساں غمیش را کہ دیں ہر دوست
اگر باؤ نرسیدی تمام برہمی ست

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسریٰ کے لیے مکتوب گرامی بھیجا تو حکم فرمایا کہ یہ جاگم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور جاگم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈلا۔ میرا خیال ہے کہ سعید بن المسیب نے فرمایا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے دعا کی کہ وہ پوری طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دتے رہ جائیں۔

رسول خدا کا اسلام و نبوت کی دعوت دینا اور یہ کہ ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں خدا کو چھوڑ کر۔ ارشاد و رہانی ہے: کسی آدمی کو یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب دے۔ (سورہ آل عمران آیت 49)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر کے لیے مکتوب گرامی بھیجا اور اسے دعوت اسلام دی اور وہ گمراہی نامہ دہیہ کلبی کے ہاتھوں بھیجا اور آپ نے انہیں حکم دیا کہ یہ جاگم بحرین کے سپرد کر دیں تاکہ وہ قیصر تک پہنچا دے۔ ان دنوں چونکہ قیصر کو اللہ تعالیٰ نے افواج ایران پر فتح دی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں سے ایسا کیا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی قیصر کو موصول ہوا تو پڑھ کر کہنے

لگا لگان کی قوم کے کسی آدمی کو تلاش کر کے لاؤ تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اس سے کچھ دریافت

۱۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ أَبِي شُهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِيكْتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ بِرِجْلِهِ عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى خَرَّ حَتَّى فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ قَدْ عَا عَلِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمِزُوا كُلَّ مِزْقٍ

بَابُ دَعَاؤِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنَّبُوتِ وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْإِيمَانَ لِيُؤْتِيَهُ

۲۰۰ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَازٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَحْبَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِيكْتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دَسِيحِ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ بِرِجْلِهِ فَجَاءَ إِلَى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرَ لَمَّا كَتَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُمُوعًا كَارِسًا

مَنْشِي مِنْ جُمُوعٍ إِلَى إِيثِيَاءَ شَكَرُوا لِمَا آتَاهُ اللَّهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

کہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ ان دنوں وہ قریش کے بعض افراد کے ساتھ خاتم میں بغرض تجارت موجود تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار قریش کے درمیان صلح کی مدت مقرر ہوئی تھی۔

ابوسفیان نے بتایا کہ میں قیصر کے قاصد نے شام کے کسی مقام پر پایا۔ پس وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایلیا لے گیا۔ جب ہم قیصر کے پاس پہنچے تو وہ اپنے دربار میں تاج پہن کر بیٹھا تھا اللہ

ردم کے بڑے بڑے سردار اس کے گرد موجود تھے اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھو تو سہی کہ ان میں سے کس کے

لحاظ سے کون مدعی نبوت سے زیادہ قریب ہے؟ ابوسفیان نے بتایا کہ میں نے کہا میں بظاہر نسب اور روں کی نسبت اس کے زیادہ قریب ہوں۔ پوچھا، تمہارے امدان کے درمیان کیا رشتہ ہے؟

میں نے جواب دیا۔ وہ میرا چچا زاد بھائی ہے کیونکہ ہماری اس جماعت میں مدعی عبدمنات میں سے میرے سوا اور کوئی نہ تھا۔ تو قیصر نے کہا کہ میرے نزدیک آباؤ اور میرے ساتھیوں نے کہا کہ وہ

میرے چچے کھڑے جو حاکم ہیں۔ پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں مدعی نبوت کے بارے میں کچھ سوالات کرنے لگا ہوں اگر یہ (ابوسفیان) جھوٹ بولے

تو تم اس کی تکلیف کر دینا۔ ابوسفیان کا کتا آگہدا کی قسم اس روز اگر یہ حیا مانع نہ آئی کہ ساتھی مجھے جھوٹا کریں گے جبکہ سوالات کے وقت میں غلط بیانی کروں گا، تو میں ضرور جھوٹ بولتا،

لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی کہ لوگ مجھے جھوٹا سمجھیں۔ پس میں نے اس سے سچ بیان کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا، اس سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس شخص کا نسب کیا

ہے؟ میں نے جواب دیا۔ وہ ہم میں مالی نسب ہے۔ پوچھا کیا اس سے پہلے تم میں سے کسی اور نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا کیا نبوت کا دعویٰ کرنے سے

پہلے تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي النَّشَامَ فِي رَجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَثِيرًا تَجَارًا فِي الْمَكَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كَثِيرٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَوَجَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّشَامِ فَانْطَلَقَ بِي وَبِأَصْحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا إِيَّيَاكَ فَأَدْخَلْنَا عَلَيْهِ فَوَدَّ أَنْ يَخَاطِبَنَا فِي مَجْلِسٍ مِنْكُمْ وَ

عَلَيْهِ النَّشَامُ وَإِذَا حَوْلَهُ عِظَمَاءُ الرُّومِ فَقَالَ لَتَرْجُمَانِي سَلَّمَ إِلَيْكُمْ أَشْرَابُ نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزَعَمُ أَنَّ نَبِيَّ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَهْلُ رُومٍ إِلَيْهِمْ نَسَبًا قَالَ مَا قَسَمَ اللَّهُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَنَا فَكُلْتُ هُوَ ابْنُ عَرَفَةَ وَوَلِيَّ ابْنِ الرَّكْبِ يُؤْمِدُ أَحَدًا مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَاةٍ غَيْرِي فَحَالَ قَيْصَرٌ أَدْنُوهُ وَأَمْرًا بِأَصْحَابِي فَجَعَلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَانِي قُلْ لِأَصْحَابِي إِنْ سَأَلَ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي يُزَعَمُ أَنَّ نَبِيَّ كَرِهَ الْكَيْدَ فَكَيْدُوهُ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ وَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ وَيَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَصْحَابِي عَنِّي الْكَيْدَ لَكَدَّ بَشْتًا جِئْتُ سَأَلْتِي عَنْهُ وَالْكَيْدُ أَسْتَحْبَبْتُ أَنْ يَأْتِيَهُ الْكَيْدُ بَعْدَ عَنِّي فَصَدَّقْتُهُ ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَانِي قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبَ هَذَا الرَّجُلِ فَيَكْفُرُ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ كَتُمْتُمْ بِهِمْ نَسَبَهُ عَلَى الْكَيْدِ قَبْلُ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آيَاتِهِ مِنْ مَلِجٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَفَ النَّاسُ يَتَبَعُونَهُ أَمْ مَضَعَاءُ هُوَ قُلْتُ بَلْ مَضَعَاءُ هُوَ قَالَ فَيَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخَطًا لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ

پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پوچھا، کیا اس کی پیروی کرنے والے قوم کے سردار ہیں یا کمزور لوگ؟ میں نے جواب دیا، وہ تو کمزور لوگ ہیں۔ پوچھا، ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا گھٹتی ہے؟ میں نے جواب دیا، وہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ پوچھا، کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد ناراض ہو کر واپس اپنے دین میں آیا ہے؟ میں نے جواب دیا، کوئی نہیں۔ پوچھا، کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں اور ہماری ان کے ساتھ لڑائی نہ کرنے کی ایک مدت مقرر ہے لیکن ہمیں وعدہ خلافی کا عند شر ہے۔ ابوسعیان نے کہا کہ اس کے علاوہ میرا لیے ایک مجبورنا کلمہ بھی شامل کرنا ممکن نہ ہوا کیونکہ وہ تھا کہ ساتھی مجھے جھوٹا کر دیں گے۔ پوچھا، کیا کبھی تم نے اس سے یا اس نے تم سے لڑائی کی ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا، تو تمہاری اور اس کی لڑائی کا انجام کیا ہوا تھا؟ میں نے جواب دیا، لڑائی تو ڈول کی طرح سے، ایسے کبھی وہ ہم پر فیلہ پالیتے ہیں کبھی ہم ان پر۔ پوچھا، وہ تمہیں کون باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے جواب دیا، وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہ کریں اور جن کو ہم سے آباؤ اجداد پوجتے تھے ان کی پرستش سے ہمیں منع کرتا ہے اور ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ دینے، چہرہ گاری، وعدہ پورا کرنے اور اہل ظلمت اور کفار کے عقوبت کرنا ہے۔ تو اس (پوچھنے والے) نے اپنے ترجمان سے کہا، جب میں یہ سب کچھ بیان کر چکا، کہ اس سے کہو، میں نے تم سے اس کے نسب کی بابت پوچھا تو تم نے بتایا

کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور ہر رسول اپنی قوم کے ایسے ہی نسب میں مبعوث ہوا اور میں نے تم سے پوچھا کہ تم میں سے کیا کسی نے پہلے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ (اگر ایسا ہوتا تو) میں کہہ دیتا کہ وہ اس بات میں اپنے پیش بند کی پیروی کر رہا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کیا تم نے اسے جھوٹا بولتے دیکھا ہے؟ اس کا تم نے نفی میں جواب دیا تو میں نے

فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَخْبِرُ قُلْتُمْ لَا وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ فِي مَدِينَةٍ نَعْنُ نَخْلَعُ أَنْ يَغْدِرَ قَالَ أَبُو سَعْيَانَ وَكَمْ يَمَكِّنِي وَكَمْ أَدْخَلَ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُّهُ بِهَذَا أَخَاتُ أَنْ تُوْشِرَعِي غَيْرَهَا قَالَ فَهَلْ ذَا تَلْتَمِسُهَا أَدْ كَاتُمْ قُلْتُمْ نَعَمْ قَالَ كَلَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبِكُمْ قُلْتُمْ كَانَتْ دَوْلًا دَسِيحًا يَدُلُّ عَلَيْنَا السَّرَّةَ وَ بَدَأَ الْعَبِيدُ الْأَحْرَى قَالَ فَمَا ذَا يَا مَرْكَرُ قَالَ يَا مَرْكَرُ أَنْ لَعَبْدُ اللَّهِ وَحَدُّهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَبَيْنَهَا كَأَعْمَاءَ كَانَ يَعْبُرُ أَبَاؤُنَا وَيَا مَرْكَرُ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَمَلِ وَالْوَقَارِ بِالْعَهْدِ وَأَدَّاهُ لَا مَانَةَ فَتَقَالَ لِيَرْحَمَنِي جِبْنٌ قُلْتُمْ ذَلِكُمْ لَمْ تَقُلْ لِي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَيَكْفُرُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ تَبِعْتُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَمَا لَكُمْ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ كَقَوْلِكَ لَمْ تَعْمَتِ أَنْ لَا قُلْتُمْ نُوْكَانَ أَحَدًا مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلًا قُلْتُ رَجُلٌ يَا سَعْدُ يَقُولُ قَدْ قِيلَ قَبْلًا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَ بِالْكَذِبِ قِيلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا تَعْرِفْتُمْ أَهْلًا لَمْ يَكُنْ يَسْتَعْمِلُ الْكَذِبَ عَلَى النَّبِيِّينَ وَيَكْتُمُ عَنِّي الْبُلُوْغَ سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَمْلُوكٍ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا قُلْتُمْ نُوْكَانَ مِنْ آبَائِهِ مَمْلُوكٌ قُلْتُمْ يَطْلُبُ مِنْكَ آبَائِهِ

وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّبِيِّينَ يَتَّبِعُونَ أَمْ ضَعْفَاءُ هُمْ فَرَعَمْتُ أَنْ ضَعْفَاءُ هُمْ أَتَّبِعُوهُمْ وَهُمْ أَتَّبِعُ الرَّسُولَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَانَ لِكَ الْإِيْمَانُ حَقًّا يَزِيدُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مَخْطَرًا لِيَوْمِهِ

sunnahschool.blogspot.com

بَعْدَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَمَنْ عَمِتْ أَنْ لَا تَكُنْ لَكَ
 الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلُطُ بِنَشَا شَرُّ الْقُلُوبِ لَا
 يَسْخَطُهُ أَحَدٌ دَسَائِكَ هَلْ يَخْدُرُ فَمَنْ عَمِتْ
 أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ لَا يَخْدُرُ وَمَنْ سَأَلْتُ
 هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ فَمَنْ عَمِتْ أَنْ
 قَدْ قَتَلَ وَأَنْ حَزَبَكُمْ وَحَزَبَهُ تَكُونُ دَوْلًا
 يُدَالُ عَلَيْكُمْ الْحَرْبُ وَتَدَاوُونَ عَلَيْهِ الْأُخْرَى
 وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ تَبْتَلِي وَتَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ
 دَسَائِكَ بِمَا ذَايَا مَرُوكُمْ فَمَنْ عَمِتْ أَنْ
 يَا مَرُوكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا
 بِهِ شَيْئًا وَيَتَّعَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَتَّبِعُونَ
 أَبَاؤُكُمْ وَيَا مَرُوكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدِيقِ
 وَالْعَقَابِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ
 قَالَ وَهَذِهِ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ
 خَارِجٌ وَبَلِّغْ لَكُمْ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنْكُمْ وَإِنْ يَكُ مَا
 كُنْتُمْ حَتَّى تَبْلُغُوا أَنْ تَبْلُغُوا مَوْجِبٌ قَدْ فَنِي
 هَاتِلِينَ وَلَوْ أَرَجُوا أَنْ أُخْلِصَ إِلَيْهِ لَتَبَسَّمَتْ
 لِحَبِيئِهِ وَكَوْنَتْ عِنْدَهُ لَنَسَلَتْ قَدَمَيْهِ حَتَّى
 أَبُو سُفْيَانَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ فِيهَا ذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هَذَا قَوْلِ عَظِيمٍ
 التَّوَهُدِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَا بَعْدُ فَهَاتِي
 أَدْعُوكَ بِدَائِعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمُ تَسْلِمٌ وَأَسْلِمُ
 يُؤْتِيكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ
 رِاسْمُ الْأَرِيْسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى
 كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَمْ لَا
 نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا
 يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ
 فَإِنْ تَوَلَّوْا فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْهِمْ
 طَرْفُ بَصَرِهِمْ مِمَّا رَفَعُوا وَالَّذِينَ لَا

جان یہ کہ ایسا نہیں ہو سکا کہ کوئی لوگوں سے صحبت ہونا تو جو ہر سے لیکن اللہ
 پر صحبت ہونے سے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آبا و اجداد میں کوئی باپ یا
 چھوٹے قوم نے نفی میں جواب دیا پس میں نے اپنے دل میں کہا اگر اس کے
 آبا و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ وہ اس طریقے سے اپنے بڑوں
 کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی پیروی کرنے
 والے قوم کے سر ہو گئے ہیں یا غریب؟ تو تم نے بتایا کہ اس کے پیروکار غریب لوگ ہیں
 اور رسولوں کے پیروکار غریب ہی ہوتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے
 ساتھی بڑے سب سے میں یا تم ہوتے جاتے ہیں؟ تو تم نے بتایا کہ وہ بڑے رہے ہیں
 اور ایمان کامل کی خاصیت ہی ہوتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی
 اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناخوش ہو کر پھر اپنے
 قوم نے نفی میں جواب دیا پس ایمان کا خاصہ یہی ہے کہ جب وہ دلوں میں رہتا
 پس جاتا ہے تو اس سے کوئی ناخوش نہیں ہوتا میں نے تم سے پوچھا کہ کیا
 وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ تم نے جواب دیا کہ نہیں اور رسول ایسے ہی ہوتے
 ہیں۔ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم اس سے
 اور وہ تم سے لڑا؟ تو تم نے بتایا کہ ایسا ہوا ہے اور تمہاری اور اس کی جنگ
 ڈھلکا کی طرح رہی ہے ایک دفعہ تم پر غلبہ آیا ہے اور دوسری دفعہ
 تم غلبہ آجائے ہو۔ رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخر کار
 کامیابان کے قدم چومتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ کن باتوں
 کا تمہیں حکم دیتا ہے؟ تم نے بتایا، وہ تمہیں ہی حکم دیتا ہے کہ خدا کی عبادت
 کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں ان سے روکتا ہے جس کی
 عبادت تمہارے آبا و اجداد کرتے تھے اور تمہیں نماز، صدقہ، زکوٰۃ اور حج کی
 ایفائے عہد اور ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور یہی تو نبی کی صفت ہے۔
 میں بھی طرح جانتا تھا کہ نبی و انزالان ان ظاہر ہونے والا ہے لیکن مجھے
 یہ گمان بھی نہیں تھا کہ وہ تم میں ہوگا۔ بعد جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اگر یہ سب
 ہے تو منقریب وہ (جہان رحمت) میرے قدموں کی اس جگہ کے بھی ہانک
 ہوں گے۔ اگر مجھے امید ہوتی کہ میں ان کی بارگاہ تک پہنچ جاؤں گا تو معاشرہ
 کا شرف مزید حاصل کرتا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں
 کو دھوتا یعنی خدمت گزار بن جاتا۔ ابوسفیان نے کہا کہ میرا اس نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرائی نامے کو منگولیا۔ وہ پڑھا گیا اس

sunnahschool.blogspot.com

مُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَلَمَّا انْقَضَى مَقَالَتَهُ
عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عَظَمَاءِ الرَّسُولِ
وَكُنْتُ لَخَطِّ هَمِّ فَلَمَّا دَرَيْتُ مَاذَا قَالُوا أَدْرَمْنَا
لَا حَرْجًا فَلَمَّا انْخَرَجْتُ مَعَهُ أَحْبَبْتُ أَنْ
خَلَوْتُ بِهِمْ فَكَلَّمْتُ لَهُمْ لَقَدْ أَمْرًا مِنْ
أَبِي كَبُشَّةَ هَذَا مِثْلُ بَوِ الْأَصْغَرِ
يَخَافُهُ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا
مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرًا سَيَطْمَحُوا أَنْ يَدْخُلَ اللَّهُ
قَلْبِي الْإِسْلَامَ وَأَنَا كَارِهٌ

۲۰۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي
عَدْنَانَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَوْمَ تَخِيْبِ الْأَعْطِيَةِ الرَّائِيَةُ رَجُلًا
يَقْتَرُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهَا فَقَامُوا يَزْجُونَ لِذَلِكَ
أَيُّهُمْ يَطْعَى فَعَدُوا وَكَلَّهَمُ يَزْجُوا أَنْ
يُعْطَى فَقَالَ ابْنُ عَرِيْبَةَ فَقِيلَ لَيْسَتْكَ عَيْنِي فَأَمَرَ
فَدْرَسِي لَهُ فَمَضَى فِي عَيْنِي فَبَدَأَ مَكَانَهُ حَتَّى
كَانَتْ لَمْ تَرِي كُنْ يَهْ شَيْءٌ فَقَالَ فَقَاتِلْهُمْ حَتَّى
يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلُو رَسِيْلِكَ حَتَّى مَاتُوا
بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَخَيْرُهُمْ
بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَئِنْ يَهْدَى بِكَ
رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ
النَّعِيرِ

۲۰۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُونُسَ وَعَدْنَانُ أَبُو سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ جَمِيدٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَزَا قَوْمًا لَرِيْفًا حَتَّى يُصِيبَهُمْ فَإِنْ
سَمِعَ إِذَا مَا أَمَسَكَ وَلَئِنْ لَرِيْسَمَ إِذَا أَتَا أَعَارَ
بِهِ مَا يَكْتُمُهُمْ فَذَرْنَا لَكَ خَيْرٌ لَكَ

اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کری اور کسی کو اس کا
شریک نہ ٹھہرائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں اللہ کو چھوڑ کر پس
اگر اس بات سے ہمیں تو کہہ دیا گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں یا ہم مسلمان نہ ہیں
کہ جب وہ اپنی گفتگو شروع کرے گا تو اس کے اور گرد موجودی سرور ملے ان کی
آوازیں بلند ہوگیں اور بڑا شور مچ جائے۔ لیکن میں نہیں جان سکا کہ وہ کیا کہ
رہے ہیں۔ جہاں باہر چلے جانے کا حکم دیا گیا تو ہم باہر نکل آئے۔ جب میں
اپنے ساتھیوں کے ہمراہ باہر نکلا اور جہاں مسجد کی حیثیت میں نے ساتھیوں سے
کہا کہ الی کبشہ کے بیٹے (رسول خدا) کا درجہ کتنا بلند ہو گیا ہے کہ جہاں ہنر
ہو میوں کا باوجود اس سے ڈرتا ہے۔ ابو سفیان فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم

عبدالعزیز بن ابوجازم کے والد حضرت سہل بن سعد رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جنگ خیبر کے وقت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: یہ مجھڈا اب میں ایسے شخص
کو دیکھ گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ لوگ کھڑے ہو
گئے اس امید میں کہ دیکھے مجھڈا اس کو ملتا ہے۔ صبح ہوئی تو ہر
ایک مجھڈا اپنے کا امید لکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا: علی کہا ہے: عرض
کیا گیا، ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ کے حکم پر انہیں بلایا گیا تو آپ
نے اپنا عاب و ہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا، تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئے
گویا انہیں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم
ان سے اس لیے لڑتے ہیں کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں۔ پس
جب تم آہستگی سے ان کے میلان میں جا پہنچو تو انہیں اسلام کی دعوت
دینا اور بتانا کہ خدا کی طرف سے ان پر کیا فرض مانا ہوتا ہے۔ پس خدا کی
قسم اگر تمہاری وجہ سے ایک آدمی کو بھی راہ ہدایت ملی تو یہ ستار
گراں مایہ (سرخ انگوٹوں) سے بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے لڑتے تو اس وقت تک لڑائی
شروع نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔ اگر آپ اذان کی آواز
سننے تو ٹھہر جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ آتی تو جہاد شروع نہ
دیتے، اگر صبح ہو گئی ہو۔ ہم خیبر میں عبادت کے وقت
۴۰

اس لفظ سے لذت محسوس کر سکتا ہے اور جیسے عین برکت اور اس کا دین شریک غالب کر دے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سہولتیں سلام کو دیا اور جہاد جہاد کے لیے تیار کیا۔

sunnahschool.blogspot.com

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ هَذَا أَيُّهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَبَجَاءَ هَاهُنَا إِذَا
جَاءَ قَوْمًا يَسِيلُ لَا يُغِيرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصِيبَ
فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ يَسْأَلِيهِمْ مَا لِلَّهِ
فَدَنَّا أَدْوَاهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهُ مُحَمَّدٌ وَالْخَيْبَرُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَضْرَبُ بَيْتِ
خَيْبَرَ إِنَّا إِذَا تَزَلْنَا سَاسَةَ قَوْمٍ نَسَاءَ صَبَّاحِ
الْمَسْزِينِ رَيْنِ.

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ
الرُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُمِرْتُ أَنْ أُحَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ ذَمَنْ قَالَ لِإِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ عَنِّي
نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَيْبٍ وَحِسَابٍ أَسْرَى اللَّهُ
رَدًّا إِلَّا عَمْرًا وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

بِأَنَّ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَدَرَى يَغِيرُهَا وَ
مَنْ أَحَبَّ الْغُرُوحَ يَوْمَ الْخَيْبَرِ.

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ
كَعْبٍ وَكَانَ كَأَبِي كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ جِئْتُ تَخْلَعُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَسْتُ يَحْسُنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا دَرَى
يَغِيرُهَا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ساتھ لے کر جہاد فرمایا۔ حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب
خیبر کی جانب نکلے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ جب
رات کے وقت کسی قوم کے پاس پہنچے تو صبح ہونے سے پہلے
ان کے خلاف جہاد نہیں فرماتے تھے۔ صبح ہوئی تو بعض یہودی
کسیاں اور نوکرے لے کر (قلعہ سے) باہر نکلے۔ جب انہوں نے
آپ کو دیکھا تو چلانے محسوس کیا کہ تم خدا کی قسم محسوس اور فرج۔ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر کی صدا بلند فرمائی اور فرمایا، خیبر
نباہ ہوگی کیونکہ میں قوم کے میدان میں ہم اتنے نہیں اس کی بیخ بنانا
غزیاں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے
اس وقت تک لڑوں جب تک وہ یہ نہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا
کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پس جس نے قلابہ اللہ اللہ کہا اس
نے اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے بچا لیا، مگر حق کے ساتھ
اور اس کا سبب اللہ کے سپرد ہے۔ اس کو حضرت عمر اور
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔
لڑائی کا مقام ظاہر نہ کرنا اور جمعرات کو سفر
کرنا۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں
حضرت عبد اللہ بن کعب مرزوق تھے انہوں نے
حضرت کعب بن مالک کی زبانی سنا جب وہ رسول
خدا سے پیچھے رہ گئے تھے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے خلاف
جہاد کا ارادہ فرماتے تو اپنے اصل سے
نشانی کا اظہار نہیں فرمایا کرتے
تھے۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْبًا يَرِيدُ غَزْوَةً
يَغْرُ وَهَذَا الْأَذَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةٌ
تَهْوِي فَخَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَعْرًا
بَعِيدًا وَمَقَانًا وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَةً عَدُوِّ
كَثِيرٍ فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ بِوَجْهِهِ
لَيْتَا هَبُوا أَهْبَاءَهُمْ وَهَبُوا وَخَبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ
الَّذِي يَرِيدُ وَأَنْ يُرْسِلَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَقَدْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يُؤَمِّرُ
الْخَيْبِيسَ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَيْبِيسِ
فِي لَحْنٍ وَقَوْلُهُ وَكَانَ يُجِيبُ أَنْ يُخْرِجَهُ
يَوْمَ الْخَيْبِيسِ

بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا سَيْبَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا خَدَّاجُ بْنُ
أَبِي عَازِبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِرَبِيْعِ
الْخَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُمْ بَصْرَةَ حَرُونَ بِهَذَا جَمِيعًا

بَابُ الْخُرُوجِ فِي آخِرِ الشَّهْرِ وَقَالَ كَرِيبُ بْنُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کا ارادہ فرماتے
تو مصلحت کے قصہ میں مدبرانہ مقام کا ہر لحاظ سے غور و فکر
تجوک کا جب شروع آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے سخت گرمی میں یہ طویل طویل سفر اختیار فرمایا، حالانکہ راستے
میں جنگلات اور آگے دشمنوں کی کثیر تعداد تھی۔ تو آپ نے
مسلمانوں کو اس سے مطلع کر دیا تھا تاکہ وہ صورت حال
کے مطابق تیاری کر لیں اور اپنا نشانہ بھی بتا دیا۔ یونس،
ذہری، عبد الرحمن بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت
کعب بن مالک فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم جمعرات کے روز سفر پر نکلے تھے۔
عبد الرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہما اپنے والد محترم سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم جمعرات کے روز غزوہ تبوک کے لیے
نکلے تھے اور آپ جمعرات کے روز سفر پر نکلنا
پسند فرماتے تھے۔

عبد اللہ بن مسعود، ہشام، معمر ازہری،
عبد الرحمن بن کعب مالک اپنے والد محترم سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم جمعرات کے روز غزوہ تبوک کے لیے
نکلے تھے اور آپ جمعرات کے روز سفر پر نکلنا
پسند فرماتے تھے۔

ظہر کے بعد سفر شروع کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی چار رکعتیں مدینہ منورہ میں ادا
فرمائی اور عصر کی دو رکعتیں (قصہ نماز) نواہلیہ میں ادا کیں اور میں نے
سنا کہ وہ (سب کے سب) دونوں (رجا وغیرہ) کا تلبیہ پکار کر لدا کر رہے ہیں۔

میں نے کے آخر میں سفر کرنا۔

ابن عباس انطلق النبي صلى الله عليه وسلم
من المدينة بخمس بقين من ذى القعدة
وقدم مكة لاربية لئلا خلوت من ذى
الحجة .

۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّهَا سَعِدَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَوْلُ خُرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْتَمِرَ
لِيَالِ بَقِيَّتَيْنِ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا تَرَى إِلَّا
الْحَبَمَ فَكَلَّمَا وَتَوَدَّاهُ مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَرَبِيِّنَ مَعَهُ
هَلِكًا إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَجِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ حَتَّى دَخَلَ
عَيْنًا يَوْمَ النَّحْرِ بِنَحْرِ بَقِيٍّ فَقُلْتُ مَا هَذَا
فَقَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ أَرْوَاحِهِمْ قَالَ يَحْيَى حَدَّثَكُنْتُ
هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَسِيمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَيْتُكَ
وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ .

کرتیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے ذی القعدہ کی
پچیسویں تاریخ کو روانہ ہوئے اور مکہ معظمہ میں چار ذی الحجہ
کو جلوہ افروز ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے
کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ
ذی القعدہ کی پچیسویں تاریخ کو نکلے اور ہمراہ مقصد صرف
حج کرنا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول
خدا نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو
لیکن وہ کبہ کا لٹا اور لٹا مراد کے درمیان
سستی کر چکا ہو، تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ
فرماتی ہیں کہ قربانی کے روز ہمارے پاس گائے
کا گوشت لایا گیا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا
تو بتایا گیا کہ رسول خدا نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب
سے گائے کی قربانی دی ہے۔ صحیحی فرماتے ہیں کہ میں
یہ حدیث حضرت قاسم بن محمد کو سنائی تو
فرمایا خدا کی قسم، انہوں نے تم سے یہ حدیث ٹیک
بیان کی ہے۔

—•••••—



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ ۱۲

رمضان شریف میں سفر کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں سفر پر نکلے، لیکن آپ نے روزہ رکھا اور کدید کے مقام پر پہنچ کر افطار فرمایا۔ سفیان، زہری، جید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ پوری حدیث روایت کرتے ہیں۔

الوداع کہنا اور ابن وہب کا قول ہے

سیمان بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مشن پر بھیجا کہ اگر تم قریش کے غلاموں کو آدمیوں کو پاؤ تو انہیں پکڑ کر زندہ آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تاکہ آپ ہمیں نصیحت فرمائیں، اور اٹھا دیا گیا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ غلاموں کو آگ سے جلا دینا لیکن آگ کا عذاب اللہ تعالیٰ ہی دے گا، لہذا اگر تم انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔

امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دے۔ اگر وہ کسی نافرمانی کا حکم دے تو نہ اس کی بات سنو اور نہ اس پر عمل کرو۔

امام کے پیچھے لڑنا اور اس کے ذریعے پناہ مانگنا

بَابُ الْخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ

۲۰۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَيْدِيَّةَ أَفْطَرَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بَابُ التَّوَدِيعِ وَقَالَ ابْنُ وَهَبٍ

أَخْبَرَنِي عُمَرُ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيتُمْ قُلُودًا وَفُلَانًا مِنَ الرِّجَالِ مِنْ قَوْمٍ سَأَلْتُمَا فَعَرِّفُوهُمَا بِالنَّارِ قَالَ نَحْنُ أَتَيْنَا كَأَنَّوَعَةَ جِئْنَا أَنَّهُ كَا الطَّرِيقِ فَكُنَّا إِذَا كُنَّا أَمْرًا كُنَّا أَنْ نَحْرِقُو أَقْلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ أَحَدُكُمْ مَاتَ فَاقْتُلُوهُمَا

بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ

۲۱۰. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَتَّى مَالُكَ يُؤْمَرُ بِالسُّعْيَةِ فَإِذَا أُمِرَ بِعُصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

بَابُ يُعَاتَلُ مِنْ دِمَائِهِ الْإِمَامُ وَيُتَّقَى بِهَا

۱۸۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب میں آخری اور سب سے سبقت لے جانے والے ہیں اور اسی سبقت کے ساتھ ہے کہ جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جو میرا حکم مانا ہے گویا وہ میرا حکم مانا ہے اور جو میری نافرمانی ہے گویا وہ میری نافرمانی کرتا ہے اور بیچک نام تو وہ حال کی طرح ہے کہ اس کے پیچھے لٹکتے ہیں اور اس کی پٹا پھرتے ہیں ساگ اللہ تعالیٰ سے ٹکے ہوئے کوئی حکم دے اور انصاف کرے تو اس کا اُسے اجر ملے گا اور اگر اس کے برعکس کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

بیچک سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا اور بعض کا قول ہے کہ مرجانے تک کی بیعت کرنا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **بِئْسَ مَا يَشْكُرُ الَّذِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَأَنْتَ يَا آدَمُ أَنْ تَقُولَ سَلَامٌ عَلَى آلِيكَ وَقُلْ بَلَىٰ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بَلَىٰ وَقَدْ جَاءَكُمُ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّكُمْ فَاعْبُدُوا اللَّهَ مَا شَكَّ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ** (سورۃ النبی، آیت ۱۸)

نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ گزشتہ سال ہم (مدینہ کے مقام سے) لوٹے۔ (مسئلہ) ہم میں سے کوئی دو شخص بھی اس بات پر متفق نہ ہوئے کہ وہ کونسا درخت ہے جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے زندہ پروردگار ہی میں روپوش رہنے کا نافع ہے پھر چاکلا مبارک لائے، کیا موت کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا کہ ثابت قدم رہنے کی بیعت کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمارہ حرا میں ایک شخص نے میرے پاس آکر کہا کہ حضرت عبداللہ بن خلفہ لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس بات پر میں تو کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

حضرت سلمہ بن کورح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی پھر میں ایک اور درخت کے سامنے بیعت کر لیا۔ جب پوچھا کہ ہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابن کورح!

۲۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَبِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْأَخْرُونَ السَّابِقُونَ وَبِذَلِكَ الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يُعِصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْأَمَامُ حُجَّةٌ بَيْنَكُمْ مِنْ قَدْرِهِمْ وَتَهْلِكُ بِهَا قِيَامُ أُمَّرٍ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلٍ فَإِنْ لَمْ يَذِكْ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بغيره فَإِنَّ عَلَيْهِ مَنَّةً.

۲۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعْنَا إِلَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَأَيْعَانَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِنْ اللَّهِ فَسَأَلْتُ نَافِعًا عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَأَيْعَهُمَا عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا بَأَيْعَهُمَا عَلَى الضَّرِّ.

۲۱۳ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ زَهْنُ الْحَرَّةِ آتَاهَا آيَةٌ فَقَالَ لَهَا: إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يَبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ: لَا أَبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ.

۲۱۴ حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَبِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْأَخْرُونَ السَّابِقُونَ وَبِذَلِكَ الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يُعِصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْأَمَامُ حُجَّةٌ بَيْنَكُمْ مِنْ قَدْرِهِمْ وَتَهْلِكُ بِهَا قِيَامُ أُمَّرٍ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلٍ فَإِنْ لَمْ يَذِكْ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بغيره فَإِنَّ عَلَيْهِ مَنَّةً.

۲۱۵ حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَبِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْأَخْرُونَ السَّابِقُونَ وَبِذَلِكَ الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يُعِصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْأَمَامُ حُجَّةٌ بَيْنَكُمْ مِنْ قَدْرِهِمْ وَتَهْلِكُ بِهَا قِيَامُ أُمَّرٍ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلٍ فَإِنْ لَمْ يَذِكْ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بغيره فَإِنَّ عَلَيْهِ مَنَّةً.

فَتَمَاحَتَ النَّاسِ قَالَ يَا مَنْ الْأَكُوْبِ الْأَتْيَابِ قَالَتْ
قَدِّبَا بَعَثَ يَارَسُوْنَ اللَّهُ قَالَ وَابْتِئَابِئَاتِهِ
الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مَرْثَمٍ عَلَى آتَى شَيْءٌ كُنْتُمْ
تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْعَوْتِ .

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسَدِيَّ يَقُولُ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَتْ
الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَقُولُ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا
مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا جِئْنَا مِنْهُ إِلَّا
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَاعْلَاشِ إِلَّا
عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ .

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا اسْتِخْوَانُ بْنُ إِسْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ
فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ
اللَّهِ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
وَإِخْوَتِي فَقُلْتُ بَايَعْنَا عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ مَضَيْتِ
الْهَجْرَةَ لِأَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تَبَايَعْنَا قَالَ عَلَى
رِاسِ الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ .

باب ۱۵۵۔ عَزَمَ الْأَمَامُ عَلَى النَّاسِ فَمَا يُطِيقُونَ .
۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي دَاوُدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرِ مَا هَدَيْتِ
مَا رَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَيْتِ رَجُلًا مَوَدِيًّا لَيْسَ بِأَخِي خِرْمٍ
مِمَّنْ هُوَ بَيْنَنَا فِي الْمَغَارِ فِي قَبْعِي مِمَّنْ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءِ بَنِي كَلْبٍ
نُحْبِبُهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا

إِنِّي لَكِنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَنْ لَا
يَجْرُمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرِ الْأَمْرَةِ حَتَّى نَقْعِلَهُ وَإِنْ أَحَدٌ كَفَرَ
لَنْ نَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللَّهُ وَإِذَا اشْتَكَيْتِ فِي نَفْسِي
فَتَنِي بِسَأَلِ رَجُلًا فَتَقَفَا مِنِّي وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَجِدَهُ
وَأَتَيْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكَرُ مَا غَابَ مِنَ الدُّنْيَا
إِلَّا كَالْتَنْبِ شَرِبَ صَفْوَةً وَبَقِيَ كَدْرَةٌ

کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ اُن کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں مگر یہاں اچھا دوبارہ کسی پُرس میں نے دور کر دیا ہے بیعت کر لی۔ پس میں نے یزید بن ابوجہد سے پوچھا اسے ابو سلمہ! آپ حضرات نے اس روز کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا حضرت

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا جبکہ خندق کے وقت انصار یہ کہتے ہوئے ہاں گاہ رسالت میں حاضر ہوئے یہ کہتے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر یہ تہا بیدار ہوئے گا اپنا یہ عزم جہاد و نبی کو ہم سے اللہ علیہ وسلم کی ناپاں سہا تک پہنچانے کے جواب میں یہ الفاظ جاری ہوئے کہ اسے اللہ تعالیٰ آرام تو آخرت کا آرام ہے۔ پس میرے انصار وہاں جہاد پر کرم فرما۔

حضرت مجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کو لے کر ہاں گاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے فرمایا، دور ہجرت تو ختم ہو چکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا، پھر ہم کس چیز پر آپ سے بیعت کریں؟ فرمایا، اسلام

اور جہاد پر

ابام کا لوگوں پر حسب استطاعت بوجھ ڈالنا
الذوال کلان بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز کسی شخص نے اگر مجھ سے ایسی بات پوچھی جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا کہ کہنے لگا کہ لا خطہ تو فرمائیے کہ ایک شخص مسلح ہو کر برضا و رغبت اپنے سرداروں کے ساتھ جہاد کے لیے نکلتا ہے۔ پس حکم ہم پر آتا بوجہ رکھنے لگے جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو تو ہم کیا کریں، میں نے اس سے کہا کہ نہ اس کو ہم سے کہیں کہ نہیں تاکہ تمیں کیا جواب دوں، ماسوائے اس کے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو ہوتے تو آپ ہمیں جس کام کا حکم دیتے تو ہم صرف ایک بار فرماتے، یہاں تک کہ ہم اس کی تمیں کر چکے ہوتے۔ تم میں سے ہر شخص اچھا ہے گا جو

اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کے دل میں شک پیدا ہو جائے تو متعلقہ آدمی سے بلا واسطہ ٹھکڑے اور وہ اس کی تسلی کر دے اور عقرب تم اس طرح تسلی کرنے والوں کو ترس جانے لگے تم ہے اس ذات کی

جس کے ہاں کوئی شک نہ ہو اس وقت بات لیتا کہ اس کا حال اس میں سے ہی ہے کہ جہاد پر آمادگی ہے

۱۵۶۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَرُودَ الشَّمْسُ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَدْنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَرَأَتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَيْفِيَ فِيهَا أَنْتَظِرُ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَسْتَمُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُّوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاسْبِرُوا وَاعْتَمُوا أَنْ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْبِرِ السَّحَابِ وَهَارِمِ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانصُرْنَا كَيْفَ تَنْهَمُ

۱۵۷۔ اسْتَشْذَانِ الرَّجُلِ إِلَّا مَا مَلَاقُوا لِقَاءَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا يَسْتَأْذِنُوا إِنْ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ إِلَى أُخْرِجُوا إِلَيْهِ

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَبْرِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّيْخِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَا حَقَّ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاحِيَةٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَقَالَ مَا لِي بِعَيْدِكَ قَالَ قَدْتُ أَعْيَى قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَكَ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيَّ إِلَّا بِلِقَائِهَا يَسِيرٌ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ كَلْتُ بِعَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَةٌ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ قَالَ فَاتَّحَيْتُ

رسول خدا اگر صبح کے وقت جہاد نہ کرتے تو دن ڈھلنے سے پہلے ابتداء نہ فرماتے

سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبداللہ اور ان کے منشی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی لؤلؤ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے مکتوب گرامی بھیجا، جس میں تحریر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوران جہاد ایک روز انتظار فرماتے رہے (جہاد شروع نہ کیا) یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! دشمن سے لڑنے کی تمنا نہ کیا کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو اور جب ٹکرائو ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور پیش نظر یہ رکھو کہ جنت نواروں کے ساتھ ملے ہے۔ پھر زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ اے اللہ! کتاب نازل فرمائے۔ اے بادلوں کو چلائے۔ اے اور لشکروں کو شکست دینے والے۔ ہمارے دشمنوں کو شکست سے دوچار کرو۔ ہمیں ان پر فتح عنایت فرما۔

امام سے اجازت طلب کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا یَسْتَأْذِنُوا إِنْ الَّذِينَ یَسْتَأْذِنُونَكَ إِلَى أُخْرِجُوا إِلَيْهِ

رسول پر ایمان لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں، جس کے لیے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں۔ (سورہ النور)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اتفاق سے میں نبی کریم کے روبرو ہو گیا۔ میں اپنے پانی ڈھونڈنے والے آؤٹ پر سوار تھا جو تھکاؤٹ کے باعث چل نہیں رہا تھا۔ آپ نے فرمایا، تمہارے آؤٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یہ تھک گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آؤٹ کو لٹکا دیا اس کے لیے دعا کی۔ تو وہ آسانی سے دوسرے آؤٹوں کے آگے چلنے لگا۔ پھر فرمایا اب تم اپنے آؤٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اب تو اچھا ہے۔ اے آپ کی برکت حاصل ہو گئی ہے۔ فرمایا

وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاصِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ
 فَبِعَيْنِيهِ فَبِعْتُهُ آيَاهُ عَلَى أَنْ لِي فَقَارَ ظَهْرِي وَحَتَّى
 أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ
 فَاسْتَأذِنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ
 حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ
 الْبَيْعِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَا مَنِي قَالَ
 وَحَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكُرًا أَمْ
 فِتْنًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فِتْنًا فَكَانَ هَلَاكُ تَزَوَّجْتُ
 بِكُرًا كَلِمَتَانِ وَكَلِمَتُكَ كَلِمَتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَوِي
 وَالِدِي أَدَا اسْتَشْهِدَ وَلِي أَخْرَاطٌ صِغَارٌ
 فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ وَمَخْلَهُنَّ فَلَا تَزَوَّجِي بَهُنَّ
 وَلَا تَقُومِي عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ فِتْنًا لَتَقُومَ
 عَلَيْهِنَّ وَتَزَوَّجِي بَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ خَدَّوَتْ
 عَلَيْهِ بِالْبَيْعِ فَأَعْطَانِي لَمَنَّهُ وَرَدَّكَ عَنِّي
 قَالَ السُّبْحَانَ هَذَا فِي قَصَصَاتِ حَسَنٍ لَا تَرَى
 بِهَا بَأْسًا

باب ۱۵۸ من غزا وهو حديث عهده
 بعرضه فيه جابر عن النبي صلى الله عليه
 وسلم

باب ۱۵۹ من اختار العز وبعد البتاء
 فيه أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه
 وسلم

باب ۱۶۰ من أدرك الإمام عند الفزع
 فيه حديثنا مسدد عننا يحيى عن شعبة
 حديثنا قتادة عن أنس بن مالك رضي الله
 عنه قال كان بالسدينية فذمهم فركب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم

کیا تم اسے فروخت کرنا چاہتے؟ میں نے شرم محسوس کی کیونکہ اس کے سوا
 میرے پاس کوئی بلائٹ تھا بھی نہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے
 اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تم اسکو زبردور تو میں نے اس شرط پر منہ دیا کہ
 مدینہ منورہ تک یہ میری سواری میں رہے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد
 مدینہ گاورسالت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی
 ہے جس کے باعث میں نے آپ سے جلد واپس کی اجازت طلب کی
 تو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ لوگوں کے ساتھ میں مدینہ منورہ
 کی جانب ہل پڑا یہاں تک مدینہ طیبہ میں پہنچ گیا۔ جب پہلے مجھے میرے ماں
 بھائیوں نے اذیت کھا لی تھی ابھی آپ کو میں نے حکم مسجود ہوا
 میں گوی۔ لوگوں نے مجھ کو اسکا خطرہ جابر فرماتے ہیں کہ لوگوں
 نے اجازت دینے وقت مجھ سے پوچھا کہ تم نے کوئی ایسی شادی کی ہے یا
 شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کیا شادی شدہ سے فرمایا تم کناری سے
 شادی کرتے تو دونوں پہاڑوں کیسے کھاتے ہیں عرض گزار ہوا کہ میرے
 والد حرم کا انتقال ہو گیا یعنی انہیں شہید کر دیا گیا ہے جبکہ میری چھوٹی بہنیں ہیں
 پس میں نے ان میں سے کسی کناری لڑکی سے شادی کرنا پسند کیا کہ وہ انیس ادب
 ادب نہ کھا سکے گی اور نہ ان کی نگرانی کر سکے گی۔ بایں وجہ میں نے شہینہ
 شادی کی ہے تاکہ وہ ان کی نگرانی کرے اور ادب زندگی سکھائے۔ جب
 نبی کریم مدینہ منورہ میں بلوہ افروز ہو تو دوسرے روز میں وہ ادب لے کر آیا
 دولا کا جہا میں شامل ہونا جس کی ابھی ابھی شادی ہوئی ہے۔

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔
 جہا میں شہینہ زفاف گزار کر جانا چاہیے
 اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

گھبراہٹ کے وقت امام کی چستی

قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
 کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ
 حضرت محسن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
 ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر خطرے کی جانب گئے۔

کی بات میں امام کو آپ نے مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

sunnahschool.blogspot.com

جب واپس لوٹے تو فرمایا، ہمیں کوئی غلطو نظر نہیں آیا اور ہم نے گھوڑے کو دیکھا جیسا (بیز رفتار) آیا ہے۔

عطرب کے وقت گھوڑے کو تیز دوڑانا اور ایڑ لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو غلطو معلوم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس گھوڑے پر آپ گھوڑے کو تیز لگاتے جوتے تہا اور چرا پھینچے۔ آپ کے بعد دوسرے آدمی بھی گھوڑوں پر سوار ہو کر معلوم کرنے کے لیے نکلے تو واپس لوٹتے ہوئے آپ نے ان سے فرمایا، ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے اور یہ گھوڑا تو دنیا کی طرح تیز رفتار ہے اس روز کے بعد سے کوئی گھوڑا اس گھوڑے سے آگے نہیں نکل سکا۔

راہِ خدا کا خرچ دینا اور سواریاں مہیا کرنا

جہاد کا قول ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنے جہاد میں جانے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ میں اپنے کچھ مال سے تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روزی کی وصیت عزت فرمائی ہے، انہوں نے فرمایا، تمہاری وصیت اپنی جگہ لکھیں میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں اپنا کچھ مال خرچ کروں۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد کے لیے امدادی مال لیں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم زیادہ تعلق لیں کہ جو مال انہوں نے لیا ہے وہ ان سے ہے۔ پس مطاؤس اور مجاہد کا قول ہے کہ جب تمہیں راہِ خدا میں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے تو اسے جہاں چاہو خرچ کر دیا اپنے اہل و عیال کو دے۔

۲۲۱

قَرَسًا لِرَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْتَا مِنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ وَجَدْنَا كَالْبَحْرَانِ

بَابُ الشَّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي

الْفَرَجِ

۲۲۱ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَرَسَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَسًا لِرَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ حَتَّى فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَوْ تَرَأَوْا إِنِّي لَيَجْرُؤُكُمْ مَا سَبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

بَابُ الْجَعَالِ وَالْحَمَلَانِ فِي السَّبِيلِ وَقَالَ

مُجَاهِدٌ، قُلْتُ لِابْنِ عَمَرَ الْغَزْوُ قَالَ رَأَيْتَا أَحَبُّ أَنْ أُعِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِي قُلْتُ أَوْسَعُ اللَّهُ عَلَيَّ قَالَ إِنْ غِنَاكَ لَكَ وَرَأَيْتَا أَحَبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي فِي هَذَا الرَّجْعِ، وَقَالَ عُمَرُ أَنَّ نَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِيَجَاهِدُوا وَاشْهُرَا يَجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَخُنَّ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ، وَقَالَ طَاوُسٌ وَتُجَاهِدُ إِذَا دُعِيَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَا وَصَنَعْتُ مَا عِنْدَ أَهْلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے پوچھا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو نبی کریم سے اسے خرید لینے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو ناؤ۔

نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ

۲۲۲ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُبَيْانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ النَّسَّاءِ قَالَ زَيْدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَابِعٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَسَلْتُ عَلَى قَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَيْتُهُ يَأْتِي نِسَاءً نَسَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِيهِ، وَلَا تَعُدُّنِي بِصَدَقَتِكَ

۲۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

sunnahschool.blogspot.com

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو خریدنے کا ارادہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو تاؤ۔

ابوصالح، حضرت ابوجہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھ سے اس نہ ہوتا تو میرا شرح رسالت کے پروانوں پر شائق گزرے گا تو میں کسی سرید کے موقع پر پیچھے نہ رہتا۔ ادا حرمیر سے پاس اتنی سواریاں بھی نہیں کر میں سب کو سوار کر کے لئے چلوں۔ دوسری جانب یہ بات مجھ پر شائق گزرتی ہے کہ میں انہیں پیچھے چھوڑ جاؤں اور میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور جہاں شہادت نوش کروں، پھر زندہ کیا جاؤں۔

رسول خدا کا پریم

شعب بن ابو مالک قرظی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن تیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھائے والے تھے جب دشمنوں نے حج کا ارادہ کیا تو سعد بھی سگھڑی کی۔

حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جانے چاہتا تھا کہ میں اس کی صحیح کو خیر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا یا یہ

فرمایا کہ صحیح جھنڈا انہیں بکڑے گا جس کو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا یہ فرمایا کہ وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے، اللہ اس کے ہاتھ پر فتح لے گا۔ پھر حضرت علی ہم سے آئے اور ہمیں اس بات کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ جھنڈا حضرت علی ہی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا امرت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی

عَنْ تَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَمْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَمْرًا بْنَ الْحَخَّابِ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي سَيْبٍ يَقُولُ لِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَبْتَغُوا كَالرُّسُولِ اللَّهُ هُوَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلٌّ لَا تَبْتَغُوا وَلَا تَبْتَغُوا فِي صَدَقَتِكُمْ.

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَا أَنَا أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي تَخَلَّفْتُ عَنْ سِرِّيَّةٍ وَ لَوْ لَمْ يَأْجِدْ جُمُوعَةٌ وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمَلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَخْلُقُوا عَلَيَّ لَوْ كَرِهْتُ أَنْ تَأْتِيَنِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَتَلْتُمْ شَرًّا أَحْيَيْتُمْ ضَوْقًا لَتُتُّ شَرًّا أَحْيَيْتُمْ.

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقَيْلُ بْنُ عَيْنِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي كَعْبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ الْقُرظِيُّ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ لِسْوَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَجْعَلَ فِي رَجُلٍ.

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاضِرٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ يَهُ رَمَدًا فَقَالَ أَنَا تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَاحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ

مَسَاءً اللَّيْلَةَ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُعْطَيْنَ الرَّايَةَ أَوْ قَالَ لِيَأْخُذَنَّ عَدُوَّ رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُؤْتَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ لِيَلْبَسَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَكَلِمًا مَخْنُوعَةً وَمَا تَزُجُّوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيُّ فَأَعْطَاهُ

یہ روایت صحیح بخاری میں ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے ان کی

sunnahschool.blogspot.com

رسول الله صلى الله عليه وسلم ففتح الله عليه.
 ۲۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ قَالَ
 سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَبْنَا
 أَمْرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزُوا الزَّايَةَ
 بِأَنْبَاءِ الْأَجِيرِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سَيْرِينَ يَقْتَسِمُ
 بِالْأَجِيرِ مِنَ النَّعْيِ وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ دَرَسًا لِي
 الْبَيْضِ فَبَلَّغَتْهُمْ الْغُرَبَاءُ مِنْ أَرْبَعٍ مِائَةٍ دِينَارًا فَاخَذَ
 وَابْنَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَةَ مِائَتَيْنِ .
 ۲۲۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
 حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ بَيْعَلٍ
 عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَزَّ وَوَتَّ

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ وَوَتَّ نَحْمَدُكَ يَا
 يَكْرُمُكَ وَأَوْتَيْتُنِي أَعْمَالِي فِي نَفْسِي فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا
 فَقَاتَلَ رَجُلًا فَقَضَى أَحَدَهُمَا الْأَخْرَفَانِ زَعْرٌ يَدُهُ فِي
 فِيهِ وَنَزَعَتْ نَيْبَتُهُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَهْدَرَهَا فَقَالَ أَيُّدُكُمْ يَدَةُ إِلَيْكَ فَقَضَاهَا كَمَا
 يَقْضَى الْفَحْلُ .
 بِأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَرْتُ
 بِالزُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَوَتَّ نَحْمَدُكَ
 فِي قُرْبِ النَّبِيِّ كَقَوْلِهِ وَالزُّعْبُ بِمَا أَشْرَكَوا يَا نَبِيَّ
 وَقَالَ الْعَبَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۲۹. حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
 عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
 أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعِثْتُ بَعْوَ اِكْلِيمِ وَنَضَرْتُ
 بِالزُّعْبِ فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَيْتُ بِمَقَابِيحِ حَزْزِ بْنِ الْأَخْرِقِ
 فَوَضَعَتْ بِي يَدِي قَالَ الْبُرْهَانِيُّ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَمْتَلِحُونَ بِهَا

بدولت فتح سے نوازا۔

نافع بن جبر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سنا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس جگہ بھنڈا
 نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

اجرت پر جہاد کرنے والا۔ امام حسی بصری اور امام ابن سیرین
 زینتہ اور سہاب کا قول ہے کہ اجرت پر جہاد کرنے والے کو مال غنیمت میں سے
 حصہ ملے گا۔ جلیہ بن مین نے ایک گھوڑا آدھ بٹائی دنانے میں آدھا حصہ
 لے لیا۔ پس گھوڑے کے حصہ میں چار سو دینار آتے تو انہوں نے
 یعقوب بن اسیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں نے ایک
 شخص کو جوان اونٹ سواری کے لیے دیا اور میرے نزدیک یہ
 عمل اپنے اعمال میں سے سب سے زیادہ قابل و توق تھا۔ پھر
 میں نے ایک آدمی کو اجرت پر جہاد میں شامل کیا اس نے جس
 آدمی سے لڑائی کی ان دنوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کاٹ
 کھائے۔ اس آدمی نے اپنا ہاتھ دوسرے کے سر سے نکال کر اس کے
 سامنے ڈال دیا اور دوسرا شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر یہ
 کا طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اپنا ہاتھ تمہارے سر میں چھ
 فرمان رسالت کہ میری مدد فرمائی گئی ایک ماہ کی مسافت
 تک کے سبب سے نیز اللہ عزوجل کا ارشاد ہے نہ عن قرب ہم کا نزدیک
 دلوں میں رہب ڈالیں گے کہ نہ کہ انہوں نے اللہ کا شکر کیا اور وہ آل عمران
 آیت (۱۵۱) اس آیت میں حضرت جابر نے بھی نبی کریم سے روایت کی ہے

سعد بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
 جو امن الکلّم سے رخصت فرمایا گیا ہے اور جب کے ساتھ میری
 مدد فرمائی گئی ہے۔ ایک روز جبکہ میں سو رہا تھا تو میرے پاس زین
 کے ترانوں کی کچیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں سے دی گئیں
 حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ تو چلے گئے اور ان
 خزانوں کی دولت تم نکال رہے ہو۔

اور اگر یہ روایت لے اور اس میں کوئی شک ہے

اور اگر یہ روایت لے اور اس میں کوئی شک ہے

sunnahschool.blogspot.com

فقد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في ميادين فرمايا ہے کہ میرے پاس زمین کے طنز المرن کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دسے دی گئیں۔ کنجیاں مرمت کرنے کا یہی ٹکسہ ہی ہلکے صوف ۱۰۰۶ میں ہیں۔ شیخ حمانت کے ہاں نامہ مطاوعا مطاوعا منہم ہی مراد ہے۔ گھبان ۱۱۱ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سالہ مبارک الامن والصلی میں ایک دہجن کے تریب ایسی امارت پیش کی ہیں جن میں کسبات کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ہر درکنہ و مکان صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کن کن کن پیرید کی کنجیاں مرمت فرمائی ہیں۔ ایسی جملہ امارت میں کسبہ کے بعد آپ نے فرمایا ہے :- کلا ہی! انصاف کی کنجی سے دیدہ عقل کے کس اور کھول کر یہ کنجیاں دیکھو جو مالک الکل ہنشاؤہ قدیر بل جلالہ نے اپنے ناخبر ابرو خلیفہ اعظم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مٹا فرمائی ہیں۔ غنائوں کی کنجیاں زمین کی کنجیاں، دنیا کی کنجیاں، نصرت کی کنجیاں نفع کی کنجیاں، جنت کی کنجیاں، ناسک کنجیاں، ہر شے کی کنجیاں اور سب اپنا وہ بلائے جان اقرار یا دیکھئے :- جس کے ہاتھ کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے تیار ہوتا ہے، جب پلے کھوئے، جب پا ہے نہ کھوئے۔ دیکھو! تحت الہی یوں قائم ہوتی ہے۔ والہ سبحانہ علیہم (الامن والصلی، ص ۱۵)

عبید اللہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے خبر دی کہ انہیں حضرت ابو سفیان نے بتایا کہ ہر قتل سے مجھے بلانے کے لیے آدمی بھیجے جبکہ وہ ایما کے مقام پر تھا۔ پھر اس نے رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی منگوایا۔ جب ناسک مبارک کو پڑھ کر ناراض ہوا تو اس کے پاس بڑا شور و غل ہوا اور آوازیں بلند ہونے لگیں تو ہم باہر نکل آئے۔ جب ہم باہر نکلے تو میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ ابن ابوشامہ کا تھا کہ تینا بلند ہو گیا ہے جبکہ نبی صفر کا بادشاہ نے خوف کھا کر جہاد میں زور دیا لے جانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :- اور تو شہ ساتھ لو کہ سب بہتر تو شہ پر سہز گاری ہے (سورہ البقرہ ۱۹۴) حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ہجرت مدینہ میں نے حضرت ابوبکر را اپنے والد ماجد کے گھر سے رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کے لیے زادراہ تیار کیا۔ لیکن تو شہ اور پالی کا شکیزہ باندھنے کے لیے مجھے کوئی چیز نہیں ملی تھی میں نے حضرت ابوبکر صدیق سے عرض کیا کہ خدا کی قسم! اسے باندھنے کے لیے مجھے اپنے گھر کے سوا کوئی چیز نہیں ملتی انہوں نے فرمایا کہ گھر بند کے دو حصے کر لو۔ ایک کے ساتھ تو شہ باندھ دو اور دوسرے سے شکیزہ کا منہ۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اسی لیے میرا نام دو کو گرنہوں والی پڑ گیا۔

۲۳۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَ قُلَ الْأَسْلَ الْيَمِينِ وَهُوَ بِالْيَمِينِ ثُمَّ دَنَا بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَعَ مِنْ قَرَأَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَأَرْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَفَقَدْتُ لِأَخِي حِينَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمْرًا مِنْ أَبِي كَبْشَةَ أَنَّهُ يَعَافُ بِمَيْكُ بِنِي الْأَصْفَرِ بِاللَّحْلِ حَمَلُ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَتَرَوُوهُ إِذَا خَرَجْتُمْ فِي الْقُرُونِ

۲۳۱. حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ اسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ هِشَامِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيْضًا خَاطِبُهُ عَنْ اسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صُنِمْتُ سَفَرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ فَلَمَّ تَجَدُّ لِسْفَرِهِ وَلَا لِسْقَاتِهِ مَا تَرَبَّطُهَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ مَا أَحْدُ شَيْئًا أُرَبِّطُ بِهِ إِلَّا يَطَاقِي قَالَ فَشَقِيئِي يَا شَتْنِي فَأُرَبِّطُ بِهِ بِوَأَحِدِ السَّقَاءِ وَبِالْخِرَةِ السَّعْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَيْدَ ذَلِكَ سَمِعْتُ ذَاتَ الْوَطَاقِينَ

۲۳۲. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَنِيَانُ

sunnahschool.blogspot.com

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم قربانی کا گوشت زادراہ کے طور پر مدینہ منورہ تک لے جایا کرتے تھے۔

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ وہ فتح خیبر کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر پر نکلے جب مقام مہبیا میں پہنچے جو خیبر کے نزدیک اور اس کا حصہ ہے۔ تو ہم نے عصر کی نماز وہاں پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا تو آپ کی بارگاہ میں ستر پیش کیئے

گئے آپ نے تناول فرمائے۔ پھر ہم نے بھی کھا لئے اس کے بعد آپ نے کھلی فرمائی تو ہم نے بھی کھلیاں کیں اور اس کے بعد بغیر تازہ وضو کئے نماز پڑھی۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ لوگوں کا نادانہ فتنہ ہو گیا اور وہ خالی ہاتھ لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ وہ اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد ان کی ملاقات حضرت عمر سے ہوئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے فرمایا: اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد تم نذرہ کس طرح رہو گے؟ رسول اللہ نے فرمایا: لوگوں میں اعلان کرو کہ اپنا بچا ہوا نذرہ بارگاہ رسالت میں لے آئیں۔ آپ نے اس پر برکت کی دعا کی، پھر لوگوں سے فرمایا کہ اپنے اپنے برتن بھر کر لے جائیں۔ لوگوں نے بھرنے شروع کئے یہاں تک کہ ان کے تمام برتن بھر گئے، اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا: گردنوں پر زادراہ اٹھانا

عَنْ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنَّا نَرُدُّ نَحْوَهُ الْأَصَابِعَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ يَسَّادٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ التَّمِيمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ حَرَّبَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْمَهْبِيَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ آذُنُ خَيْبَرَ قَصَلُوا الْعَصْفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوْطِي لَكُنَّا فِي كُنَا وَهِيَ بِنَاءُ لَعْرَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا كَمُحَضِّضٍ وَمُضَضِّضٍ وَصَلِينَا.

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي مَيْبِيَةَ عَنْ سَكْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَفَّتْ أَرْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا أَقْوَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ لَدْخَلُ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهُ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَفِي النَّاسِ يَا تُورِثُ بَفْضِلِ أَرْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَكَ عَلَيْهِ فَعَرَّعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَأَحْتَى النَّاسُ حَتَّى فَرَعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ.

بَابُ حَمْلِ الرِّدَاءِ عَلَى الرِّقَابِ.

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا صَفْوَةُ بِنْتُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَنَّهَا عَنْ هِشَامِ بْنِ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثٌ مِائَةٌ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَلَمَّا زَادْنَا حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ مِمَّا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ تِسْعًا قَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا عُبَيْدٍ اللَّهُ وَإِنَّ كَانَتِ الشَّمْسُ تَعْلَمُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم زادراہ میں تین سو آدمی تھے۔ ہم نے اپنا اپنا زادراہ گردنوں پر اٹھایا جو تھا تھا۔ ہمارا راشن ختم ہو گیا، یہاں تک کہ ایک آدمی روزانہ ایک کھجور پر گزارا کرنے لگا۔ ایک ساتھی نے کہا: اے ابو عبیدہ! آدمی کو ایک کھجور سے کیا سہارا مل سکتا ہے؟ فرماتے ہیں۔ ایک ایک کھجور کی قیمت کا اس وقت تیرہ جلا جب ساری کھجوریں

ہیں خواہی رہتا ہے ان کے ہاں انہیں اور یہی اشکاء رسول ہیں

sunnahschool.blogspot.com

ختم ہو گئیں، ہم دریا کے کنارے پہنچے تو اس نے اچانک ایک بہت بڑی مچھلی ہماری طرف پھینک دی۔ پس ہم اپنی مرضی کے مطابق انھار دن تک اس مچھلی کا گوشت کھاتے رہے۔

عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے

ہیں۔ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ!

آپ کے اصحاب توجہ و عمرہ دونوں کا ثواب حاصل کر کے واپس

لوٹ رہے ہیں جبکہ میں حج کے سوا اور کچھ نہ کر سکی۔ آپ نے فرمایا

جاؤ عبدالرحمن (بن ابوبکر صدیق) تمہیں اپنے پیچھے بٹھالیں گے

پھر آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حکم دیا کہ انہیں مقام شعیب سے

عمرہ کو لائیں۔ پھر رسول اللہ واپس لوٹنے تک مکہ منظرہ کی

ایک اونچی جگہ پر ان کا انتظار فرماتے رہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا

تھا کہ حضرت عائشہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر شعیب سے عمرہ

کر لائیں۔

جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں سواری پر

حضرت ابوظلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور

لوگ حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پکار پکار کر کہہ رہے

تھے۔

کسی کو گدھے پر پیچھے سوار کرنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے، جس کے پالان پر چادر پڑی

ہوئی تھی۔ اور آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا

لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے

روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ منظرہ میں بالائی جانب سے داخل

ہوئے اور آپ نے سواری پر حضرت اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا

فَقَدَّهَا حِينَ فَقَدْنَا هَاسِئًا أَتَيْنَا الْبَحْرَ فَيَاذَا
خَوْتُ قَدْ قَدَفَتْهُ الْبَحْرُ فَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ
عَشْرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا .

بَابُ ۱۶۱ اِرْدَاؤُ الْمَرْأَةِ حَلْفَ أَخِيهَا .

۲۳۶ . حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَیْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدُوٍّ صِمْرٌ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُبِيكَةَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ

اللَّهِ يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَبْرِجٍ وَعَسْرَةٍ وَلَمْ أَرِدْ عَلَى

الْحَيْجَةِ فَقَالَ أَذْهَبِي وَلِيُرِدْفِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ أَنْ يُدْعِمَهَا مِنَ الشَّعْبِيِّ فَاذْهَبِي وَسُئِلَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَكَّةَ حَتَّى

جَاءَتْ .

۲۳۷ . حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ

عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ وَأَخِيرَ هَاتِيكَ الْقَتِيمَ

بَابُ ۱۶۲ اِرْتِدَاؤُ فِي الْغَزْوِ وَالْحَيْجَةِ .

۲۳۸ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُهَارِيِّ

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ

يُرْدِفُونَ بِهَا جَمِيعًا الْحَيْجَةَ وَالْعَمْرَةَ .

بَابُ ۱۶۳ اِرْتِدَاؤُ عَنِ الْجِهَادِ .

۲۳۹ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ

بْنِ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرٍو وَآدَمَ عَنْ أُمَامَةَ ابْنِ زَيْدِ بْنِ

اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ

عَلَى أَكَابٍ عَلَيْهِ قَبِيضَةٌ وَأُرْدَتْ أَسَامَةُ وَرَأَتْهَا .

۲۴۰ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْأَدْبِيُّ قَالَ يُونُسُ

أَخْبَرَنَا أَنَا فِي عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْقَتَمِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى

بوا تھا اور حضرت بلال آپ کے ہمراہ تھے نیز کعبہ کے کعبہ بردار حضرت عثمان بن طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ مسجد میں فرودکش ہوئے اور خانہ کعبہ کی کنجیاں لانے کا حکم فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ کھولا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان آپ کے ساتھ تھے آپ اس میں کانی دیر طوبہ انروز رہے پھر باہر تشریف لائے تو لوگ آپ کی جانب بڑھے۔ آپ کی بارگاہ میں سب سے پہلے حاضر ہونے والے حضرت عبد اللہ بن عمر تھے انہوں نے حضرت بلال کو روز اڑسے کے پیچھے کھڑا دیکھا تو دینا ت کیا کہ رسول اللہ نے نماز کس جگہ پڑھی تو انہوں نے اس مقام کی جانب اشارہ کیا جہاں رکاب وغیرہ تھا مانتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے، سورج طلوع ہوتے ہی۔ دو آدمیوں کے سینہ انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے، کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا سامان سواری پر رکھنا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

کفار کے ملک میں قرآن کریم لے کر جانا۔ اس بارے میں حضرت ابن عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اسی لیے ہی ابن اسحاق، نافع، حضرت ابن عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ شمع نبوت نے اپنے پر جانوں کے ساتھ دشمن کی زمین میں بھی سفر کیا اور وہ قرآن کریم کو جلتے تھے راہی پر اکتفا کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

طرابی کے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

لِطَلْبِهِ مُرِدًّا أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَسَدِّعَةُ ابْنُ مَرْثَدَةَ مِنَ الْحَبَشَةِ حَتَّىٰ آتَاخِرِي الْمَسْجِدِ فَامْرَأَةٌ أَنْ تَأْتِي بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَتَنِيحُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمَكَثَ فِيهَا نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَأَى الْبَابَ قَائِمًا فَسَأَلَهُ ابْنُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَ كُمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ

بَابُ ۲۳۱ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَتَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَبَيْنَ الرَّجُلِ عَلَى وَابْتِئِ فِي حَيْلٍ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَنَاسِدَ صَدَقَةٌ وَ الْكَلِمَةُ النَّصِيحَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُعِطُ الَّذِي عَنِ الظَّيْرِ بِنِ صَدَقَةٌ

بَابُ التَّعْنِينِ بِالنَّصَاحِينَ إِلَى الْأَرْضِ الْعَدُوِّ وَكَذَلِكَ يُرْوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَبَعَدَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ تَائِبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَأَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ

۲۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ ابْنِ تَائِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى الْأَرْضِ الْعَدُوِّ

بَابُ التَّحْبِيرِ عِنْدَ الْحَرْبِ ۲۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے، سورج طلوع ہوتے ہی۔ دو آدمیوں کے سینہ انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے، کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا سامان سواری پر رکھنا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَبَحَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ حَرَّ جُؤَابِ الْمَسَاجِي
عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَتَمَارَأَوْهُ قَالُوا هَذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَيْمِيسُ
مُحَمَّدٌ وَالْخَيْمِيسُ فَلَهَاؤُ إِلَى الْحِصْنِ فَزَحَّتِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَّبَتْ
خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ
الْمُنْذِرِينَ وَأَصْبَحْنَا حَمْدًا فَطَبَخْنَاهَا فَتَنَادَى
مَنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتَ اللَّهُ
رَسُولَهُ يَنْهَى بَنِيكُمْ عَلَى لُحُومِ الْحِمْرِ فَكَيْفَ تَقْدُرُونَ
بِمَا فِيهَا تَابَعَهُ عَلَى عَنْ سَفِيَانَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ .

تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت خیر بنے جبکہ وہ لوگ اپنے زراعتی مٹا
کو گردنوں پر اٹھائے ہوئے باہر نکلے . تو کہنے لگے . یہ محمد اور ان کی
فوج . محمد اور ان کی فوج . محمد اور ان کی فوج . پس وہ لوگ تلخ
بند ہو گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر اشد کبر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا
خیر برباد ہو گیا . جب ہم کسی قوم کے میدان میں آتے ہیں تو ہمیں کافروں
کو ڈرایا گیا ان کے ترسے دن آجاتے ہیں . اور ہم نے چند گدھے
پکڑ کر ان کا گوشت پکایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے
ایک سادھی نھا ملان کیا کہ اشد اور اس کا رسول نہیں گدھے کا
گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں . تو جو کچھ ہانڈیوں میں تھا .
وہ اٹھ دیا گیا . اسی حدیث کی متابعت علی بن سعید نے سفیان سے
کی کہ نبی کریم نے اپنا دست مبارک بند فرمایا .

بَابُ مَا يَكُونُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ

۲۳۵ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا
إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَلْنَا وَكَبَّرْنَا أَنْ تَفْعَتِ أَصْوَاتُنَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا إِلَى
أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمًّا وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ
سَمِيعٌ قَرِيبٌ بَارَكَ شَوْقَالَ كَرِهُتُمْ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ .

تکبیر میں زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے ۔
ابو عثمان ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے
پس جب ہم کسی وادی میں پہنچے تو بلند آواز سے لا الہ الا اللہ
اور اشد کبر کہا کرتے . پس نبی کریم نے فرمایا ۔ اے لوگو!
اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے
وہ تو تمہارے ساتھ ہے اور سننے والا . قریب رہنے والا
ہے . اس کا ایم گرامی بڑی رکت والا اور اس کی شانیت
بلند ہے ۔

فہذا اگل حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام جب کسی چڑھائی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہا کرتے تھے ۔ اس دفعہ
صحابہ کرام نے جو حسب معمول بلند آواز سے لا الہ الا اللہ اور تکبیر کہی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں
پر ترس کھاؤ کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو ۔ آپ نے یہاں بلند آواز سے ذکر کرنے سے نہیں روکا بلکہ یہ سمجھایا ہے کہ خدا کو بہو
یا دہر جان کر بلند آواز سے نہ پکارنا اور نہ نہ سمجھا کر خدا اور پناست ہے یا سمت دہر ہے ، لہذا بلند آواز سے اسے پکاریں گے تو سن لے گا اور اہستہ
پکارنے کو سن نہیں سکے گا اور نہ یہ سمجھ کر بلند آواز سے پکارنا کہ وہ دُعا ہے جس کے باعث آہستہ پکارنے کو سن نہ سکے گا ۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی بھی سن
لیتا ہے جو بغیر آواز کے اُسے دل میں پکارے کیونکہ وہ تو دلوں کی خیالات تک کو بھی جانتا ہے ۔ بعض لوگ اسے مطلقاً ذکر بالجہر کی مخالفت پر
ممول کرتے ہیں جو درست نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اذان ، اقامت ، نعرے ، تلاوت اور دیگر اذکار میں سے کسی میں بھی آواز بلند کرنے
کی اجازت نہ رہتی لیکن یہ اذکار دوسرے مقاصد کے تحت بلند آواز سے کرنے شروع ہیں کیونکہ مخالفت مطلقاً نہیں ہے بلکہ ان دلوں کو اللہ
کے تحت ہے جو حدیث میں مذکور ہوئی ہیں ، لہذا بعض ذکر آواز سے ہی کیے جائیں گے جن کا آواز سے کرنا شروع ہے اور وہ ذکر آہستہ ہی کیے جائیں

sunnahschool.blogspot.com

گئے جن کا آہستہ کرنا شروع ہے اور جن اذکار میں بلند یا آہستہ کی قید نہیں ان میں آدمی کو امتیاز ہے کہ جہر تو وسط کے ساتھ کرے یا آہستہ لیکن جہری کرنے کے لیے جس قیود میں جن کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ یہی ارشاد اس بلد کی حدیث ۱۳۵۹ میں بھی مذکور ہے اور اس کے ساتھ آپ نے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا کشفات میں فرمایا ہے۔

وَادَى فِيهِمْ اَتْرَتِي وَوَقْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَهْنًا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ جب ہم پڑھائی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے، اور جب ہم نشیب کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

بلندی پر چڑھنے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جب ہم بلندی کی طرف چڑھتے تو تکبیر اللہ اکبر کہتے، اور جب نیچے کی جانب اترتے تو سبحان سبحان اللہ کہا کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حج یا عمرہ سے لوٹتے اور میرا سلام بنیاد کا خیال ہے کہ شاید انہوں نے غزوہ فرمایا اور وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کسی بلندی کی طرف جاتے تو عنین وند اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایکو ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے اور وہ برحق برتاد رہے۔ ہم تو بکر نے واسلے عبادت گزار بچہ کرنا لے اور اپنے رب کی حمد کرنا لے بن کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اس کا وعدہ سچا ہے اور اس سے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اور لشکر کو نکست دی۔ حضرت صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت

سالم بن عبد اللہ سے پوچھا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے انشاء اللہ مسافر کی عبادت حالت اقامت کی عبادت کے مطابق لکھی جاتی ہے۔

ابراہیم، ابو اسماعیل السکسی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ایک دن عبد اللہ بن عمر نے انشاء اللہ وہ ہم سفر تھے۔ پس حضرت یزید سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے تو ان سے حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے سیدنا مرتبہ حضرت

بَابُ التَّكْبِيرِ مِنْ رَفِيعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ. ۲۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِيَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا صَعَدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا أَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا.

بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا. ۲۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعَدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا أَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا.

۲۳۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِيَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِبَنِي صَعَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَسْتَوْ إِذَا أَقْبَلَ مِنَ النَّجْمِ أَوْ النُّعْمِ وَوَلَا أَعْلَمُ إِلَّا قَالَ النَّزْدُ يَقُولُ كُلُّهُ أَوْ فِي عَلِيٍّ نَبِيَّتِي أَوْ حَرْفٍ كَبَّرْنَا إِذَا شَأْنًا فَسَأَلَ لَكَ الْمَلَأَ اللَّهُ وَحَدَا لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ الْمَلِكُ وَكَلِمَةُ الْعَمْدِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيْبُونَ تَأْيِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِلرَّبِّ حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعَدَا وَ نَصْرَ عَبْدًا وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحَدَا قَالَ عَمْرٌو لِحُ نَقَلْتُ لَكَ لَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ لَا.

بَابُ يَكْتُبُ لِلْمَسَافِرِ مِمَّا كَانَ يُعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ. ۲۳۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الشَّكَّيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرَكَةَ وَرَاحُطَ حَبَّ هُوَ وَيَزِيدُ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر کرے تو اس کیلئے اتنی عبادت ہی رکھی جاتی ہے جتنی وہ آقا صفا و صحت میں کرتا تھا۔

تنہا چلنا پھیرنا

محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ جنگ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر حاضر بارگاہ ہوئے پھر دوسری رزبہ نکارا، تو حضرت زبیر نے لبیک کہا، پھر زبیر بلا یا تب بھی حضرت زبیر ہی حاضر بارگاہ ہوئے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی ہ کوئی حواری ہوتا ہے جبکہ میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ حواری سے مددگار مراد ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو اگر معلوم ہوتا کہ تنہائی میں کیا ہے تو میں نہیں جانتا کہ پھر کوئی شخص رات کو تنہا سفر کرتا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو تنہائی کی رحمت کا علم ہوتا، جو مجھے معلوم ہے، تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔

چلنے میں تیزی، ابو سعید نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں بلدی سے مدینہ منورہ میں پہنچنا چاہتا ہوں پس جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا پاہے اسے پائیے کہ فوراً تیار ہو جائے۔

ہشام کے والد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نیز یحییٰ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت عمرو کو فرماتے سنا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع میں زنتار کا حال میرے ذہن میں محفوظ نہیں رہا حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ آپ درمیانی چال سے چلتے اور جب کسی میدان سے گزرتے تو زنتار تیز فرما دیتے بغض درمیانی زنتار زبیر بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ

التَّهَرُّ فَقَالَ لَهُ: أَيُّ مَرَدٍّ سَمِعْتَ يَا مَوْسَىٰ مِرَارًا يُقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كَتَبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مَقِيمًا صَاحِبِيحًا. بَابُ التَّيْرِ وَوَحْدَةٍ.

۲۵۰. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى رَقَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ خَالَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَدَبَ الرَّبِيعُ ثُمَّ نَدَبَهُ فَانْتَدَبَ الرَّبِيعُ ثُمَّ نَدَبَهُ فَانْتَدَبَ الرَّبِيعُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا حَوَارِيُّ الرَّبِيعِ قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ.

۲۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَاسِرِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَأْحِدَةِ مَا أَعْلَمُوا مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَوَحْدَةٍ.

۲۵۲. حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَعْبَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمْرِوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَاسْتَمِعْتُ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَأْحِدَةِ مَا أَعْلَمُوا مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَوَحْدَةٍ.

بَابُ الشَّرْعَةِ فِي التَّيْرِ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْبَدَنَةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ.

۲۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ يَقُولُ وَرَأَى النَّاسَ مَسْتَقَطِّ عَيْتِي عَنْ مَيْمِرِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَاسْتَمِعْتُ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاءِ قَالَ كَانَ يَبِيرُ الْعَتَقَ فَإِذَا دَجَدَ فَحِوْرَةٌ نَصَبَ دَانِصُ فَوْقَ الْعُنُقِ.

۲۵۴. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

ابو سعید نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بلدی سے مدینہ منورہ میں پہنچنا چاہتا ہوں پس جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا پاہے اسے پائیے کہ فوراً تیار ہو جائے۔

sunnahschool.blogspot.com

دو کے سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا انہیں اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ بنت ابوعبید کے بارے میں خبر پہنچی کہ وہ سخت بیمار ہیں۔ انہوں نے زنا زنا تیز کر دی اور مغرب کے بعد جب شفق غائب ہو گئی تو سواری سے اترے اور مغرب کی نماز ادا کر کے نماز عشاء بھی اس کے ساتھ ملا کر پڑھ لی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر طے کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب میں دیکر کے مغرب عشاء کو جمع فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، امام مالک، اسمی مولیٰ ابو یوسف، صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر نداب کا ایک حصہ ہے جو تیس سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے جب کوئی ضرورت سفر پر مجبور کرے تو اپنے اہل و عیال میں جلد پھینکنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ جہاد کے لیے گھوڑا صدقہ دینا پھرانے کے بکتا ہوا دیکھنا نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشک راہ میں کسی کو ایک گھوڑا دیا پھرانے کے بکتا ہوا دیکھا، تو اسے خریدنے کا ارادہ ہوا۔ جب اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے خریدنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے مدد کے زید بن اسلم کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو فرمائے سنا کہ میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دیا پھرانے میں نے اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا یا جس کے پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا تو میرا خود خریدنے کا ارادہ ہوا اور میرا مکان بھی تھا کہ وہ سستے داموں بیچ دے گا۔ میں نے نبی کریم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو خواہ ایک دم میں ہی ملے کیونکہ میری بولی چیز کو واپس لوٹنا بولا کہتے کی طرح ہے جو کہنے کے خود دکھا جتا ہے۔

والدین کی اجازت سے جہاد کرنا۔

آدم، ابوالعباس شاعر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرمائے سنا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جہاد کی اجازت طلب

ابن جعفی قال أخبرني زيد بن جعفی قال كنت مع عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يطريق مكة فبنته عن صفية بنت أبي عبيد شدة وجع فأسرع السير حتى إذا كان بعد غروب الشفق نزل فصلى المغرب والعشاء يجتمع بينهما وقال: إني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم إذا اجتهد في السفر آخر المغرب وجع بينهما.

۲۵۵. حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن سمي مولى أبي بكر عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال السفر قطة فمن الحداب يمنع أحدكم فومه وطمه وشرابها فإذا قضى أحدكم نهمته فليجئ إلى أهله. باب إذا حمل على قرين فإها تباغ.

۲۵۶. حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن عمر بن الخطاب حدثنا عن أبي في سبيل الله فوجدناه يباغ فآراد أن يتباعه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تبعه ولا تعد في صدقتك.

۲۵۷. حدثنا إسماعيل حدثني مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه قال سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول حدثت علي فربس في سبيل الله فأتاعه أو قاضاه الذي كان عنده فأردت أن أشترينه وظننت أنه يابئني فبرخيد فآلت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره وإن يدرهم فإن العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه.

باب الجهاد ياذن الأقران.

۲۵۸. حدثنا آدم حدثنا حبيب بن أبي ثابت قال سمعت أبا العباس الشاعر وكان لا يفرق في حديثه قال سمعت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يقسم

کی۔ دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ان کی خدمت کر وہی تمہارا جہاد ہے۔

اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنا۔

عباد بن تیمم فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوالبشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ کسی سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عبد اللہ بن یوسف فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے تو رسول اللہ نے ایک تاصد کے ذریعے حکم بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت وغیرہ سے لٹکائی ہوئی کوئی چیز نہ ہو اور اگر ہے تو کاٹ دی جائے۔

مجاہدوں میں نام لکھوانے کے بعد عذر پیش آجانا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرا نام اس جہاد میں جانے والوں میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے فرمایا جا

جا سوس رار شاہ باری تعالیٰ ہے۔ میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تجسّس سے مراد تعقیب ہے۔

نبی اللہ بن ابی ذریع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن الاسود کو مقرر کر کے فرمایا کہ چلتے چلے جاہلیان تک کہ تم روزہ نہ خراج کھینچنے جاؤ۔ وہاں ہمیں ایک بڑی لائی، جس کے پاس ایک خط ہے، وہ خط اس سے لے کر پہلوانہ ہونگے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہمارے پاس کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم اس روزہ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو واقعی وہاں ایک بڑی لائی تھی۔ ہم

يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَيْحَىٰ وَالِدُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِيهَا أَجَاهِدُ.

باب ۸۲ مَا قِيلَ فِي الْجَرِيں وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ. ۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَيْمِيمٍ أَنَّ أَبَا الْبَشِيرِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَيْتَةٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ يَخْبِرُ قَلَادَةً مِنْ ذِكْرٍ أَوْ قَلَادَةً الْأَخْطِطُ.

باب ۸۳ مِنَ الْكِتَابِ فِي جَيْشٍ وَخَرَجَتْ أَمْرَأَةٌ حَاجَةً أَوْ كَانَ لَهَا عُدْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهَا.

۲۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَعِيدَ بْنَ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوكَ رَجُلٌ بَأَمْرٍ آوٍ وَلَا نَسَافِرُنْ أَمْرَأَةً إِلَّا دَمَّهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْكَيْبُ فِي عَزْوٍ وَكَذَا وَخَرَجَتْ أَمْرَأَةٌ حَاجَةً فَتَالَ

إِذْ هَبَ فَحَبَّتْ مَعَ أَمْرَأَتَيْنِ ب

باب ۸۴ الْجَاسُوسِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ الْمُتَجَسِّسُ التَّبَحُّثُ. ۲۶۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ سَمِعَهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسَدِ قَالَ النُّطِقِيُّ حَقِّي تَالُوًّا وَصَاحِبٌ خَازِنٌ بِهَا طَعِينَةٌ وَمَعَهَا كِتَابٌ

sunnahschool.blogspot.com

نے اس سے کہا کہ خط نکال کر دے دو ورنہ تمہارے کپڑے بھی اٹا دیں گے۔ آخر کار اس نے اپنے جوتے سے خط نکالا، پس ہم اس سے خط لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ جب سے دیکھا گیا تو وہ حضرت عاملب بن ابولہب کی جانب سے لکھا گیا خط تھا جس کے نام تھا جس میں رسول اللہ کے بعض حالات کی انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ نے فرمایا: اے عاملب! یہ کیسے؟ عرض گزار گئے: یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی سے کام نہ لیجئے۔ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ قریش میں اگر رہتے لگا لیکن قریشی نہیں ہوں۔ حضور کے ساتھ جو مساجد میں ان کی اہل مکہ سے رشتہ دار ہیں جن کے باعث ان کے اہل و عیال اور مال و دولت محفوظ ہیں۔ پس میں نے چاہا کہ میرا ان سے کبھی تعلق تو ہے نہیں، کیوں زبان پر کوئی احسان کروں، جس کے باعث میرا رشتہ دار بھی محفوظ رہیں اور میں نے یہ حرکت کفر یا ارتداد کے باعث نہیں کی اور نہ مسلمان ہونے کے بعد میں کفر سے راضی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! حکم فرمائیے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا: یہ تو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات سے باخبر ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند کیا ہی عمدہ ہے۔

قیدیوں کو لباس پہنانا

عمر و فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب جنگ بدر ہوئی تو کچھ لوگ قید کر کے لائے گئے جن میں عباس (بن عبدالمطلب) بھی تھے اور ان کے جسم پر کپڑا نہ تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے قمیص تلاش کرنے لگے۔ لوگوں نے عبد اللہ بن ابی قیس تلاش کر کے قمیص کی جھان کے جسم پر لپوٹی آئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی قمیص انہیں پہنائی

فَخَذُوا مِنْهَا مَا نَظَفْنَا نَعَادِي بِمَا خَلَّيْنَا حَتَّىٰ أَتَيْنَا إِلَى التَّوَصِيَةِ فَيَا ذَا صَعْنُ بِالطَّعِينَةِ فَقَلْنَا أَخْرَجْتَنِي كِتَابٌ أَوْ لَنْ يَتَيْنِي الثِّيَابُ فَأَخْرَجْتُهُ مِنْ عَقَابِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآذَانِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَا بِسِمْكِينَ مِنَ الشُّبْرِيِّينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِحُضْرِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا كَلِمًا سَرَّ اللَّهُ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ امْرَأَةً مَلْصَقًا قَرْنَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَقْبَرِيهَا وَكَانَ مِنْ مَدَنٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَمْ يَلْعَنُوا قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَحَبِيتُ إِذَا فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ التَّسْبِ فِيهِمْ أَنْ تَخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا خَرَّ أَبَتِي وَ مَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا أَرْتَدُّ إِلَّا وَلَا دُضَابًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَلْعَنُوا قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَحَبِيتُ إِذَا فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ التَّسْبِ فِيهِمْ أَنْ تَخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا خَرَّ أَبَتِي وَ مَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا أَرْتَدُّ إِلَّا وَلَا دُضَابًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ

بَابُ الْكِسْفِ لِلْأَسَارِ

۲۲۲ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَسَيِّدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أُرِي بِأَسَاقِئِي بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ فَمِصَّاهُ وَجَدَ وَرَقِيصَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْدٍ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِثَابًا

محمد بن زبیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا معاملہ کیسا عجیب بنایا جو زنجیریں پہنے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

اہل کتاب میں سے مسلمان ہوجانے والوں کی فضیلت۔
حضرت ابو بردہ نے اپنے والد عمر سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین آدمی ایسے ہی ہے جیسے دکن احرے گا۔ ایک وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہے، اس سے تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے۔ پھر اسے اچھا ادب سکھائے۔ پھر آزاد کر کے اس سے ازدواجی رشتہ قائم کرنے تو اس کے لیے دکن احرے۔ دوسرا اہل کتاب سے وہ مومن جو پہلے ہی مومن تھا اور اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اس کے لیے بھی دکن احرے اور تیسرا شخص وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آقا کا خیر خواہ بھی ہے۔ حضرت خمی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بغیر کسی معارفہ کے تمہیں بتا دی حالانکہ اس سے کم مضمون کی حدیث کے لیے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کرتے تھے۔

شب خون کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کو قتل کن کیسا ہے؟ یہاں لیبیتتہم لیلًا کا مطلب یہاں بییت لیلًا یعنی رات گزارنا ہے

حضرت مصعب بن جنتا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابواء یا بقدان کے مقام پر میرے پاس سے گزر ہوا تو آپ سے ان مشرکوں کے بچوں اور عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو رات کو اپنے گھروں میں سوئے ہوئے ہیں اور دو وقت شب خون قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ فرمایا وہ بھی تو انہی سے ہیں۔ نیز آپ کو یہ بھی فرماتے سنا گیا کہ چراگا میں صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت ہیں بلکہ اللہ زہری بھی اللہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ مشرکین کے اہل و عیال کے بارے میں عمرو، ابن شہاب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ زہری،

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَتِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِبُ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَائِلِ.

بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو حَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ أَنَّ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُولَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّحْلُ تَكُونُ لَهُ الْأُمَّةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤْتِيهَا فَيُحْسِنُ أُدْبَهَا ثُمَّ يَتَّقِيهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤْتِي حَقَّ اللَّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ شَرٌّ قَالَ الشَّيْءُ وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ بِرَدِّكَ كَانَ الرَّجُلُ يَدْخُلُ فِي أَهْوَنِ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ فَيَصَابُ الْوَلْدَانُ وَالدَّرَارِيُّ بِيَاتًا لَيْلًا لِيُبَيِّتَهُ لَيْلًا يُبَيِّتُ لَيْلًا.

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جُنَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَدْوَانٍ وَرَسُولٌ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيَصَابُ مِنْ بَنَاتِهِمْ وَذُرَارِيهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا حِمْلَ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الدَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ

عبداللہ، حضرت ابن عباس و حضرت معب بن جہش رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ دوران میں سے ہیں اور عمرو کی طرح یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد سے ہیں۔
دوران جنگ بچوں کو قتل کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول کیا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔
دوران جنگ عورتوں کو قتل کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو پایا، جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کی طرح (آگ کا) عذاب نہیں دینا چاہیے۔

سلیمان بن بیدر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جانب بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے، پس اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔

میرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض لوگوں کو جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو فرمایا: اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو انہیں بالکل نہ جلا دیا کرتا۔

شہاب بن الیٰب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَنِ النَّبِيِّ مِنْ آبَائِهِمْ.

بَابُ قَتْلِ الصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ.

۲۶۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَائِبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَيْتٍ مَخَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلَتْهُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ النِّسَاءَ وَالصَّبِيَّانِ.

بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ.

۲۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَتْ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَخَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ.

بَابُ لَا يُعَذَّبُ بِحَدِّ أَبِي اللَّهِ.

۲۶۹ - حَدَّثَنَا أَقْتَبِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بَكْبَجٍ عَنْ سُبَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنِ الْإِمَامِ يَرْكَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَحَثْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فَلَانًا وَقُلَانًا فَاحْرَقُوهُمَا بِالْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَيْنَ أَرْضَنَا الْخُرُوجِ إِلَيْنَا أَمْ نَكْمُ أَنْ نَحْرِقُوهُمَا فَلَانًا وَقُلَانًا وَإِنَّ النَّارَ لَا يَعْذِبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمْهُمْ فَاحْتَرِقُوهُمَا.

۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ يَكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَلَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَرَأَيْتَ أَنْتَ لَمْ أَحْرَقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اس بارے میں حدیث تمام موجود ہے اور رازناں بارہی نے بھی لکھی ہے۔ کسی نبی کے لیے نہ سب نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک... (سورۃ الانفال)۔ مسلمان قیدی قید کرنے والے کافروں کو قتل کر کے یاد ہو گا وہ کرا رہا ہے حاصل کر سکتا ہے اس سلسلے میں حضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

مشرک اگر مسلمان کو جلا دین تو

ابو قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ اکل کے آٹھ افراد بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ وہ مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو ناموافق دیکھ کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں چند اونٹ منایت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا، ہاں تم چراگاہ میں جا کر رہنے لگو۔ دو چلے گئے اور وہاں اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پانی پی کر تندرست اور موٹے تلخے ہو گئے۔ پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا، اونٹوں کو بھگ لے گئے اور مسلمان ہونے کے بعد پھر کفر کی جانب لوٹ گئے۔ جب اس کی فراہم بارگاہ نبوت میں پیش ہوئی تو ان کی تلاش میں چند آدمی روانہ کئے گئے جو دن چڑھنے سے پہلے انہیں پکڑ کر لے آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے۔ پھر حکم دیا گیا کہ مسلمانیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیر دو۔ اس کے بعد انہیں جنگل میں ڈال دیئے۔ وہاں وہ پانی کے لیے جلتے رہے لیکن تھوڑے دن تک پانی نہ پانے کے حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے قتل کیا تو چونکہ ان کے ہاتھ اور زبیں میں فساد ہو چکا کہ انہوں نے قتل کیا تو کسی بھی جاندار کو جلا نا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے کسی نبی کو ایک بیوی ہونے کاٹ لیا تو انہوں نے بیویوں کی پوری رہائش گاہ میں آگ لگا کر سب کو جلا دیا اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ تمہیں ایک بیوی ہونے کا ناما لیکن تم نے ان کی پوری جماعت ہی کو جلا کر رکھ دیا، حالانکہ وہ تسبیح بیان کرتی تھیں۔

حکامات اور باغات کو آگ لگانا۔

ثَمَامَةَ وَ قَوْمَ عَدُوِّ جَنْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَكُونَ نَهْ أَسْرَى الْآيَةَ.

بَاب ۱۹۳ هَلْ لِلْأَسِيرِ أَنْ يُقْتَلَ وَيَخْدَعَهُ الْبُزَيْنِ أَسْرُوهُ حَتَّى يَنْجُرَ مِنَ الذَّفَرَةِ فِيهِ لَيْسَ سَوْءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَاب ۱۹۵ إِذَا أَحْرَقَ الْمُشْرِكُ لِمُشْرِكٍ هَلْ يُحْرَقُ.

۲۴۱ حَدَّثَنَا مُعْتَبِرُ بْنُ أَبِي سَيْدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ عَبْدِ رَبِّ بْنِ قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ هُطَاطًا مِنْ عُيَلِ ثَمَامِيَّةٍ قَدِمَ مِرَاغَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَرَدَ الْمَدِينَةَ فَكَلَّمُوا رَسُولَ اللَّهِ الْبُخَارِيَّ فَقَالَ مَا أَحْبَبْتُكُمْ لَأَنْ تَلْحَقُوا بِالْأَسَدِ وَدِ قَانُصَعُوا فَتَشْرَبُوا مِنْ أُبْرَيْثٍ وَأَلْبَانِهَا حَتَّى صَحُرُوا وَسَيَرُوا وَقَتَلُوا النَّزَارِيَّ وَاسْتَأْثَرُوا نَدُودَ وَكُفْرًا وَابْعَدُوا إِسْلَامًا مِثْلَهُ فَأَتَى النَّصْرِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الْقَلْبَ فَمَا تَرَجَّحَ الثَّمَامِيُّ حَتَّى أَتَى بَعْضَهُمْ فَخَضَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ مَرَّ بِسَامِيَةَ فَخَمِيَتْ فَكَمَلَهُمْ بِهَا وَعَرَّحَهُمْ بِالْحَرَّةِ لِيَسْتَقُونَ مِمَّا يُسْقُونَ حَتَّى مَاتُوا. قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: قَتَلُوا وَ سَرَقُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَسَعُوا فِي الْأَرْضِ فَأَدَا.

بَاب ۱۹۶

۲۴۲ حَدَّثَنَا تَائِبِيُّ بْنُ يَدْيَرٍ حَدَّثَنَا الْمَلِيحُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَيْنِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَيِّدِ بْنِ أَبِي سَيْبٍ وَبِئْسَ مَا كَانَ هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَرَسَتْ سَمَلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ خَاطَمَ بَعْضَ رِيَّةٍ فَخَرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهَا أَنْ قَرَصْتِك لَمَلْنَا حَرَقَتْ أُمَّةً مِنْ أُمَّةٍ نَسِيَهُمُ اللَّهُ.

بَاب ۱۹۷ حَرَقَ الدُّورِ وَالتَّجْبِيلِ

حضرت حمیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے ذوالخلفہ کے کانتہ کو نکال کر رات کیوں نہیں پہنتی تے اور وہ قبیلہ خشعم میں ایک گھمٹا جسے کعبہ یامیہ کہا جاتا تھا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم کے ڈیڑھ سو سواروں کو سے کرمانہ ہو گیا جو سارے ہی گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر نہیں سکتا تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا، یہاں تک کہ آپ کی انگشت اے مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھا اور دعا کی، اے اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرما نیز ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ فرما دے۔ میں ہم اس کی جانب روانہ ہو گئے اور اسے توراہ پھور کر چلا دیا۔ پھر بارگاہ رسالت میں اپنی کارکردگی کی اطلاع دینے کے لیے آدمی بھیج دیا، حضرت حمیر کا قصہ عرض گزار ہوا، قسم اس ذات کہ میں نے آپ کو حق کے ساتھ مسعود فرمایا ہے میں آپ کی جانب اس وقت روانہ ہوا جب وہ کھوٹے اور خاشاکے اوتھ کی طرح ہو گیا وہ فرشتے میں کہہ رہے تھے قبیلہ خشعم کے سواروں کے حق میں پانچ ہزار دمانے برکت کی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجور کے درخت چلا دیے تھے۔

سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا۔

حضرت بران عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کا ایک جماعت البورانج کو قتل کرنے کے لیے بھیجا، ان میں سے ایک آدمی جا کر اس کے قلعہ میں داخل ہو گیا اس کا بیان ہے کہ میں ان کے اسیٹوں میں جا گیا۔ پھر انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر دیا اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کا ایک گدھا گم ہو گیا ہے تو وہ اسے تلاش کرنے باہر نکلے۔ پس میں بھان میں شامل ہو گیا اور انہیں ہی تاثر دیا کہ گویا گدھا تلاش کرنے میں ان کا ساتھی ہوں، پس انہیں گدھا مل گیا تو انہوں نے داخل ہوئے اور میں بھی اندھا گیا۔ انہوں نے رات کی وجہ سے قلعہ کا دروازہ بند کر دیا اور کنبیاں ایک سو داغ میں رکھ دیں، جسے میں نے دیکھ لیا۔ جب وہ سو گئے تو میں نے کنبیاں لے کر قلعے کا دروازہ کھول دیا پھر اس کے پاس پہنچ کر میں نے آواز دی، اے البورانج! اس نے جواب دیا

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ حَزَّازٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرَبِّعُونِ مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ وَكَانَتْ بَيْتَانِي خَشَعَهُ يَسْتَمِي كَعْبَةَ الْيَسَائِينَةَ قَالَ فَإِنَّظَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةً فَارْسَ مِنْ أَحْسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكَذَلِكَ لَا أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عَجِينٍ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ النَّارَ أَصَابِعِي فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُ تَبَّتْ رِجْلُكَ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَّرَهَا وَحَرَقَهَا ثُمَّ تَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَعْثُكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُمْ حَتَّى تَرَكْتُمْهَا كَانَتْهَا جَمَلٌ أُجُوتُ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكُ فِي خَيْلِ أَحْسَ وَرِجَالِهَا أَحْسَ مَرَاتٍ.

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُعَيْبُ بْنُ مَرْثَدٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ تَارِيفِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ النَّبِيَّ يَقُولُ

بَابُ قَتْلِ التَّائِبِ الْمَشْرِكِ.

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي رَائِدَةَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ يَبْقُوتُ لَوْ أَنَّ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرِيضٍ دَوَابِّ لَهُمْ قَالَ وَأَعْلَقُوا أَبَابَ الْحِصْنِ. ثُمَّ إِنَّهُمْ فَدَعَوْا أَجْمَادَ النَّهْمِ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَ. فَخَرَجْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ أُرِيدُهُمْ أَنِّي أَطْلُبُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْجِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَعْلَقُوا أَبَابَ الْحِصْنِ بَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَفَاتِيحَ

تو میں آواز پرچا اور اس پر کاری ضرب لگائی۔ وہ چچا تو میں باہر نکل گیا پھر اندھا یا اور اس طرح گر یا اس کا مددگار چوں اور آواز بدل کر میں نے کہا اے ابورافع! تو اس نے کہا تیری ماں کی خرابی ہو تجھے کیا۔ میں نے پوچھا، تیرا کیا حال ہے، اس نے جواب دیا، مجھے نہیں معلوم کہ

اندھ کو آنکھ ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے اتنا بوجھ ڈالا کہ اس کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پھر میں باہر نکلا لیکن وحشت زدہ تھا۔ پھر میں بیڑھی کے پاس آیا تاکہ اس کے ذریعے اتر جاؤں لیکن میں گر پڑا اور میرے پاؤں میں چوٹ لگ گئی۔ پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور ان سے کہا، میں اس وقت تک یہاں سے جاتے والا نہیں جب تک رونے والی عمرتوں کی آواز نہ سنوں۔ چنانچہ وہاں سے روانہ نہیں ہوا مگر اہل حجاز کے تاجر ابورافع پر رونے کی آواز سن لی۔ ان کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا اور مجھے درد کا احساس تک نہ ہوا، یہاں تک کہ ہم بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے اور آپ کے حضور سارا واقعہ عرض کر دیا۔

حضرت برآبن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت کو ابورافع کی جانب بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن فضال رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اس حالت میں اسے قتل کیا کہ وہ سویا ہوا تھا۔

دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو۔

سالم ابو النضر کا تب تھے عمر بن عبید اللہ کے، ان کے پاس حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خط آیا، جس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کیا کرو۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو لیکن جب ان سے تمہارا

لِي كَوْنًا حَيْثُ رَأَاهَا فَلَمَّا نَامُوا اخَذَتْ الْمَفَاتِيحَ فَفَتَحَتْ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَا حَابِي فَتَعَمَّدَتْ لِقُصُوتِ قُصُوتِهِ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَمَا فِي مِثْبَتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيْرُكَ صَرُوقًا فَقَالَ مَا لَكَ لَا يَمُوكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَأْنُكَ قَالَ لَا أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ ثُمَّ تَعَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى حَرَمَ الْعِظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهِيضٌ فَأَبَيْتُ سَلْمًا لَكُمْ لِأَنْزِلَ مِنْهُ فَوَضَعْتُ فَوَضَعْتُ رَجُلِي فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ مَا أَنَا بِرَافِعٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ نَعْيًا أَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْبِجَا فَقَالَ فَقُتِلَ وَمَا فِي قَلْبِهِ حَتَّى آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ .

۲۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ لَيْلَةً لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ .

باب لَا تَسْتَوِ الْقَاءَ الْعَدُوِّ .

۲۷۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُونُسَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَابِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عَبَّاسٍ فَاتَاهُ كِتَابٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَوِ الْقَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مِنْ بَرِيءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مستاہد ہو جائے تو نہایت قدم بہ ہو۔

لڑائی میں دھوکا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کبیرنی ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کبیرنی نہیں ہو گا اور عنقریب قیسر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیسر نہیں ہو گا اور تم ان کے خزانوں کو رو بہ خدا میں تقسیم کرو گے اور لڑائی کو دھوکے کا نام دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لڑائی کا نام اپیل بازی رکھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑائی دھوکا ہے۔
جنگ کے دوران جھوٹ بولنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کعب بن اشرف کے لیے کون تیار ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچائی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں؟ فرمایا: ہاں ان کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نبی نے تو ہمیں تنگ کر مارا ہے اور وہ ہم سے مدد نہ مانگا ہے۔ اس کا کعب نے کہا: اٹھ! تم بھی اسے تنگ کر دو جو اب دیا چونکہ ہم اس کے پیروکار ہیں اس لیے یہ بات اچھی محسوس نہیں ہوتی کہ آپ اسے چھوڑ دیں ہم تو صرف اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں ایسی ہی باتیں کرتا رہا، یہاں تک کہ قابو پا کر اسے قتل کر دیا۔
حربی کا دھوکہ دھوکے سے قتل کرنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْغُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا.

بَابُ الْحَرْبِ خُدَعَةٌ

۲۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كَبِيرُنِي ثُمَّ لَا تَكُونُ كَبِيرُنِي بَعْدَهُ وَقَيْصَرٌ لِيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَتَقْسَمَنَّ كَثُورٌ هَاهُنَا فِي سَبِيلِ اللهِ بِاسْمِي الْحَرْبِ خُدَعَةٌ.

۲۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْرَمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَتِيهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبِ خُدَعَةٌ.

۲۸۰ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَسِيْعٍ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبِ خُدَعَةٌ.

بَابُ الْكَيْدِ فِي الْحَرْبِ.

۲۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ مَن عَمْرٍو وَابْنُ دِينَارٍ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَكْفِبْ بِنِ الْأَشْرَافِ فَإِنَّهُ قَدْ أَذَى اللهُ وَرَسُولَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ أَتَجِدُ أَنْ أَقْتُلَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّا قَاتِلُهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَيْعِنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَأَلْنَا الصَّدَقَةَ قَالَ فَقَالَ أَسَاءَ اللهُ لِقَتْلِهِ قَالَ فَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَا فَتَكْفَرُ أَنْ نَدْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى مَا يَصْنَعُ أَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُنَا حَتَّى اسْتَمَكْنَا مِنْهُ فَقَتَلَهُ.

بَابُ الْغُلْبِ بِأَهْلِ الْحَرْبِ.

۲۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ

جو گھوڑے پر جم کر سواری نہ کر سکے

حضرت عمر بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں کہ جب سے میں دائرہ اسلام میں آیا ہوں اس وقت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واکر وسلم نے مجھ سے کسی قسم کا کوئی عجاوب نہیں رکھا۔ جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو حیرت افزا قسم دینے ہو جاتا اور مجھے یہ شکایت تھی کہ میں جم کر گھوڑے پر سواری نہیں کر سکتا تھا۔ تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی اے اللہ! اسے جبار سے اور اسے ایسا بنا دے کہ یہ ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ ہو۔

زخمیوں کے لیے فرسٹ ایڈ۔

ٹاٹ کو ہلکے زخموں میں اس کی راکھ بھرنا عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا اور زخموں کو دھونے کے لیے دھال میں پانی بھر کر لگانا

حضرت اسلم بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر کون سی دوا لگانی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس بات کا اب مجھ سے زیادہ واقف کوئی موجود نہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے اور خانوں جننت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھورہی تھیں۔ پھر ٹاٹ کا ایک ٹکڑا جاکر اس کی راکھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زخم میں سے بھری گئی تھی۔

جنگ کے دوران تنازعہ و اختلاف ناپسندیدہ ہے اور امام اکی نام فرمائی کا وبال۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:- اور آپس میں نہ جھگڑو کہ کبیر بزدلی دکھاؤ گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا اکھڑ جائے گی۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ریح سے جنگی طاقت مراد ہے۔

سعید بن ابوبردرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو زمین کے حاکم بنا کر بھیجے وقت ہدایت فرمائی کہ لوگوں کی آسانی ملحوظ رکھنا اور انہیں سختی میں نہ ڈالنا۔ انہیں خوش و خرم رکھنا اور متغیر نہ کر دینا۔ ان میں اتفاق کرنے اور اتحاد پیدا کرنا اور ان میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

بَابُ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَيْسٍ عَنْ اسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ جَبْرِ مِرْزَبُوحٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَكَلَّ مَا حَبَّبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْدُ اسْتَسْتُ وَلَا رَأْيِي إِلَّا أَنْتَسَعِرَ فِي رَجَبِي وَلَقَدْ تَشَكَّرْتُ لِي لِي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا.

بَابُ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِأَحْرَاقِ الْحَصِيدِ وَغَسْلِ الْمَرَأَةِ عَنْ أَبِيهَا التَّمَرِ عَنْ رَجَبِهِمْ وَحَمَلِ الْمَاءِ فِي التُّرْبِ.

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلْنَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَيِّ شَيْءٍ دَوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّارِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يُجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تَرَابِيسِهِ وَكَانَتْ يَغْتَبِي فَاطِمَةُ تُغْسِلُ التَّمَرَ عَنْ رَجَبِهِمْ وَآخِذُ حَصِيدًا فَخَرَّ شَعْرُ حَشِيَّتِي بِهِ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا يَحْكُمُهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْإِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعَقُوبَةِ مَنْ عَصَى إِمَامَهُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ قَالَتْ آدَةُ الْزَيْلِيُّ الْحَرْبِ.

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا دَلِيمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَتَ مَعَاذُ أَوْ أَبَا مَوْسَى إِلَى النَّبِيِّ قَالَ يَسِيرًا وَلَا تُعْسِرُ أَدَبِيًّا وَلَا تُتَفَرَّأَ وَتَطَاوَعًا وَلَا تَخْتَلِفَا.

۲۸۴ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا
 أَبُو اسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْهُمَا يَحْدِثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى الرَّجُلِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا أَحْسِبِينَ رَجُلًا عَبْدًا لِلَّهِ
 ابْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخَطُّنَا الظُّبُرُ فَلَا
 تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَرَأَيْتُمْ
 رَأَيْتُمُونَا هَزُّ مَنَا الْقَوْمَ وَأَذْطَأْنَا هَهُمْ فَلَا
 تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَذَا مَوْهُمُ مَا قَالَ
 قَانَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ إِشْتَدَّ دُونَ قَدْ بَدَتْ
 خَدَّيْهِمْ وَأَسْرَقَهُنَّ رَأْفَاتٍ تَبِيًّا بَدُنَّ فَتَقَالَ
 أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جُبَيْرِ الْغَنِيْمَةِ أَيْ حَوْمُ
 الْغَنِيْمَةِ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ مِمَّا تَلْتَبِعُونَ فَتَقَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ لَيْسَتْ بِنَا قَالَتْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانُوا أَدَّ اللَّهُ لَنَا بَيْنَ النَّاسِ
 فَلْتَصِيْبِينَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا اتَّوَهَّدَ صُرِدَتْ
 وَجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ مِثْرًا فَذَلِكَ إِذَا
 يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي الْخُرَاءِ هُوَ فَلَمْ يَسْقِ
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَيْرُ الْفِي عَشْرٍ
 رَجُلًا فَاصَابُوا مِنْهَا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصْحَابُ مِنَ
 الْمَشْرِكِ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ
 قِتِيلًا فَقَالَ أَبُو سُوَيْبَةَ أَنَّ الْقَوْمَ مُحَمَّدٌ
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَتَهَا هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْيِيَهُمْ شَعْرًا قَالَ أَيْ
 الْقَوْمِ إِنَّ أَيْ وَحَانَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سَخَّرَ
 قَالَ أَيْ الْقَوْمِ إِنَّ الْخَطَابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
 شَوْ مَا جَبَّ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا هَلْ لَوْلَا
 فَتَدَّ قَتَلُوا فَمَا مَلَكَ عَمْرُ نَفْسَهُ
 فَقَالَ كَذَّبْتَ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ إِنَّ الشُّرَكَاءَ

حضرت بران مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جنگ احد کے وقت پچاس پیدل آدمیوں پر حضرت عبداللہ بن
 جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کر کے فرمایا: اگر تم یہ دیکھو کہ پرندے ہمارا
 گوشت فوج رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا، یہاں تک کہ میں تمہیں
 بلاؤں، اور اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کانٹوں کو مار بھاگایا اور انہیں روند کر
 رکھ دیا ہے تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہلنا، جب تک میں تمہیں نہ بلاؤں۔
 اس کے بعد دشمنوں کو شکست ہو گئی۔ میں حضرت بران مازب نے دیکھا کہ ان
 کی عورتیں بھی بے تحاشا بھاگ رہی تھیں جس کے باعث ان کی پندریا
 کھل گئی تھیں، بھانجھنیں بچ رہی تھیں اور انہوں نے اپنے کپڑے
 سیٹھے چوستے تھے، پس حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھی کہنے لگے:۔
 نفرت اسے ساتھیوں! مالِ فہیت، تمہارے ساتھی تو غالب آگئے،
 اب تم کس چیز کا انتظار کرتے ہو، حضرت عبداللہ بن جبیر نے کہا کیا تم
 سبوں گے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا، انہوں نے جواب
 دیا: نہ! کی تم ہم تو لوگوں کے پاس جاؤ گے اور مالِ فہیت لوں گے۔
 جب یہ حضرات آگئے تو یکایک جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ جو بھاگے
 جا رہے تھے وہ مانتے آگئے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔
 خیب رسول انہیں دوسری جانب سے پکار رہے تھے، پس اس وقت شیخ
 نبوت کے گرد حرف بارہ پروانے رہ گئے۔ اس کے باعث ہم میں سے تتر
 حضرات نے جامِ شہادت نوش کیا۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
 اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر جنگ بدر میں افتاد
 پڑی تھی، کیونکہ مشرکیت جو ہے اور مشرک کو قتل کر دیا گیا تھا۔ جنگ ختم ہونے کے
 بعد ابوسفیان نے تین مرتبہ آواز دی، کیا مسلمانوں میں محمد ہے؟ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دینے سے منع فرمایا، اس نے تین دفعہ پھر آواز
 دی، کیا مسلمانوں میں ابو القحافہ (حضرت ابوبکر) ہے؟ پھر تین مرتبہ پکارا، کیا تم
 میں ابنِ خطاب (حضرت عمر) ہے؟ جواب نہ دینے پر وہ اپنے ساتھیوں کی
 جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا، یہ سب مارے جا چکے ہیں۔ اس پر حضرت عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور جواب دیا، اے خدا
 کے دشمن! خدا کی قسم تم نے کذب بیانی کی ہے۔ جن کے تم نے نام لیے ہیں وہ
 سب زندہ سلامت ہیں اور جو تمہیں کھلتا ہے وہ تمہارے لیے باقی ہے

وہ (الوسفیان) کہنے لگا، آج جنگ بدم کا بدریں جا چکا اور لڑائی نکلے ہے۔ عنقریب تم اپنے ساتھیوں کو پاؤ گے کہ ان کا منہ کھل کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ اس بات کا میں نے حکم نہیں دیا تھا لیکن یہ بے گناہ ناپسند بھی نہیں۔ پھر وہ رجز پڑھنے لگا کہ میں سر بلند ہوا، میں سر بلند ہوا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا جواب دیا جائے؟ فرمایا، یوں جواب دو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ و برتر ہے اس (الوسفیان) نے کہا بے شک ہمارا عزتی سے اور تمہارا کوئی عزتی نہیں۔ وہ حضرت بلال فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ ان (حضرت بلال) کا بیان ہے کہ اصحاب رسول عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا، تم یہ کہ دو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔

جب رات کو خطرہ محسوس ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے حسین، سخی اور بہادر تھے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت اہل مدینہ منورہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ حضرت والی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر اُدھر گئے اور اپنی تھوڑے گردن کے ساتھ لشکر کائی ہوئی تھی۔ (واپس لوٹتے ہوئے) لوگوں سے فرمایا، مت ڈرو، مت ڈرو پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم نے تو اس گھوڑے کو دنیا کی طرح رواں پایا ہے۔

دشمن کو دیکھ کر ایسوں کو خبردار کرنا۔

جیسے اونچی آواز سے پکارتا رہے۔ فریاد کو پہنچو، یہاں تک کہ لوگ سن لیں۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے قاہرہ کی جانب جا رہا تھا۔ جب قاہرہ کی پہاڑی پر پہنچا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام ملا۔ میں نے کہا، نیزی عربی ہو، تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روحوں دینے والی اونٹنی پر چڑھی تھی

عَدَدَتْ لَأَحْيَاؤُكُمْ كُلَّهُمْ. وَقَدْ بَقِيَ نَدْمَا يَسُوءُ نَدْمًا قَالَ يَوْمَ يَوْمٍ مَيِّدٍ وَالْحَرْبُ بِسَجَالٍ أَنْتُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُشْنَةً. نَعْرًا مَرِيحًا دَلَمَ لَسُوفِي شَوْءًا أَخَذَ يَرْتَحِدُ أَعْلَى هَبْلٍ أَعْلَى هَبْلٍ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُونَ آلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَعْمَلُ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا إِنَّهُ أَعْلَى وَأَجْدُ قَالَ إِنْ لَنَا الْعُرَى وَالْأَعْرَى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُونَ آلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَعْمَلُ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا إِنَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ.

بَابُ إِذَا خَزِعُوا بِاللَّيْلِ.

۲۸۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ. كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَمَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ خَرِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ نَيْلَةَ سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ يَدِينِي طَلْحَةَ عُرْفِي وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمَّا تَرَأَعُوا لَمَّا تَرَأَعُوا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُمْ بِحَرِّ الْغَيْبِ الْقَرَسِ.

بَابُ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا صَاحِبَاهُ حَتَّى يَسْمَعَ النَّاسُ.

۲۸۹. حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلْمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِكَيْفِيَةِ الْغَابَةِ لَيْتَنِي عَلَّامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَبٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا يَكُ قَالَ أُخِذْتُ

لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ مَنْ أَخَذَهَا
 قَالَ عَطْفَانُ وَكَزَارَةُ فَصَرَخَتْ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ
 أَسَعَتْ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَا صَبَا حَاةُ يَا صَبَا حَاةُ
 ثُمَّ انْدَثَعَتْ حَتَّى أَلْفَاهُمْ وَقَدْ أَخَذَ وَهَا
 فَجَعَلَتْ أَرْمِيَهُمْ وَأَقُولُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَبِ وَالْيَوْمُ
 يَوْمُ الرُّضَمِ فَاسْتَفْتَدْتُهَا مِنْهُمُ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا
 فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسْرَفَهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْقَوْمَ عَطَّائِي وَرَأَيْ
 أَعَجَلْتَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا اسْتَفْتَهُمْ فَاذْبَعُوا فِيهِمْ
 فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَبِ مَدَكَتَ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرُونَ
 فِي قَوْمِهِمْ.

بَابٌ ۲۱۰ مَنْ قَالَ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ
 وَقَالَ سَكَمَةٌ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَبِ.

۲۹۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
 قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ بَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا
 عُمَارَةَ أَدَلَيْتُمْ يَوْمَ حَنْزَلٍ قَالَ الْمُبَرِّأُ وَقَدْ اسْمَعْتُ
 أَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَوْمَئِذٍ
 كَانَ أَبُو سَقِيَّانَ بْنُ الْحَارِثِ أَحَدًا بَعِيَانٍ بَقِيَّتِهِ فَلَمَّا
 غَشِيَهُ الشُّشْرُ كُنَّ تَرْلٌ فَجَعَلَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا
 كَذِبَ. أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَامَ رِدِي مِنَ
 النَّكَايَةِ يَوْمَئِذٍ أَشْجَعُ مِنْهُ.

بَابٌ ۲۱۱ إِذَا تَرَلَّ الْعَدُوُّ عَلَى حَكِيمٍ رَجُلٍ
 ۲۹۱. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَعْدِ
 ابْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
 لَمَّا تَرَلَّتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حَكِيمٍ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مَعَاذٍ
 بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ
 فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ

ہے۔ میں نے پوچھا کس نے کپڑی ہے؟ جواب دیا قبیلہ غطفان اور نزارہ
 کے آدمی سے گئے ہیں۔ پھر میں میں مرتبہ یا صبا حاہ لفظ کے ساتھ اس
 نود سے چلا گیا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشے والے سن میں پھر میں نے
 دوڑ لگائی یہاں تک کہ ان لوگوں کو جا دیا۔ پس میں ان کی جانب تیر
 پھینکتا اور کہتا: میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن
 ہے۔ پس میں نے ان سے وہ اونٹنی چھین لی اور وہ اس کا دودھ بھی نہ
 پی سکے میرا سے لے کر وہ اس لوٹا تو رسول اللہ نظر نواز ہوئے۔ میں عرض گزار
 ہوا، یا رسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے اور میں نے اس کا دودھ پینے
 سے پیسا اونٹنی ان سے چھین لی۔ مناسب نظر آئے تو ان کے چھکے کسی کو
 دلائے نزار یا صبا سے، یا صبا دفرمایا اسے ابن اکوع! تو ان پر ناب آیا اب
 دنگ نہ کر، ان کی ہمانی اپنی قوم میں جو رہی ہوگی۔

آبا و اجداد پر فخر کرنا۔ اگر کوئی کہے اسے کپڑ میں نکلے گا بیٹا ہوں جیسے
 حضرت سلمہ نے فرمایا اسے کپڑ میں اکوع کا بیٹا ہوں۔

ایک آدمی نے حضرت برآین مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 دریافت کیا، اے ابوعمارہ! کی جنگ جن میں آپ حضرت مجتہد پیر گئے تھے، حضرت
 برآئے فرمایا، جسے میں ابواسحاق، اس رہا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس روز بیٹھیں پھری تھی حضرت ابوسفیان بن حمارت نے آپ کے چمکے باگ
 تقاسم رکھی تھی جب مشرکین نے آپ کو گھیرے میں سے لیا تو آپ سوار کی
 سے اتر آئے اور فرماتے جانتے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی
 صوبٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا جگر پارہ ہوں۔ وہ فرماتے ہیں، اس روز
 کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دلیر نظر نہیں آیا۔

کسی کے کہنے پر دشمن کا نیچے اتر آنا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت
 سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر جو قرظیہ (قلعے) سے نیچے
 اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلانے کے لیے آدمی
 بھیجا۔ وہ قریب ہی پہنچے تھے۔ پس وہ (حضرت سعد) گدھے پر سوار
 ہو کر آئے۔ نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے
 فرمایا اپنے سوار کے لیے قطعیسی تیار کرو۔ جب وہ اگر بارگاہ رسالت
 میں بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ لوگ تمہارے حکم پر

sunnahschool.blogspot.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ لَا تَزَلُوا
عَلَى حُكْمِكُمْ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَ
أَنْ تُسَبَّى الدَّرِيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ
بِحُكْمِ الْمَلِكِ .

باب ۲۱۲ قَتْلُ الْأَسِيرِ وَ قَتْلُ الْقَبِيلِ

۲۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَعَامَ
الْفَتْحِمْ وَعَلَى رَأْسِهِ الْيَغْفُفُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مَتَّعِلٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ
أَكْتُرُوا .

اپنے قلعے سے اتر آئے ہیں۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ میں حکم دیتا ہوں، جو ان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں تزیغ کر دیا جائے اور باقی اہل و عیال کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں فرشتے کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ جنگی قیدی کو قتل کرنا اور کھڑا کر کے نشانہ بنانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود تھا جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی اگر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے کو پھڑکا کر اٹھا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن خطل کو خانہ کعبہ میں بھی قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں پہلی بات یہ کہ گستاخ رسول واجب قتل ہے، حکومت وقت اس کے قتل کا حکم دے۔ دوسری بات یہ کہ خانہ کعبہ میں اگرچہ رکھی اور خچر تک کو مارنے کی اجازت نہیں لیکن گستاخ رسول کو خانہ کعبہ بھی پناہ نہیں دے سکتا اور اسے ابن خطل کی طرح خانہ کعبہ میں بھی قتل کر دیا جائے گا۔ یہ قسمتی سے انھہ بیڑوں نے اپنے دوسرا قدم میں تو ہنر رسالت کا ایسا فتنہ کھڑا کیا کہ آج وہ پردے جبرئیل پر ہے جس کے باعث سیکڑوں علماء و مسلمان رشیدی جیسے بدعت کے روپ میں موجود ہیں۔ خدا نے ذوالنہن بملہ ایمان اسلام کو تو ہنر رسالت کی ایمان سوز بیماری سے محفوظ و مامون رکھے، آمین۔

بَابُ ۲۱۳ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ وَمَنْ تَعْرِتْ أَسْرٌ
وَمَنْ رَكِعَ رُكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ .

۲۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ أَسِيدَ
ابْنَ جَابِرَةَ الثَّقَفِيَّ وَهُوَ حَبِيبٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ أَبِي هُبَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ
نَهْطِ سَبْرَةَ عَيْنًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَصِيمُ بْنُ ثَابِتٍ
الْأَنْصَارِيُّ جَدَّ عَائِمِ بْنِ عُمَرَ كَانَتْ لِقْوًا لِقَاءَ
وَهُوَ بَيْنَ عُسْتَانَ وَمَكَّةَ ذِكْرُ الْيَحْيَى مِنْ هَذِهِ الْقِتَالِ
لَمْ يَمُتْ لِحَيَاتِهِ فَتَفَرَّقَ وَالْمَقْرِبَةُ قَبْلُ يَتَأْتِي رَجُلٌ
كُلَّهُمْ رَأً فَاقْتَصَمُوا أَنَا هُمْ حَتَّى وَجَدُوا
مَنْ يَكْفُرُ تَمْرًا تَزِدُ دَدًا مِنْ الْمَدِينَةِ فَخَالُوا

خود کو گرفتار کرنا یا نہ کروانا نیز قتل ہونے سے پہلے روگانہ پڑھنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا جو دس آدمیوں پر مشتمل تھا اور حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر امیر مقرر فرمایا جو عاصم بن عمر کے جد ماجد ہیں۔ وہ جبل بڑے، یہاں تک کہ جب وہ مقام ہدایہ پر پہنچے جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے تو جو نہ ہل کے قبیلہ حیمان کو ان کا پندہ چلی گیا۔ انہوں نے ان حضرات کی خاطر فریاد و سو آدمی روانہ کیے جو سب کے سب تیرا انداز تھے۔ وہ ان کے قدموں کے نشانات دیکھ کر چلتے رہے، یہاں تک کہ انہوں نے جو کھجوریں کھائی تھیں، ان کو یہ مدینہ منورہ سے زائد راہ کے طور پر لائے تھے، ان کے گٹھلیاں دیکھ کر کہنے لگے، یہ تو تیرب کی کھجور ہے۔ وہ نشانات

کو دیکھی کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عامر اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ لیا۔ پس یہ حضرات پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ اور ہمارے ہاتھ میں ہتھیار دو۔ ہم تمہارے ساتھ پکا عہدہ چمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ امیر سر یہ حضرت عامر بن ثابت

هَذَا سَرِيْرٌ بَاقِيَةٌ فَاقْتَضُوا اِنْفَاذَهُمْ فَلَمَّا رَآهُمُ عَامِرٌ وَاَصْحَابُهُ نَجَّاهُ اِلَى نَدْوٍ وَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ اَنْزِلُوا وَاَسْطُوْنَا يَا بِيْدِيْكُمْ وَنَكْمُ الْعَهْدُ اَلَيْمِيْثًا قَدْ لَانْتَقَلُ مِنْكُمْ اَحَدًا . قَالَ عَامِرٌ مِنْ ثَابِتٍ

نے فرمایا لیکن خدا کی قسم میں تو آج کسی کافر کی ذمہ داری پر نہیں اتروں گا اسے اللہ! ہماری خیر اپنے نبی تک پہنچا دے۔ پھر انہوں نے تیزوں کی پوجی شروع کر دی اور سات آدمیوں کو شہید کر دیا، جن میں حضرت عامر بھی تھے۔ باقی تین حضرات ان کے عہدہ چمان پر یقین کر کے نیچے اتر آئے، جن میں حضرت خبیث انصاری، ابن زینہ اور ایک آدمی اور جب یہ حضرات کفار کے قبضے میں آ گئے تو انہوں نے انہیں کٹافوں کی تانت سے باندھ لیا۔ امیر سے صاحب فرمانے لگے کہ یہ بد عہدی کی ابتدا ہے لہذا میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا، میں اپنے ساتھیوں کی پیروی کروں گا جو جاہل شہادت نوش فرمائے ہیں۔ کافر انہیں اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہے تھے اور یہ جانے پر آمادہ نہیں ہوتے تھے۔ آخر کار انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر وہ حضرت خبیث اور حضرت ابن زینہ کو لے گئے یہاں تک کہ کٹر کٹرہ میں لے جا کر فوجت کرید یہ واقعہ زفرہ بدر کے بعد پیش آیا۔ پس حضرت خبیث کو عمارت بن قیس کے بیٹے نے خرید لیا کیونکہ انہوں نے عمارت کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا پس خبیث ان کی قید میں تھے۔ مجھے (زہری کو) عبید اللہ بن یاسر نے خبر دی کہ زینب بنت عمارت نے انہیں بتایا کہ جب لوگ خبیث کو قتل کرنے کی غرض سے جمع ہونے لگے تو انہوں نے مجھ سے استراہا لگا لیا تاکہ ناپاکی دور کریں۔ میں نے انہیں دسے دیا پھر میرے ایک بچے کو کپڑا لیا اور میں بے غم تھی، جب میں ان (خبیب) کے پاس گئی تو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ران پر بٹھایا ہوا ہے اور استراہا بنا رہا ہے۔ میرے اوساں خطا ہو گئے تو خبیث نے میرے چہرے سے دلی کیفیت جان لی فرمایا تم اس بے ڈر رہی ہو کہ میں بچے کو قتل کروں گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم میں نے خبیث سے اچھا قیدی نہیں دیکھا۔ ایک روز میں نے انہیں دیکھا کہ کھار رہے ہیں اور انگوروں

اَمِيْرٍ السَّرِيْرِيْنَ . اَمَا اَنَا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا اَنْزِلُ الْيَوْمَ فِيْ ذِيْقَةٍ كَا فِر اللّٰهَمَّ اَخِيْرَعَتَا نِيْمِكَ قَرَمَوْهُمُ بِاللَّيْلِ تَقْتُلُوْنَا عَا صِمًا فِيْ سَبْعَةِ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَاَلَيْمِيْثَانِ مِنْهُمْ خَبِيْبُ الْاَنْصَارِيْ وَابْنُ ذِيْنَتِنَا وَرَجُلٌ اٰخَرٌ فَلَمَّا اسْتَمَعْنَا مِنْهُمْ اَظْلَقْنَا اَوْ تَارًا فَيَسِيْرِهِمْ وَاَوْتَقَوْهُمُ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّلَاثِ هَذَا اَوَّلُ الْعَدِيْ وَ اللّٰهَ لَا اَصْحَبَكُمْ اِنَّ فِيْ هُوَا كَرًا لَا سُوَاكَ يُرِيْدُ الْقَتْلِيْ فَجَرَرُوْهُ وَاَلْجُوْهُ عَلٰى اَنْ يَّصْحَبِيْهِمْ حَتّٰى فَقَتَلُوْهُ فَاَنْظَلُوْنَا بِخَبِيْبٍ وَابْنِ ذِيْنَتِنَا حَتّٰى بَاغَوْهُمَا بِعَدَّةٍ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرِ فَاَبْتَا عَزَّ خَبِيْبًا بَنُو الْعَرَابِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ لَوْقَلِ بْنِ عَبِيْدٍ مُنَاجٍ وَكَانَ خَبِيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْعَرَابِيَّ بِنِ عَامِرِ يَوْمَ بَدْرِ فَلَبِثَ خَبِيْبٌ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا فَاَخْبَرَنِيْ عَبِيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيَاضٍ اَنْ بَلِثَ الْعَرَابِيْ اَخْبَرْتَهُ اَنْهُمُ حَيْنٌ اجْتَمَعُوْا اسْتِعَارَ مِنْهَا مَرْسِيْ يَسْتَحِدُّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ فَاَخَذَ بِنَاتِيْ وَاَنَا عَا رِلْتُهُ حِيْنَ اَتَاةَا قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا مُجْلِسَةً عَلٰى فَنَزَيْتُهَا وَالْمَرْسِيْ بِبِيْدَةٍ فَفَرَعْتُ فَرَعَةً عَرَفْتُهَا خَبِيْبٌ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ تَخَشِيْنُ اَنْ اَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لَا قَوْلَ ذٰلِكَ . وَاَللّٰهُ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خَبِيْبٍ وَاَللّٰهُ لَقَدْ وَاَحَدْتُهَا يَوْمَ اَيَّا كُلِّ مِنْ قَطِيْنِ عِنَبٍ فِيْ يَدِيْ وَاِنَّهُ لِعَمْرٍوْتُ فِي الْحَدِيْدِ

sunnahschool.blogspot.com

وَمَا بِمَكْتَمٍ مِنْ شَيْءٍ وَكَانَتْ تَقُولُ اِنَّهُ لِرِزْقٍ
 مِنْ اَللّٰهِ رِزْقَةٌ خَبِيْثًا فَلَمَّا خَرَجُوْا مِنْ اَلْحَضْرَمِ
 لِيَتَمَكَّرُوْا فِي الْاَجْلِ قَالَ لَهُمْ خَبِيْثٌ ذُرُوْثٍ
 اَرْكَمٌ ذَكَعْتَيْنِ فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَهُ رَكَعَتَيْنِ
 شَعْرًا قَالَ لَوْلَا اَنْ تَنْظُرُوْا اَنْ مَا فِيْ جِزْعٍ
 لَطَوَّيْتُمْهَا اَللّٰهُمَّ اَحْصِهٖ هُوَ عَدَدًا ۝

مَا اَبَا لِيْ حِيْنَ اُقْتُلُ مُسِيْئًا
 عَلَيَّ شَيْئٌ كَانَ لِلّٰهِ مَضْرَعِيْ
 وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلَمِ وَاِنْ يَشَاءُ
 يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شَيْءٍ مَّضْرَعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خَبِيْثٌ هُوَ سَنُ
 اَبْرَكَعَتَيْنِ يَكْعَلُ امْرِيْ مُسْلِمٍ قَتَلَ صَبِيْرًا
 فَاسْتَجَابَ اَللّٰهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ
 اُصِيْبُ فَخَبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اصْحَابَهُ خَبَرَهُوْ مَا اُرْصِيْبُوْا وَبَحَثَ
 نَاسٌ مِنْ كُفَّارٍ فَمَدَّ اِلَيْ عَاصِمِ حِيْنَ
 حَدَّثُوْا اِنَّهُ قَتَلَ لِيَا تُوْ اِلِشَى بِرَهْمَتٍ
 لِيَعْرِتُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عَقْطَاةِ هِمُرٍ
 يَوْمَ بَدْرٍ فَبَيَّضَ عَلٰى عَاصِمِ مِثْلُ الظُّلْمَةِ مِنْ
 الدَّبْرِ فَحَمَّتْ مِنْ رَسُوْلِهِمْ فَلَوْ يَقْدِرُوْا عَلٰى
 اَنْ يَقَطَعُوْا مِنْ لَحِيْبِهِ شَيْئًا ۝

بَابُ فَكَا لِهٖ الْاَسِيْرِيْنَ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ۝

۲۹۴۴ حَدَّثَنَا قَتِيْبَةُ بْنُ سَبِيْحٍ حَدَّثَنَا جَابِرٌ
 عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ ذَا اَبِيْلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى
 رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اَللّٰهِ صَلَّى
 اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُوْا الْعَاثِيَّ يَعْنِي الْاَسِيْرَ
 وَاطْعِمُوْا الْجَائِعَ وَعُوْذُوا الْمَرِيْضَ ۝

کا گھیبان کے ہاتھ میں ہے حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے
 تھے اور کہہ کر میں اس وقت یہ پہلے دستیاب نہیں تھا۔ وہ کہتی تھی
 کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجیب کے لیے روزی بھیجی گئی تھی۔
 جب وہ لوگ قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر گئے تو تجیب نے ان
 سے کہا کہ مجھے اتنی دیر کے لیے چھوڑ دو کہ دو رکعت نماز ادا کروں پھر
 فرمایا تم کئے کثرت سے ذکر کیا کہ ہر روز میں نماز کو طول دیتا ہے اتنا
 انہیں چن چن کر مانا۔ جو باؤں قتل شدہ و صفا پر تو کیا الم
 باؤں بچھاڑا راہ خدا میں تو کیا ہو غم
 سے میری جاں سپرد بہ بزدان ذی المکریم
 برکت سے بھر دے جو مرا اعضائی کیفیت و کم

پھر حارث کے بیٹے نے انہیں قتل کر دیا۔ تجیب ہی وہ شخص ہیں جنہوں
 نے ہر اس مسلمان مرد کے لیے جو قیدی بنا کر قتل کیا جائے، یہ بہترین گناہ
 جاری فرمائی کہ پہلے دو گناہ پڑھوے۔ ادھر حضرت عاصم بن ثابت رضی
 اللہ عنہ کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی جو انہوں نے شہادت کے
 روز مانگی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سب
 کچھ بتا دیا جو ان پر گزری۔ کفار قریش کو جب حضرت عاصم کے قتل ہو
 جانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے چند آدمی بھیجے تاکہ عاصم کے جسم کا کوئی
 حصہ لے کر آئیں جس سے اس قتل کا اطمینان ہو۔ یہ غار اس لیے تھا کہ
 انہوں نے قریش کے سرداروں میں سے ایک آدمی (عقبتہ بن ابی سفیث) کو
 کو جنگ بدر میں موت کے گھاٹ اتارا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے پاس
 پھڑوں کو نذر فرمایا جنہوں نے قریش کے بھیجے ہوئے آدمیوں سے انہیں محفوظ رکھا
 جنگی قیدی کو رہا کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم سے سفایت کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
 قیدی کو رہا کر دیا کرو، بوسے کو کھانا کھلاؤ اور
 مریض کی میاوت کیا کرو۔

اور وہ ان کے پاس لائے اور ان کے پاس لائے

حضرت ابو مخنفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا قرآن کریم کے سوا اللہ ہی کوئی چیز آپ کے پاس ایسی ہے جو بدریہ رضی عنہا کی انہوں نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چیرا اور اس نے درخت نکالا، میرے دائرہ معلومات میں ایسی کوئی چیز نہیں ماسوائے اس فہم قرآن کے جو اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو عطا فرمائے اور جو اس صحیفہ کے تابع ہے، میں نے دریافت کیا کہ اس کتاب میں کیا ہے؟ فرمایا بدیہ کے متعلق ہدایات، قیدیوں کی رہائی کا بیان اور یہ کہ کانزک کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے۔

مشرکین کا فدیہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں اجازت رحمت فرمائیے کہ ہم اپنے بھانجے عباس بن عبد المطلب، کاندیہ معاف کر دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان پر ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین سے مال آیا۔ تو حضرت عباس آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول! مجھے کچھ عطا فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا اور حقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا، لو اور ان کے کپڑے میں ڈال دیا۔

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوہ بدر کے جنگی قیدیوں میں آیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ نماز مغرب میں آپ نے سورہ الطور تلاوت فرمائی۔

حربی جب بغیر اجازت دارالاسلام میں داخل ہو۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد

۲۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا رَهَيْبُ حَدَّثَنَا مَطَرٌ أَنَّ عَامراً حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي حَجِيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدَّمَ لِعَنِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَلْ رَعَدْتُ كَعُشَىءٍ مِنْ أَوْجِي إِلا مَا فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلا فَهْمًا يَعْطِيهِ اللهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَكَالِذِ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يَفْتَسِدَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

بَابُ حِدَاةِ الْمُشْرِكِينَ

۲۹۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا يَسَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي النَّسَبِيُّ أَنَّ مَالِكَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْتُوا رَسُولَ اللهِ إِذْ هُمْ يَخْتَمِعُونَ لَابْنِ أُخْتِمَةَ عَبَّاسِ بْنِ فِدَاءَةَ فَتَالَ لَا تَدْخُلُونَ مِنْهَا دَرَهْمًا وَقَالَ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ ذُو الْعَبَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي خِيَارِي فَأَدَيْتَ لِنَفْسِي وَقَادَيْتَ بِعَقِيدَةٍ فَقَالَ خُذْ فَأَعْطَاهُ فِي ثَوْبٍ

۲۹۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ جَاءَهُ فِي أَسْأَلِكُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

بَابُ الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ ۲۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمِيْرِ

عَنْ أَيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوَيْمِ عَنْ أَبِيهِ حَتَّى قَالَ
إِنِّي الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَهِيَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ بَعْدَ إِصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ
انْقَضَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَبُوا
وَأَبْتَلُوا فَقَتَلَهُ فَكَفَلَهُ سَكْبَةٌ .

ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حالت سفر میں تھے کہ آپ کے یاس مشرکوں کا ایک جاسوس
آگیا اور آپ کے اصحاب سے گفتگو کرنے لگا۔ جب
وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسے ڈھونڈو اور
قتل کرو اور چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اور اس کا سامان قاتل کو دیا گیا۔

باب ۲۱۸ يُقَاتِلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرْقُونَ .
۲۹۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَأُدْهِبِي بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتَى نَفْسٌ بَعْدَهُمْ
وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ دَرَأِهِمْ وَلَا يَكْفُلُوا إِلَّا طَائِفَتَهُمْ .

ذمیوں کی خاطر لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے بھائی بننے
واسے کو وصیت کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذریعہ ہے اور جس کا
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ذریعہ ہے ان کے ساتھ
ایسا نہ عہد کیا جائے اور ضرورت پڑے تو ان کی خاطر لڑنے
سے بھی گریز نہ کرے اور ان سے کافرانہ لے کر ان کی طاقت کے مطابق

باب ۲۱۹ هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمِمَّا مَلَّتْهُمْ .
۳۰۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ
سَلْيَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يُؤْمَرُ الْخَبِيسُ وَمَا يُؤْمَرُ الْخَبِيسُ
لِقَرَبَىٰ كَأَنَّ حَتَّىٰ خَضِبَ دَمْعُهُ الْحَضْبَاءُ فَقَالَ اشْتَدَّ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَّ يَوْمَ الْخَبِيسِ
فَقَالَ اشْتَوِي بِكِتَابِ الْكُفْرِ كِتَابًا لَنْ تَنْفُلُوا بَعْدَهُ
أَبَدًا فَتَنَازَرُوا دَلِيلِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازَرُوا فَقَالُوا
هَجَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي
فَالِدِي أَنَا فِي خَيْرٍ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصِي عِنْدَ
مَوْتِهِ بِشَلَاةٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَإِجِيرُوا الْوَحْدُ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيرُهُمْ وَتَسِيْتُ الثَّلَاثَةَ
وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَأَلَ الْمُنِيرَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْيَمَامَةُ
وَالْبَيْتُ . وَقَالَ يَعْقُوبُ وَالْعَرَبُ أَوْلُ رِقَامَةٍ .

قاصد کو انعام دینا
کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے اور ان کے ساتھ سلوک
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

انہوں نے فرمایا کہ جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن کیا ہے پھر
اس قدر دوسے کہ ان کے اشکوں سے سنگریزے بھی تر ہو گئے پھر
فرمایا کہ جمعرات ہی کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
مرض میں شدت ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے کوئی کہنے کی چیز
لا کر دو تاکہ میں تمہیں کچھ ایسی ہدایات سکھ دوں جن کے سبب تم بھی گمراہ
نہیں ہو گے لوگوں کے درمیان اس بارے میں تنازعہ ہو گیا حالانکہ باگاہ
نبوت میں نزاع نہیں ہونا چاہیے تھا پس لوگ کہنے لگے کہ رسول اللہ
نے یہ ارادہ ترک فرمایا ہے۔ فرمایا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ
میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلاستے ہو
اور اپنے وصال کے نزدیک تین باتوں کی وصیت فرمائی: ۱۔ مشرکین
کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دینا۔ ۲۔ قاصدوں کو اسی طرح انعامات دینا کہنا۔
۳۔ جیسے میں دیکھتا تھا ۴۔ تیسری بات میں بھول گیا حضرت منیرہ بنت عبد الرحمن
سے جزیرہ عرب کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ
وہود کو دکھانے کے لیے آرائش کرنا

باب ۲۲۰ التَّجْمُلُ لِلْمُفْرِدِ .
۳۰۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

یہ روایت ہے کہ آپ کی اولاد میں سے نہیں ہے

sunnahschool.blogspot.com

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوئے ریشم کا ایک پونجہ بانہا میں فروخت کر کے دیکھا تو اسے لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں یا اور جب عید کے روز بارگاہ رسالت میں آپ کی بارگاہ میں درآمد میں تو اسے استعمال فرمایا کیجئے۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: یہ ایسا لباس ان لوگوں کے لیے ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا اور میکہ انہیں وہ ہفتا ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہوتا۔

ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہوتا اور میکہ ایسے بھلے اور پستے ہیں جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہے۔ اس کے باوجود آپ نے اسے میرے لیے ارسال فرمایا ہے پس ارشاد فرمایا اُسے فروخت کر دو یا اپنی کسی اور بچوں پر اسلام کس طرح پیش کیا جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر شمع رسالت کے کئی اور پروانوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سعادت میں ابن عباسؓ کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ اُسے بنو مغزلہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھینٹے ہوئے پایا، حالانکہ وہ سچ نہیں تھا بلکہ بالغ بچہ کا تھا۔ اس نے کسی کو نہیں پہچانا یہاں تک کہ رسول اللہ نے اپنے دست مبارک سے اس کی پیٹھ بھی ٹھونکی۔ پھر رسول اللہ نے اُسے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن عباسؓ نے آپ کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں، فاقہ آپ ایسوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن عباسؓ نے نبی کریم سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی کریم نے اس سے فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔ پھر نبی کریم نے اس سے دریافت فرمایا: تجھے کیا نظر آتا ہے؟ وہ کہنے لگا: میرے پاس سبھی خبر بھی آتی ہے اور جھوٹی بھی۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: پھر تو تیرا کام غلط ملط ہو گیا۔ بعد ازاں نبی کریم نے فرمایا: میں تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھیانتا ہوں، وہ ہے: ابن عباسؓ نے جواب دیا: وہ اللہ

عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شَدَّابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ خَلَةَ اسْتَبْرَقِي تَبَاعُرِي الْمُسَوِّيَ فَاتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِيعْ مِنْهُ لَنْتَ فَتَجْمَلَ بِهَا لِلْعَيْدِ وَلِيُوَفَّرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا هِيَ لِبَاسٌ مَنْ لَاحِدَاقٍ لَهَا وَإِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَاحِدَاقٍ لَهَا فَلَيْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَوْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَبَّةٍ دِيْبَا جَرِي قَبْلَ بِرَأَى عُمَرَ حَتَّى آتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَتَّاهِدُ لِبَاسٍ مَنْ لَاحِدَاقٍ لَهَا أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَاحِدَاقٍ لَهَا لَمْ تَرَسَلْتُ أَوْ يَهْدِيهَا فَقَالَ تَلْبَسُهَا أَوْ تُصَيَّبُ بِهَا بَعْضُ حَاجَتِكَ

باب ۲۲۱ کيف بغير من الإسلام على الصبي .
۳۰۲ رَحَدْتُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هَذَا أَخْبَرَنَا مَعْمُرُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوا بَلْعَبٌ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أَطْمِ بْنِ مَعَالَةَ وَقَدَّارَةَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَنُورُ شِعْرٍ حَتَّى وَجَدُوا بَلْعَبٌ مَرَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ فَبَيَّدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدُ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَتَاهُ أَنْتَ رَسُولَ الْأَمِينِينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدُ آتَى رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَأَذْبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْطُ هَلْبِكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِي قَدْ حَبَّاتُ لَكَ

sunnahschool.blogspot.com

خَبِطًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الشَّخْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَنَنْتَعُدُّ وَقَدْرَكَ قَالَ لَمْ
 يَأْمُرْهُ اللَّهُ إِذْ دَانَ لِي فِيهِ اضْرِبْ عُنُقَهُ فَسَأَلَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُونُ فَلَئِنْ لَسَلْتُ
 عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلَاخْتِيرَكَ فِي قَتْلِهِ . قَالَ
 ابْنُ عُمَرَ الطَّلَقُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ ابْنِ
 كَعْبٍ يَا بَيَّانَ النَّخْلِ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ
 حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَتَنَبَّأُ بِحَيْدَرِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتَلُ
 أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ
 صَيَّادٍ مَضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيعَةٍ لَهُ فِيهَا
 دَهْرَةٌ ذَرَأَتْ أَهْمًا ابْنَ صَيَّادٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَهُوَ يَتَنَبَّأُ بِحَيْدَرِ النَّخْلِ فَسَأَلَتْ ابْنَ صَيَّادٍ أَى
 صَافٍ وَهُوَ إِسْمُهُ فَسَأَلَ ابْنَ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ وَقَالَ سَلِمٌ قَالَ ابْنُ
 عُمَرَ لَعَرَفْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
 فَأَتَيْنَا عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ نَشْرُذُكَ الرَّجَالُ فَقَالَ
 رَبِّي أُنْذِرُكُمْ وَوَمَا مِنْ رِيحٍ إِلَّا تَدُ
 أَنْذَرَكُمْ قَوْمَهُ لَقَدْ أُنْذِرْتُمْ نَوْحًا قَوْمَهُ
 وَلَيْكُنْ سَأُولٌ لَكُمْ فِيهِ كَوَلًا لَمْ يَقُلْ نَبِيُّ
 لِقَوْمِهِ نَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَدٌ أَنْ اللَّهُ لَيْسَ بِأَعْوَدٍ .

ہے۔ نبی کریم نے فرمایا، پر سے جاؤ تم اپنی حد کا بہنِ دلال سے نہیں
 بڑھ سکتے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اجازت مرمت
 فرمائیے کہ اس کی گردن آمار کر رکھ دوں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر مرد جا
 ہے تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے۔ اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل
 میں تمہارے لیے بہلائی نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم
 اور حضرت ابی بن کعب دونوں اس بانگ میں گئے جس میں ابی صیاد تھا
 یہاں تک کہ بانگ میں داخل ہوئے تو نبی کریم درختوں کے تنوں کی آڑ
 لینے گئے اور آپ ابن صیاد کو بے خبر رکھنا چاہتے تھے۔ تاکہ اس کی
 کوئی بات سن سکیں، اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے۔ ابن صیاد اپنے
 بستر پر چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا اور ایک گنگنا ہٹ سہی سنی جاتی تھی
 تو ابن صیاد کی والدہ نے نبی کریم کو دیکھ لیا۔ جبکہ آپ مجھوروں کی
 آڑ میں چھپے ہوئے تھے، اس کی والدہ نے ابن صیاد سے کہا، اے
 صاف! اور یہ اس کا نام تھا۔ پس ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ پس نبی کریم نے
 فرمایا، اگر یہ عورت اُسے اس کے حال پر پھوپھورے رہتی تو صورت
 حال سامنے آجاتی۔ سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ پھر
 نبی کریم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا
 بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر
 کرتے ہوئے فرمایا، میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور کوئی نبی ایسا
 نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو۔ بیشک حضرت نوح علیہ السلام
 نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔ لیکن میں اس کے متعلق تم سے ایسی بات
 بھی کہتا ہوں جو کسی نے نہیں فرمائی وہ یہ جان لو کہ دجال کا نام چوکا اور
 ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا جو نعت کا مدعی بھی تھا کہ میں تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپاتا ہوں،

اُسے بتانا کہ کیا بات چھپائی ہے! ————— معلوم ہوا کہ جو نبی ہو وہ دل کی بات جان لیتا ہے اور جو دل کی بات نہ جان سکے وہ نبی نہیں ہوتا۔
 جو نبی کے متعلق یہ کہے کہ وہ دل کی بات نہیں جان سکتے وہ گمراہی کہہ رہا ہے کہ وہ ہر سے سے نبی ہی نہیں ہے۔ اگر دل کی بات جانتا ہی کہے یہ ضرور
 نہ ہوتا اور نبی کی نظر دل کی کائنات تک نہ پہنچتی تو ابن صیاد کہہ سکتا تھا کہ حضور، دل کی بات جانتا نعت کے لوازمات سے تو نہیں میرا اگر استمان
 ہی لینا ہے تو کوئی سلسلہ پوچھ لو۔ میں تو جملے بڑے کاموں کے متعلق بتا سکتا ہوں۔ باقی رہے دلوں کی چھپی باتیں جانتا۔ تو ایسا نظریہ رکھنے کو تو خود آپ کے
 بعض امتی کسی روز شرک بتائیں گے۔ ان کے اسلام کی رکھ سے قرآپ کا یہ استغاثی سوال ہی مشرک کا شاہد غیر اسلامی ہے۔ لیکن اس نے ایسا ہرگز نہیں
 کہا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ نبی کی نگاہیں دلوں کی دنیا تک پہنچ جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

sunnahschool.blogspot.com

بَابُ ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْيَهُودِ أَسْلِمُوا أَسْلَمُوا قَالَهُ الْمُتَكَبِّرُونَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

بَابُ ۲۲۳ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ
وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرْضُونَ فَهِيَ لَهُمْ .

۳۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَدْتُ
بِأَسْوَاقِ اللَّهِ آيِنَ تَنْزِيلِ عَذَابِي حَجَّجْتِهِمْ قَالَ
هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا شَرٌّ قَالَ نَحْنُ نَأْتِيهِمْ
عَذَابًا يَغِيْبُ بَنِي لَدُنَّا أَنْتَ الْمُحَضَّبُ حَيْثُ قَامَتْ
فَرِيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ خَالَفَتْ
قَدَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايَعُوهُمْ
وَلَا يُرَوِّوْا لَهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ
الْوَادِي .

۳۰۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلَى كَدَيْدٍ عَلَى هُنَيْئَةَ أَعْلَى
النَّجْدِ فَقَالَ يَا هُنَيْئَةُ اهْنَمِي جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ
وَإِنِّي دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ
وَأَدْخَلَ رَبُّ الصُّرَيْمَةَ وَرَبُّ الْعَلَمِيَّةِ وَآيَاتِي وَنَعَمُ
ابْنِ عَوْفٍ وَكَمَرُ ابْنِ عَفَّانَ فَإِنَّهُمَا أَنْ تَهْدِيَهُ
مَا بَشَيْتَهُمَا يَرْجِعَا إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ فَإِنَّ رَبَّ
الصُّرَيْمَةَ وَرَبَّ الْعَلَمِيَّةِ إِنْ تَهْدِيَهُمَا بَشَيْتَهُمَا
يَأْتِيَنِي بِبَيْتِهِ فَيَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْتَارَهُمُ
بَنِي لَدُنَّا بِبَالِكَ فَإِنَّمَا أَدَّ الْكَلَاءُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ
الذَّهَبِ وَالزُّرْقِ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ هُوَ لَيَرُونَ أَيْ
قَدْ ظَلَمْتَهُمْ إِنَّهَا لَيْبَلَادٌ هُمْ قَاتِلُوا عَلَيْهَا
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ

یہود کو دعوتِ اسلام - نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ سبیری نے
حضرت ابو ہریرہ سے اس کی روایت کی ہے۔

حربی مسلمان ہو جائیں تو اپنے مال اور جائیداد کے
مالک رہیں گے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں
حجۃ الوداع کے موقع پر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوا، یا
رسول اللہ آپ تیرا کہاں فرمائیں گے؟ ارشاد فرمایا نہ ہمارے
لیے عقیل بن ابوطالب نے کوئی مکان چھوڑا ہی کب ہے۔ پھر فرمایا
ہم کل خیف بنی کنانہ میں محضب کے مقام پر ٹھہریں گے جہاں قریش
نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اور یہ اس وجہ سے تھا، کہ
بنی کنانہ نے قریش سے نبی ہاشم کے خلاف قسم لی تھی کہ نہ ان کے
ہاتھ پر کوئی چیز فروخت کی جائے۔ اور نہ انہیں رہنے کو
جگہ دیا جائے۔ زہری کا قول ہے کہ خیف قبیل میدان کو
کہتے ہیں۔

زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر
بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام ہنسی کو
ایک سدھرا گاہ کا منتظم بناتے ہوئے فرمایا: اے ہنسی! مسلمانوں سے
بڑی عاجزی کے ساتھ برتاؤ کرنا، مظلوم کی بدعا سے بچنا کیونکہ مظلوم
کی دعا فوراً قبول ہوتی ہے، تمھوڑے اونٹوں اور تمھوڑی بکریوں
والے کو اس میں آنے کی اجازت دے دینا، لیکن حضرت عبدالرحمن
بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان کے جانوروں کو اس میں آنے
نہ دینا، کیونکہ بالفرض ان دونوں حضرات کے جانور اگر ہلاک بھی
ہو جائیں تو یہ اپنے باغ اور کھیتی باڑی سے کام نکال سکتے ہیں اگر
تمھوڑے اونٹ یا تمھوڑی بکریاں والے کے جانور ہلاک ہو جائیں
تو وہ اپنا بل و عیال کو میرے پاس لا کر رکھیں گے اے امیر المؤمنین
تیرا باپ نہ ہے، کیا اس وقت میں انہیں چھوڑوں گا؟ پس پانی
اور گھاس دینا میرے لیے سونے اور نوٹوں کے دینے سے آسان
ہے اور خدا کی قسم! اگر انہیں روکا گیا، تو وہ اس مامت میں سوتی مامتر

لیں گے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے کیونکہ یہ شہر ان کے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں وہ ان کی خاطر لڑتے ہیں اور وہ اسلام میں ان کے اندر اسلام لائے ہیں۔ تم بے اس ذات کی جس کے تجنیس میری جان ہے، اگر میرے پاس ایسے جعفر بن زبیر جیسے شخص ہوں تو میں جہاد کرتے ہوں اور ان کو سزا دیتا ہوں تو میں ان کے شہر کی ایک ہشت بھر لگا دوں گا۔

امام کا مردم شماری کروانا۔

حضرت مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دہرہ اسلام میں آئے ہیں۔ ان کے نام مکہ کبریٰ سے پانچ لاکھ تو جمع سے ایک ہزار پانچ سو انرا کے نام لکھے گئے۔ پس ہم نے کہا کہ ہم ماحل خائف ہیں۔ حالانکہ ہم ایک ہزار پانچ سو ہیں اور ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں کہ ہتھیس میں مبتلا ہیں اور یہاں تک کہ جب آدمی ایسا نماز پڑھتا ہے تو خوف لکھتا ہے۔

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے انہیں پانچ سو پایا۔ ابو معاذ کا قول ہے۔ کہ چھ سو سے سات سو

تک تھے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میرا نام نلان نلان غزوة میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

اللہ تعالیٰ جاجر کے ساتھ بھی دین کی مدد فرماتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص سے ہائے جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا کہ تم جہنمی ہو۔ جب میدان کا زور گرم ہوا تو اس شخص نے قتل و قتل میں ریزہ ریزہ کر کے گزاری دکھائی۔ پس وہ زخمی ہو گیا۔ بارگاہ رسالت پر عرض کی گئی کہ جس شخص کے ہاں سے آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے، اس کا فرس سے بڑی جان توڑ کر لائیں مریچکا ہے نبی کریم نے فرمایا کہ

وَالَّذِي لَفِي يَدِي لَوْلَا الْعَمَلُ الشَّدِيدُ أَحْمِلُ عَلَيْكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شَيْئًا.

بَابُ كِتَابَةِ الْأَمَامِ النَّاسِ.

۳۰۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفْرُ فِي مَنْ تَلَقَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنْ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ الْفَأُ وَخَمْسَ مِائَةٍ رَجُلٍ كَقَلْنَا نَخَاتُ وَنَحْنُ الْفَأُ وَخَمْسَ مِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْنُ لَيْثٍ حَقَّ الرَّجُلُ لِيُصْنِي وَرَحَدُكَ وَهُوَ خَائِفٌ

۳۰۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَمْدَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ فَوَجَدْنَا لَهُمْ خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ أَبُو

مُحْرَبَةَ مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ.

۳۰۷. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنِ

ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْوَيْلُ لِي

فِي عَمْرٍو كَذَلِكَ وَأَمَّا ابْنِي فَحَاجَّةٌ قَالَ أَرِجْ نَجِيحًا مَعَهُ أَمَّا ابْنُكَ

بَابُ ۲۲۵. إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

۳۰۸. حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ

الرُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ

السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدْعَى الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ الشَّارِكِيَّةِ

حَضَرَ الْقَالَ قَالَ الرَّجُلُ قَاتِلًا شَدِيدًا فَصَابَتْهُ جِرَاحٌ

sunnahschool.blogspot.com

فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ التَّائِبَاتِ
 خَدُّ خَاتَمِ النَّبِيِّ قَتَلَ الْيَوْمَ قَتَالَ شِدِيدًا أَوْ قَدْ مَاتَ فَكَأَلِ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى التَّائِبَاتِ فَكَانَ بَعْضُ
 النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيَّنَّ مَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ
 إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنْ يَبْرَأُ حَاشِدًا يُدَاخِلُنَا كَانِ مِنْ
 اللَّيْلِ لَوْ يَصِيرُ عَلَى الْخِرَاجِ فَكَتَلَ نَفْسَهُ فَأَخْبَرَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَكَأَلِ اللَّهُ الْكَبِيرُ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَسُولُهُ مُحَمَّدٌ وَأَنَّ
 مَا تَأْتِيكُمْ مِنْكُمْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَنْفُسُ مُسْلِمَةٍ وَإِنَّ
 اللَّهَ كَبِيرٌ يَدُ هَذَا الدِّينِ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ
باب ٢٢ من تأمر في الحرب من غير امرأة
 إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ

٣٠٩ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ
 عُثَيْبٍ عَنْ آيُوبَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِدَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
 مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُنُوا
 عِدَاءَ مَنْ عَدَى اللَّهَ وَمَنْ عَدَى اللَّهَ فَقَدْ عَدَى اللَّهَ
 عِدَاءً مُبِينًا
باب ٢٢ العون بالعدو
 ٣١٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ
 عَدِيٌّ وَسَعِيدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَجِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى
 رِجْلًا وَدَكَوَانًا وَعَصْبِيَّةً وَبَنُو لَحْيَانَ فَرَعَمُوا أَنْتَهُمْ قَدْ
 اسْتَلَمُوا أَوْ اسْتَمَدُّوا عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَنَسُ نَأَسِيهِمْ
 الْقُرْآنُ يَحْطَبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَعُوا
 بِمِعْزَى يَوْمَئِذٍ بِرَسُولِهِمْ فَدَرَسُوا وَنَسُوا

جنم میں گیا۔ حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ اس ارشاد سے بعض
 لوگوں کے تلوک و شبہات میں پھنس جانے کا خطرہ تھا۔ اسی آیت
 میں کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں، بلکہ اسے سخت زخم آیا ہے۔ جب
 رات ہوئی تو وہ زخم پر مبرزر کسکا اور خود کٹی کر لی نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب یہ صورت حال عرض کی گئی تو آپ نے
 فرمایا اے اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ بندہ اور اس
 کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو لوگوں میں یہ اعلان کر دیا
 حکم فرمایا کہ جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی شخص داخل نہیں
 ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس دین کی ناست و ناست جو شخص کے ذریعے
 بھی مدد فرماتا ہے۔

لڑائی کے دوران دشمن کے شر سے بچنے پھانے کے
 لیے بغیر ناکے امیر بننا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے دجگ
 موڑ کے دونوں میں فرمایا اشکر اسلام کا جہنم ازیدین عار نے ٹھکانا
 گا۔ شکر ہے کہ میں اس سے پہلے اس کا جہنم ازیدین عار نے ٹھکانا
 گا۔

یہ پھر صدیق اکبر سے یہ علم بلند کیا تو اس میں بیباک شہادت توڑی
 کرنا پڑا، پھر یحییٰ بن خالد بن ولید نے لہرایا، حالانکہ انہیں امر لنگر نایا
 نہیں گیا تھا تو ان کے ذریعے نتیجے باب ہو گئے۔ مجھے سرت میں ہے
 یا یہ فرمایا کہ وہ اس پر سرور نہیں ہوں کیونکہ ہمارے پاس تھے حضرت
 افراد کے ذریعے مدد کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں رطل، ذکوآن، عصبیہ اور بنو لحيان کے کچھ لڑاکے
 آئے اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں اور اپنی قوم کے لیے
 انہوں نے اسلام سکھانے کی مدد طلب کی۔ پس نبی کریم نے انصار کو ان کے
 ساتھ بھیج کر مدد فرمائی حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان میں سے ایک کو
 قاری کہا کرتے تھے پس یہ ان کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب
 شرموزہ ایک کنوئیں کا ٹکڑا لے کر آئے تو انہوں نے دعا ماری کی اور ان سب کو
 تہید کر دیا۔ تو ایک عینے تک تنوت میں رطل، ذکوآن اور بنو لحيان کی تباہی

یہاں تک کہ انہوں نے دعا ماری کی اور ان سب کو تہید کر دیا۔

sunnahschool.blogspot.com

اور بعد میں اسی آیت سے روایت کرتے ہوئے۔

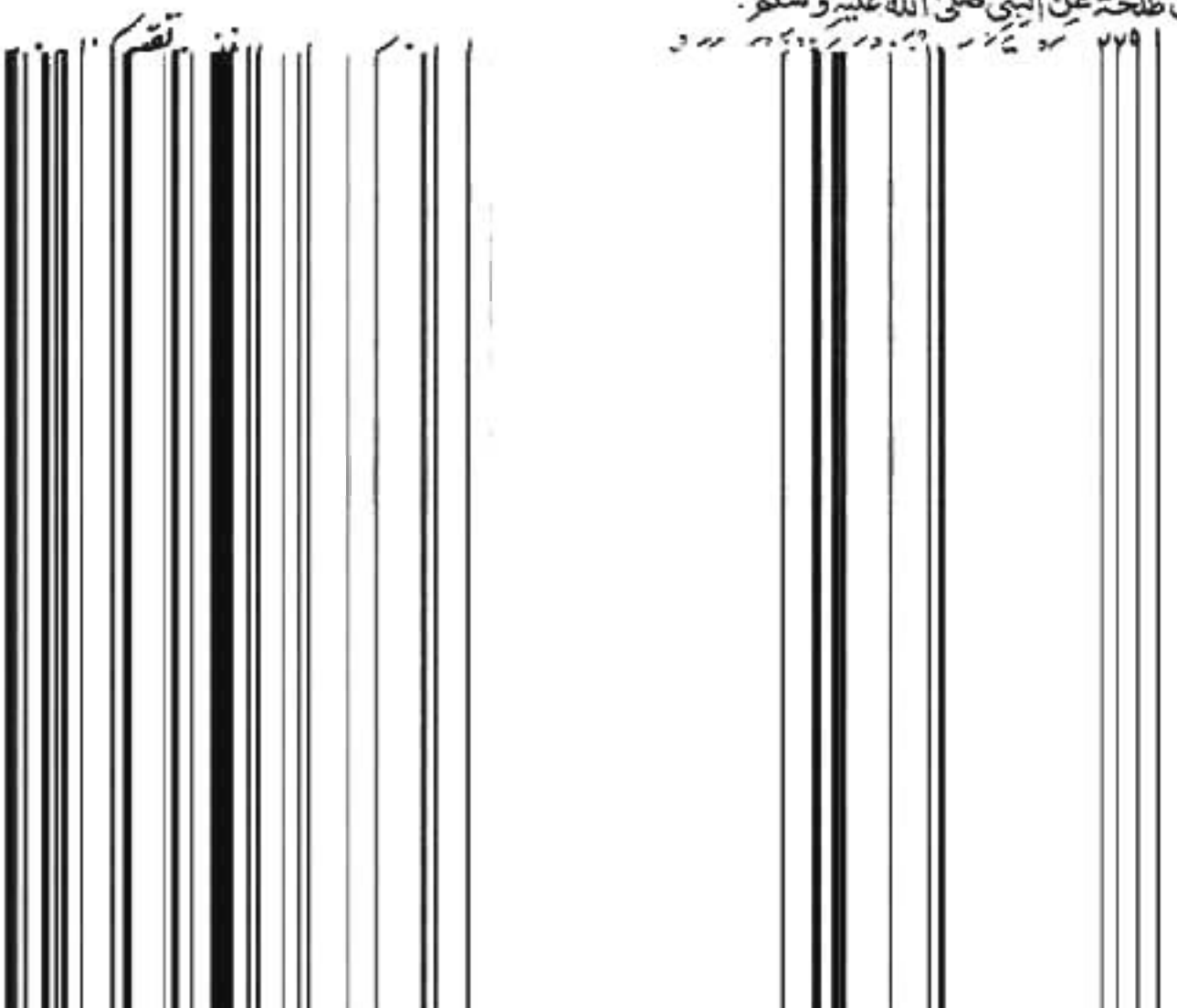
فَقَنَّتْ شَهْرًا اَتَدْعُو اَعْلَى رَسِيْلٍ وَّذَكَوْا اِنْ وَّابِي لَحِيَّانٍ
 قَالَ قَتَادَةَ وَحَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّهُمْ قَرَأُوْا وَاِيْهِمْ قَرَأْنَا
 اِلَّا يَدْعُوْا اَعْنَا قَوْمًا يَا تَا فَذَلِكُنَّ رِبَّتْ فَرَضِيْ عَنَّا
 وَاَرْضًا تَا فَتُرِيْعُ ذَلِكَ بَعْدُ.

باب ۲۲۸ منْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَاقَامَ عَسَاكِي
 عَمَّا صَدَّهِمْ ثَلَاثًا

۱۱۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا رُوْمٌ
 ابْنُ عُبَّادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرْنَا
 اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ كَانَ اِذَا اَظْهَرَ سَلِي
 قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرُصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَابِعَةً مَعَادِئِ
 عَيْدِ الْاَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ
 اَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ دعا گئی تبادہ کا قول ہے کہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ایک
 عرصہ تک قرآن میں ہم ان کے تعلق یہ پڑھتے رہے۔ کاش کہ ہماری جانب سے
 کوئی ہماری قوم کو رخصت نہ پناہ سے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر
 ہو گئے ہیں۔ پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں خوش کر دیا ہے۔ پھر
 دشمن پر فتح پانے کے بعد تین دن ان کے میدان
 میں کھڑا رہنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو طلحہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کسی قوم پر فتح پاتے تو تین راتیں ان کے میدان میں
 گزارتے تھے۔ اس حدیث کی متابعت کی ہے معاذ اللہ
 عبد الامری نے۔ سعید، قتادہ، حضرت انس حضرت
 ابو طلحہ من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔



عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
ابْنَ قَلْبِيقٍ بِالرُّومِ قَطَعَهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّهُ
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَّ فَرَسًا لَبَنَ عُمَرَ عَارَفَ حُجْرًا
بِالرُّومِ فَقَطَعَهُ عَلَيْهِ فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ .

۳۱۳ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
عَنْ هُرَيْسِ بْنِ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّكَ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقَى الْمَلِكُونَ
وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَ أَبُو
بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَتَا هُنَّ مِنَ الْعَدُوِّ وَرَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ .

باب ۳۳ من تكلم بالفارسية والترطانية
وقوله تكلم واختلاف السننكم والوايكم
وما أرسلنا من رسول إلا بلسان قوميه .

۳۱۵ . حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ
مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَجَجْنَا بِهَيْمَةَ لَنَا دَطَحْتُمْ صَالِمًا
مَنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَامَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمُنْدُقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ
صَنَعَ سُورًا فَحَتَّى فَلَا يَكْفُرُ .

۳۱۶ . حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مَوْهَبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بِابْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَيْبِضٍ أَصْعَمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّهُ سَنَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ
بِأَنْتِ بَشِيرِيَّةٌ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبَتْ الْعَبَّ بِخَاتِمِ النَّبِيِّ
فَرَجَعَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا
شَرَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي وَأَخِي
شَرَّ أَبِي وَأَخِي شَرُّ أَبِي وَأَخِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فَبَقِيَتْ حَتَّى دُكِرَتْ .

ایک غلام بھاگ کر دیوس میں جا ملا۔ پس حضرت خالد بن ولید کو ان
پر فتح حاصل ہوئی تو انہوں نے وہ غلام حضرت عبداللہ کو واپس دے
دیا نیز ان کا ایک گھوڑا بھی بھاگ گیا تھا جو درجہ تک پہنچے پوچھا گیا تھا
جب اللہ نے حضرت خالد کو ان پر غلبہ دیا تو وہ گھوڑا بھی انہوں سے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ گھوڑے پر
سوار تھے جس روز مسلمانوں کی زمینوں سے نکلے ہوئی تھی اور جس روز
حضرت خالد بن ولید اس پر شکر تھے جن میں حضرت ابو بکر صدیق نے
مقرر فرمایا تھا، تو وہ گھوڑا دشمن کے ہاتھ لگ گیا۔ جب دشمن کو
بزمیت ہوئی تو حضرت خالد نے وہ گھوڑا انہیں لاکر دے دیا۔

فارسی یا غیر عربی کوئی زبان بولنا۔ چنانچہ اس بار میں ارشاد
باری تعالیٰ ہے نہ اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف دسورہ
الہم آیت ۶۲ الہم نے ہر رسول کی قوم کی زبان میں بھیجا رسول اکرم
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ
رسالت میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میں نے ایک چھوٹا سا بکر لایا
کیا ہے اور ایک صباغ جو کا آٹا لیسوایا ہے۔ پس چند افراد کو لے کر
کھانے کے لیے تشریف لے چلیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے باؤر بلند فرمایا۔ اسے خندق کھودنے والو! جابر نے
تمہاری دعوت کا انتظام کیا ہے۔ تمہارے لیے کیسی
خوشی کی بات ہے۔

حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر
ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیض پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سترہ سترہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا
قول ہے کہ حبشی زبان میں عشرہ یعنی اچھی کو سترہ کہتے ہیں۔ وہ زرقاتی
ہیں کہ پھر میں مہربانوت سے کھیننے لگی تو میرے والد ماجد نے مجھے
دستا داس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے
کھینے دو۔ اس کے بعد حبیب پر دو گارنے کن کی کسبھی سے فرمایا۔
بلاس پرانا کر اور چھارہ پھر پرانا کر اور چھارہ پھر پرانی یعنی
میرپئے حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ انکی درزنی مگر کو گل میں

sunnahschool.blogspot.com

۳۱۷ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدْرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ شَرَّ قَوْمٍ مِنْ شَرِّ الصَّدَقَةِ نَجَعَهُمْ لِيُتِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ كَيْفَ كُنْتُمْ أَمَا تَعْرِفُونَ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ .

باب ۲۳ الخلول وقول الله تعالى و من يغلل يأت بما غل يوم القيمة .

۳۱۸ . حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ تَامَرُ غَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَمَهُ وَعَظَمَ أَمْرَهُ قَالَ لَا أَلَيْنَ أَحَدٌ كُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَأً لَهَا لَعْنًا وَعَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهَا حَمَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِنِّي فَإِقُولْ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتَنِي وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِنِّي فَإِقُولْ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتَنِي وَعَلَى رَقَبَتِهِ حَامَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِنِّي فَإِقُولْ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتَنِي أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِنِّي فَإِقُولْ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتَنِي . وَ قَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ فَرَسٌ لَهَا حَمَمَةٌ .

باب ۲۴ القليل من الغلول ولعمري ذكر عبد الله بن عمر وعين النبي صلى الله عليه وسلم أنه حرق متاعه وهذا أصح .

۳۱۹ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَيَّانُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے درجہ چھین صدقہ کی بھجوریں سے ایک بھجور لے کر اپنے نزدیکی والی - اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فارسی زبان میں فرمایا . کج بھجور یعنی حقوٹو کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے .

مال غنیمت میں خیانت کرنا - ارشاد باری تعالیٰ ہے و اور جہاد کے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز لے کر آئے گا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے مال غنیمت میں خیانت کا تذکرہ فرماتے ہوئے اسے بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا کہ قیامت میں تم میں سے کسی کو میں اس حالت میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو کر میرا ہی ہو یا گھوڑا سوار ہو کر منہ مارا ہو اس وقت وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے اس وقت میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر اڑت سوار ہو کر بلبلا رہا ہو اور اس وقت کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے . پس میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے خدا کا حکم تم لوگوں تک پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر مال و دولت سوار ہو اور وہ کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے تو میں جواب دوں آج تمہارا مجھے کوئی اختیار نہیں ہے میں نے خدا کا حکم تم تک پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر کپڑے ہوں و جوار ہے ہوں اور وہ کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے تو میں جواب دوں کہ تمہارے لیے میرے پاس کوئی اختیار ہے .

مال غنیمت سے حقوڑی سہی چیز لینا - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی ایسی روایت نہیں کی کہ آپ نے ایسے شخص کا مال جلا یا ہو اور زیادہ صحیح یہی ہے .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

سورۃ المائدہ آیت ۴۱
اور جہاد کے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز لے کر آئے گا .

sunnahschool.blogspot.com

کر کرہ نامی ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسباب کی حفاظت پر متین تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ لوگ اس کو دہر تلاش کرنے لگے۔ لوہاس کے سامان میں ایک عبدیابی جو اس نے مال قیمت سے چسپا کر رکھی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن سلام کے قول کے مطابق کر کرہ کاف کے زہر کے ساتھ ہے اور یہ زیادہ درست ہے۔

مال قیمت کے اونٹوں اور بکریوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خود اہل بیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس لوگوں کو عبوک مکی تو کچھ اڑت اور بھریاں اور ان کے ہاتھ لگ گئیں جنہیں ذبح کر لیا گیا اور نبی کریم لوگوں سے پیچھے تھے۔ تو انہوں نے پکانے میں جلدی سے کما لیا اور ہانڈیاں پڑھائیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ تمام ہانڈیاں اونٹنوں سے جائیں، لہذا فوراً قبیل کی گئی

پھر آپ نے مال قیمت تقسیم فرمایا اور کبکریوں کو ایک اڑت کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اڑت بنا گیا۔ لوگ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن تعجب ہا کر رہ گئے ایک آدمی نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرا دیا۔ ارشاد فرمایا ان چوپایوں میں بھی بسن و مٹی جانوروں کی طرف ہوتے ہیں پس ہر سرکشی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کرو۔ رجاء بن رفا فرماتے ہیں امیر سے جدا ہوا بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوں۔ تم نے کریم امیر رکھتے یا ڈرتے ہیں کہ کل ہمارا دشمن ہے ساتھ مقابلہ ہو گا اور ہمارے پاس چاقو نہیں ہے تو یہ ہم پھانسی کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھڑکن ہمارے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس میں کھانسی ماسوائے رات ہونے نہیں ہے۔ میں ان کی وجہ بتا دیتا ہوں تو سنو رات تو بڑی ہی ہے

فتح کی بشارت دینا۔

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ عُمَرَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ وَكَانَ عَلَى نَعْلِي ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَمَرَ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ كَرَكْرَةٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فِي التَّارِخِ هَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِمْ حَتَّى يُرَوِّجُوا عِبَاءَهُمْ قَدْ غَلَقَتْ أَلْ أَبُوعَبْدٍ اللَّهُ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرَكْرَةٌ يَعْنِي يَقْتَنِحُ الْكَافِ وَهُوَ مَصْبُوطٌ كَذَا.

باب ۲۲۲ مَا يَكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْأَيْلِ وَالذَّنِيمِ فِي أَنْفَائِهِمْ.

۳۲۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوفٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ بَرَزَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِ الْحَلِيفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُرْعَةٌ وَأَصْبَحُوا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْرِيَاتِ النَّاسِ وَعَجِدًا فَتَضَبَّرُوا الْقَذْرَ وَرَفَا مَرَبًا لَذَا وَرَفَا كَفَيْتُ تَقَرُّمَ فَعَدَلْتُ عَشْرَةَ مِنَ الذَّنِيمِ بَعِيرٍ فَتَدَمَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَفِي الدَّمَ رَحِيلٌ لَيْبِيٌّ فَطَلَبِيهِ فَاعْيَا هُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْوٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ هَذَا الْبَهَائِيُّ لَوْ أَرَادَ كَأَوَائِدِ الرَّحْمَنِ فَمَا تَدَعَيْتُمْ فَاصْتَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَرِيءٌ أَنَا تَرَجُّوا أَوْ تَخَافُ أَنْ تَلْبَسَ الْمَدْرَعَةَ وَلَيْسَ مَعَنَا مَدْيٌ أَكْتَدُ بِحَرْبٍ بِالنَّصَبِ فَقَالَ مَا أَكْتَدُ الْمَدْرَةَ ذَكَرْتُمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ فَكُلُّ لَيْسَ السِّنِّ وَالظُّفْرِ وَسَاحِدَتِكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَا الظُّفْرُ فَمَدْيُ الْحَبَشَةِ.

باب ۲۲۵ الْبِشَارَةُ فِي الْفَتْوحِ

۳۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

رَأْسَمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَدِّي
 بِنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَرَى حَيْثُ مِنْ ذِي
 الْخُلُصَةِ وَكَانَ يَبْتَأُ فِيهِ خَشَعَهُ لِيَسْعَى كَعَبَةَ
 الْبَيَانِيَّةِ فَانْطَلَعَتْ فِي الْخَنَسِينَ وَبِأَثَرٍ مِنْ
 أَحْمَرَ وَكَانُوا أَحْضَابَ حَيْلٍ فَانْخَبَرْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّيْ لَأَأْتِيَتْ عَلَى الْخَيْلِ
 فَصَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ
 فِي صَدْرِي فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْتُمْ وَأَجْعَلُهُ هَادِيًا
 مَهْدِيًا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَقَهَا
 فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتِئُهُ فَقَالَ
 رَسُولُ جَدِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ تَرَى بَعْدَكَ بِالْحَقِّ
 مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتَهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ
 فَبَارَكَ عَلَى حَيْلِ أَحْمَرَ وَرَجُلِهَا حَسَنٌ مَرَاتٍ وَ
 قَالَ مُسَدُّ بَيْتٍ فِي خَشَعَهُ .

تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ذوالخُلصہ کے پاس سے میرے
 دل کو ٹھنڈک نہیں پہنچاؤ گے! یہ ایک گھڑ تھا جس میں نو خشم آباد
 تھے اور اسے کعبہ یمانیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ میں ڈیڑھ سو سواروں
 کے ساتھ اس کی سائبلانہ ہونے لگا تو بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوا کہ
 میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ نے میرے سینے پر اپنا دست
 اندس مارا، جس کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے۔ آپ کی زبان
 مبارک سے یہ الفاظ جاری ہوئے گئے اے اللہ! اسے جہاد سے اور ہمت
 کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ پھر میں اس کی طرف روانہ ہو گیا اور
 اسے ٹور پھوڑ کر بلا دیا۔ پھر خوشخبری سنانے کے لیے ایک آدمی کو
 بارگاہ رسالت میں بھیج دیا، حضرت بریر کا نام عرض گزار ہوا کہ بارگاہ
 تم سے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے،
 میں نے روانہ ہوتے وقت اسے اس حالت میں چھوڑا جیسے خارش روا
 اذت۔ پس آپ نے جو اٹس کے کواروں کے حق میں پانچ مرتبہ
 برکت کی دعا کی۔ مسد کا آدن ہے کہ وہ گھڑ نو خشم کا بیٹا
 تھا۔

خوشخبری دینے والے کو انعام دینا۔ حضرت کعب بن مالک
 نے قبولیت توہ کی بشارت دینے والے کو دو کپڑے دیئے۔
 فتح مکہ پر ہجرت ختم ہو گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: اب ہجرت نہیں
 رہی، ہاں جہاد اور نیک نیتی ہے تو جب جہاد کے لیے بلایا
 جائے، پس فوراً حاضر ہو جایا کرو۔

حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائی حضرت
 مجالد بن مسعود کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض
 کرتے گئے کہ یہ بھالہ ہیں جو ہجرت پر آپ سے بیعت کرنا چاہتے
 ہیں۔ آپ نے فرمایا: مکہ مکر فتح ہو جانے کے بعد ہجرت
 ختم ہو گئی، ہاں میں ان سے اسلام پر بیعت لے
 لیتا ہوں۔

باب ۲۲۶ مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ - وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَاءٍ
 ثَوْبَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ
 باب ۲۳۱ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ .
 ۳۲۲ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسِ بْنِ عَيْنِ بْنِ عَبَّاسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلكِنْ جِهَادٌ وَنَيْتَةٌ
 وَإِذَا اسْتَفْتِ تَعَرَّفَانِ فَاغْرُؤَا
 ۳۲۳ - حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ
 بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عَثْمَانَ التَّهْمَنِيِّ عَنْ
 مُجَابِعِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ مُجَابِعُ بِأَخِيهِ مُجَالِدِ
 بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا
 مُجَالِدٌ يَبْأُ بِكَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ
 فَتْحِ مَكَّةَ وَلكِنْ أَبْأُ بِعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ .

حضرت عطاب بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا جو کوہ نمیر پر روزِ دفع کے نزدیک رہائش پذیر تھیں۔ انہوں نے ہم سے فرمایا: ہجرت اس وقت ختم ہو گئی جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں مکہ فتح فرمادیا۔

جو ذمی اور نافرمان مسلمان عورت کو شوگر دیکھنے پر

مجبور ہو جائے۔

ابو عبد الرحمن نے جو حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل جانتے تھے، ابن عطیہ سے کہا، جو حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل تصور کرتے تھے۔ کہیں جاتا ہوں کسی چیز نے تمہارے صاحب و حضرت علی کو غویزی پرولیر نہ دیا ہے۔ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ اور حضرت زبیر کو روضہ خارج کی جانب روانہ کرتے ہوئے فرمایا: اس باغ میں جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی، جس کو مطالب نے ایک خط دیا ہے ہم اس باغ میں گئے اور اس خط مانگا، اس نے

اس کا رو یا تو ہم نے کہا کہ نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہیں تھکانے سے بھی گریز نہیں کریں گے، اس نے اپنے چوڑے سے وہ خط نکال دیا۔ پھر طالب کو دیا گیا تو وہ عرض گزار ہوئے: ہر سے بارے میں جلدی سے کام نہ لیا میں نے کفر نہیں کیا اور اسلام کے ساتھ میری محبت میں اضافہ ہی ہوا ہے، اپنا درحقیقت یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی نہ ہو، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس کے جان و مال کی حفاظت فرماتا ہے، جہکے سر اوہاں کوئی بھی نہیں ہے، اس عرض سے اس نے چاہا کہ ان پر احسان کر دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بیان کی تصدیق فرمائی، حضرت عمر عرض گزار ہوئے، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اتار دوں، کیونکہ اس نے منافقت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو اہل بدر کے حالات پر خوب مطلع ہے، تو غازیوں کا استقبال کرنا۔

ابن ابومیکہ سے روایت ہے کہ ابن زبیر نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دریافت کیا تھا کہ تمہیں یاد ہے جب ہم نے رسول اللہ

۳۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ ذَهَبَ مَعَهُ عَبِيدُ ابْنِ عَمِيرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ مَجَاوِرَةٌ بِبَيْبِيرٍ فَقَالَتْ لَنَا الْعُقُطِ الْهَجْرَةَ سَنَدُ فَتَمَّ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ.

باب ۲۳۸ إِذَا اضْطُرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شِعْوَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالرُّمِّيَاتِ إِذَا عَصَبِينَ اللَّهُ وَنَجْمِيْدِهِنَّ

۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَدِيدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ عَطِيَّةٌ وَكَانَ عَمْرِيًّا إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا الَّذِي صَاحِبُكَ عَلَى الْبَيْتِ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ بِعَمْرِى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَتَجِدُونَ بِمَدْرَأَةٍ أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَأَتَيْنَا التَّوَمَةَ فَكُنَّا نَكْتَابُ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِي فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ أَوْ لَتَمُرَّ بِكَ فَخَرَجَتْ مِنْ حُجْرَتِهَا فَأَسْأَلُ حَاطِبٌ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا رَمَيْتُ بِإِسْلَامٍ إِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَصْحَا بِكَ إِلَّا لَنَا بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَاحْتَبَيْتُ بِنِ الْبَيْتِ عِنْدَهُ هُوَ يَدْفَعُ الْقَدَّ اللَّيْثِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرٌو عَمْرِي أَضْرِبُ عَنْقَهُ إِنَّهُ قَدْ نَاقَ فَقَالَ مَا يُبْذِرُكَ نَعْدَ اللَّهِ ظَلَمَ عَلَى أَهْلِ بَيْدٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ هَذَا الَّذِي حَبْرَاهُ

باب ۲۳۹ رَأْسُ تَقْبَالِ الْغَزَاةِ

۳۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ حَبِيبِ

ابن الشہید عن ابن ابي مليكة قال قال ابن الزبير
بن جعفر رضي الله عنهم ائدتك كراة تلقينا
رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وانت وابن
عباس قال نعم فحملنا وتركنا .

۳۲۴ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عِيْنَةَ عَنِ النَّهْرِيِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ بْنُ
يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَهَبْنَا نَتَلَقِي رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصَّبِيَّانِ إِلَى ثَنِيَّةِ
الْوَدَّاعِ .

بَابُ ۳۳ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ .
۳۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُورِجُ بْنُ
عَنْ كَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَتَلَ كَبْرَثًا قَالَ أَيُّمُونَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَأْيِمُونَ عَابِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا
سَاجِدُونَ صَادِقِ اللَّهِ وَعَدَّةٌ وَلَصْرٌ عَمْدَةٌ وَ
هَذَا مَا كَرَّابٌ وَحَدَّةٌ .

۳۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مَقْفَلَةً مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرَدَتْ
حَفِيَّةُ بِنْتُ حِمْيَرَ فَذَرَتْ نَاقَتَهُ فَصَرَ عَابِدُ جَيْعًا
فَاتَّخَذَ أَبُو طَلْحَةَ فَخَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي
اللَّهُ جِذَاءَكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَاءُ لَا فَفَلَبَ ثَوْبًا عَلَى
وَجْهِهِ وَأَتَاهَا فَالْفَاءُ عَلَيْهِمَا وَأَصْدَحَهُمَا مَرْكَبُهُمَا
فَرَكِبَا وَالتَّفْعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَيُّمُونَ تَأْيِمُونَ
عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَكُفْرٌ يَزَلُ يَقُولُ ذَلِكَ
حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ .

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استقبال کیا تھا اور اس وقت تیس، اور تم
اور ابن عباس تھے؟ انہوں نے جواب دیا . ہاں ! پس
آپ نے ہمیں اپنے ساتھ سوار کر لیا اور تیسس چھوڑ دیا
تھا .

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
استقبال کرنے کے لیے بچوں کو لے کر ...
ثینۃ الوداع تک گئے تھے .

جب جہاد سے لوٹے تو کیا کہے .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد سے واپس آتے تو تین مرتبہ تکیر کہتے اور فرماتے
ہم انشا اللہ اس حالت میں آئے ہیں کہ توبہ کرنیوالے، جہاد کرنیوالے، حمد
بیان کرنیوالے اور اپنے رب کے لیے سجدہ کرنے والے ہیں . اللہ تعالیٰ
نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور کافروں کی
انواع کو شکست دے کر تتر بتر کر دیا .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عسفان سے
لوٹتے وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے . رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور اپنے پیچھے آپ نے حضرت صفیر
بنت حنی کو بٹھایا ہوا تھا . آپ کی اونٹنی کا پیر پھلا اور سب گر پڑے .
حضرت ابو طلحہ اپنی سواری سے کود کر پکے اور عرض گزار ہوئے ، یا
رسول اللہ میں آپ پر ترمان . آپ نے فرمایا تم عورت (حضرت صفیر)
کی خبر لو . میں اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر ان کے نزدیک گیا . کپڑا ان کے
اوپر ڈال دیا اور دونوں کے لیے سواری کو درست کر دیا . تو آپ دونوں
سوار ہو گئے اور ہم نے پروانوں کی طرح طمع رسالت کو اپنے چہرے میں
لے لیا . اسی طرح جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا
ہم واپس لوٹنے والے ، توبہ کرنے والے ، جہاد کرنے والے اور
اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں . آپ برابر ہی فرماتے رہے یہاں
تک کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفر میں انجی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور نبی کریم کے ساتھ آپ کی زور بھریا حضرت صفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں جنہیں آپ نے سواری پر بیچھے بیٹا یا ہوا تھا۔ کسی جگہ راستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا اور انجی کریم اپنے دم ختم سمیت پیچھے گر پڑے۔ مجھے حضرت انس کی اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت ابو طلحہ فوراً اپنے اونٹ سے کود پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دے، آپ کو کون پوٹ تو نہیں لگی؟ فرمایا نہیں لیکن تمہارے لیے رعوت حضرت صفیر کی نرینا فرزری ہے پس حضرت ابو طلحہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور حضرت صفیر کی جانب بڑھے۔ ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں، پھر انہوں نے سچا کی سواری کہہ کر دوسرے کس دیتے اور آپ دونوں سواری ہو گئے، یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے میدان میں پہنچ گئے یا فرمایا کہ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے، تو نبی کریم نے فرمایا: ہم واپس لوٹنے والے تو کہہ کر اے اللہ اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ تواتر ہی فرماتے تھے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہو گئے۔

جب سفر سے واپس لوٹے تو نماز پڑھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ منورہ میں واپس آئے تو مجھ سے ارشاد فرمایا: مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔

حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب اپنے والد سے کہا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس لوٹا اور تین درپر کا وقت ہوتا تو آپ مسجد میں داخل ہوتے، دو رکعتیں پڑھتے اس سے پہلے کہ لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں۔ سفر سے واپس لوٹنے پر لوگوں کو کھانا کھلانا اور

۳۳۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي الْمُغَضَّلِ مَدَّ شَيْئًا يَجِيءُ ابْنَ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيْرَةٌ مَرْدٍ فَهَا عَلَى رَاجِلَيْهِ فَلَمَّا تَأَلَّرَا بِيَدَيْهِ الطَّلَبِ مَنَعَتْهُ النَّاقَةُ فَضَرَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرَأَةُ وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ يَا حَبِيبُ قَالَ أَقْتَحِمُ مِنْ بَعِيرٍ يَا حَبِيبُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَلِيْنِي اللَّهُ بِقَلْبِكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَدِيْتُ بِالسَّاءِ قَالَ فَاذْهَبِي أَبْرُطَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَتَقْدَقُ قَصْدًا هَذَا فَانْفَعِي ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَفَاتَمَّتْ الْمَرْءُ فَذَهَبْنَا عَلَى رَاجِلَيْهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِطَلَبِ الْمَدِينَةِ إِذْ قَالَ اشْرُقُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّبُونَ تَأْيِيبُونَ أَيُّبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَنَمُو يَزِلُّ يَقُولُهَا حَتَّى يَخْلُ الْمَدِينَةَ.

۱۲۱. الصَّلَاةُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ. حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

۳۳۲. حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ صَبَحَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ. بَابُ ۱۲۲. الطَّعَامُ عِنْدَ الْقُدُومِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ

يَقْبُرُ لِمَنْ يَفْتَنَاكَ.

۳۳۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَرَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دَعَابٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَّاقِدَمَ
الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا وَتَوَبَّقَ زَادَ مَعَادُ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ مَحَارِبِ بْنِ سَعْمِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اشْتَرَى مِثْقَالَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِأَذْقِيَّتَيْنِ فَوَدَّعَهُمْ
أَوْ دَرَّهَمَيْنِ فَخَنَّا قَدِيمَ صَوَارِئِ مَرِيْقَةٍ فَذُبِحَتْ
فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَعْرَفَ أَنَّ ابْنَ
السَّجْدِ فَأَصْرَقِي رُكْعَتَيْنِ وَدَرَّزَنِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ -
۳۳۴. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مَحَارِبِ بْنِ دَعَابٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلِ رُكْعَتَيْنِ
صَوَارِئِ مَوْضِعِ نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لے
آئے تو آپ نے اونٹ یا گائے ذبح فرمائی معاذ بن شعبہ بن حمار
کی روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ کے ایک اونٹ و دو اوقیہ اور ایک یا
دو درہم کو خرید اور جب ہمارے مقام کو قدم سمیت لازم سے نوازا
تو گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔
جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو مجھے حکم فرمایا کہ
مجھ سے ایک اونٹ اور ایک اونٹ کی قیمت آپ نے مجھے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں ایک
سفر سے واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو
رکعت نماز پڑھنے کے لیے فرمایا۔ ہر رکعت میں دو
سورہ سے ایک گاڑی ہے۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۲۲۳ فَرَضُ الْخُمْسِ

۳۳۵. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ
حُسَيْنَ بْنَ يَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَنَا أَنَّ بَيْنِيَا تَالَ
كَانَتْ لِي نَشَارَةٌ مِنْ نَصِيْبِي مِنَ الْغَنِيِّ يَوْمَ بَدْرٍ وَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي نَشَارَاتِنِ
الْخُمْسِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتِنِي بِعَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدْتُ لِحَلَاوَتِهَا مِنْ بَنِي
فَيْسِقَاءَ أَنْ تَيَّرَ تَحِيْلَ مَعِيَ فَنَاقِي بِأَذْخِرَ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيْعَهُ
الْبَتَّةَ إِيغِينَ وَاسْتَعِينَ بِهِ فِي وَبَيْعَةِ عُمَرُ مِثْقَالًا
أَجْمَعَ لِي هَارِي مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَامِ وَالْجِبَالِ وَ
نَشَارَاتِي مَتَاعَاتِنِ أَوْ جَنِبَ حُجْرَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
رَجَعْتُ حِينَ جَعَلْتُ فِي أَدْمَشَارِ قَايَ قَدْ أَجْنَبَ
يَسْبِيْعُهُمَا وَوَبِقَرَاتِ خَوَاصِرُهُمَا وَأَخَذَ مِنْ الْبَادِيَةِ

مال غنیمت کے پانچویں حصے کی فرضیت
حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے روایت ہے کہ حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے حصے میں بدر کے مال غنیمت
سے ایک اونٹنی آئی تھی اور خمس میں سے ایک اونٹنی مجھے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحمت فرمائی تھی۔ جب میں نے رسول اللہ کی
لحنت بگڑ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شیب زناف کا ارادہ
کیا تو میں نے تو تین تھانے کے ایک سنا کو تیار کر لیا۔ مگر میرے ہمراہ
چلے تاکہ اونٹ لے آئیں۔ میرا ارادہ تھا کہ اسے بیچ کر میں اپنی شادی
کے واسطے باند باند بست کروں۔ اسی اثنا میں جبکہ میں متعلقہ سامان ذہنی
کجاں لگھاں باندھنے کا حال اور رسی وغیرہ فراہم کرنا رہا تھا تو
میرا مذکورہ دونوں اونٹیاں ایک انصاری کی کوٹھڑی کے پاس
بیٹھی ہوئی تھیں جب میں جو بھی سامان پسترا یا وہ فراہم کر کے واپس
لوٹا تو دیکھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے گویاں کاٹ لیے گئے
ہیں ان کے کولے توڑ دیئے گئے ہیں اور ان کی کھچیاں نکال لی گئیں

sunnahschool.blogspot.com

میں جب میں نے ان دونوں کا یہ حال دیکھا تو اپنی آنکھوں کو تباہیں
 نہ لکھ سکا یعنی بے اختیار ان سے آنسو جاری ہو گئے جس سے ہر دو چہرے
 کہیں سے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب نے اور
 وہ اس گھر میں بعض انصار کے ساتھ خرابی رہے ہیں۔ میں
 وہاں سے چلا گیا اور بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گیا، اس وقت آپ کے
 پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری
 پریشانی کو میرے چہرے ہی سے پہچان لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا، تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ
 آج جیسا دن میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا، حضرت حمزہ نے میری آنکھوں
 پر ظلم کیا ہے کہ ان کے کوہان کاٹ لیا ہے، کوٹے توڑے اور وہ ایک کپڑے
 میں بچھے شراب نوشی کر رہے ہیں۔ رسول خدا نے ایسی چادر لٹکھا کر
 اوپر ل اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے ساتھ چھپتے
 یہاں تک کہ اس گھر میں پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے، گھر میں اندر جانسکا
 اجازت مانگی تو ان لوگوں نے اجازت دے دی، دیکھا تو خرابی کا درپل رہا
 ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو ان کی حرکت پر
 ملامت فرمائی، مگر حضرت حمزہ اس وقت تھی کی حالت میں تھے اور
 ان کی آنکھوں میں سرخی آئی ہوئی تھی۔ حضرت حمزہ نے رسول اللہ
 کو نظر اٹھا کر گھٹنوں تک دیکھا۔ پھر نظر اٹھا کر آپ کو ناف
 تک دیکھا، پھر نظر اٹھائی اور چہرہ انہ کو دیکھ کر حضرت حمزہ
 کہنے لگے، کیا تم میرے باپ کے غلام ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا کہ ان پر نشہ سوار ہے تو آپ
 اُسے پائوں لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ واپس چلے گئے
 ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت بیکر
 حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
 عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میراث
 سے اپنے حصے کا سوال کیا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے اس مال سے چھوڑا، خدا تعالیٰ نے آپ کو حصے سے طور پر
 مرحمت فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے جواب دیا کہ رسول خدا کا

قُلْتُمْ أَمْ لَكُمْ عَيْتٌ حِينَ رَأَيْتُمْ ذَلِكَ الشَّخْرَ مِنْهَا فَقُلْتُمْ
 مَنْ فَعَلَ هَذَا أَفْكَالًا فَعَلَّ حَمَزٌ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ
 فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى
 ادْخُلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدٌ
 ابْنُ حَارِثَةَ فَدَرَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي وَجْهِ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ
 كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمَزٌ عَلَى نَاقَتِي
 حَاجِبًا أَسْنَمْتَهُمَا وَبَقِيَ خَوَاصِرَهُمَا
 وَمَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبَ فَعَدَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْدًا آتِيَهُ فَارْتَدَى ثُمَّ انْطَلَقَ بِعَيْشِي وَ
 بَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ
 فَبَدَى فِيهِ حَمَزَةٌ فَاسْتَأْذَنَ فَأَدْخَلْتُهُمْ فَأَذَاهُمْ
 بَ كَطِيفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
 حَمْرَةَ فِيمَا فَعَلَ فَأَذَاهُمْ حَمْرَةَ قَدْ تَمِلُ مُحْمَرَةً
 فَبَدَى فَنَظَرَ حَمَزٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ
 نَظَرَ إِلَى سَاتِيهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ
 فَقَالَ حَمَزٌ هَلْ أَنْتُمْ لِأَعْيُنِي وَإِنِّي فَعَدْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ تَمِلُ فَتُكَلِّمُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقْبَيْهِ الْقَهْقَرَى
 وَخَرَجْنَا مَعَهُ

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَرِيكَ أَنَّ
 أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَتْ أَنَّ فَاطِمَةَ عِنْدَ السَّلَامِ
 ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ
 الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَكَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْ يُقْسِمَ لَهَا بِمِيرَاثِهَا مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتَأْتَا اللَّهَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَنْزِلْ مَعَهَا حَتَّى تُوَفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيحًا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَقَدْ لَكَ وَصَدَقْتَهُ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَأْرِكُ كُنْثِيئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّي أَخْشَى بَنِي تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ أَنْ أَرْزِيعَ فَاقْصِدْ قَسْمًا بِالْمَدِينَةِ قَدْ فَضَعْنَا عُمَرَ إِلَى عِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَأَمَّا خَبِيرٌ وَخَدْلَةُ فَامْسِكِيمَا عَمْرُو قَالَ هُمَا صَدَقَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحَقْرَتِهِ الَّتِي تَعْرُوهَا وَلَوْ أُبِيحَ دَأْمَرُهُمَا إِلَى مَنْ وَبَى الْأَمْرَ قَالَتْ لَهَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ

۳۳۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَبَرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدَسِ ابْنِ الْحَدَّثَانِ وَكَانَ مُحْتَدُّ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي وَكَسْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى ادْخَلْتُ عَلَى مَالِكِ ابْنِ أَدَسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكُ وَبَيْنَا نَأْجَالِسُ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَّعَ النَّهَارُ إِذَا رَسُولُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ يَا بَنِي فَقَالَ أَجِبْ بَنِي الْمُؤْمِنِينَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى ادْخَلْتُ عَلَى عُمَرَ كَيْدًا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رِمَالِ سِرَابٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ فِرَاشِ مَسْكِيٍّ عَلَى رِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِخُ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ آيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ نِيهِمْ بِرَضِخٍ فَاقْبِضِيهَا فَاقْبِضِي بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ

یہ زمان ہے کہ ہم انیلے کلام میراث نہیں چھوڑتے بلکہ ہم جو مال چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ کو اس بات پر غصہ آیا اور پھر کلام نہ کیا اور اپنی وفات تک غلیظہ لولی سے لڑکے کلام رکھا۔ یہ رسول خدا کی وفات کے بعد پندرہ ماہ زندہ رہیں حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے اپنے حضرت ابو بکر سے اس مال کا حصہ مانگا تھا جو رسول اللہ نے خیر و نیک کی چیز میں چھوڑا اور بصورت صدقہ مدینہ منورہ میں موجود تھا حضرت ابو بکر صدیق نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو رسول اللہ کا رسول تھا میں اس میں سے کسی بات کو ترک کرنے کا مجاز نہیں ہوں۔ جو آپ کرتے تھے میں وہی کروں گا۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے ان میں سے کوئی بات ترک کر دی تو راجحی سے بھٹک جاؤں گا۔ اور آپ کا وہ مال صدقہ جو مدینہ منورہ میں تھا وہ حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی تحویل میں دے دیا تھا لیکن جبر اور نڈک کو روکے رکھا اور فرمایا یہ دونوں رسول اللہ کا صدقہ ہیں یہ ان خواجہات کے لیے ہیں جو آپ کو پیش آتے رہتے تھے اور نابین کو پیش آئیں گے پس یہ حاکم وقت کی تحویل میں رہیں گے۔ مالک ابن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہوا تھا کہ دن چڑھ گیا تو حضرت عمر فاروقؓ کا تمام دار کا اہل المؤمنین بلاستے ہیں میں اس کے ہاتھ چلا گیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا حضرت عمر اس وقت کعبور کی نبی ہوئی جا رہا تھا پر تشریف فرما تھے جس پر کوئی کبر اسیجا یا ہوا نہیں تھا اور چرمے کے تکیہ صحابہ سے ٹیک لگا رکھی تھی میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا فرمایا، اے مالک! میرے پاس تمہاری قوم کے کچھ افراد آئے تھے میں نے انہیں کچھ مال لینے کا حکم دیا ہے پس تم مال لے لو اور ان کے درمیان تقسیم کر دو۔ میں عرض گزار ہوا، اے میرے بھائی! میرے سوا کسی اور سے زیادہ تو بہتر ہے۔ فرمایا۔ بندہ خدا لے جا۔ اسی آتا میں کریں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ کرنا وہ بان آکر عرض گزار ہوا۔ کیا آپ کی اجازت ہے کہ حضرت عثمانؓ حضرت عبدالرحمن ابن نوفؓ حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ملنا

یہ روایت صحیح بخاری میں ہے

sunnahschool.blogspot.com

چاہتے ہیں، فرمایا ہاں سے آؤ، درہان سے نہیں بتا دیا، پس وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ انہیں کہنا کہ توڑی دیر ہی بیٹھا تھا کہ اگر عرض گزار ہوا کہ اس حضرت علی اور حضرت عباس کو نذر کرنے کی اجازت ہے؟ فرمایا، ہاں تو انہیں اجازت ہے وہی۔ وہ دونوں آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے، حضرت عباس نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! میرے دورانِ مصیبت میں اُسے درہان نیکو فرما رکھئے، ان دونوں حضرات کانٹے کا اس مال کے متعلق تمکیراً تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو نبی نصیر کی مدد سے مرحمت فرمایا تھا۔ اس پر حضرت عثمان کے ہم نواؤں اور ان کے ساتھیوں نے کہا، اے امیر المؤمنین! ان کانٹے فرما دیئے اور دونوں کو ایک دوسرے سے مطمئن کر دیئے، حضرت علی نے فرمایا، پھر میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمارا (ایسے کلام کا) وارث کوئی نہیں، بلکہ ہر مال ہم پر عورت ہے، وہ مدد دیتا ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا ہے، حضرت عثمان کے گروہ نے کہا، واقعی یہی فرمایا، حضرت عمر اب اس کے بعد حضرت علی اور حضرت عباس کی بنا پر متوجہ ہوئے اور فرمایا، میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم سے کر پڑتا ہوں کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بات فرمائی ہے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا، واقعی انہوں نے یہ فرمایا ہے، حضرت عمر نے فرمایا، اب میں آپ کے ساتھ اس جگہ سے میں نکل کر آؤں، میں اللہ تعالیٰ نے مجھے کے مال کو خاص اپنے رسول کا حق قرار دیا تھا، اور دوسرے کو اس میں سے ایک چیز بھی نہیں دی۔ پھر آپ نے سورہ الحشر آیت ۱۰ پروردگار کی تلاوت فرمائی پس یہ وہاں سے نکلے، خاص رسول اللہ کے لیے ہے، اللہ کی قسم، انہوں نے نہیں مجھ کو بھی نہیں رکھا اور تم پر کسی کو ترجیح دے کر کسی ایک کو عطا بھی نہیں فرمایا اور تمہارے درمیان بانٹتے رہتے تھے، یہاں تک کہ اس میں سے بھی مال ذخیرہ و نذر کے باغات اور مدینہ منورہ کی کچھ اراضی باقی رہ گیا ہے، تو رسول اللہ اس سے اپنے خاں و عیال کا سال میرا

قَالَ يَا عَائِشَةُ قَالَ أَفِيضْنَا إِلَيْهَا أَلَمْ نَأْتِ بِهَا فَيُنَا
 أَلَيْسَ عِنْدَهُ أَنْتَاهُ حَاجِبُهُ يَرِفَا فَتَقَالَ هَلْ
 نَا عُنْتَمَانَ وَعَبِيدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالثَّوْبِ
 بِنِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَاذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ
 تَدَخَّلُوا فَتَمَوُّوا وَجَلَسُوا لَعَنَ حَبَسَ يَرِفَا
 لَعَنَ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَيْلِي وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ
 نَا لَعَنَ فَتَدَخَّلَا فَتَمَا فَجَلَسَا. فَقَالَ عَبَّاسُ
 بِرَأْسِ الْمُؤْمِنِينَ أَفِيضْ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهَذَا
 بِنِ فِيهَا أَنْتَا اللَّهُ عَلَى رَسُولِيهَا
 اللَّهُ عَنِّي وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّصِيرِ فَقَالَ الرَّهْطُ
 نَا أَصْحَابَ بَنِيكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفِيضْ
 أَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ قَالَ عُمَرُ
 كَذَا أَتَشُدُّ كَعْرَبَا اللَّهُ الَّذِي يَأْذِنُ لَكُمْ تَعْرُومُ
 وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 نَا لَعَنَ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَدُّتُ مَا تَرَكْتُمْ
 تَعْرُومُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَا الرَّهْطُ فَتَدَخَّلَا فَتَمَا ذَلِكَ فَتَقَبَّلَ
 نَا لَعَنَ دَعَبَّاسٍ فَتَدَخَّلَا أَتَشُدُّ كَمَا بِاللَّهِ
 نَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَا لَعَنَ - فَتَدَخَّلَا فَتَمَا ذَلِكَ قَالَ
 نَا لَعَنَ لَعَنَ كَعْرَبَا مِنْ هَذَا الْأَمْرِ. إِنَّ
 نَا لَعَنَ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا
 نَا لَعَنَ لَعَنَ لَعَنَ أَحَدًا عَيْرًا لَعَنَ قَرَأَ
 نَا اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمُ إِلَى قَوْلِهِ
 نَا فَكَانَتْ هَذِهِ حَاطِبَةَ رَسُولِ اللَّهِ
 نَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا أَحْتَا زَهَا
 نَا وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا عَيْبُكُمْ فَتَدَخَّلَا
 نَا كَعْرَبَا وَبَنَاهَا فِيكُمْ حَتَّى
 نَا هَذَا الْعَمَلُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

خروج رکھ لیتے، پھر باقی کو لے کر مدینے کی مال کی طرح راہِ خدا میں
صرف فرمادیتے۔ رسولِ خدا کا تازہ دستہ ہی رسولِ زمانہ میں آپ کو
اللہ کی قسم دیتا ہوں جو میں نے کہا کیا میرے آپ کے علم میں ہے کہ ان
نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا
میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ دونوں کے علم میں یہ بات
ہے، حضرت عمر نے فرمایا، پھر رسولِ خدا کا دو سال ہو گیا تو حضرت ابوبکر
سے فرمایا کہ میں رسولِ خدا کا جانشین ہوں تو یہ انہوں نے اپنی تحویل میں رکھا
اور حضرت ابوبکر نے اس کا اسی طرح خروج کیا جس طرح رسولِ خدا خروج
فرمایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں یقیناً سچے
تھے اور نیکو کار، راہِ ہدایت پر چلنے والے اور حق و انصاف پر لگا رہند
تھے۔ پھر حضرت ابوبکر کا تعین نے النبی سے دو سال ہو گیا تو حضرت ابوبکر کا
جانشین میں ہوں۔ دو سال سے میں نے اسے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے
اور اسے اسی طرح خروج کرتا ہوں جس طرح رسولِ اللہ خروج فرمایا کرتے تھے
اور پھر جس طرح حضرت ابوبکر نے خروج فرمایا اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس

معاہدے میں سچا نیکو کار اور ہدایت بردار رہی کا تابع ہوں۔ پھر آپ میرے پاس
آئے ہیں اور اس سلسلے میں مجھ سے گفتگو کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ دونوں
حضرات کا مقصد ایک اور بات بھی ایک ہے۔ یعنی اسے عباس آپ
اپنے بھتیجے کے مال میں سے اپنا حق مانگتے ہیں اور اس کا لیے میرے پاس
آئے ہیں۔ اور حضرت علی اپنے خسر کے مال میں سے اپنا حق چاہتے ہیں
تو میں آپ حضرات کے سامنے یہ بیان کر چکا کہ رسولِ اللہ نے فرمایا:
ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ پھر جب مجھے
سنا سب نظر آیا تو میں نے اسے آپ کی تحویل میں دے دیا لیکن اس
شرط پر کہ اللہ کے عبد چمان کو یہ نظر رکھو گے اور اس کی آمدنی کو اسی
طرح خیر کر دو گے جس طرح رسولِ اللہ نے خروج فرمائی اور جس طرح حضرت
ابوبکر نے صرف کی اور جس طرح آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے میں خروج
کرتا رہا۔ آپ حضرات نے جواب دیا کہ ہمیں دے دیجئے، ہم ایسا ہی کریں
گے تو میں نے وہ آپ کے سپرد کر دیا، پس میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر
پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے اسے اسے مذکورہ شرط پر آپ کی تحویل میں دیا تھا
گروہ نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس دونوں

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْفِقُ عَلَى أَهْلِهِمْ نَفَقَةً
سَكَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا النَّكَالِ شَرًّا يَأْخُذُ مَا
يَقِي فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلِ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتِهِ، أَنْشَدَكُمْ
يَا اللَّهُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ فَتَأْتُوا نَعْمَ شَرًّا
قَالَ يَعْزِي وَرَعْبًا مِثْلَ مَا أَنْشَدَكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ
تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَ عَمَّا كُنْتُمْ تَوَقَّيْتُمَا اللَّهُ نَبِيَّتَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَرِثَةُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّضَهَا
أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ فِيهَا لَصَادِقًا
بَارًّا، أَنْشَدُ تَابِعًا لِلْحَقِّ شَرًّا تَوَقَّيْتُ اللَّهُ إِيَّاكَ كُنْتُ
أَنَا وَرِثَةُ أَبِي بَكْرٍ فَخَبَّضَهَا سَنَيْنَيْنِ مِنْ أَمَارِئِ الْعَمَلِ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ فِيهَا لَصَادِقًا
بَارًّا، أَنْشَدُ تَابِعًا لِلْحَقِّ شَرًّا جِئْتُمَانِي تَكْتُمَانِي وَ
كَلِمَتُكُمْ مَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمْ مَا وَاحِدٌ
جِئْتُمَانِي يَا عِثَّاسُ نَسَأْتُ لِي نِعْمَ بَيْتَكَ مِنْ ابْنِ
أَخِيكَ وَجَاءَ فِي هَذَا أُرِيدُ عَيْنًا يُرِيدُ نَصِيْبًا
أَمْرَاتِهِ مِنْ أَيْهَا فَقُلْتُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُودُوا
مَا تَرَكَتُمْ لَنَا صَدَقَةً فَكُنَّا بَدَأِي أَنْ أَدْفَعَهُ
إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنَّ يَسْتَتِمَادَ فَتَعْتَهَا إِلَيْكُمْ
عَلَى أَنْ سَلَيْتُمْ كَمَا عَاهَدَ اللَّهُ وَمِثْلَاقَهُ
لِتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا
أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلَتْ فِيهَا مِنْدُ وَكَلِمَتُهَا
فَقُلْتُمَا إِذْ دَفَعْتُمَا إِلَيْنَا فِيمَا لَكَ دَفَعْتُمَا
إِلَيْكُمْ فَأَنْشَدُكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ دَفَعْتُمَا إِلَيْهَا

يَذَلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعْمَ نَعْمَ أَقْبَلَ عَلَيَّ
عَبِي وَ عَبَايَسَ فَقَالَ أَتَشُدُّ كَمَا بَانَ اللَّهُ هَلْ
دَقَّقْتَهَا نَبِيُّكُمْ يَذَلِكَ قَالَ لَا نَعْمَ قَالَ
فَنَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَا اللَّهُ
الَّذِي يَأْذِينَهُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَفْضُو
فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ إِنْ عَجَزْنَا عَنْهَا
فَادْفَعَهَا إِلَيَّ يَا نَبِيَّ أَكَيْفَ كَمَا هَا .

باب ۲۳۳ آداب الخُمس من الدين

۳۳۸ . حَدَّثَنَا أَبُو التَّمَّانِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ
أَبِي حَمزة الصَّبِيحِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَدِمَ مَرْعَبُ الْقَيْسِ فَتَلَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا النَّحْمَى مِنْ رِبْعَةٍ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكَ كَفَّارٌ مُضَرٌّ فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي
بِشْهِبِ الْعَرَامِ فَمَرْنَا بِأَمْرِنَا خُذْ مِنَّا وَ
تَدْعُوا إِلَيْنَا مِنْ وَرَاءَنَا قَالَ أَمْرُكُمْ بَارِبِجٍ
وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدُ بَيْدٍ وَ إِقَامُ
الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ
وَأَنْ تُتْرَكُوا بِاللَّهِ حُسْنٌ مَا غَنِيَتْكُمْ وَ
أَنْهَاكُمْ عَنِ التَّدْبَائِ وَالْبَغْيِ وَالْحَنْتَمِ
وَالْمَنْقَتِ .

باب ۲۳۵ نفقة نساء النبي صلى الله عليه
وسلم بعد وفاته .

۳۳۹ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّهُ
عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَقْسِمُ دَرْتَمِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ لَفَقَةِ
رَسَائِي وَمَوَدَّةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ .
۳۴۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا: میں آپ دونوں کو اس کی قسم دیتا ہوں کیا
میں نے آپ دونوں کی تحویل میں اسے اسی شرط پر دیا تھا کہ دونوں نے
جواب دیا، ہاں۔ فرمایا جب اس بات پر فیصلہ ہو چکے تو مجھ سے اس
کے سوا فیصلہ کیوں چاہتے ہو یہ اس خدا کی قسم، جس کے حکم سے آسمان
زمین قائم ہیں، میں اس بار سے میں اس کے سوا اس کو فیصلہ نہیں کروں
گا۔ اگر آپ اس کی نگرانی سے عاجز آگئے ہیں تو مجھے واپس دے سکتے
ہیں اس کی نگرانی کے لیے اکیلا کافی ہوں۔

خمس ادا کرنا دین کا حصہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد القیس

کا وفد بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ہم
ربیعہ قبیلے میں رہتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفارانی سفر
آباد ہیں جن کی وجہ سے ہم آپ کی بارگاہ میں عرض وعت والے ہیں
میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی چیز بتائیں جس کی ہم اپنے
قبیلے کے باقی افراد کو دعوت دیں۔ آپ نے اسے اس طرح فرمایا کہ میں نے
چیزوں کا حکم دیا ہے، اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ
پر ایمان رکھنے، اور گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں، کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، روزے رکھنا
اور ماہِ نیتیمت سے نس ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے
توہنے، کریدی ہوئی مکڑی کے برتن، عقیلیا اور درغنی
برتن، شراب رکھنے اور پینے کے برتنوں، سے منع کرتا
ہوں۔

رسول خدا کے وصال کے بعد ازواج مطہرات

کا خرچہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے داروں میں
کوئی دینار تقسیم نہ کیا جائے، کیونکہ جو مال میں چھوڑوں وہ میری
ازواج مطہرات اور خدمت گزاروں کے خرچ کے لیے
ہے اور جو باقی بچے وہ صدقہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعائی ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا مگر ٹھوڑے سے جو جنین میں سے ایک گلیا میں نکال رکھا تھا۔ ایک سو مدت تک اس میں گھماں رہی تھی لیکن ایک روز انہیں تاپ لیا تو وہ تم ہو۔
حضرت عمران عارض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیارے اور سفید پتھر کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ ایک قطرہ زمین تھا جو صدمہ کیا ہوا تھا۔

ازواج مطہرات کے سکانات کا ستعام اور وہ انکی جانب ہی منسوب ہوتے تھے۔ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-
اور اپنے گھر میں ٹھہری رہو۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۴۲)۔ نبی کے گھر میں داخل نہ ہونا جب تک اجازت نہ مل جائے (سورۃ الاحزاب، آیت ۴۳)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائی ہیں کہ جب رسول اللہ کا آخری مرتبہ بہت جبرہ کیا تو میں نے حالت میں میرے گھر میں رہنے کی آپ نے اپنی دوسری ازواج مطہرات سے اجازت طلب فرمائی تو انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی تھی۔ باری میری تھا اور اس وقت میں نے آپ کو اپنے سینے اور گردن سے لگا رکھا ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے اور ان کے عیب و جن کو طاریا تھا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمن آپ کے لیے ایک کواک نے کہ حاضر ہوئے تھے لیکن آپ اسے چہاد کے تو میں نے آپ کے کراسے چہاد تو اس کے ساتھ حضرت امی بن حسین (ہمازین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمائی ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس نہیں خبر دی کہ میں رسول اللہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر محکف تھے جب وہ واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئی تو رسول اللہ بھی ان کے

أَبْرَأ سَامَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبَدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَيْبِي فَأَكَلَتْ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَنِّي فَجَعَلَتْهُ فَنِي.
۳۳۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُوَيْفَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَبْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَلَأَهُ وَبَعَلَّتْهُ الْبَيْضَاءُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.
بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي بَيِّنَاتِ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرِكَ مِنَ الْبَيِّنَاتِ الْبَيِّنَاتِ دَخُولِ اللَّهِ تَعَالَى وَقَرْنِ فِي بَيِّنَاتِ كُنْ وَلَا تَدْخُلُوا بَيِّنَاتِ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ.
۳۳۲. حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا اللَّهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا تَعَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنَادَ أَرْوَاحِهِ أَنْ يَمُنَّ صَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لِي.
۳۳۳. حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعْتُ أَبَانَ ابْنَ مَيْمُونَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَوَفَّي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي نَوْبِي وَبَيْنَ سَاحِرِي وَنَجْرِي وَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رَيْبِي وَرَيْبِي فَأَكَلَتْ وَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِسُؤَالٍ فَضَعَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذَتْهُ فَمَضَغَتْهُ ثُمَّ سَنَنْتَهُ بِهِ.
۳۳۴. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُتَرَفِّعٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ

sunnahschool.blogspot.com

ساتھ کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ دروازہ مسجد کے قریب جا پہنچے اور اس کے ساتھ ہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درود پڑھا۔ پھر آپ کے پاس آ کر آؤ گے انہوں نے اس سے کہہ دیا کہ رسول اللہ کو سلام کیا اور آگے جانے لگے۔ تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: اور اٹھو اور یہ میری زینہ سلطویہ ہے۔ وہ دونوں عرض گزار ہوئے: سبحان اللہ یا رسول اللہ اور وہ اس بات پر بڑھے ہی شرمسار ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے پس مجھے حد شہداء کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی شک نہ ڈال دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ ایک شخص ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کی تہیت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت فرماتے ہیں۔ آپ نے قبلہ کی جانب پیٹھ اور شام کی طرف رخ فرمایا، ہوا تھا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے۔ اچھڑھو پ ابھی ان کے جسم سے نکلی نہیں تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ سے رہے تھے تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرہ مبارک کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: ادر صر مشرق، فقہتے۔ تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ ادر صر نجد وغیرہ سے شیطان سیرت لوگ نکلیں گے۔

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درود پڑھنے کی دعوت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ یہ کون ہے جو آپ کے درود پڑھنے سے اس کی اجازت مانگتا ہے؟

إِلَّا دَاخِرٍ مِنْ رَمَضَانَ شَرَفًا مَتَّ تَقَلِّبُ نَقَامَ مَدَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذْ بَلَغَ قَرِيبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ مَسْجِدِ رُوحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا زُجَلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَ عَنِّي فَقَالَ لَقَدْ مَرَّ بِمَا رَمَضَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُسُوكُمَا هَذَا رُوحِي قَالَ لَسَيُخَانُ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَنِّيهِمَا ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْنَعِ الدَّوْرِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قَلْبِي كَمَا شِئْنَا

۳۳۵. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ رَحِمَهُمَا النَّسَائِيُّ ابْنُ عِيَّازٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَجِيٍّ ابْنِ عِيَّازٍ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ارْتَقَيْتُ حُوقَ بَيْتِ حَفْصَةَ قَرَأْتُ الْيَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدِيرًا بِالْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ

۳۳۶. حَدَّثَنَا نَبِيُّ إِبرَاهِيمَةَ ابْنُ الْمُثَنَّى رَحِمَهُمَا النَّسَائِيُّ ابْنُ عِيَّازٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْضِي الْعَصْرَ الشَّمْسِ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حَجْرَتِي

۳۳۷. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْعَمْدِ رَحِمَهُمَا أَبُو حَرِيرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّوْؤُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَانْشَارَ نَحْوَ مَسْجِدِ الْبَيْتِ فَقَالَ هَذَا الْفِتْنَةُ نَشَأَتْ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قُرُونُ الشَّيْطَانِ

۳۳۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَا لِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَبَّرَ عَنِّي فَقَالَ لَقَدْ مَرَّ بِمَا رَمَضَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهُمَا وَأَنَا سَمِعْتُ صَوْتَ الْإِنْسَانِ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ

sunnahschool.blogspot.com

انذمتني الله عليه وسلم اذ فلانا لعيم حفصة من الرضا ع الرضا ع تحريم ما تحريم الولاد .

باب ۲۳۷ ما ذكر من ذرع النبي صلى الله عليه وسلم وعصاه وسيفه وقدمه وخاتمته وما استعمل الخلفاء بعده من ذلك مما لم يذكر قسمته ومن شعره وتعليقه وانبيته وما يتبرك اصحابه وغيرهم بعد وقائمه .

۳۳۹ حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال حدثني ابي عن ثمامة عن انس ان ابا بكر رضى الله عنهما استخلف بعثة الى البحرين وكتب له هذا الكتاب وختمه وكان نقش الخاتم ثلثة اسطر محمد سطر ورسول سطر والله سطر .

۳۵۰ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا محمد بن عبد الله الاسدي حدثنا عيسى بن طهمان قال اخرجه ائتنا انس نعلين جردا وثي لهما قبالاتي فحدثني ثابت البناني بعد عن انس انهما نعالا النبي صلى الله عليه وسلم .

۳۵۱ حدثني محمد بن بشير حدثنا عبد الوهاب حدثنا ايوب عن محمد ابن هلال عن ابي بردة قال اخرجت ايماء عائشة رضى الله عنها كسا ملبتا وقالت في هذا ذرع روم النبي صلى الله عليه وسلم وزاد سليمان عن حبيب عن ابي بردة قال اخرجت ايماء عائشة ازارا غليظا مما يصنع بالكمين وكساء من هذه التي يدعونها الملبتا .

۳۵۲ حدثنا عبد ان عن ابي حمزة عن عاصم عن ابن سيرين عن انس بن مالك رضى الله عنه ان قدس النبي صلى الله عليه وسلم انكسر فاختد مكان الشعب بسلسلة من فضة قال عاصم رايته القدر وشربت فيه .

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا ہے یہ عصبہ کا رضاعی چما ہے۔ رضاعت بھی ان رشتوں کو رویم کہتی ہے جن کو دولت و مال کا بڑا رسول خدا کے تبرکات۔ یعنی آپ کی زبردہ۔ عصا۔ ٹکڑا ہیرا لہ اور انگوٹھی۔ جن کو بعد میں آپ کے حلقہ نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا۔ نیز آپ کے کوسے مبارک، نعلین مبارک اور برتنوں کو آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اور دوسری سلف تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے مجھے بحرین کی طرف بھیجا اور ایک خط لکھ دیا جس پر رسول خدا والی اہل مکہ اور مدینہ میں سفریں کنندہ تھیں۔ پہلے سفر میں لفظ محمد۔ دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ۔

عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دو پرانے جوتے دکھائے جن میں سے ہر ایک میں دو کونے تھے۔ ثابت بنانی نے مجھے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں ایک سوٹی چادر دکھائی جسے طلبہ کہتے ہیں۔ اور بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے اندر وصال فرمایا تھا۔ ان کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ہونے سوٹی ازار اور اسی طرح کی ایک چادر دکھائی جس کو طلبہ کہتا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے دراز والی جگہ پر چاندی کا پیرا لگا دیا تھا۔ حاتم راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس مبارک پیالے کو دیکھا اور اس میں پانی پیاتے۔

sunnahschool.blogspot.com

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا
 يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَوْلِيْدَيْنِ كَثِيرٌ
 حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ حَلْحَلَةَ السَّدُودِيِّ حَدَّثَنَا
 أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَّ عَمْرًا بْنَ حَسَنِ حَدَّثَنَا
 أَنَّهُمْ جِئْنَا قَدِ مَرَّ الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مَعْلُوَةَ
 مَقْتَلِ حَسَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ رَحْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْيَسُورِيُّ
 مَحْرَمَةً فَقَالَ لَهُ هَلْ تَلَيْتَ ابْنَ مِنْ حَاجَةِ تَأْمُرِي
 بِهَا فَقُلْتُ لَمْ لَا فَقَالَ لَهُ فَهَلْ أَنْتَ مُعْتَبِرٌ سَيْفِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَفْلِكَ
 الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَآيَمُ اللَّهِ لَنْ أَعْطِيَنِيهِ لَأَيُّهَا يَخْلَصُ
 إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبَلِّغَهُ نَفْسِي إِنَّ عَمْرًا بْنَ الْإِطَالِبِ
 خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عِيبًا سَلَامًا
 فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ
 النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مَنبَرٍ هَذَا وَآيَا يَوْمَئِذٍ مُحَمَّدٌ
 فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَنْتَوْتُ أَنْ تَلْفَنَ
 فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهَا لَمْ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ
 فَأَتَنِي عَلَيْهِ فِي مَصَاهِرِهِمْ آيَا قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي
 دَوْعَدَنِي خَوْنِي لِي وَآيَا لَسْتُ أَحْرِمُ حَلَالَ وَلَا أَحِلُّ
 حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بَدَنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَدَنُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُرْقَةَ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ أَبِي الْحَقِيقَةِ قَالَ
 لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْبَرَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ ذَكَرَ لَا يَوْمَ جَاءَ مَا نَأْسُ فَشَكُوا أَسْعَادَةَ سَمَانَ
 فَقَالَ لِي عَلِيٌّ إِذَا هَبَّ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَتْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ سَعَاتِكَ
 يَمْلِكُونَ فِيهَا فَآتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَغْيَهَا عَنَّا
 فَآتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَآخْبَرْتُهُ فَقَالَ ضَعَهَا حَيْثُ
 أَخَذَتْهَا قَالَ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَدَّثَنَا

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دامنا زین العابدین سے
 روایت ہے کہ جب آپ امّا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت
 کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت
 مسور بن مخزوم نے ان سے ملاقات کی اور کہا، اگر آپ کی مجھ سے
 کوئی حاجت ہو تو حکم فرمائیے۔ میں نے جواب دیا، کوئی نہیں، پھر
 انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
 تلوار عنایت فرمادیں گے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں قوم آپ سے بڑھتی
 چھین نہ لے۔ اگر آپ مجھے عطا فرمادیں تو جب تک میرے جسم میں
 جان ہے مجھ سے کوئی بھی ایسے کبھی لے نہیں سکے گا، بیشک جب
 حضرت مل بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ علیہا السلام
 کی موجودگی میں ابوجہل کی دختر سے شگنی کی اور رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعن فرمایا، تو لوگوں کو خطبہ دیا اور ان دونوں میں باغ
 تھا۔ فرمایا، فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اس کا دین
 کسی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ پھر آپ نے نبی عبد شمس والے
 اپنے فرزند نسبتی رعاس بن ربیع کا ذکر فرمایا، پھر ان کی شہادت
 کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے جو بات کی اسے نبیایا اور
 جو وعدہ کیا اسے پورا کیا، اگرچہ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال
 نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ابوجہل کی بیٹی ایک جگہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکیں
 گی۔

امّا محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کو حضرت
 عثمان سے اگر ذرا بھی کدورت ہوتی تو اس کے اہلکار کا موقع
 اس روز تھا جب کچھ لوگ آپ کے پاس حضرت عثمان کے
 گوزروں کی شکایت لے کر حاضر ہوئے تھے۔ تو حضرت علی نے کچھ سے
 فرمایا تھا کہ حضرت عثمان کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ یہ مال رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صدقہ فرمایا تھا، اس لیے گوزروں کو حکم
 فرمائیے کہ اسے صدقہ کی طرح خرچ کریں۔ میں وہ کتابچہ سے کہ ان
 کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے جواب دیا، اس کی ضرورت نہیں
 ہے، کہ ان کے پاس بھی نقل موجود تھی، میں اسے لے کر حضرت علی

sunnahschool.blogspot.com

مَحَمَّدُ بْنُ سُرْقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرَ الثَّوْرِيِّ عَنِ
ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرَسَنِي أَبِي حُذَّ هَذَا الْكِتَابَ
فَأَذَّهَبُ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ فَلَانَ فِيهِ أَمْرٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ .

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ لِلنَّبِيِّ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ وَرِثَةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الصُّفَةِ وَالْأَرَامِلُ
وَبَيْنَ سَأَلَتُ فَاظِمَةُ وَشَكَّتُ الْبَيْتُ وَالطَّاحِنُ
وَالرَّحِي أُنْ يُخَدِّمُهَا مِنْ النَّبِيِّ فَوَجَّهَهَا إِلَى اللَّهِ .

۳۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرُ بْنُ الْمُخَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا
عَلِيٌّ أَنَّ فَاظِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَشْتَكَّتْ مَا تَلَقَى مِنَ
الرَّحِي مِمَّا تَطْحَنُ قَبْلُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبِيٍّ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَهَمَّ
تَوَافِقُهُ فَذَكَرَتْ لِعَالِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَالِشَةُ لَهَا فَاتَّكَرَّ
قَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَتَلَّ
عَلَى مَكَانِكُنَا حَتَّى وَجَدَتْ بَرْدًا قَدْ صَبَّ عَلَى صَدْرِي
فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا
أَخَذْتُمَا مَضَا جَعَلَكُمْ اللَّهُ أَرْبَعًا ذُرِّيَّةً
وَاحِدَةً تَنَالُوا وَتُلْغَيْنِ وَسَبَّحَاتُ ثَلَاثًا وَفَلَا تَنْبِرُ
فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَا .

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّ لَهُ خُمْسَهُ
يَعْنِي لِلرَّسُولِ قَسْرُ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَتَا قَا سَعْدًا خَاَزِنُ
وَاللَّهُ يُعْطِي .

وَاللَّهُ تَعَالَى نَعْتِمْ دِيْنَهُ وَاللَّهِ فِيهِ حُبُّهُ
كِرْنُ وَاسْمِهِ . اِسْمِي فِي بَيْتِ مَوْتِ أَبِي نَعْتِمْ
اللَّهُ تَعَالَى كِي نَعْتِمْ اِسْمِي فِي بَيْتِ مَوْتِ أَبِي نَعْتِمْ
اللَّهُ تَعَالَى كِي نَعْتِمْ اِسْمِي فِي بَيْتِ مَوْتِ أَبِي نَعْتِمْ

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہیں سزا دیا جتنا سزا دیا گیا ہے فرمایا
جہاں سے یہ لکھا گیا تھا اسی جگہ رکھ دو۔ دوسری روایت میں انا محمد بن حنفیہ
فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کتاب لے کر اور اسے
لے کر حضرت عثمان کے پاس جاؤ، کیونکہ اس میں حدیث کے متعلق نبی کریم

خمس رسول خدا اور مساکین کے لیے ہے۔ اس کی دلیل ہے
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل صفہ اور یتیموں پر ایشار
فرمایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے آٹا گوند سے لور چکی پیسنے
کی تکلیف عرض کرتے ہوئے خادمہ کا سوال کیا تو ان کی ضرورت کو
اللہ کے سپرد کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ
علیہا السلام کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی پس زمینیں سلوک ہوا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لونڈیاں آئی ہیں
تو یہ خادمہ کا سوال کرنے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں لیکن رسول خدا
موجود نہ تھے تو یہ حضرت عائشہ سے ذکر کر آئیں۔ جب نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو حضرت عائشہ نے وہ
بات عرض کر دی۔ آپ ہمارے غریب غنا میں تشریف لائے اور
خوابگاہ تک آپ پیسے۔ ہم آپ کے تعلیمی پیام کو کھڑے ہونے لگے
تو فرمایا اس اپنی اپنی جگہ رہو یہاں تک کہ میں (حضرت علی) سے
آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی
پھر فرمایا جو چیز تم دونوں مانگ رہے ہو کیا میں تمہیں اس
سے بہتر چیز بتاؤں؟ جب تم سونے لگو تو جو چیزیں آکر تیرا شکرا کر کہو
تینیس کر تیرا محمد رسد کہو اور وہ تینیس میں مہرہ سبحان اللہ یہ تہہ

یہ اس چیز سے بہتر ہے جس کا تم دونوں سوال کر رہے ہو۔
خمس کا اللہ کے لیے ہونا بھی رسول کے لیے ہونا ہے
ارضا و باری تعالیٰ ہے پس اللہ کے لیے اس کا پانچواں
حصہ ہے (سورۃ الانفال آیت) یعنی رسول کے لیے جو اسے
تقسیم فرمائیں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ بیشک میں یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی نعمتوں کے نازن اور تقسیم
کرنے والے ہیں۔ اسی لیے بعض مواقع پر آپ نے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ایسے معجزانہ انداز سے تقسیم کیں کہ قبل انسانی حیران ہو کر رہ جاتی ہے

۳۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ قَتَادَةَ سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي
الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ وُلِدْتُ لِجَدِّ مِمَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا فَارَادَ أَنْ
يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ أَنَّ
الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَلَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَأَكَلْتُ بِهِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ وَوَلَدَ
لَنَا غُلَامٌ فَارَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُورُ ابْنِي
وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي ابْتِمَاءُ جَعَلْتُ قَائِمًا أَقِيمُ
بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بَعَثْتُ قَائِمًا أَقِيمُ بَيْنَكُمْ
قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ
سَالِمًا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْقَائِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُورُ ابْنِي وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي

۳۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وُلِدْتُ لِجَدِّ مِمَّا
غُلَامٌ فَتَمَّاهُ الْقَائِمُ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا تُكْنِيهِ
أَبَا الْقَائِمِ وَلَا تُسَمِّعُكَ عَيْنًا فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدْتُ غُلَامٌ
فَسَمَّيْتُهُ الْقَائِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا تُكْنِيكَ
أَبَا الْقَائِمِ وَلَا تُسَمِّعُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ سَمُورُ ابْنِي
وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَائِمٌ

۳۵۸ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَعَنْ
يُونُسَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
سَمِيمَ مَعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهِهُ فِي التَّيْنِ وَ
اللَّهُ السَّعْيِيُّ وَأَنَا الْقَائِمُ وَلَا تَمُزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ
ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
میں سے کسی انصاری کے گھر لڑکا پیدا ہوا، تو ارادہ ہوا کہ اس کا
نام محمد رکھ دیا جائے، شعبہ نے منصور کی روایت میں کہا ہے کہ
انصاری نے بتایا کہ میں اس لڑکے کو اپنی گود میں لے کر مارگاہ
نبوت میں حاضر ہوا، سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے گھر
لڑکا پیدا ہوا، تو ارادہ ہوا کہ اس کا نام محمد رکھ دیں۔ رحمت مودع
نے فرمایا، میرا نام رکھ لو۔ لیکن میری کنیت دابو القاسم، نہ کہنا
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی نعمتیں تمہارے درمیان تقسیم کرنے
کرنے کے لیے قاسم بنایا ہے۔ حصین کی روایت میں ہے کہ نہ
مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اپنی نعمتیں تقسیم کرنے کے
لیے قاسم بنا کر مبعوث فرمایا ہے، نہ حضرت جابر کی دوسری روایت
روایت میں ہے کہ نہ کہ ان کا ارادہ ہوا کہ نیچے کا نام قاسم رکھیں تو نبی کریم
نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ کہنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ ہم میں ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا
گیا تو دوسرے انصار کہنے لگے کہ ہم آپ کو ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے
دیں گے اور اس (بارک کنیت) سے آپ کی آنکھوں کو
ٹھنڈک نہیں پہنچے گی۔ وہ آدمی مارگاہ تہمت میں حاضر ہو کر
عرض کیا کہ ان لوگوں یا رسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا
نام میں نے قاسم رکھا ہے تو انصار تجھ سے کہتے ہیں کہ تو ابوالقاسم
کنیت نہ رکھ اور اس کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی نہ کر، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار نے اچھا کیا ہے میرے ناپر
نہا رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھو، کیونکہ قاسم صرف میں ہوں،
حضرت حماد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس کا بھلا کرنا چاہتا
ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتا ہے۔
اور دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن بانٹنے والا
میں ہوں۔ اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غاب
رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ ناپید

ہی رہیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میں نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جو شخص حج کرتا ہے اور نہ کوئی چیز لینے سے نہیں روکتا ہوں بلکہ میں تو خدا کی طرف سے، یا تم سے ہوں۔ جہاں جس چیز کے رکھنے کا حکم ہوتا ہے وہاں رکھ دیتا ہوں۔

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں۔ تو قیامت کے روز وہ جہنم میں جا جائیں گے۔

مالِ منیعتِ حلال ہے۔ رسول خدا کا فرمان ہے کہ نہ در غنیمت تمہارے لیے حلال فرمادی گئی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے نہ اور اللہ تم سے وعدہ کیا ہے بہت غنیمت کا کہ تم لوگ۔ تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی (سورۃ الفتح: آیت ۲۰)

رسول خدا نے بیان فرمادیا کہ یہ سب کے لیے ہیں۔

حضرت عامر بن عروہ باقی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک بھلائی ۱۰ اجرا اور غنیمت کو واجب کر دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور جب قیصر تباہ ہو گیا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خونوں کو راہِ خلا میں خرچ کر دو گے۔

حباب بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کسری کوئی نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے

ظاہرُونَ

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانَ حَدَّثَنَا قَلْبُوحُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَائِمًا أَوْ مَيِّتًا.

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاسْتُئْتِمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَِّّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقِّ قَدَمِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۵۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجِلَّتْ لَكُمْ أَنْتَائِمُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَعَدَّكُمْ اللَّهُ مَفَاتِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُوكُمْ فَتَعْجَلُكُمْ هَذِهِ الْأَيَّامُ هِيَ لِلْعَامَّةِ حَقٌّ سَبَلِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَصْبِيٍّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي تَوَاصِيهَا بِرَبِّهِمْ وَالْأَجْرُ وَالسُّدْنُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ نَادِي عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٌ فَلَا كِسْرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي لَفِي سَبِيلِهِ لَتَنْفَعَنَّ كَمَنْزِلِهِمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدَةَ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٌ فَلَا كِسْرَ بَعْدَهُ

وَاذْأَهْدِكَ قَيْصِرًا وَلَا قَيْصِرًا بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِبَيْرٍ
 لَتَتَّبِعَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ -
 ف! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں سیاسی لحاظ سے شیرپور و قصبہ، ایک ایران کی حکومت جس کے سربراہ
 کو کسری کہا جاتا تھا اور دوسری روم کی سلطنت جس کے حکمران کو قیسر کا لقب دیا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خوش
 خبریاں سنائیں کہ یہ کسری ہلک ہوگا (۲۰) اس کے بعد کئی اور کسری نہیں ہوگا۔ (۲۱) یہ قیسر ہلک ہوگا (۲۲) اس کے بعد کئی اور قیسر نہیں ہو
 گا۔ (۲۳) تم ایران کو فتح کر لو گے یہاں تک کہ کسری کا خزانہ ہمیں تمہارے ہاتھ آئے گا جسے تم راہِ خدا میں خرچ کرو گے۔ (۲۴) تم روم کو بھی فتح کر لو گے
 (۲۵) ان دونوں سلطنتوں کو فتح کر کے ان شیرپور و روم کی اینٹ سے اینٹ بجا کر تم دنیا کی پھر پادریں بناؤ گے۔
 یہ سب غیب کی خبریں ہیں اور غیب میں وہ جو کماؤا انکیسب غدا کے تحت آتا ہے یعنی غیوبِ غیب سے جس کو صفاغ انیب
 بھی کہا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا نے ذوالسن نے غیوبِ غیب کی خبریں سن کر بہت سی جزئیات کا علم اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کو مرحمت فرمایا تھا اور آپ ان میں سے بعض باتیں صحابہ کرام کو بتا دیا کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا: میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال فرمایا
 گیا ہے۔

۳۶۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا
 سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْعَقِيلِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أُحَدِّثُ فِي الْغَنَائِمِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو
 شخص جہاد کرتا ہو۔ جہاد نے اسے راہِ خدا میں نکالا
 جو اور اللہ کے حکموں کی تصدیق نے، تو یہ اس بات
 کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت
 میں داخل کر دے یا اجر اور غنیمت دے کہ اسے اس
 کی قیام گاہ پر واپس بھیجا دے۔

۳۶۵. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي
 الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَكْفُلَ اللَّهُ لِمَنْ
 جَاهَدَ فِي سَبِيلِي مَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِلَيْهَا دُنِيَ سَبِيلِي
 وَتَصْدِيقٌ كُلِّ مَا يَبْذُلُهُ الْجَنَّةُ أَوْ يَرْجِعُهُ
 إِلَى مَسْكِنِي الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ أَجْرٍ أَوْ
 غَنِيمَةٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نبی نے جہاد کا ارادہ کیا تو اپنی
 قوم سے فرمایا: میرے ساتھ جہاد پر وہ شخص نہ جائے جس نے
 ابھی شادی کی ہو اور عورت سے ہم بستر نہیں ہوا اور وہ باہوت
 کرنا چاہتا ہے، نیز جس شخص نے مکان بنایا لیکن پھت
 ابھی نہیں ڈال ہے اور جس نے اونٹیاں اور بکریاں وغیرہ خریدی
 اور منگول ہے کہ وہ بچے جنہیں پس وہ جہاد کے لیے مداف

۳۶۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الدَّلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ
 عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هُثَيْمِ بْنِ مَثَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَا
 نَبِيٌّ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ
 مَلَكَ بَصَمَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِي بَيْتًا وَلَمْ يَبْنِ
 بَيْنَ بَيْتِهَا وَلَا اسْتَرَى غَنَمًا وَخِلْفَايَ وَهُوَ يَنْتَظِرُ
 وِلَادَهَا

تو انہوں نے سوجھ کو مخاطب کر کے فرمایا، تو ہمیں خدا کا نمکوم ہے اور میں بھی۔ اے اللہ! اس کو ہمارے لیے رک دے۔ وہ روک دیا گیا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح مرحمت فرمادی۔ پس مالِ غنیمت جمع کر لیا گیا، تو اسے جملانے کے لیے ایک آگ نمودار ہوئی لیکن جلا نہ سکی۔ تو اس نے فرمایا: تمہارے درمیان کوئی خائن ہے لہذا ہر قبیلے سے ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے ایک آدمی کا ہاتھ اس نے ہی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ نبی نے فرمایا۔ خائن تمہارا آدمی ہے، پس تمہارے قبیلے کا ہر فرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے دو تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے۔ پھر لگے لگے ہزار ہوں اللہ نے اور ان کے حضور رکھ دیا، ہر ایک آگ آئی اور اسے جلا گئی اس کے بعد اللہ نے ان کی غنیمت جلال فرمادی اور ان کے معصوم کو بھی بچھنے پر پہلے ہی ہمارے لیے حلال فرمادی ہے۔

غنیمت اس کا حق ہے جو جہاد میں شریک ہو۔

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دوسرے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو بیعتی میں فتح کرتا اسے فتح کرنے والوں میں بانٹ دیا کرتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمادیا تھا۔ جو مال غنیمت کے لیے جہاد کرے اس کے ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی غنیمت کے لیے لڑتا ہے، دوسرا ناموری کے لیے، تیسرا اپنی جواں مردی کے جوہر دکھانے کے لیے، تو ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی غرض سے لڑے پس اللہ کی راہ میں لڑنے والا وہی ہے۔

امام کا غنیمت تقسیم کرنا اور غائب وغیر حاضر کے لیے اٹھا رکھنا۔

أَوْفَرِيَّابَيْنَ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكَ مَا مَوْرَةٌ وَأَنْتَا مَا مَوْرٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فُحِبْسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَمِينِي النَّارُ لَيْتَا كُلَّهَا فَلَمْ نَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنْ فِيكُمْ عَمْرٌو لَا فُلْبِيَا يَعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِي فَقَالَ فِيكُمْ الْغَدُولُ فَلَنْبِيَا يَعْنِي قَبِيلَتِكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِي فَقَالَ فِيكُمْ الْغَدُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقْرَةٍ مِنْ أَيْدِيهِمْ فَصَعَوْهَا فَجَاءَتْ النَّارُ فَآكَلَتْهَا فَكَلَّمَ اللَّهُ لَهُمُ الْغَنَائِمَ وَرَأَى ضَعْفًا وَعَجَزًا فَاحْتَدَى النَّارُ

باب ۲۵۱ التَّغْيِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوُقُوعَةَ

۳۶۶ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحَتْ قَدِيحٌ إِلَّا قَسَمْنَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

باب ۲۵۲ مَنْ قَاتَلَ لِلْمُغْنِمِ هَلْ يُنْقَضُ مِنْ أُجْرِهِ

۳۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِنَبِيِّ صَاحِبِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمُغْنِمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَدُكَ وَرَبِّكَ لِيُجْرِي مَكَانَهُ مَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيُكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب ۲۵۳ قَسَمَةُ الْأَمَارِ مَا يَقْدَرُ عَلَيْهِ وَرِجَابُ مَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ

۳۶۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّهْمَنِ
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتُ
 لَنَا أَقْبِيَّةً مِنْ دِيْبَارٍ مَرَّرَدَةً بِالذَّهَبِ فَتَسَمَّاهَا
 فِي نَافِيسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاجِدًا مُخْرَمَةً
 بَيْنَ نَوْخِلٍ وَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَةُ الْيَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ
 فَتَقَامَرَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ ادْعُنِي فِي سَمْعِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتٌ مِمَّا خَذَ فَتَلَقْنَا بِهِ
 وَأَسْتَقْبَلْنَا يَا زُرَّارِ فَقَالَ يَا أَبَا الْيَسُورِ خَبْرَاتُ
 هَذَا لَنْ يَا أَبَا الْيَسُورِ خَبْرَاتُ هَذَا لَنْ وَكَانَ فِي
 خَلْفِهِ بِشَدَّةٍ وَرَوَاهُ ابْنُ عَلِيَّةٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
 حَاتِمِ ابْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ
 عَنِ الْيَسُورِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَقْبِيَّةً تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَيْنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
 بَابُ ۲۵۴ كَيْفَ فَسَوَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَرِيظَةً وَالتَّضْيِيرَ وَمَا أَعْطَى
 مِنْ ذَلِكَ فِي نَوَائِبِهِ

۳۶۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَّابَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ يَقُولُ كَانَ الرَّجُلُ يُجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 التَّخْلِيَّاتِ حَتَّى انْتَمَرَ قَرِيظَةً وَالتَّضْيِيرَ فَكَانَ بَعْدَ
 ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ

بَابُ ۲۵۵ بَرَكَةُ الْغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُلَاةُ
 الْأَمْرِ

۳۷۰. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ
 لِإِبْنِ أَبِي سَامَةَ أَحَدِ ثَمَمَةَ هَشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَتِ الزُّبَيْرُ بِرَمِّ
 الْجَبَلِ دَعَا نِي فَجِئْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ أَتَى

حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر کچھ قبایں پیش کی گئیں جن میں سونے کے ٹن گئے ہوئے تھے۔ آپ نے وہ اپنے اصحاب میں تقسیم فرمادیں۔ ان میں سے ایک چادر آپ نے مخزوم بن نوفل کے لیے بچھا کر رکھی۔ جب وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو ان کے ساتھ مسود بن مخزوم ان کے صاحبزادے بھی تھے۔ انہوں نے اپنے حاضر ہونے کی اطلاع کرنے کو کہا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سن لی اور اسے اٹھا کر ان کے پاس گئے اور قبایں کے سامنے رکھ کر فرمایا: سنا ابو المسود! یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ اسے ابو المسود نے یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی، مگر اس لیے فرمائی کہ ان کے مزاج میں شدت تھی۔ حضرت مسود بن مخزوم سے روایت ہے کہ یہ قبایں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیش کی گئی تھیں۔ لیث نے بھی ابن ابی ملیکہ سے اس کی متابعت کی ہے۔ بنو قریظہ اور بنو تضییر کے اموال کی تقسیم اور رسول خدا

کا اپنی ضروریات میں خرچ کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کھجوروں کے چند ٹھکانے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے پیش کیے۔ جب بنو قریظہ اور بنو تضییر فرج ہو گئے تو آپ نے وہ درخت لپٹ لٹا دیے۔

زندگی اور مرنے کے بعد بنوی اور سلطانی غازیوں کی برکتیں

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان کے والد ماجد حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ جمل کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ میں آ کر آپ کے پیلوں میں کھڑا ہو گیا۔ فرمایا، اے میرے بیٹے! آج قتل نہیں ہوگا مگر ظالم

مظلوم اور مجھے نظر آ رہا ہے کہ عنقریب میں مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا جاؤں گا مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قرضے کی ہے۔ یہ میرا قرضہ ادا کر کے میرے مال میں سے بیچ سکتا ہے؛ پھر فرمایا، برنوردار! میرا مال بیچ کر میرا قرضہ ادا کر دو۔ انہوں نے تمہاری مال کی میرے لیے وصیت فرمائی اور اس کے تمہاری اہل کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادوں کے لیے وہ فرماتے ہیں تمہاری کانتہائی، پس اگر قرضہ ادا کرنے کے بعد ہمارے مال میں سے کچھ بیچ جائے تو اس کا ایک تہائی تمہاری اولاد کے لیے۔ چشم کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ کے بعض صاحبزادے حضرت زبیر کے صاحبزادوں کے ہم عمر تھے جیسے جمیب اور مہلاد اور ان کے اس وقت نو صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت بلشہ فرماتے ہیں کہ آپ برابر مجھے قرضہ ادا کرنے کی وصیت فرماتے رہے اور فرمایا، اسے سخت جگر! اگر تو کسی طرح اس سے عاجز آجائے تو میرے مولیٰ سے مدد طلب کر لینا۔ میں عرض گزار ہوا، ابا جان! آپ کا مولیٰ کون ہے؟ فرمایا، اللہ۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جب بھی ان کے قرضے کے بارے میں مجھے کوئی تکلیف پہنچتی تو میں کہتا، اسے حضرت زبیر کے مولیٰ! ان کا قرضہ ادا فرمانے، تو ادا ہو جاتا، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور انہوں نے پیچھے کوئی درہم و درینار نہیں چھوڑا۔ اس نے زمین کے بن میں سے ایک غام ہے نیز گیارہ مکان مدینہ منورہ میں، دو بصرے میں، ایک کونے میں اور ایک بصرے میں ان پر اتنا قرضہ اس لیے پڑھ گیا تھا کہ اگر کوئی آدمی۔ امانت کے طور پر رکھنے کے لیے ان کے پاس مال لاتا تو حضرت زبیر فرماتے امانت نہیں بلکہ اسے قرضہ سمجھو، کیونکہ مجھے اس کے نتائج ہو جانے کا ڈر ہے۔ انہوں نے قطعاً کسی گورنری قبول نہیں فرمائی اور نہ خراج وصول کرنے پر آمادہ ہوئے، نہ کسی اور عہدے پر۔ ہاں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوتے رہے

اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے قرضے کا حساب کیا تو نو کروڑ اور دو لاکھ پایا۔ عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میرے مجھے حضرت حکیم بن حزام نے اور فرمایا۔ اسے جیسے! میرے بھائی پر

لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ الظَّالِمُ أَوْ مَظْلُومٌ وَإِنِّي لَا أُرَائِي إِلَّا سَأْتِلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا فَإِن مِّنْ أَكْبَرَ مِنِّي لَدَيْي أَفْتَرَى بِيَعِي ذَيْنَا مِنْ مَلَائِكَةِ شَيْفَا فَقَالَ يَا بُنَيَّ بِنَا مَا لَنَا فَاطْرُ دِينِي وَآوْحَى بِالْقَلْبِ وَثَلَّثَ لِيْنِي بِعِي عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ يَعُولُ ثَلَّثَ الْفَتْحُ ثَلَاثًا فَإِن فَضَّلَ مِن مَّالِنَا فَضَّلْ بَعْدَ قَضَاءِ الدِّينِ فَثَلَّثْنَا لَوْلَدِكَ قَالَ هَشَامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ وَارَى بَعْضَ بَنِي الرَّبِيعِ خَيْبٍ وَعَبَادًا لَهُ يَوْمَئِذٍ لِسَعَةِ بَنِينَ وَتِسْعَ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجَعَلَ يُوَصِّلُنِي بَيْنِي وَبِقَوْلِ يَا بُنَيَّ إِن عَجَزْتَ عَنْهُ فِي شَيْءٍ فَاسْتَوِ عَلَى مَوْلَايَ قَالَ خَوَالِدٌ مَا دَرَيْتُ حَتَّى قُلْتُ يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللَّهُ قَالَ خَوَالِدٌ مَا وَقَعْتُ فِي كَرْبَةٍ مِّنْ دِينِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الرَّبِيعِ لَقَدْ عَنْهُ دِينِهِ فَيَقْضِيهِ فَقِيلَ الرَّبِيعُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَمْ يَدْرُ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرْضَيْنِ مِنْهَا الْعَابِيَّةُ وَاحِدِي عَشْرَةَ دَارًا يَأْتِيَنَّهَا وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دِينُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالسَّالِ فَيَسْتَوِدُّهُ أَيُّهُ قِيُولُ الرَّبِيعِ لَأَدَّيْكُمْ سَلَفٌ قَاتِي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَفَى أَمَارَةً قَطْرًا وَلَا جَابِيَةً جَرَّاحًا وَلَا هَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَنٍّ وَفِي مَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا بِي بَكْرٍ وَعَدَّ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الرَّبِيعِ فَصَبَّتْ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدِّينِ فَوَجَدَتْهُ أَلْفِي أَلْفٍ وَمِائَتِي أَلْفٍ قَالَ قَلْبِي حَكِيمٌ ابْنُ جَزَاءٍ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الرَّبِيعِ فَقَالَ يَا أُمَّنَ أَخِي كَفَرْتُ عَلَى أَخِي مِنَ الدِّينِ فَكُنْتُمْ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ

فَقَالَ حَكِيمٌ وَآلِهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسْمِعُ بِهَذِهِ
 فَعَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَتْ أَلْفُ
 أَلْفٍ وَمِائَتِي أَلْفٍ قَالَ مَا أَرَاكُمْ تَطِيفُونَ هَذَا
 فَإِنْ تَجَرَّ شَرٌّ عَنْ شَيْءٍ مِمَّنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِهَا قَالَ
 وَكَانَ الرَّبِيعُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ
 أَلْفٍ قَبْلَ عَهْدِ عَبْدِ اللَّهِ بِالْأَلْفِ وَبِئْسَ بِأَثَرِ أَلْفٍ
 نَقْرًا مَرَفَقًا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الرَّبِيعِ قَوْلٌ فَلْيُؤَدِّهِ
 بِالْغَابَةِ فَإِنَّكَ لَعَبْدُ اللَّهِ بِنُ مَحْتَبٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى
 الرَّبِيعِ أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْمٍ
 تَرَكْتُمَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ
 جَعَلْتُوَهَا فِيمَا شِئْتُمْ وَرَأَى أَنْ أَخْرَجْتُمْ فَقَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ فَاطْطَوُا الْخِطَّ فَطَعْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ
 اللَّهِ لَنْ مِّنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا قَالَ قَبْلَ مَا مَضَى
 فَطَقِصِي دَيْتِي فَأَوْفَاكَ وَيَتَى مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ
 وَبِضْعُ فَطَقِصِي مَعَاوِيَةَ وَعِنْدَ عَمْرٍ وَبِئْسَ
 عُثْمَانُ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الرَّبِيعِ وَرَأَى زَمْعَةَ فَقَالَ
 لَمَّا مَعَاوِيَةَ كَفَرْتُمْ مِنَ الْغَابَةِ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةٌ
 أَلْفٍ قَالَ كَفَرْتُمْ بِقِيَّتِي قَالَ أَرْبَعَةٌ أَسْهُمٌ وَبِضْعُ
 قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الرَّبِيعِ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ
 أَلْفٍ قَالَ عَمْرٌ وَبِئْسَ عُثْمَانُ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا
 بِمِائَةِ أَلْفٍ وَخَالَ ابْنُ زَمْعَةَ قَدْ أَخَذْتُ
 سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مَعَاوِيَةُ كَفَرْتُمْ بِقِيَّتِي
 فَقَالَ سَهْمٌ وَبِضْعُ قَالَ أَخَذْتُ بِبِخْسِبِينَ وَ
 مِائَةِ أَلْفٍ قَالَ وَبِئْسَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جَبْرِ نَصِيبِي
 مِنْ مَعَاوِيَةَ بِسَبْعِينَ مِائَةِ أَلْفٍ فَخَلَّمَ فَرَعًا ابْنُ
 الرَّبِيعِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِمْ قَالَ بَنُو الرَّبِيعِ
 أَهْسِرْ بَيْتَنَا مِثْرًا شَأْنًا قَالَ لَا أَهْسِرُ بَيْنَكُمْ
 عَشِيًّا أَنْ أَدَى بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَةَ سِنِينَ إِلَّا مَنْ
 كَانَ لَهُ عَلَى الرَّبِيعِ دَيْنٌ ذَلِكَ نِمَا فَلْيَنْقِضِهِ

کتنی قرض سے؟ تو میں نے سچپاتے ہوئے جواب دیا، ایک لاکھ
 حضرت حکیم نے فرمایا، مجھے تو تمہارے مال میں اسے ادا کرنے کی دست
 نظر نہیں آتی۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا اگر آپ دیکھتے کہ یہ
 دو کروڑ لاکھ ہے۔ تو فرمایا میں تو نہیں دیکھتا کہ تم اسے ادا کر سکو گے
 پس اگر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ تو مجھ سے مدد حاصل کر لینا۔
 حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ والد محترم، حضرت زبیر نے
 اپنی عاہدہ والی زمین ایک لاکھ ستر سزہر میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ
 نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اعلان
 فرمایا کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہو وہ ہم سے وصول کرنے غابہ میں آ
 جائے تو حضرت عبداللہ بن جعفر پہنچ گئے اور ان کے حضرت زبیر پر
 چار لاکھ تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ اگر آپ
 چاہیں تو میں قرضہ چھوڑ دوں (یعنی معاف کر دیتا ہوں)، انہوں نے
 جواب دیا نہیں۔ پھر انہوں نے کہا، اچھا میرے قرضے کو سب سے
 آخر میں رکھ لو۔ عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا، نہیں۔ تو انہوں نے
 کہا، مجھے اس زمین کا ایک قطعہ دے دو۔ اس پر عبداللہ بن زبیر
 نے جواب دیا کہ اچھا یہاں سے وہاں تک کی زمین تمہاری ہوگی
 غابہ کی زمین سے یہ بیچ کر ان کا قرض ادا کیا جب یہ پورا ادا ہو گیا
 تو ان کے اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی بچے پھر حضرت
 معاویہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے پاس عمرو بن عثمان،
 منذر بن زبیر اور ابن زعمہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا،
 غابہ کی کتنی قیمت لگی؟ جواب دیا، ہر حصے کے ایک لاکھ۔ دریافت
 کیا، کتنے حصے باقی رہ گئے ہیں؟ جواب دیا ساڑھے چار۔ منذر بن
 زبیر کہنے لگے کہ ایک لاکھ میں ایک حصہ میں نے لیا۔ عمرو بن
 عثمان گویا ہوئے، ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لیا۔ ابن
 زعمہ ہوئے، ایک لاکھ میں ایک حصہ میرا ہو گیا۔ حضرت معاویہ
 نے دریافت کیا کہ اب کتنے حصے بچے؟ انہوں نے جواب دیا، ڈیڑھ۔ انہوں نے
 فرمایا، میں نے یہ حصہ ڈیڑھ میں خرید لیا عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے
 اپنا حصہ چار لاکھ میں حضرت معاویہ کو فروخت کر دیا عبداللہ بن زبیر جب قرضے
 کی ادائیگی سے فارغ ہوئے تو حضرت زبیر کے دو سہ ماہی سے اسے ادا کرنے کی رقم

sunnahschool.blogspot.com

کا معاہدہ کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ میں سے فی الحال تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا، یہاں تک کہ تم تو اتر چار سال حج کے موقع پر اعلان کر لوں کہ میں کا (واللہ اعلم) حضرت زبیر پر قرضہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تاکہ ہم اس کا قرضہ چکا دیں، پس دو حج کے موقع پر چار سال تک برابر بندی کرتے رہے۔ جب چار سال گزرنے کو انہوں نے معاہدہ راول میں مال تقسیم کر دیا۔ حضرت زبیر کی چاہی یا عقین، ایک تہائی حصہ تقسیم سے عہدہ رکھا گیا۔ بوجہ وصیت ان کی ہر ایک بیوی کو دو لاکھ دس ہزار تھے۔ انہوں نے حضرت زبیر کا سالانہ پانچ کروڑ اور دو لاکھ کا ہوا۔

جب امام کسی کو قاصد بناٹے یا کسی جگہ

شہر لائے تو اس کا حصہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ کی شدید بیماری کے باعث جنگ بدر میں شمولیت نہیں کر سکتے تھے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مساجد کی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے لیے جنگ بدر میں شامل ہونے والے کے برابر اجر ہے اور حصہ بھی۔

خمس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ ہے جو قبیلہ موزن دلوں نے آپ کی رفاقت وہاں ہونے کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا اور آپ نے مسلمانوں سے ان کا حق معاف کر دیا اور اسی کے دلائل سے تو ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور خمس سے لوگوں کو مال عطا فرمایا اور جو انصار کو عطیات دیئے اور حضرت جابر بن عبد اللہ کو خیبر کی کھجوریں مرحمت فرمائیں۔

✦ ✦ ✦

ردان بن حکم اور حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب قبیلہ

قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يَمَارِي بِالْوَسْمِ حَتَّى مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ تَسَمَّ بِبَيْتِهِمْ قَالَ فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ سِنُونَ وَارْبَعُ الثَّلَاثِ فَحَاصِبَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ دِمَاسًا أَلْفُ كَجَبِيحٍ مَالِهِ حَمْسُونَ أَلْفُ أَلْفٍ وَبِمِائَةِ أَلْفٍ .

باب ۲۵۶ إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمْرًا بِالْمَقَامِ هَذَا يَسْهُمُونَ .

۳۸۱. حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوْسَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ . عَنِ ابْنِ عَسْرٍ رَجَعِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِشْمًا تَخِيبُ عُثْمَانَ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّمَا كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ جَلِيَّتَيْنِ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ .

باب ۲۵۷ وَ مِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ لِلنَّوَابِغِ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ هِرَازَنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِضَائِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمْسِ وَمَا أُعْطِيَ الْأَنْصَارَ وَمَا أُعْطِيَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَمَّ خَيْبَرَ .

۳۸۲. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ

بوازن کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کا سوال کیا تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا نہ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ دوس سے ایک چیز اختیار کر لو، چاہے اپنے قیدی آزاد کروالو یا اپنا مال سے اس میں سے اسی وجہ سے تقسیم کر دینا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس سے زیادہ راتوں تک ان کے جواب کا انتظار فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے۔

جب ان لوگوں پر یہی طرح واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ان کی جانب دوس سے ایک ہی چیز تو مایس گئے تو وہ عرض گزار ہوئے اپنے قیدی آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ پس شرح رسالت نے اپنے پڑوانوں کے جھڑپ میں جلوہ ریزی فرمائی، پھر اللہ تعالیٰ کی شایان شان حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: نہ تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ ان کے قیدی واپس کر دوں، تو جو تم میں سے اپنے جھٹنے کے قیدی کو بخوشی آزاد کرنا چاہے تو ضرور کر دے اور جو اپنے جھٹنے پر قائم رہنا چاہے تو اسے اتنا مال دے دیں گے جب بھی اللہ تعالیٰ ہمیں نئے کامال مرحمت فرمائے، پس وہ اس طرح آزاد کر دے۔ تمام حضرات عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم بلیب خاطر آزاد کرتے ہیں، یا رسول اللہ نے فرمایا: نہیں معلوم تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ تم سارے واپس لو جاؤ اور ہمارے پاس اپنے ان بزدلوں کو بھیجو جو تمہارے کار مختاریں۔ لوگ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنے اپنے کار برد آڑوں کو صورت حال بتائی تو ان کے سردار بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، اور آپ کو بتایا کہ لوگ بلیب خاطر اجازت دے رہے ہیں۔ پس آپ نے انہیں آزاد کر دینے کی اجازت مرحمت فرمائی

قبیلہ بوازن کے قیدیوں کے بارے میں یہ بات ہم تک پہنچی ہے۔

وَرَعَمَ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكِيمِ وَمِسْرُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَحْبَبَا أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفَدَّ هَرَازِينَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبَّيَتَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ إِصْدَاقُ وَإِمَا الْفَتَنَيْنِ إِمَا السَّبْيِ وَإِمَا الْمَالِ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَظِرُ آخِرَهُمْ بِضِعْمِ بَشْرَةَ نَيْلَةَ حِينَ قَعَلَ مِنَ الطَّائِبِينَ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا يَا فَا نَحْتَارُ سَبِينَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّلِيمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَتَابِعُدُ فَإِنْ إِخْوَانَكُمْ هُمْ لَا يَوْتَدُ جَاءُوا نَاتَابِينَ دَرَانِي فَتَدْرَأَيْتَ ابْتِ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيَّبَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى يُطَيَّبَ إِثَابُهُ مِنْ آوَلِهِ مَا يُغْنِي اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذِنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يُرْفَعَ إِلَيْنَا عَمْرٌ فَأَمْرُكُمْ فَارْجِعِ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْوَةَ فَوَدَّ هُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا فَأَذِنُوا لِهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا عَنْ

سَبِي هُوَ اِزْنٌ.

۳۶۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّهْمَنِ
 حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
 قَالَ وَحَدَّثَنِي الْعَاصِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكَلْبِيُّ
 وَأَنَا لِحَدِيثِ الْعَاصِمِ أَحْفَظُ عَنْ زُهَيْمٍ قَالَ
 كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى خَاتِي ذَكَرَ دُبَّاجَةَ وَ
 عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ أَحْمَرُ كَأَنَّ
 مِنَ السَّرَّانِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ
 يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِرْتُ، فَخَلَفْتُ لَا أَكُلُ
 فَقَالَ هَلْكَرٌ فَلَا أَحَدٌ كَمَّكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي آتَيْتُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَغْرِ مِيزِ
 الْأَشْعَرِيِّ بَيْنَ تَيْمٍ وَتَيْمٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
 أَحْمِلُكُمْ وَمَا سِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَإِنِّي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَبُ
 إِبِلَ فَنَسَّأَلُ عَنْهَا فَقَالَ آيَةُ النَّفَرِ
 الْأَشْعَرِيُّونَ قَامَرْنَا بِخَمْسِ ذَوْدِ غَيْرِ
 الدَّرِي فَنَنَا انْطَلَقْنَا قَدْنَا مَا صَنَعْنَا الْبَارِكُ
 لَنَا فَرَجَبْنَا إِلَيْهِ فَقَلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ
 تَحْمِلَنَا فَخَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفْتَسَيْتَ
 قَالَ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ
 حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ سَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى
 يَمِينٍ قَارِي غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا آتَيْتُ النَّبِيَّ
 مُحَمَّدًا وَتَحَلَّلْتُهَا.

۳۶۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً
 فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ قَبْلَ تَجْدِ قَعْنَمُوا إِبِلًا كَثِيرًا
 فَكَانَتْ بِهَا مَهْمُ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدًا عَشَرَ

حضرت زہیم بن مغرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے
 کتاب کی خدمت میں بیٹھا ہوا مرغ پیش کیا گیا اس وقت ان
 کے پاس بھی تمیم کا ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی موجود تھا گویا وہ
 ان کا آزاد کردہ غلام تھا۔ آپ نے اسے بھی کھانے کے لیے
 فرمایا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے مرغ کو گندگی کھاتے
 دیکھا تو مجھے نفرت ہوئی اس لیے میں نے تم کھالی ہے، کہ
 نہیں کھاؤں گا، آپ نے فرمایا، اؤ میں اس بارے میں نہیں
 حدیث سنانا ہوں۔ میں بارگاہ رسالت میں چند اشعریوں
 کے ساتھ حاضر ہوا، تو انہوں نے آپ سے سواریوں کا مطالبہ
 کیا۔ آپ نے فرمایا، خدا کی قسم، میں تمہیں سواری نہیں دوں گا
 کیونکہ میرے پاس سواری ہی کوئی نہیں، اسی آتما میں بارگاہ رسالت
 میں گئی اور تمہیں کئے تو اپنے لوگوں سے پوچھا، اشعریوں
 کا گروہ کہاں ہے؟ پھر آپ نے حکم فرمایا کہ پانچ اونٹ سیدہ
 کو بان واسطے نہیں دیئے جائیں جب ہم پہل پڑے تو آپس میں
 کہنے لگے کہ ہم نے اچھا نہیں کیا، اس میں میں برکت نہیں ہوگی،
 ہمہ ایسی آپ کی خدمت میں آکر عرض گزار ہوئے یہ ہم نے سیدہ
 کا آپ سے سوال کیا تھا تو آپ نے تم کھالی کہ میں سواری نہیں
 دوں گا۔ کیا آپ تم کو قبول گئے؟ فرمایا میں نے تمہیں سواریاں
 نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، اور یہ تمہیں خدا کی قسم،
 اگر میں کسی بات پر بھی تم کھالوں اور اس کے خلاف میں بدلاؤ
 دیکھوں تو بہتر پہلو کو اختیار کر کے تم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریر
 روانہ فرمایا جس میں حضرت عبد اللہ بن عمر بھی تھے۔ مال غنیمت
 میں بہت سے اونٹ ہاتھ لگے۔ پس ہر مجاہد کے حصے میں بارہ
 یا گیارہ اونٹ آئے اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ اور دست

فرمایا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر میں بھیجے ہوئے حضرات میں سے بعض کو عا مجاہدین کے جھٹکے کے علاوہ اپنی جانب سے بھی کچھ مرحمت فرمادیا کرتے تھے۔

حضرت ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری سے راوی ہیں۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے (مکہ مکرمہ سے) نکل جانے کی خبر ملی تو اس وقت ہم یمن میں تھے۔ ہم بھی آپ کی جانب ہجرت کر چلے، میں اور میرے بھائی۔ میں اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو ہم تھا۔ آگے شاید یہ کہا کہ ہم اپنی قوم کے بہت سے آدمی تھے۔ یا یہ بتایا تھا کہ تم پہنچنا یا باؤن آدمی تھے۔ پس ہم کشتی میں سوار ہو گئے، لیکن کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس پہنچا دیا ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابوطالب اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی، تو حضرت جعفر نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حبشہ میں بھیجا اور یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، پس آپ حضرات بھی ہمارے پاس ٹھہراؤں، ہم ان کے پاس ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ ہم سارے بل جل کر اس وقت بارگاہ نبوت میں پہنچے۔ جب آپ خیبر فتح فرما چکے تھے تو ہمیں بھی آپ نے حصہ دیا، یا یہ فرمایا کہ ہمیں بھی حصہ عنایت فرمایا حالانکہ جو فتح خیبر میں شامل نہیں تھا ایسے کسی ایک آدمی کو آپ نے حصہ نہیں دیا، ماسوائے ہمارے کشتی والوں کے اور حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کے، آپ نے ان سب کو مجاہدین کے ساتھ حصہ مرحمت فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر حرمین کا مال غنیمت آجائے تو میں تمہیں آناؤں گا، آناؤں گا، آناؤں گا۔ لیکن مال آنے سے پہلے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا، جب

بَدِيرًا أَوْ يَنْفِلًا أَيْعِيرًا بَعِيرًا

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّيْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِلُ بَعْضَ مَنْ دَبِحَتْهُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفِيهِمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمِ عَامَّةِ الْجَبِيَّتِ .

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ سَبْدَانَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُرْسِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَّغْتُ مَا مَضَى مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْنُ بِالْيَمَنِ نَخْرَجْنَا مَهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخْوَانِي أَنَا أَصْفَرُ هُوَ أَسَدُ هُمَا أَبُو بَرْدَةَ وَالْأَخْرَابِيُّ رُهِيمٌ مَا قَالَ فِي بَضْعٍ وَإِنَّمَا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوْ ثَمَانِينَ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَتًا فَأَلْفَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّبَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ وَرَأَفَتْنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابُهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَامْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَأَقَفْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَلَّجْنَا وَنَلَّجْنَا وَنَلَّجْنَا وَنَلَّجْنَا فَاسْتَمْرَقْنَا مِنْهَا وَمَا نَسَمُوا لِأَخِي غَابٍ عَنْ نَجِيحِ خَيْبَرٍ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ فَسَمِعُوا رَجِيمٌ مَقْتَهَرٌ

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَّادَةَ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنِي مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَفَدْتُ أَعْطَيْتُكُمْ

بحرین کا مال آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی کروائی کہ جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرعہ ہو گیا جس سے انہوں نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، تو وہ ہمارے پاس آجائے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوں اور بتا دیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے عین سب بھر کر عنایت فرمائیں۔ سفیان راوی نے اپنی ہتھیلیوں کو جوڑ کر بتایا کہ یوں۔ ابن مکنذ نے بتایا کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے پہلی دفعہ حضرت ابو بکر کی خدمت میں جا کر سوال کیا تو انہوں نے کچھ نہ دیا۔ پھر دوسری مرتبہ گیا، لیکن کچھ نہ دیا۔ پھر تیسری دفعہ گیا اور میں نے کہا کہ

پہلی دفعہ آپ سے سوال کیا تو کچھ نہ دیا، دوسری مرتبہ سوال کیا تب بھی کچھ نہ دیا۔ اب تیسری دفعہ سوال کیا لیکن آپ نے کچھ بھی نہیں دیا۔ فرمایا کچھ عطا فرمانے کا ارادہ ہے یا میرے بارے میں بخل سے کام لینا ہے؟ فرمایا، آپ نے کہا ہے کہ میرے متعلق بخل سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے ایک مرتبہ بھی انکار نہیں کیا، اور میں تو آپ کو مال دینا چاہتا ہوں۔ سفیان، عمرو، محمد بن علی، حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر نے سب بھر کر بٹکتے دینے فرمایا، انہیں گنو۔ گنے تو پانچ سو تھے۔ فرمایا اتنے اتنے دوڑتیہ اور بیچئے۔ ابن مکنذ کا قول ہے۔ کہ بخل سے زیادہ اور کون سی بیماری خطرناک ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ جب حبرانہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال نفیست تقسیم فرما رہے تھے تو ایک شخص نے کہا، انصاف سے کام لیجئے۔ آپ نے اس سے فرمایا، اگر میں انصاف نہ کروں تو خیر سے محروم ہو جاؤں گا۔

رسول خدا کا قیدیوں پر احسان اور خمس نہ

هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَلَمْ يَجِبْ حَتَّى
تُبْعِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مَنَّا دِيًّا
فَنَادَى مَنْ كَانَ لَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَ أَوْ عَدَّةً
فَلْيَأْتِنَا فَآتَيْنَاهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا
كَذَا فَحَتَّى إِذَا شَاءَ وَجَعَلَ سُفْيَانُ
يُحْتَرُّ ابْنُ بَكْرٍ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا ابْنُ
الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّةً فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ
فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ آتَيْتُهُ فَلَمْ
يُعْطِنِي ثُمَّ آتَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَقُلْتُ
سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ
تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَمَا
أَنْ تُعْطِنِي وَإِنَّمَا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي قَالَ قَدْ
تَبَخَّلْتُ عَلَيَّ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ تَمْرَةٍ
إِلَّا وَأَنَا أَمْرِي أَنْ أُعْطِيكَ قَالَ سُفْيَانُ
وَحَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْنٍ عَنْ
جَابِرِ قَحْنَالِي حَتِيَّةً وَقَالَ عَدُّهَا
فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَخَذْتُ مِثْلَهَا
مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ رَوَاهُ
دَاؤِدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

۲۷۸. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَانَ جَابِرِ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً
بِالْحَبَشَةِ إِذْ قَالَ لَنَا رَجُلٌ أَعْدِلُ فَقَالَ
لَنَا شَعِيتَانِ لَمْ أَعْدِلْ

باب ۲۵۱ مِمَّا مَقَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لینا۔

وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسَارِيِّ مِنْ غَيْرِ أَمْتٍ
يُخَمِّسُ .

حضرت جبیر بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسیرانِ بدر کے متعلق فرمایا
اگر مسلم بن عدی آج زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان
بدرجنوں کی رہائی کے متعلق کہتا تو میں اس کی سفارش
پر انہیں چھوڑ دیتا۔

۳۶۹ . حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنِ
مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِيْ الْأَسَارِيِّ
بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بَيْنَ عَدِيٍّ وَنَجْدٍ كَلَّمَنِي
فِي هَذِهِ لَأَبِي التَّثَنِي لَتَرَكْتُهُمْ لَنَا .

خمس اعام کا حق ہے۔ وہ اپنے جس رشتہ دار کو
چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔ اس کی دلیل یہ
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیمبر کے خمس میں
سے سارے بنو مطلب یا سارے بنو ہاشم کو مال مطالبہ نہیں
فرمایا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں۔ کہ نہ آپ نے اسے
برایک کے لیے عاک کیا اور نہ احتیاج دیکھے بغیر قرابت والوں کے
لیے خاص فرمایا۔ آپ نے جس کو عطا فرمایا تو اس نے اپنی حالت
کی آپ سے شکایت کی ہوگی یا آپ کا ساتھ دینے کے
باعث انہیں اپنی قوم اور اپنے حلیفوں سے نقصان اٹھانا
پڑا ہوگا۔

باب ۲۵۹ . وَمِنْ التَّرْدِيلِ عَلَى أَنَّ
الْخَمْسَ لِلْأَمَامِ وَأَنَّهَا يُعْطَى بَعْضَ قَرَابَتِهِ
دُونَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطَلِّبِ وَبَنِي هَاشِمٍ مِنْ
حُسَيْنِ خَيْبَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
لَوْ بَعَثْتَهُمْ بِذَلِكَ وَلَمْ يَخْصُصْ قَرِيبًا
دُونَ مَنْ أَحَبَّ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ
الَّذِي أُعْطِيَ بِمَا يَشْكُرُ إِلَيْهِ مِنْ
الْحَاجَةِ وَلِيَا مَتَّهَمُو فِي جَنَبِهِ مِنْ
قَوْمِهِمْ وَحَلَدَايَهُمْ .

حضرت جبیر بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں
حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ نے بنو عبد المطلب
کو مال عطا فرمایا اور میں نے نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر
میں ہم اور وہ ایک جیسے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ بیشک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی
چیز ہیں۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جبیر
بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے بنو عبد
المطلب اور بنو فزول کو حصہ نہیں دیا۔ ابن اسحاق کا بیان
ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب تینوں ماں جائے
بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا

۳۸۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ
أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ
بَنِي الْمُطَلِّبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ
وَمَنْزِلَتِكَ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْمُطَلِّبِ وَبَنُو
هَاشِمٍ شَيْءٌ وَوَاحِدٌ . وَقَالَ اللَّيْثُ
حَدَّثَنِي يُونُسُ وَنَادَى قَالَ جُبَيْرٌ وَ لَوْ
يَغْنِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي

اور نوزل ان کا باپ کی جانب سے بھائی
(علائقائی) تھا۔

مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا

ہے۔ اس میں خمس بھی نہیں سادہ اس بدرے میں امام کا حکم

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جنگ بدر کے دوران میں صف میں ذرا دم لینے کے
لیے، بیٹھ گیا تھا۔ اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو کم رسن
انصاری لڑکے نظر آئے۔ دل میں خیال گزرا کہ میں جو انوں
کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک لڑکا مجھ سے کہنے
لگا، چچا جان! آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں۔ میں نے
جواب دیا، ہاں لیکن اسے پہچانتے! تب میں اس سے کیا کہہ
لڑکے نے جواب دیا مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا۔ تم بے اس ذات
کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اسے دیکھ لوں
تو میرا جسم اس رت تک اس کے جسم سے جدا نہیں ہوگا جب
تک ہم میں سے کسی ایک کو موت نہ آدبو پے۔ میں اس
کی گفتگو سن کر حیران رہ گیا۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھے
دباتے ہوئے ایسی ہی گفتگو کی۔ دیکر گزری کہ ابو جہل لوگوں
میں چلتا پھرتا نظر آیا۔ میں نے کہا، جسے تم پوچھتے ہو،
تمہارا نشانہ وہ شخص ہے۔ دونوں لڑکے اپنی تلواریں لے کر
اس پر ٹوٹ پڑے، اور پے در پے وار کر کے اسے
پچھاڑ دیا۔ پچھڑوں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور اس
واقعہ کی آپ کو خبر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں
سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک
نے کہا، میں نے قتل کیا ہے۔ فرمایا، کیا تم نے اپنی خون آلود

عَبْدِ شَيْسٍ وَلَا لِبَنِي لَوْحَلٍ . وَكَأَلِ ابْنِ
إِسْحَانَ عَبْدُ شَيْسٍ وَهَاشِمٌ وَالْمُطَلِّبُ أَخُوهُ
لَا يَمُرُّ وَأُمُّهُمْ عَائِشَةُ مَرَّتْ مَرَّةً وَكَانَ
نَوْحَلٌ أَحَاهُمْ لِأَبِيهِمْ .

بَابُ ۲۶ مَنْ لَمْ يُخَيِّسِ الْأَسْلَابَ
وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ مِنْ
غَيْرِهِ أَنْ يُخَيِّسَ وَحُكْمُ الْإِمَامِ
فِيهِ .

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
الْمَاجِشْتُونَ عَنْ صَالِحِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ
يَوْمَ بَدْرٍ فَتَنَطَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي
فَإِذَا أَنَا بِنَدَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثِي
أَسْأَلُهُمَا تَسْنِئَةً أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَحْتَمَمٍ
مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَتِي
هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتَكَ
إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ
يَسْبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَتَى نَسِي بِبِدَاةٍ لَيْسَ بِأَيْتُمٍ كَا
يَعَارِقُ سَوَادِي سَوَادِي حَتَّى يَمُوتَ
الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي
الْآخَرُ فَقَالَ لِي وَمِثْلَهَا فَلَمَّا لَشِبْنَا
نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي التَّابِ
قُلْتُ أَلَا أَنْ هَذَا صَاحِبُكُمْ الَّذِي
سَأَلْتُمَنِي فَأَمْتَدَّ رَأَهُ بِسَيْفِهِمَا
فَضْرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ شَرَّ الضَّرْمَانِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيْكُمَا قَتَلَهُ قَالَ

تلواریں صاف کر لی ہیں؟ دونوں عرض گزار ہوئے جی نہیں۔
آپ نے تلواریں ملاحظہ کر کے فرمایا: تم دونوں نے
اسے قتل کیا، لیکن اس کے جسم کا سامان معاذین
عمرو بن جوع کو ملے گا۔ دونوں لڑکے معاذ بن عمرو
اور معاذ بن عمرو بن جوع تھے۔ در رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ جنگ حنین کے لیے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ساتھ آپ پر قربان ہونے کے لیے نکلے۔ جب
ہمارا مقابلہ ہوا، تو مسلمانوں پر گردش سی آگئی۔ میں نے
ایک شرک کو دیکھا، کہ اس نے ایک مسلمان کو دوپچا
ہوا ہے۔ میں گھوم کر اس کے پیچھے پہنچا، اور اس کے
کندھے پر تلوار کی بھر پور ضرب لگائی۔ وہ پلٹ کر میرے
مقابلہ پر ڈٹ گیا۔ ہم دونوں میں خوب زور آزمائی ہوئی
اور مجھے اپنی موت نظر آنے لگی لیکن رزمن کی تاب
نہ لاکر دو اچانک مر گیا۔ اور میرا بیچیا چھوٹا۔ حضرت
عمر بن خطاب سے میری ملاقات ہوئی تو لوگوں کا حال
پوچھا۔ فرمایا، جو اللہ کا حکم ہے۔ جب جنگ ختم ہوئی
لوگ واپس لوٹے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اجلاس فرمایا اور ارشاد ہوا، کہ جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو
اور نبوت اس کے پاس موجود ہو تو مقتول کا سامان اسی
کو ملے گا۔ پس میں کھڑا ہو گیا۔ پھر یہ سوچ کر بیٹھ
گیا کہ میری گواہی کون دے گا؟ جب آپ نے میری
مرتبہ بھی فرمایا، تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ
آپ نے درست فرمایا ہے۔ اور اس کافر کا سامان میرے
پاس ہے۔ آپ انہیں دابو بردہ کو) مجھ سے راضی کر
دیں۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اسی آدمی سے فرمایا
نہیں خدا کی قسم یہ تو نہیں ہوگا کہ اللہ کے شہروں میں سے
ایک شیرا اللہ اور اسی کے رسول کی طرف سے لڑے۔

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَنَا قَتَلْتَهُ فَتَالَ
هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ
فِي السَّيْفَيْنِ فَتَالَ كَيْلَا كَمَا قَتَلْتَهُ
سَلْبُهُ يُعَاذُ بَيْنَ عَمْرَوَيْنِ الْجُمُوحِ
وَكَانَا مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍَا وَمُعَاذُ ابْنِ
عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ .

۳۸۲ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ
أَفْلَحٍ عَنْ أَبِي مُحْتَمِبٍ مَرُومِي أَبِي قَتَادَةَ
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا التَّقِيْنَا كَانَتْ
لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ
الشُّرِكِيِّينَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
فَاسْتَدَارَتْ حَتَّى أَتَيْتُمَا مِنْ وَرَائِهِ
حَتَّى ضَرَبْتُمَا بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ
عَائِقَةٍ فَاقْبَلَتْ عَلَيَّ فَضَمِنِي ضَمَةً
وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ . ثُمَّ أَدْرَكَ
الْمَوْتُ مَا رَسَلْتَنِي فَلَمَجَعْتُ عَمْرَ ابْنَ
الْجُمُوحِ فَقُلْتُ مَا بَالَ النَّاسِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ شَعْرَةَ نَاسٍ جُمُوحًا
وَجَلَسَ ابْنِي صَالِي عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَيْلَانَةَ عَلِيٍّ بَيْنَهُ فَلَهُ سَلْبُهُ
فَقُلْتُ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَيْلَانَةَ
عَلِيٍّ بَيْنَهُ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُلْتُ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ
ثُمَّ قَالَ ابْنُ الْثَلَاثَةِ مِثْلَهُ فَقُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَانْقَضَتْ عَلَيْهِ الْبَيْعَةُ
فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلْبُهُ
عِنْدِي فَأَرْضِيهِ عَنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأَهَا اللَّهُ إِذَا
يَعْبُدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ

اور اس کا مال آپ کو دے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہوں نے سچ کہا ہے۔ پس اس آدمی نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ میں نے اس میں سے ایک زبرہ بیچ کر جو سلمہ کا ایک باغ خرید لیا۔ یہ اسلام کے اولین دور کا مال ہے جو مجھے سب سے پہلے حاصل ہوا۔

تالیف تلوپ کے لیے رسول خدا کا مجلس وغیرہ سے خرچ کرنا۔

اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت حکیم بن خزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا۔ پھر آپ سے مال طلب کیا تو پھر مرحمت فرما دیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے حکیم! یہ دنیا کا مال سرسبز اور منیٹھا ہے۔ جو اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا تو اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور خواہش نفس کے توت لے گا تو کبھی تم کی برکت نہیں ہوگی اور اس کی مثال ایسی ہو جائے گی جیسے کوئی کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ یاد رکھو، اوپر والا ہاتھ دینے والا) نیچے والے ہاتھ دینے والے) سے بہتر ہے۔ حکیم بن خزام عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے بعد میں کسی نے آگے دست سوال دراز نہیں کروں گا، یہاں تک کہ دنیا کو خیر باد کہہ جاؤں پھر حضرت ابو بکر نے انہیں اپنے دور خلافت میں مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا تو انہوں نے مال لینے سے مطلقاً انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر نے انہیں اپنے دور خلافت میں مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا، تب بھی انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس حضرت عمر نے فرمایا۔ اسے مسلمانوں

عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ سَبَبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَدًا فَأَعْطَاهُ فَبِعْتُهُ الْبَيْدَرَ فَأَبْتَعْتُ بِهِ مَخْرِفًا فِي بَيْتِي سَبِيَّةً قِيَامًا لَا قَوْلَ مَالٍ تَأْتَلَتْهُ فِي الْإِسْلَامِ

بَاب ۲۶۱ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمَوْلَةَ تَلْوِبًا لَكُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهَا سَرَاهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَطَانِي شَقْرٌ سَأَلْتُهُ مَا عَطَانِي شَقْرٌ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصِرٌ حَكْرٌ فَخَنُ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِأَشْرَاحِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبُرُ وَالْبَيْدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ النَّيْدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَدَعْتَ بِالْحَقِّ لَا أُرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَقَابِقَ الدُّنْيَا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا شَقْرًا إِنَّ سَمْعًا دَعَا لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَا

میں نئے کے مال سے ان کا وہ حق انہیں دے رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے لیکن دگواہ رہنا وہ خود اپنے سے انکار کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت علیم نے کسی شخص سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آخری دم تک کوئی چیز قبول نہیں کی۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! نماز، جاہلیت کا بوجھ پر ایک روز کا اعمکاف ہے۔ پس آپ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں سے دو لونڈیاں ملیں انہوں نے انہیں مکہ مکرمہ میں کسی کے گھر چھوڑ دیا۔ راوی کہتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے قیدی آزاد فرمادیئے تو وہ گلی کوچوں میں بھاگنے دوڑنے لگے حضرت عمر نے فرمایا، اے عبد اللہ! دیکھو یہ کیسا شور مچا رہا ہے، معلوم کر کے عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرمایا ہے۔ (انہیں آزاد کر دیا ہے) فرمایا تم جا کر ان دونوں لونڈیوں کو بھی بھیج دو۔ نافع کا قول ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرانہ سے عمر نہیں کیا۔ اگر آپ عمر کرتے تو عبد اللہ سے یہ بات پوشیدہ نہ رہتی۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں لونڈیاں، خمس سے مل گئیں۔ نافع نے ابن عمر سے جو روایت کی ہے۔ اس میں نذر کا لفظ اور دن کا کوئی ذکر نہیں۔

حضرت عمر بن قلعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور بعض حضرات کو نہ دیا۔ یہ ظہریوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان پر متاب فرمایا ہے۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا

مَعْرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرَضُ عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَنَا مِنْ هَذَا النَّبِيِّ قِيَابِي أَنْ يَأْخُذَهُ . فَلَمْ يَزَلْ أَحْكِيمُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوَفِّي .

۳۸۴ . حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمَانِ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ سَائِدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافٌ يَوْمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِي بِي قَالَ وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حَنِينٍ خَوْضَهُمَا فِي بَعْضِ بِيوتٍ مَكَتَ قَالَ فَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ سَبْيِ حَنِينٍ فَجَعَلُوا يَسْعُونَ فِي السِّبْكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ انْظُرْ مَا هَذَا فَقَالَ مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ السَّبْيِ قَالَ أَذْهَبُ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَحْرَانَةِ وَلَوْ اعْتَمَرَ لَعَرَّيْخَتْ عَلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ . وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمْسِ وَرَوَاهُ مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي السُّدْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَهُ .

۳۸۵ . حَدَّثَنَا مَرْسِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَلْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَوْمًا وَمَنْعَ آخِرِينَ فَكَأْتَهُمْ عَلَيْهِمْ
عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أُعْطِيَ قَوْمًا آخَانُ
ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَأَجَلُ حَرَمًا إِلَى
مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ
وَالغِنَى مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ فَقَالَ
عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِكَلِمَةٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرُّ النَّعِيمِ
وَرَأَى أَبُو عَامِرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ
الْحَسَنِ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلِيَ بِمَالٍ
أَوْ بَسِي فَفَسَمَهُ بِهَذَا.

۳۸۶ . حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُعْطِيَ
قَرِيبًا أَنَا لَفَقَهُمْ لَا نَهُو حَدِيثٌ عَنْهُ
بِحَا هِلَبِيَّةٍ .

۳۸۷ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَسَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا التُّهَيْمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِلرَّسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا
أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْيَأْتِي
مِنَ الْإِبِلِ فَقَالَ الرَّأْيِيُّ إِنَّ اللَّهَ لِي رَسُولٌ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قَرِيبًا وَيَدِينُنَا
وَسَيُؤْتِنَا تَقَطُّرًا مِنْ مَائِهِمْ قَالَ أَنَسُ
فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَقَالَتِهِمْ فَأَسَدٌ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَعَلَهُمْ
فِي قَبِيَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَعَرَّ يَدُهُمْ مَعَهُمْ أَحَدًا

کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کمزوری اور بے مبری کے
باعث مال دیتا ہوں، اور بعض لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں
جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور استغنا سے
بھر کر دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب
ہے۔ حضرت عمرو بن تغلب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کلمہ میرے متعلق ارشاد فرمایا
یہ مجھے شرح اونٹوں سے زیادہ پیارا ہے۔ عمرو بن
تغلب سے دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔
اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں مال یا قیدی آئے تھے تو آپ نے
انہیں اس طرت تقسیم فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ میں قریش کو اس لیے مال عطیہ
کرتا ہوں کہ ان کی جاہلیت کا رماز ابھی
ابھی گزرا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے اس طریق عمل پر جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول
کو ہوازن کی دولت مفت عطافرمائی، تو آپ نے قریش کے
بعض افراد کو سوسو اونٹ تک مرحمت عطافرمادئے تو
یہ کہنے لگے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے جو قریش
کو مال مال کرتے ہیں اور میں نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ
کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ حضرت
انس فرماتے ہیں کہ بارگاہ رسالت میں کسی نے اس بات کا
ذکر کر دیا تو آپ نے انصار کو بلایا، اور انہیں ایک
چمڑے کے بیٹھے میں جمع فرمایا، اور ان کے ساتھ دوسرے
کسی ایک آدمی کو بھی نہیں بلایا۔ جب وہ جمع ہو چکے،
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف

غَيْرِهِمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ قَالَ لَمْ تَقْبَلُوا هَمَّ أُمَّ دَاوُدَ إِذْ آتَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا اسْتَيْدُوا أُمَّ آتَانَسٍ مَتَى حَدِيثٌ أَسَانَهُمْ فَقَالَ الرَّأْيِيُّ خُضِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قَرْنَيْشًا وَرَيْثَهُ لَأَنْصَارٍ وَسَيُؤْتِي نَقْطَرٌ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ رُكُوفٌ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِجَالِكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اللَّهُ مَا تَقْلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَتَقْلِبُونَ بِهِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَدْرِيئَنَا فَتَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَسْرًا شَرِيذَةً فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَلْفُتُوا اللَّهُ دَرَسْتُمْ لَنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ آسُسٌ فَلَمْ نَضْبِرْ.

۳۸۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَرِيحَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ مُطْعِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ مُطْعِمِ بْنِ بَيْتَانَ هُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ مُقْبِلًا مِنْ حَنْزَلِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَرَابُ يَسْأَلُونَ حَتَّى اضْطَرُّوا إِلَى سَمْرَةَ فَخُوِلَتْ رِدَاءَهُ حَتَّى وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هَذِهِ

لے گئے اور فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ تک پہنچی ہے؟ ان میں سے کچھ دار حضرت عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! جو ہم میں سے کچھ لوگوں والے ہیں انہوں نے قطعاً ایک لفظ بھی نہیں کہا لیکن جو ہم میں کم عمر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے وہ قریش کو تو مال مال کر دیتے ہیں لیکن انصار کو نظر انداز فرماتے ہیں۔ حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں جن لوگوں کو مال دیتا ہوں ان کے کفر کا زمانہ زیادہ دور نہیں، کیا تم اس بات پر مدافعت نہیں کہ دوسرے لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنے گھر و دین میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ، خدا کی قسم، جو کچھ تم لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ سب انصار عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیوں نہیں، یقیناً ہم اس پر راضی ہیں، پھر آپ نے فرمایا: بیشک میرے بعد تم غنقریب اپنے ساتھ بڑی نا انصافی دیکھو گے لیکن اس پر میرا کیا سنا تک کہ حوض کوثر پر اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے ملاقات کرو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ وہ آپ کے

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین سے واپس آ رہے تھے۔ کچھ عجمی عربی آپ کو آ کر پہن گئے، اور وہ آپ کے مال طلب کرتے تھے اور آپ کو مجبور کرتے ہوئے لیکر کے دھرت تک لے گئے اور آپ کی چادر مبارک بھی آچکلی آپ نے فرمایا:۔ میری چادر دسے دو، اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بھی مویشی ہوتے، تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، صہوٹا یا بزدل نہ پاؤ گے۔

الرِّضَا نَعْمًا لَقَسَمْتَهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي
بَغِيلاً وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا
۳۸۹ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمِيشِي مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ
غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَكَ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ
جَذْبَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَتِهِ
عَارِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ
بِهِ حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ
فَقَالَ مُرَرْتُ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ
فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ مَشْرَافًا
بِعَطَائِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ جوڑے جانسیے والی ایک بھاری چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی راستے میں ایڑا تو اس سے بڑے زور سے آپ کی چادر کو کھینچا۔ یہاں تک کہ میں نے زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ کی مبارک گدن پر دیکھا۔ پھر وہ کہنے لگا، آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے مجھے اس میں سے عطا فرمائیے، آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، اور تہمت ریز حالت میں اُسے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۹۰ . حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَبْرِئُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ
أَثَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي
الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَعْرَابَ مِنْ حَابِسٍ وَمِائَةَ مِثْقَالِ أَرِيئِلَ
وَأَعْطَى عَيْنِينَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ
أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَاتَّخَذَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ
قَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْقِسْمَةُ مَا عُدِلَ فِيهَا
وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ
لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّيْتُهِ
فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خَمْنٌ بَدِيلٌ إِذَا التَّوَيْتَ
اللَّهُ وَرَسُولَهُ رَحِمَ اللَّهُ مُرْسِي قَدْ أَوْذَى
بِأَكْثَرِ مَنْ هَذَا فَصَبَرَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کا مال تقسیم فرمایا، تو بعض حضرات کو تقسیم میں ترجیح مرحمت فرمائی مثلاً اقرع بن حابس کو سواڑٹ فنایت فرمائیے اور اتنے ہی عینہ کو عطا کئے، اور عرب کے بعض سرداروں کو بھی اس روز تقسیم میں ترجیح دی گئی، اس پر ایک آدمی نے کہا: خدا کی قسم اس تقسیم میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا گیا اور اس میں رفاقتا لہی مطلوب نہیں رہی، میں عبداللہ بن مسعود نے کہا: یہ بات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش گزار کرتا ہوں۔ پس میں نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا، آپ نے فرمایا: اگر اللہ اور اس کا رسول ہی انصاف نہ کریں تو انصاف اور کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دم فرمائے، انہیں اس سے بھی زیادہ انداز پہنچائی گئی، لیکن انہوں نے صبر کیا۔ حضرت اسماعیل بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین ہجرت فرمایا تھا، وہاں سے میں کمبوردی کی

sunnahschool.blogspot.com

گھٹیوں کی گھٹری اپنے سر پر اٹھا لایا کرتی تھی یہ جگہ ہم سے تین فرسخ کے نامیلے پر تھی۔
دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین رحمت فرمایا وہ بنو نضیر کی زمین تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود و نصاریٰ کے وجود سے حجاز مقدس کی سر زمین کو پاک کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حیر والوں پر فتح پائی تو یہود کو وہاں سے نکال دینے کا ارادہ فرمایا۔ کیونکہ یہودیوں کی زمین پر رسول خدا اور مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ یہود بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انہیں اس شرط پر آباد رہنا دیا جائے کہ وہ محنت کریں اور اس کے بدلے میں پیداوار سے ادھی ٹیائی پائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چلئے اس شرط پر ہم تمہیں بٹرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن ہم جب تک چاہیں۔ پس انہیں ٹھہرا لیا گیا یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق نے اپنے دورِ خلافت میں تہا اور اریحہ کی طرف جلا وطن کر دیا تھا۔

دارالحدیب میں خورد و نوش کی ملنے والی چیزوں کا

حکم۔

حضرت عبد اللہ بن مفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے قلدہ خیبر کا محاصرہ کیا جو اٹھالیس کسی یہودی نے چربی سے بھری ہوئی ایک کچا باہر سینک دی تو اسے لینے کے لیے میں جھپٹا۔ لیکن جب پاس ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں اپنی حرکت پر بہت ہی شرمسار ہوا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب میں کسی جہاد کے دوران شہید اور انگور ملتے تو

قَالَتَ كُنْتُ أَقْبَلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الرَّبِّ
أَبْنِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى رَأْسِي وَرَهَى مِثْيَ عَلَى ثَلَاثَةِ فَرَاسِخٍ وَ
قَالَ أَبُو صَمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزَّيْبِ أَرْضًا
مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ.

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَمْعَدَانَ حَدَّثَنَا
الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُنْبَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى
مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ
أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ
عَلَيْهَا لِلَّهِ وَ لِلرَّسُولِ لِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ
الْيَهُودَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَتْرَكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ
الشَّحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْقُكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا يَشْتَأُونَ فَاقْبَرُوا وَاحْتَجَّ أَجْلَاهُمْ
عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَارْيَحًا.

بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي
أَرْضِ الْحَرْبِ.

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حُسَيْنِ بْنِ هَدَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَفِيَ
الْإِنْسَانُ بِحِجَابٍ فَبِهِ شَحْمٌ فَتَرَدَّتْ لِأَخِي
فَأَلْتَفْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

انہیں کھالیا کرتے تھے لیکن انہیں دوسرے اوقات کے لیے
اشکار نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابن ابی وئی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ جنگ خیبر کے دوران فتح خیبر کے روز ہمیں سخت
صوبک لگی تو ہمیں پٹے ہوئے گدھے مل گئے۔ ہم نے انہیں
ذبح کر لیا۔ جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسول
خدا کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دو اور
گدھے کا گوشت مطلقاً نہ کھاؤ۔ عبد اللہ بن ابی اوفی
فرماتے ہیں: ہم کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے شاید اس وجہ سے منع فرمایا ہے کہ ان کا خنس ادا
نہیں کیا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دوسرے حضرات کی مانند
میں گدھے کا گوشت مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔ شیبانی
نے سعید بن جبیر سے اس بارے میں دریافت کیا
تو بتایا کہ مطلقاً حرام فرما دیا گیا
ہے۔

عَنْهَا قَالَ لَنَا نَصِيبٌ فِي مَعَارِزِنَا الْعَسَلِ
وَالْعِنَبِ فَتَنَا كُلُّهُ وَلَا نَرْفَعُهُ

۳۹۵. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَصَابْنَا
مَجَانَةً لِيَالِي خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ
وَقَعْنَا فِي الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ خَانَتْ حَرْنَا هَا
فَهَبَا غَلَّتِ الْقُدُورُ وَمَنَادَى مَنَادِي رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفِتُوا الْقُدُورَ
فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لَحْوِزِ الْحُمْرِ شَيْئًا
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَهَا لَر
تُحْتَرُ قَالَ وَقَالَ الْآخَرُونَ حَرَّمَهَا
الْبَيْتَةُ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَتَالَ
حَرَّمَهَا الْبَيْتَةُ

بَابُ الْجِزْيَةِ وَالْمَوَادِعَةِ مَعَ
أَهْلِ الْحَرْبِ وَكَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
فَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ
مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا
يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ
عَنْ يَدَيْهِمْ وَهُمْ صَاغِرُونَ يُؤَاذِنُ الْفَلَاحَ
وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ
وَالْعَجَمِ - وَتَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ لِمَجَاهِدٍ

حملی کافروں سے جزیہ لینا اور اس کا وعدہ کرنا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لَوْ اَنْ سَمِعُوا مِنْ
نَبِيِّ لَاتُوا لَهٗ بِرِجَالٍ مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
الْآيَاتِ الْكُرْآنِ وَيُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ وَيُؤْتُونَ الْجِزْيَةَ وَهُمْ صَاغِرُونَ
لَا يَضُرُّهُمْ شَيْئًا ذَلِكَ جَزَاءُ الَّذِينَ
ظَلَمُوا" (سورہ آل عمران، آیت ۷۵)۔
اس کے رسول نے اور پھر دین کے تابع نہیں
ہوتے یعنی وہ جو کتاب دینے لگے، جب تک
اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں، ذیل ہو کر" (سورہ
التوبہ، آیت ۲۹)۔ وہ ذیل ہیں، اسی لیے یہود
نصارئ اور مجوس اور عجمی کافروں سے جزیہ لینے
کا حکم ہے۔ مجاہد کا قول یوں منقول ہے کہ
ابن شام سے سپرد دینار فی کسبہ
ابن یمن سے ایک دینار، یہ ان کی

آسان کے لیے مالی حالت کے پیش نظر ہے۔

عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن ادس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بجالانے چاہے زعمم کی مہر و حصوں کے پاس مشہد میں کہا، جس سال کہ حضرت مصعب بن زبیر نے ابن بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا، کہ میں احنف کے چچا جزیر بن معاذیہ کے پاس بیٹھا تھا تو مجھے پاس حضرت عمر بن خطاب کا مکتوب گرای ان کہے وفات سے ایک سال پیشتر آیا کہ جس مجوسی نے ذکا مہدم عودت سے شادی کی ہوئی جو انہیں جدا کر دو اور حضرت عمر نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا، یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لوئی کے حلیف اور جنگ بدر میں شامل تھے، ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرن کی طرف جزیہ لانے کے لیے بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابی بکر سے صلح کر کے حضرت علا بن الحضرمی کو ان پر ماکم مقرر فرما دیا تھا۔ جب حضرت ابو عبیدہ مال سے کہ بحرن سے واپس لوٹے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور صبح کی نماز میں سارے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب آپ ان کے ساتھ نماز فجر ادا فرما کر جانے لگے تو وہ آپ کے مدبر ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا

مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ
أَرْبَعَةٌ دَنَابِيرٌ وَأَهْلُ الْيَمَنِ
عَلَيْهِمْ دِينَانٌ تَالِ جُعِلَ ذَلِكَ
مِنْ قَبْلِ الْيَوْمِ

۳۹۲. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَنَا
بِحَالَةِ سَنَةِ سَبْعِينَ عَا مَرَّ حَجْرٍ مُصْعَبُ
ابْنُ الرَّبِيعِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ
رَمْزَمَةَ تَالِ كُنْتُ كَاتِبًا لِعَجْرَةَ بِنْتِ
مُعَاوِيَةَ عَمْرٍو الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ
عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةِ فَخَرُّوا
بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِمَّنِ الْمُجُوسِ وَلَمْ
يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجَزِيَةَ مِنَ الْمُجُوسِ حَتَّى
شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سُوَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ
مَجُوسِ هَجَرَ.

۳۹۴. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْمُسَوِّبِ
ابْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَخْبَرَ أَنَّ سَمْرَدَ بْنَ سُوَيْبٍ الْأَنْصَارِيَّ
وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي مَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
أَبَا عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي
بِحَرْبَتَيْهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحٌ أَهْلُ الْبَحْرَيْنِ وَأَمْرٌ عَلَيْهِمْ
الْعَلَاءُ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ فَتَدِمَرُ أَبُو عَبِيدَةَ
يَمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ
يَقْدُ وَبِرَأْيِي عَبِيدَةَ فَخَرَّافَتْ صَلْوَةَ الصُّبَيْرِ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى

کی حالت میں فرمایا۔ میرے خیال میں تم نے یہ سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ مال سے کرا گئے ہیں؟ عرض گزار ہوئے، ہاں یا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا۔ تو خوش ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جو تمہیں مسرور کر دے۔ پس خدا کی قسم، مجھے تمہارے عزیز ہو جانے کا ڈر نہیں، مجھے تو ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر کشادہ نہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی۔ پھر تم ایک دوسرے سے جتنے لگو جیسے اگلے لوگ جتنے گئے تھے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کیا۔

حضرت جبیر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض حضرات کو مشرکوں سے لڑنے کے لیے بڑے بڑے شہروں کی جانب روانہ فرمایا۔ جب ہجران نے اسلام قبول کر لیا تو آپ نے ان سے فرمایا۔ میں اس لڑائی کے بارے میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے جواب دیا بہت اچھا اس کی مثال اور جو مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے ہیں ان کی مثال پرندے جیسی ہے جس کا ایک سرا اور دو ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اگر اس کا ایک پر توڑ دیا جائے تو وہ دونوں ٹانگوں پر ایک پر اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر دوسرا پر بھی نوچ لیا جائے تو دونوں ٹانگوں پر سر کے ساتھ کھڑا رہے گا اور اگر اس کا سر کھینچ لیا جائے تو دونوں ٹانگیں اور پر ہوتے ہوئے بھی بے کار ہو جائیں گے۔ پس سر تو کسرتی ہے، ایک پر تعمیر اور دوسرا پر ایران ہے۔ آپ مسلمانوں کو کسرتی کی جانب بھیجنے کا حکم صادر فرمائیں مگر اور زیادہ دونوں جبیر بن حبیب سے راوی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر حضرت عمر نے عثمان بن مقرن کو ہذا امیر شکر بنا کر بھی روانہ فرما دیا۔ جب ہم دشمن کی سرزمین میں جا پہنچے تو کسرتی کا گورنر چالیس ہزار نوج لے کر ہمارے لیے نکلا۔ اس نے زحمان کو کہا کہ میں نے کہا کہ حضرت میں سے کوئی میرے

بہم الفجر الصرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَدُنِّي فَتَبَسَّمَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ وَقَالَ أَطَّلَعْتُ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عَبِيدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا آجِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَابْتَشِرُوا وَإِقْبَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْسُطَ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا كَمَا بَسُطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنْ نَسَرَّهَا لَمَّا نَتَّأَسَّرَهَا تَهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتُمُوهَا

۳۹۸. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الشَّرْقِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سَيَمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّزْنِيُّ وَرِيَادُ بْنُ جَبْرِ عَنْ جَبْرِ بْنِ حَبِيبَةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنََاءِ الْأَمْصَارِ يُعَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ نَأْسَمُ أَنَّهُمْ مَزَانُ فَقَالَ ابْنِي مُسْتَشِيرُكَ بِي مَخَارِئِي هَذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَ مَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَمْ يَرَأْسُ وَلَا بَحْنًا حَانَ وَلَا رِجْلَانِ فَإِنْ كَسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرَّجُلَانِ يَبْجُوتَانِ وَالرَّأْسُ فَإِنْ كَسِرَ الْجَنَاحَ الْأُخْرَى نَهَضَتِ الرَّجُلَانِ وَالرَّأْسُ وَإِنْ شَدَّ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرَّجُلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ فَالرَّأْسُ كِيسَرِي وَالْجَنَاحُ قَيْصِدُ وَالْجَنَاحُ الْأُخْرَى فَارِسُ قَسْرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْظُرُوا إِلَى كِيسَرِي وَقَالَ نَكْرٌ وَنَسْرٌ

میرے ساتھ گفتگو کرے حضرت مغیرہ نے فرمایا، پوچھیے
 آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ پوچھا تم کون ہو؟ جواب دیا۔ ہم
 عرب کے باشندے ہیں۔ ہم بڑی بد بختی اور انتہائی
 مصیبت میں مبتلا تھے، بھوک کے باعث چھلکے اور
 گٹھلیاں بھی کھا جاتے تھے، اچھڑے اور بالوں کا لباس
 پہنتے تھے، درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے،
 اس وقت جبکہ ہم اس پستی میں تھے تو آسمانوں سے
 اور زمیوں کے رب نے، جس کا ذکر اعلیٰ اور عظمت
 بلا ہے، ہمارے اندر ایک نبی مبعوث فرمایا جو ہم
 میں سے ہے، ہم اس کے والدین کو
 جانتے ہیں، پس ہمارے اس نبی اور اللہ
 کے رسول نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم
 کاندھوں سے لڑیں یہاں تک کہ وہ ایک خدا
 کی عبادت کرنے لگ جائیں یا پھر جزیہ ادا
 کریں۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 نے اپنے رب کی جانب سے ہمیں بتایا
 کہ جو ہم میں سے قتل ہو جائے گا، وہ جنت
 میں آرام کے اندر جائے گا، جس کی مثال
 قطعاً کسی نے نہیں دیکھی اور جو ہم میں سے
 زندہ رہے گا وہ آپ لوگوں کی گردنوں کا مالک
 بن کر رہے گا۔ حضرت عثمان بن مغیرہ نے کہا،
 آپ حضرت مغیرہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مصیبت
 میں اللہ تعالیٰ نے بارہا جنگ آزمائی کا
 موقع عطا فرمایا، جس میں آپ کو کسی ندامت
 یا رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جبکہ میں نے
 بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کی مصیبت میں جنگیں لڑی ہیں، پس
 جب آپ صبح سویرے جنگ شروع

حَسْبِيَ عَن جُبَيْرِ بْنِ حَيْثَةَ دِيَّالِ
 فَتَدَامَنَا عَمْرٌ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا
 التُّعْمَانُ بْنُ مَقْرِنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا
 بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلٌ
 يَكْسِرُ فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَتَأَمَّرَ
 تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمُنِي رَجُلٌ
 مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ
 عَمَّا بَشَرْتِ قَالَ مَا أَسْتَمِرُّ قَالَ
 مَعْنُ أَنَا لَسَ مِنَ الْعَرَبِ كَثَافِي
 شَقَاؤُهُ شَدِيدٌ وَبَلَاءُهُ شَدِيدٌ نَمُصُّ
 الْجِلْدَ وَالْمَتَى مِنَ الْجُوعِ وَ
 نَلْبَسُ الْوَبْرَ وَالشَّعْرَ وَنَعْبُدُ
 الشَّجَرَ وَالْحَبَرَ فَلَمَّا نَمُنْ كَذَلِكَ
 إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ
 الْأَرْضِينَ نَحْنِي ذِكْرًا وَبَعَثَ عَظُمَتُهُ
 إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْسَابِنَا نَعْرِتُ
 أَبَاءَ وَأُمَّةً فَأَمَرَنَا نَبِيَّنا رَسُولُ
 رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
 نَقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ
 وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا
 نَبِيَّنا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
 رَسُولِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قَاتَلَ مِنَّا صَارَ
 إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا قَطُّ
 وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ بِقَابِكُمْ فَقَالَ
 التُّعْمَانُ رَبَّنَا أَشْهَدُكَ اللَّهُ مِثْلَهَا
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ
 يَنْدِمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَكَفَى تَهْدُتُ
 الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَتْ إِذَا لَمْ يَنْتَلِ فِي الْقِتَالِ

جواؤں اور اوقاتِ نسا کا انتظار نہ رہاتے
رہتے۔

امام کا کسی بادشاہ سے عہد و پیمان سب
باشندوں کی طرف سے ہے۔

حضرت ابو سعید سادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ ہم غزوةِ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آلِ مرہ کے بادشاہ نے نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید
تخمر اور ایک چادر کا تحفہ بھیجا، تو
آپ نے اس کا ٹک اس کا ٹک اسی کے لیے
لکھ دیا۔

رسولِ خدا کی امان میں آنے والوں سے بن سلوک۔
ذمہ سے مراد عہد و پیمانہ ہے اور اہلِ رشتہ واری
کو کہتے ہیں۔

جویریہ بن قدامہ تمیمی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا
ہمارے ساتھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ
عنه کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اے امیر المؤمنین!
ہمیں وصیت فرمائیے۔ فرمایا، میں تمہیں یہ وصیت کتا
ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا عہد نبھانا کیونکہ وہ تمہارے
نبی کا عہد ہے اور تمہارے اہل و عیال کی
روزگار ہے۔

فے اور جزیرہ کا مال کن کے درمیان تقسیم کیا جائے۔
جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں
جاگیریں دیں اور بحرین کے مال اور جزیرہ سے وہاں
فرمائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے
نام بحرین کی جاگیریں لکھ دیں جائیں۔ انصار عرض گزار

النَّهَارِ انْتَظَرْتَنِي نَهَبَ الرِّيحُ وَتَحَصَّرَ
الصُّوَاتُ

بَابُ ۲۶۳ إِذَا وَاذَعَ الْإِمَامُ مِلْكَهُ
الْقَائِمُ هَذَا يَكُونُ ذَلِكَ
لِبَقِيَّتِهِمْ

۳۹۹ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّادٍ حَدَّثَنَا
ذُو يَحْيَى عَنْ سُرَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَتَابِ بْنِ
السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ
عَزَّ وَجَلَّ مَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَبُوكَ وَأَهْدَى مَلِكَ أَيْلَةَ اللَّيْثِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْءًا بِيضَاءً وَكَسَاءً
بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِمَنْدُوبِهِمْ

بَابُ ۲۶۵ الرِّصَالِ يَا هَلِيلُ ذِمَّتِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ
الْعَهْدُ وَالْأَهْلُ الْقَائِمُ

۴۰۰ - حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ
جُوَيْرِيَةَ ابْنَ قَدَامَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ
عُمَرَ ابْنَ الْعَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا
أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَوْصِيكُمْ
بِذِمَّتِي اللَّهُ فَيَا ذِمَّةُ يَنْتَكِرُ ذِرْدُ
عِيَالِكُمْ

بَابُ ۲۶۶ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ
عَمَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجَزِيرِيَّةِ وَالْعَمَلُ
يُقَسَّمُ الْفَيْءُ وَالْجَزِيرِيَّةُ

۴۰۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوئے، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا جب تک آپ ہمارے
قریشی صحابیوں کے لیے بھی یہی کچھ نہ لکھ دیں۔ فرمایا، اگر
اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا تو ان کے لیے بھی لکھ دیا جائے
گا، لیکن وہ اسی بات پر ڈٹے رہے۔ فرمایا عنقریب تم
میرے بعد ضرور ناروا ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے طاقت کرنے
تک میرے کام لینا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا،
اگر بحرن کا مال ہو گیا تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا۔ جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور بحرن کا مال آیا
تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جس
کسی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کا وعدہ
فرمایا ہو وہ میرے پاس آجائے، میں اتنا مال دوں گا۔
میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مجھ سے اتنے تین پ، مال کا وعدہ فرمایا کہ جب بحرن
سے آجائے تو مجھے ضرور دوں گا۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا
پ بھر لو۔ میں نے پ بھر لیا۔ فرمایا انہیں گنو۔ میں نے
انہیں شمار کیا تو پانچ سو سکتے تھے۔ پس آپ نے مجھے پندرہ
پندرہ سو سکتے روین رام مہمت فرمائے۔ حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہ رسالت میں
جب بحرن کا مال پیش ہوا تو آپ نے فرمایا، اسے مسجد
میں پیلا دو۔ آج تک بارگاہ رسالت میں جتنی دفعہ مال پیش
ہوا یہ ان سب سے زیادہ تھا۔ اس وقت
حضرت عباس آپ کی سرکار میں حاضر ہو
کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ!،
مجھے مال عطا فرمائیے کیونکہ میں نے
اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔
فرمایا، اے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے
میں اتنا مال سیٹ لیا کہ اٹھا ہی نہ

لَأَنْتَ رَبِّي كُنْتُ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا وَرَبِّ
اللَّهِ حَتَّى يُكْتَبَ لِأَخَوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ
بِمِثْقَالِ فَتَالِ ذَلِكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ
عَنِّي ذَلِكَ يَقُولُونَ لَهُ قَالَ فَإِن كُنتُمْ
سَتْرُونَ بَعْدِي أَكْرَهًا فَاصْبِرُوا حَتَّى
تَلْقَوْنَ فِي غَلِيٍّ انْحَرِبُوا

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا رُوَيْدُ
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشُّكَّارِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِي لَوْ تَدُّ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ
قَدْ أَخْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا
فَنَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَتَالَ
أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَنَا عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ
فَلْيَأْتِنِي فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ
لِي لَوْ تَدُّ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ
هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَقَالَ لِي
أَحْسِبُ فَحَثَرْتُ حَتِيْمَةً فَتَالَ لِي عِدَّةُهَا
فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسٌ مِائَتَةٌ فَأَعْطَانِي
أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَتَةٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ
أَبِي أُمِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَتَالَ أَشْرُوكًا فِي
السَّجْدِ كَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أَتَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَكَ الْعَبَاسُ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي إِيَّيْ قَادَيْتُ نَفْسِي وَ
قَادَيْتُ عَيْلًا قَالَ مَذُوحًا فِي شَوْبَةٍ
تَقْرَدُ مَبَّ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أَمْسِرْ
بَعْضَهُمْ يَرْفَعُهُ إِيَّيْ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعُهُ
أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا . فَذَنَرَ مِنْهُ

ثُمَّ اسْتَمَلَّهُ عَلَى كَاهِلِهِ
ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى مَا نَالَ يُثَبِّتُهُ بَصَرُهُ حَتَّى
حَتَّى عَلَيْنَا عَجَبًا مَرَّ حَرْصِيهَا فَمَا
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَشَرَ مِنْهَا إِذْ دَرَّهَا

بَابُ إِشْرَ مَنْ قَتَلَ مَعَاهِدًا بِغَيْرِ
جُرْمٍ

۴۳۳ . حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
مُبَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَتَلَ مَعَاهِدًا لَمْ يَرُحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ
وَأَنْ رِيحَهَا لَرَجْدٍ مِنْ مَيِّتَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

بَابُ ۲۶۸ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ حَزْرَةَ الْعَرَبِ
وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ أَقْرَبَكُمْ مَا أَتْرَكْتُمْ
اللَّهُ يَهْ

۴۳۴ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَدِنَا نَعْرَتِ
بِئِ الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اطْلُبُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا

سکے۔ عرض گزار ہونے، کسی کو اٹھوانے کا
حکم نہ دیا۔ نہ دیا، نہیں۔ عرض
گزار ہوئے، تو خود اٹھوا دیجئے۔ فرمایا
نہیں۔ تو انہوں نے اتنا مال کم کر دیا کہ
باقی کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور
سے کر چلے گئے۔ ان کی عرض پر تعجب
کرتے ہوئے رسول خدا کی نگاہیں اس
وقت تک ان کا تعاقب کرتی رہیں جب تک
وہ مبارکی نگاہوں سے اوصل نہ ہوئے۔ عرض
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
اسی جگہ تشریف فرما رہے یہاں تک کہ ایک
درجہ بھی باقی نہ رہا۔

معاہدہ کو جرم کے بغیر قتل کرنے کا
گناہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے کسی مفادہ (جمن سے معاہدہ کیا جو جو کو قتل کیا
وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اس کی
خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس
موتی ہے۔

یہود کو جریرہ عرب سے نکلانے کا حکم۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (یہود سے) فرمایا، میں اس وقت
تک تمہیں رکھوں گا جب تک اللہ تعالیٰ رکھے گی اجازت رحمت فرمائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم
مسجد میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے
گئے اور ہم سے فرمایا، یہود کی طرف چلو۔ پس ہم چل
پڑے یہاں تک کہ بیت بدر اس پہنچے۔ پس آپ نے (یہود سے)
سے، فرمایا، اسلام سے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے، درنا بھی

طرح جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور بیٹیک
میں تمہیں اس جگہ سے نکال دینا چاہتا ہوں، پس جس
کے پاس مال ہے وہ اسے فروخت کر دے اور وہ معلوم
ہو جانا چاہیے کہ بے شک زمین اللہ کی اور اس کے
رسول کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے سنا
گیا۔ مبعوث کا دن اور کیا ہے مبعوث کا دن پھر اتاروئے
کہ سنگریزے بھی تر ہو گئے۔ پوچھا گیا، اے ابو عباس!
کیسا مبعوث کا دن! فرمایا، اس روز رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا
تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا مجھے کوئی چیز لاکر دو تاکہ
میں کچھ کھ دوں جو میرے ہمدقم کبھی گمراہ نہ ہو سکے۔ لوگوں
کی رائے میں اس کے متعلق اختلاف ہو گیا حالانکہ نبی
کی بارگاہ میں اختلاف مناسب نہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے،
یا رسول اللہ! کیا دنیا کو چھوڑنے کا ارادہ ہے؟ فرمایا،
مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ جس کی جانب
تم بلا تے ہو میں اس سے بہتر حالت میں ہوں۔ پھر
آپ نے عین باتوں کا حکم فرمایا (۱۰-۱۱) مشرکین کو
جزیرہ عرب سے نکال دینا (۱۲) وندجب آئیں تو انہیں
اسی طرح الغامات دیتے رہنا جیسے میں دیا کرتا ہوں۔
۱۳) تیسری بات بھی خوب تھی لیکن معلوم نہیں آپ خاموشی
اختیار فرمائے تھے یا میں بھول گیا ہوں۔ سفیان فرماتے
ہیں کہ یہ سلیمان راوی کا قول ہے۔

کیا مسلمانوں کو دھوکا دینے والے مشرکوں کو معاف کر دیا
جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت سے
کہ جب غیر فتح ہوا تو بارگاہ نبوت میں پکا ہوا بکری کا گوشت
بطور ہدیہ (بیہود کی جانب سے) پیش کیا گیا، جس میں زہر
لایا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بَيْتِ الْمَدْرَاسِ فَقَالَ اسْتَمُوا تَسْمَعُوا وَ
اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ
أُيُودُ أَوْ أُصْبُلِيكُمْ مِنْ هَذَا الْأَرْضِ فَمَنْ
يَجِدْ مِنْكُمْ بِسَالِمٍ شَيْئًا فليبعه وَإِلَّا فَاعْلَمُوا
أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

۳۰۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّمِّ الْأَعْمَلِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ جَبْرِ
سَيِّمِ بْنِ عَتَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَوْمَ
الْخَيْبَرِ وَمَا يَوْمَ الْخَيْبَرِ شَقْرًا يَكُونُ حَتَّى
بَلَدًا دَمَهُ الْخَضَى قَدَّتْ يَا أَبَا عَتَّابٍ
مَا يَوْمَ الْخَيْبَرِ. قَالَ أَشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمْعُهُ فَقَالَ امْتُونِي
يَكْتَبُ الْكُتُبَ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَصْنَعُوا بَعْدَ لَا
أَبْدًا فَتَنَزَعُوا دَايِبِي عِنْدَ نَيْحِ
تَنَازَعُ فَقَالُوا مَا لَنَا أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوا
فَقَالَ ذُرْنِي قَالَتِي أَمَا فِيهِ خَيْرٌ
وَمَا تَدْرُونِي إِلَيْهِ قَامَرَهُمْ بِثَلَاثِ
قَالَ أَخْرِسُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ
الْعَدَبِ وَاجْبُرُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ
مَا كُنْتُمْ أُجْبِرُهُمْ وَالتَّالِثَةُ
خَيْرٌ أَمَا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا دَامَتْ
أَنْ قَالَهَا فَسَيِّئُهَا. قَالَ سَفِيَانُ
هَذَا مِنْ قَوْلِ سَفِيَانِ

باب ۲۶۹ إِذَا عَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ
هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

۳۰۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْتَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرَ
أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس بلاؤ۔ انہیں بلایا گیا۔ پس آپ نے ان سے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں، کیا تم صحیح جواب دو گے؟ انہوں نے طہات میں جواب دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا، تمہارا حذر اعلیٰ کون ہے؟ جواب دیا، نغلاں۔ آپ نے فرمایا، تم جھوٹ بول رہے ہو، تمہارے حذر اعلیٰ کا نام تو نغلاں ہے۔ وہ کہنے لگے، آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو صحیح بتا دو گے؟ جواب دیا، ہاں اے ابوالقاسم۔ اگر ہم نے غلط بیانی سے کام لیا تو آپ ہمارے جھوٹ پر اسی طرح مطلع ہو جائیں گے جیسے ہمارے حذر اعلیٰ کے بارے میں آپ کو معلوم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، جہنمی کون ہیں! جواب دیا، قصوڑے سے دن تو ہم دوزخ میں رہیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ (مسلمان) اس میں رہیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ بھی اس میں ذلت اٹھاتے رہو گے اور خدا کی قسم ہم اہل اسلام، تو کبھی بھی اس میں تمہارے جانشین نہیں بنیں گے۔ پھر فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو صحیح بتا دو گے؟ کہنے لگے، اے ابوالقاسم! ہاں فرمایا، کیا تم نے بکری کے اس گوشت میں زہر ملا یا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا، تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا؟ جواب دیا، اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ مجھ کو نے ہیں تو ہمارا کتاب سے گلو خلاصی ہو جائے گی اور اگر آپ بیٹے نبی ہیں تو زہر آپ کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

امام کا معاہدہ توڑنے والوں کے لیے ہلاکت کی دعا کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا ہے توفیق کے متعلق وہ یا فت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے بڑھی جاتی ہے۔ میں (عاصم تابعی) نے عرض کیا کہ نغلاں شخص کتاب ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کے لیے

شَاةٍ فِيهَا سَعْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمِعُوا اِلَيَّ مَنْ كَانَ هَرَمَنَا مِنْ يَهُودٍ فَجِئْتُمَا لَنَا فَقَالَ اِنِّي سَاِئِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَسْتَمُرُّ صَادِقِي عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوكُمْ حَتَّى اَخْلَانَا فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوكُمْ حِلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ اَسْتَمُرُّ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ وَاِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتُمْ كَذَبْنَا كَمَا عَرَفْتُمْ فِي اَيِّتِنَا فَقَالَ لَكُمْ مَنْ اَهْلُ الشَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا شَرٌّ تَخْلُقُونَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْسَاؤُا فِيهَا وَاِنَّهُ لَا نَخْلُقُكُمْ فِيهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ اَسْتَمُرُّ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّارَةِ سَمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَسَبْتُمْ عَلَيَّ ذَلِكَ قَالُوا اَرَادْنَا اِنْ كُنْتُمْ كَاذِبًا نَسْتَرْيِضُ وَاِنْ كُنْتُمْ نَبِيًّا تَمْ يَضُرُّكُمْ

بَابُ دُعَاءِ الْاِمَامِ عَلِيِّ مَن تَنَكَّتْ عَهْدًا

۴۰۷. حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ابْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقَنُوتِ قَالَ قَبْلَ الرَّكُوعِ فَقُلْتُ اِنْ خَلَانَا يَزْعُمُ

فرمایا ہے تو آپ نے فرمایا، وہ مجھ کو بھڑکانا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوٰۃ کے بعد ایک جینے تک قنوت پڑھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چالیس یا ستر قاریوں کو، جن کی تعداد میں شک سے مشرکین کی جانب سے قتل کر دیا، حالانکہ ان کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا، میں نے دیکھا کہ اس واقعے کا آپ کو اتنا ہیخ مہوا کہ اتنا اور کسی موقع پر نہیں ہوا تھا۔

عورتوں کو ایمان اور پناہ دینے کا بیان۔

حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردہ نفاہ رکھا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا، کون ہے؟ عرض گزار ہوئی، میں ام ہانی بنت ابوطالب ہوں۔ آپ نے فرمایا، شاباش ام ہانی! جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز ایک ہی کپڑے میں پٹے ہوئے ادا فرمائی۔ پھر میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں ہجیرہ کے نکلنے سے پہلے کو پناہ دے چکی ہوں اور میرے ماں باپ کے برابر محترم، حضرت علی اس کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے ام ہانی بے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی کا ارشاد ہے کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ التَّكْوِينِ فَقَالَ كَذَبْتُمْ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ شَهْرًا بَعْدَ التَّكْوِينِ يَدْعُوا عَلَى أَحْيَاءِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ فَتَالَ بَعَثَ أَمْرًا بَيْنَ أَوْ سَبْعِينَ يَنْشُكُ فِيهِ مِنَ الْمُغْتَابِ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَحَرَضَ لَهُمْ هُوَ لَا يَفْقَهُونَهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَأَمَّا آيَةُ وَجَدْتُمْ أَحَدًا مَا وَجَدَ عَلَيْهِمُ.

بَابُ ۲۴۱ أَمَانَ النَّبِيِّ وَحَوَارِيهِ

۲۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِي ابْنَتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ أُمَّ هَانِي ابْنَتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَ الْقَتِيرُ فَوَجَدْتُهُ يَخْتَلِلُ وَقَاطِبَةٌ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ أَنَا أُمَّ هَانِي ابْنَتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْثَةُ يَا مَرْهَانِي فَلَمَّا حَرَمَ مِنْ عَلَيْهِ قَامَ فَصَلَّى لِمَنِي رُكْعَاتٍ مُتَخَفًا فِي ثَوْبٍ فَاجْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعَ ابْنَ أَبِي عَلِيٍّ أَنَّهُ قَاتِلٌ مَجْدَلًا حَتَّى أَجْرَسْنَا ذُلَّانَ ابْنُ هَبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُ اجْرَسَا مِنْ أَسْرَتِ يَا مَرْهَانِي قَالَتْ أُمَّ هَانِي وَذَلِكَ ضَحِي

مسلمان کا ذمہ لینا پناہ دینا گویا ایک ہے، ہر مسلمان اس کا پاس کرے۔

ابراہیم سہمی کے والد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں، سوائے خدا کی کتاب قرآن کریم اور اس کتاب کے۔ پھر فرمایا کہ اس کتاب کے امین زخموں کے احکام اور اذیتوں کی عمروں کا بیان ہے اور یہ کہ مدینہ منورہ کو غیر سے بے گرفتوں جگہ تک حرم ہے۔ جو اس جگہ کوئی نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نقلی عبادت۔ اور جو کوئی اپنے آقا کے سوانے کسی دوسرے سے دوستی کرے گا تو اس کے لیے بھی یہی کچھ۔ اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔ پس جو کوئی مسلمان کو ذلیل کرتا ہے اس کے لیے بھی مذکورہ وعید ہے۔

کافروں کا پھینکنا یا اٹلنا کی جگہ صبا نامے کا بیان۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد نے ایسا کتے والا کو قتل کیا تو رسول خدا نے کہا: اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب کسی نے کہہ دیا کہ "ذو ذر" تو اس نے اسے امان دے دی۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب زبانوں کا جاننے والا ہے جس زبان میں چاہے بولے کوئی حرج نہیں ہے۔

کافروں سے مال کے بدلے معاہدہ یا مصالحت کرنا۔ اور معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اگر وہ صلح پر مائل ہوں تو تم بھی تیار ہو جاؤ۔ سورۃ الانفال، آیت ۴۱

سہل بن ابی حاتمہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور جعیفر بن مسعود بن زید خیبر کی جانب گئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جو خیبر والوں سے صلح تھی۔ یہ سفر میں غزوہ کی دیر کے لیے جدا ہونے

باب ۲۴۳ ذمۃ المسلمین وجرارہم و اجدۃ یتیمی بہا اذناہم۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكَيْسٌ عَنِ الْإِسْخَانِيِّ عَنْ إِسْرَاهِيْمَ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبْنَا عَلَى قَقَالٍ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقَرْنَا وَلَا الْكِتَابُ اللَّهُ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَقَالَ فِيهَا الْبُرْجَانُ وَالْأَسْنَانُ الْإِبِلُ وَالْمَيْدِيَّةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَتَنَّا أَحَدًا فِيهَا حَدِيثًا أَذَى فِيهَا مُحَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى عَيْرَ مَرَّ الْيَبْرِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاجِدَةٌ فَتَنَّا أَحَدًا مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ

باب ۲۴۴ إِذَا حَاتَلُوا صَبَانًا وَلَمْ يُحْسِنُوا اسْلَمْنَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَجِدُ خَالِدًا يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ إِذَا حَاتَلْ مَتْرُسٌ فَتَدَامَنَّا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ إِلَّا لَسَنَةً كَلْهًا وَقَالَ تَحَلَّمْ لَا بَأْسَ

باب ۲۴۵ الْمُرَادَعَةُ وَالنُّصَالِحَةُ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَعَبِيرٌ وَكَيْسٌ عَنِ الْمُفْضِلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ أَبِي حَشْمَةَ قَالَ أُلْطِقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفْضِلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ أَبِي حَشْمَةَ قَالَ أُلْطِقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ

عبداللہ بن سہل کے پاس تحیقہ کی لاش اس حالت میں لائی گئی کہ وہ خون میں غرق ہوئے تھے، پس انہوں نے انہیں دفن کر دیا۔ پھر مدینہ منورہ آگئے۔ اس کے بعد عبدالرحمان بن سہل اور مسعود کے دونوں صاحبزادے تحیقہ اور حویصہ ایہ تینوں معززات انہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عبدالرحمان گفتگو کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: بڑے کو گفتگو کرنے دو۔ پھر چوٹیا وہ سب میں چھوٹے تھے باہی وجہ خاموش ہو گئے۔ پس وہ دونوں کلام کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم قسم کھا کر قتال پر اپنا حق ثابت کرو گے؟ عرض گزار ہوئے، ہم کس طرح قسم کھائیں جبکہ نہ ہم حاضر تھے اور نہ ہم نے کچھ دیکھا۔ فرمایا: یہودی تو یہاں تمہیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم کانز لوگوں کی قسموں کا اعتبار کس طرح کر لیں؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے ریت ادا کر دی۔

معاہدہ نبھانے کی فضیلت۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوسفیان نے انہیں خبر دی کہ ہر قتل شامی روم نے انہیں دوسرے چند فریسی حضرات کے ساتھ طلب کیا جبکہ وہ شام میں شہادت کی عرض سے گئے ہوئے تھے، پس زمانے کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور کفار قریش سے ابوسفیان کے درمیان معاہدہ ہو چکا تھا۔

ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے معاف کیا جاسکتا ہے۔

وہ سب فرماتے ہیں کہ بے یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب سے پوچھا گیا کہ ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے قتل کر دیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے علم میں یہ ہے کہ رسول خدا پر جادو کیا گیا تھا لیکن آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا حالانکہ وہ اہل کتاب سے تھا۔

وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودٍ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْمٌ فَتَقَرَّرَتْهَا سِنَاتِي مُحَيِّصَةُ ابْنِ عَبَّادٍ اللَّهُ بِنِ سَهْلٍ وَتَقَرَّرَتْ سَخَطُ فِي دَوْمِهِ قَيْلًا فَتَدَفَّنَتْهُ. ثُمَّ حَكَيْتُ مَا سَدَيْتُ خَانِظَلْنَ عَيْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةُ وَ حَوَيْصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِكَلِمَةٍ فَقَالَ كَبُرَ كَبْرٌ وَ هُوَ أَحَدٌ مِنَ الْقَتْلِ فَقَالَ فَسَكْتَ فَتَكَلَّمْنَا فَقَالَ أَنْ تَحْلِفُوا نَوَ تَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَتَأْتُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَ لَوْ نَشْهَدُ وَ لَوْ نَرْتَفَعُ أَلْ فَتُبْرِيكُمْ يَهُودٌ بِخَيْبَرَ فَقَالُوا كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كَقَارِ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَيْدِهِ.

باب ۲۴۵ فضل الوفاء بالعهود.

۳۱۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ أَنَّ عُبَيْدَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَوْثٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَمْرًا سَلَّمَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تِجَارًا يَا سَفْيَانُ فِي السُّدَّةِ الَّتِي مَا دَفِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سَفْيَانَ فِي كُنْفَارِهِ نَبِيًّا.

باب ۲۴۶ هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمَّةِ إِذَا سَحَرَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ سُئِلَ أَعْلَى مِنْ سَحَرٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلُ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَمَّ لَهُ ذَلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مِنْ ضَمِّهِ وَ كَانَ مِنْ أَهْلِ أَيْمَانَ نَبِيِّ.

۴۱۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُؤْلُؤٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَائِثَةَ أُن
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَّحَتْهُ كَأَن يَجْعَلُ اللَّهُ
أَنْبَاصَهُمْ شَيْئًا وَلَوْ يَصْنَعُهُ

بَابُ مَا يَخْتَدِرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
وَلَنْ يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِن حَسِبَكَ اللَّهُ
الْأَبْتَى

۴۱۳. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ
سَمِعْتُ لُبَّ بْنَ عُبَيْدٍ عَنِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ
قَالَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْفَةَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ قُبَيْكٍ وَهُوَ فِي قَبْرِ
مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ أَغْدُ ذِي سَبْعِينَ يَدِي السَّاعَةَ
مَوْقِي ثُمَّ قَتَمْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ مَوَّكَّانُ يَأْخُذُ
فِيكُمْ كَقَفَاصِ الذَّنْبِ . ثُمَّ اسْتَفَاضَهُ الْمَالُ
حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ بِأَعْدَى دِينَارٍ فَيُطْلَقُ سَاحِطًا
ثُمَّ فِئْتَةٌ كَأَيْمَنِي بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا
وَدَخَلَتْهُ ثُمَّ هَدَنَهُ تَكُونُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ بَنِي
الْأَسَدِ فَيَعْدُونَ قِيًّا تَوَلَّوْكُمْ تَحْتِ
ثَمَانِينَ عَائِيَةً تَحْتِ مَوْلَى عَائِيَةٍ إِنَّا عَشَرُ
الْفَأْ

بَابُ نَبِيٍّ يُبَدُّ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلُهُ
وَأَمَّا تَخَافَتْ مِنْ عَدُوِّ حَيَاةً فَأَلْبَدُ لِيَوْمِ
عَلَى سَوَاءِ الْآيَةِ .

۴۱۴. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الرَّهْزَنِِيِّ أَخْبَرَنَا سَيِّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ بَرَكَةَ
قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَنْ يُوَدُّونَ يَوْمَ
التَّحْرِيمِ لَا يَحِبُّ بَعْدَ الْعَامِ مَشْرُوكًا وَلَا يُطَوَّنُ
بِالْبَيْتِ مُرَابًا وَقَوْلُهُ مِنَ الْعَجْمِ الْأَكْبَرِ يُؤْمَرُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا جس کے باعث آپ کی
یہ حالت ہو گئی کہ بعض اوقات یہ سمجھتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا
ہے حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔

معادہ تودنے سے بچنا چاہیے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے :- اور اسے محبوب، اگر وہ تمہیں دھوکا دینا
چاہیں گے تو بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں کافی ہے (سورہ الانفال، آیت ۶۶)
حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ
قُبَیْک کے موقع پر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہوا۔ آپ چڑے کے ایک غصے میں جلوہ افروز تھے۔ ارشاد
فرمایا :- قیامت آنے سے پہلے چھ باتوں کو گن لینا، ۱) میری وفات
۲) بیعت بیت المقدس (۳) مری کی بیماری تم میں ایسے پھیلے گی جیسے
بکریوں میں پھیل جاتی ہے ۴) مال کی کثرت کہ اگر کسی کو سو دینار دیئے
جائیں تب بھی وہ خوش نہیں ہوگا۔

۵) تمہارا دینا کہ اب عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گا۔
۶) پھر تمہارے اور نبی اصغر کے درمیان صلح ہوگی لیکن
وہ مسابہہ تود کر تم سے لڑنے آئیں گے۔ ان
ان کی فوج میں اسی جھنڈے ہوں گے اور
ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد
رکویا لڑا لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوا۔

معادہ کس طرح فسخ کیا جاسکتا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے :- اور اگر تم کسی قوم سے دغا بازی کا اندیشہ کرو
تو ان کی طرف برابر کی صلح پر چلیک دو (سورہ الانفال، آیت ۵۸)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
صدق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے روز مجھے ان لوگوں کے ساتھ
بھیجا جنہوں نے منیٰ میں مبارک یہ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی شکر
بج نہ کرے اور نہ کعبہ کو کوئی ننگا ہو کر طلوات نہ کرے اور حج اکبر کا
دن وہی ہے جو قربانی کا دن ہے اور حج اکبر اس نے فرمایا کہ بعض

لوگ عمرہ کو حج اصغر کہا کرتے تھے۔ اس سال حضرت ابو بکر صدیق نے لوگوں کا معاہدہ انہیں واپس کر دیا، تو حجۃ الوداع کے سال جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا، کوئی مشرک حج کرنے نہیں آیا۔

معاہدہ کر کے توڑنے کا گناہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ڈرتے نہیں (سورۃ الانفال، آیت ۵۶)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس شخص میں یہ چار عازیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے: ۱) جب بات کرے تو مجھوٹ بولے ۲) جب دعوہ کرے تو خلاف ورزی کرے ۳) جب جھگڑے تو گالیاں دے۔ اگر کسی کے اندر ان میں سے ایک عادت پائی جائے تو اس کے اندر نفاق کا حصہ موجود ہے، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا سوائے قرآن کریم کے اور اس کتابچے کے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ نفلان مقام سے گورو غیر تک حرم ہے۔ جو یہاں دین میں نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا کوئی فرض یا نفل بارگاہِ خداوندی میں قبول نہیں ہوگا۔ کسی ایک مسلمان کا ذمہ لینا گویا سب کا ذمہ لینا ہے، جس کا نبی مانا سب کے لیے ضروری ہے۔ جو کسی مسلمان کو ذلیل کرے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوتا اور جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کرے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

تَنَحَّرَ وَرَأَى مَا رَقِيلٌ أَلَا كَبْرُونَ أَسْبَلِ قَوْلِ النَّاسِ
لِحَجْرَةِ الْأَصْحَمِ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذِيئِ
النَّاسِ فَكَرَّ يَعْتَبِرُ عَامِرَ حَجْرَةَ الْوَدَاعِ الْبَيْتِ فِيهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكًا

باب ۲۶۹ اشہ من عاہد لکم عندہ و قولہ
التین عاہدات ینھم یتھم یتھم یتھم یتھم
فی کل مرتبہ وھم یتھم

۳۱۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبُّهُ خَدَّيْهِ
كُنْ فِيهِ كَانَ مُتَأَلِّفًا شَالِصًا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ
إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ
فَجَرَّ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصَلَةٌ مَثَلُهَا كَانَتْ فِيهِ
خَصَلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ سَتِي يَدَّ عَهَا

۳۱۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْعَقَبِيِّ عَنْ أَبِي عَزْ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا لَعَبْنَا عَيْنَ الشَّيْخِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ
الصَّحِيفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرِ إِلَى كَذَا فَمَنْ
أَحْدَثَ حَدَّثًا أَوْ مَحْبُورًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالسَّلْبُوكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ
عَدْلٌ وَلَا صَوْفٌ وَذِمَّةُ السَّلْبِيِّينَ وَاحِدَةٌ
يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْتَفَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللَّهِ وَالسَّلْبُوكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا
يُقْبَلُ مِنْهُ صَوْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَ إِلَى
حَرَامًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالسَّلْبُوكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ

فرمایا:۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ جزیرہ کا تمہیں ایک دینار بلکہ ایک درہم بھی نہیں ملے گا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آئندہ کی بات آپ کو کس طرح معلوم ہوگئی؟ فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوہریرہ کی جان ہے مجھے صادق و مصدوق صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اس کی وجہ کیا ہوگی؟ فرمایا، اس وقت تم اللہ کا ذرہ اور رسول خدا کا ذرہ توڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ کانٹوں کے دبوں کو مضبوط کر دے گا۔ لہذا وہ اپنے مال میں سے تمہیں کچھ بھی نہیں دیں گے۔

کافروں سے صلح کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ جنگ صفین میں شریک تھے؟ فرمایا، ہاں۔ میں نے حضرت سہل بن حنیف کو فرماتے سنا کہ اپنی رائے پر الزام رکھو، میں نے جو جنگ دلائے روز دیکھا کہ اگر مجھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نہ مانتے کی طاقت ہوتی تو مال دیتا لیکن ہم نے ایک مشکل کام کے لیے اپنی تواریس اپنے کندھوں پر رکھیں جس کے سبب وہ بات بالکل آسان ہوگئی جسے ہم اُن ہونی سمجھتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ

صفین میں شریک تھے تو حضرت سہل بن حنیف نے فرمایا:۔

تم اپنی رائے کا تصور سمجھو، صلح حدیبیہ کے وقت ہم بارگاہ

رسالت میں حاضر تھے، اگر جنگ کی ضرورت نظر آتی تو جنگ

کرنے سے ہم کبھی نہ ملتے۔ بلکہ اسکا دوران حضرت عمر بن خطاب

بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا

ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں۔

عرض کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں

ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ عرض گزار ہوئے، پھر ہم دین کے

ذریعے میں ان کمزوریوں کو کیوں قبول کریں اور کیوں وہیں یہاں

ملک کہ اللہ تعالیٰ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرمادے

صَرَفَ وَرَاعِدًا لُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا السُّعْقِيُّ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ أَبِي بَرِيرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا تَمَرَّجْتُمْ وَإِنَّا أَوْلَا دِرْهَمًا فَقِيلَ لَهُ وَكَيْفَ تَمَرُّ ذَلِكَ كَلِشَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى وَالَّذِي نَفْسِي أَيْ شَرِيْرَةَ بَيْدٍ وَعَنْ قَالَ الصَّادِقِ الْمَحْدُوقِ فَتَوَاعَى ذَلِكَ قَالَ سَأَلْتُكَ إِذْ مَشَى اللَّهُ دِرْهَمًا رَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اللَّهُ مَرَّةً وَجِلَّ قَدْرُ الْبَهْلِ الْيَتِيمِ فَيَمْنَعُونَ مَا فِي آيِدِيهِمْ

باب ۲۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحِبْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا دَاوُدَ

شَهِدْتُ صَفِينَ ذَلِكُ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

حَنِيفٍ يَقُولُ إِتِمُّوا أَرَأَيْكُمْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ

أَبِي جَنْدَلٍ وَكُلُّكُمْ اسْتَطِيعُ أَنْ أَمُرَ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَدَ ذَلِكَ وَمَا وَضَعْنَا

أَسِيْفَنَا عَلَى عَرَايِقِنَا إِلَّا مَرَّ بِنُظْمِنَا إِلَّا اسْمَلْنَا

بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَحْنُ نَحْمِلُهُ مَرَّةً هَذَا

۲۱۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ أَدْرَسَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَرِيرَةَ

حَدَّثَنَا حَنِيفُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ

قَالَ كُنَّا بَصِيْفِينَ فَتَمَرَّجْنَا مَرَّ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ فَقَالَ

أَيُّهَا النَّاسُ إِتِمُّوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَرَّ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَنْحَدُ بَيْتِيَّةَ وَكُلُّ

سَرِيٍّ وَكُلِّ لَأَيُّهَا تَمَرَّجْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى

الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلَى فَسَأَلَ أَلَيْسَ تَمَرُّ نَا فِي الْجَنَّةِ

وَتَمَرُّ هُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَى مَا نَعْبُدُ

الْتِمِيَّةَ فِي دِينِنَا أَسْرَجِحُ وَنَتَابِعُ كَيْفَ يَشَاءُ اللَّهُ بَيْنَنَا

ارشاد فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، وہ مجھے کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ پھر حضرت عمر وہاں سے حضرت ابو بکر کی خدمت میں پہنچے اور ان سے بھی وہی کچھ کہا جو بارگاہ نبوت میں عرض کر چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا: بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس کے بعد سورۃ الفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری سورت حضرت عمر کو پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا اصل حدیبیہ نفع ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میری والدہ اپنے والد کو لے کر اس مدت کے دوران میرے پاس آئیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر رکھا تھا اور وہ مشرک تھے، میں اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حکم پوچھنے کی عرض سے عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آتی ہیں اور وہاں سلام کی جانب راغب بھی ہیں، وہیں معاملات کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

تین دن یا کسی مقررہ مدت تک مصالحت کرنا۔

حضرت برائین غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی اہل مکہ سے اجازت لینے کے لیے ایک آدمی بھیجا۔ انہوں نے شرط مائدہ کی کہ تین رات سے زیادہ مکہ میں ٹھہرنا نہیں ہوگا۔ ہتھیاروں کو غلاف میں ڈال کر لکھنا ہوگا اور کسی اہل مکہ کو بلا یا نہیں جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ شرط نامہ حضرت علی بن ابوطالب لکھ رہے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ یہ ہیں وہ شرط جن پر محمد رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کفار کئے گئے، اگر تم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکے تمہیں اور آپ سے بیعت نہ کر لیتے۔ لہذا یوں لکھیے کہ ان باتوں پر محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں اور خدا کی قسم، میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے

وَبَيْنَهُمْ فَتَاٰلَ يَا اِبْنَ الْخَطَّابِ اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَ لَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّا نَعْلَمُ عَمْرًا اِنِّي اِنِّي بَخْرٌ فَتَاٰلَ لَمْ يَسْئَلْ مَا قَالَتْ لِيْنِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَ سَمِعَ فَتَاٰلَ لَمْ اِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ لَنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا فَتَاٰلَتِ سُوْرَةَ الْفَتْحِ فَقَدَّ اَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَ سَمِعَ عَلِيٌّ عَمْرًا اِنِّي اَخِيْرَهَا فَتَاٰلَ عَمْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتَحْهُ هُوَ قَالَتْ نَعَمْ۔

۴۱۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْيَدٍ حَدَّثَنَا حَاطِبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ وَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءِ ابْنَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُخِي وَ هِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ نَبِيِّ اِذَا عَاهَدُ وَاَرْسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَ سَمِعَ وَ مَدَّ يَدَهُمْ مَعَ اَبِيْهَا فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَ سَمِعَ فَتَاٰلَتِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اِنِّي قَدِمْتُ عَلَيَّ وَ هِيَ رَاغِبِيَةٌ اَفْ يَسْلُبُنَا قَالَتْ نَعَمْ صَدِيْقًا۔

باب ۲۸۱ المصالحه على ثلاثه ايام او وقت معلوم۔

۴۱۹. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسَعَانَ اِبْنُ اَبِي اسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِي اسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي اَلْبَرَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يُحْتَمِرَ اَرْسَلَ اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ يَسْأَلُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ وَ اَلشَّرْطُ اَعْيَبُهُ اَنْ يُّعِيْمَ سَبِيًّا اَوْ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَ زَيْدٌ خَلَفَنَا اَلَا يَجِدُ بَانَ السَّلَاحِ وَ لَا يَدْعُوْا مِنْهُمْ اَحَدًا قَالَ فَاَخَذَ كِتَابَ الشَّرْطِ بَيْنَهُمْ عَلِيٌّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَتَاٰلُ اَلْوَاكِرِ عَلَيْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ نَمْتَعِكَ وَ لَبَا يَدْعَاكَ وَ لِيَكُنْ اَلْكِتَابُ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَتَاٰلَ

چونکہ آپ خود نہیں لکھ رہے تھے اس لیے حضرت علی سے فرمایا: محمد رسول اللہ
کو اشارہ۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے: خدا کی قسم، میں تو اس کو کبھی نہیں دیکھا
گا۔ فرمایا: اچھا یہ الفاظ مجھے دکھاؤ۔ انہوں نے دکھا دئے تو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے انہیں اپنے دست مبارک سے مشاویہ۔ پھر آپ شرم میں داخل ہو
گئے۔ جب تین دن گزر گئے تو وہ لوگ حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگے کہ
اپنے سردار سے جانے کے لیے کیے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ہاں بیٹا چاہیے اور کوچہ کر آئے۔
غیر معینہ ہدایت کے لیے معاہدہ۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ابلیغیہ سے) فرمایا کہ تم میں
اس وقت تک رہنے دیں گے جب تک اللہ رکھے گا۔
مشرکین کی لاشیں کنوئیں میں پھینکنے کی اجرت نہ
لینا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ کے گرد مشرک جمع ہو
گئے جسکے عقبہ بن ابی معیط نے اڑھنی کی اور مہجری لاکر آپ کی پشت مبارک
پر رکھ دیا۔ آپ نے (مسجد سے) اسے نہ اٹھایا، یہاں تک کہ مشرک
فاخر علیہ السلام آئیں اور اسے پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے
ایسا کیا اس کے خلاف دغا فرمائی۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
دغا مانگی، اسے اللہ! سردارانِ قریش کو سنجالا ہے۔ اے اللہ!
ابوہبل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ
بن ابی معیط، امیہ بن خلف اور ابی بن خلف
کو سنجالا۔ پس میں نے ان کی لاشوں کو میان بدر
میں پڑے ہوئے دیکھا، تو انہیں ایک کنوئیں میں
ڈال دیا گیا، اسوائے امیہ بن خلف یا ابی بن خلف
کے کہ اس کی لاش بہت بھول گئی تھی اور جب
کھینچا گیا تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے
جوڑ بند کھل گئے

پہلے اور برے کو دھوکا دینے کا گناہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَا وَاللَّهِ مُسْتَدْبِرُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَا وَاللَّهِ رَسُولُ
اللَّهِ قَالَ وَكَانَ لَا يَكْتُمُ قَالَ فَقَالَ لِعَبِيٍّ أَمْرٌ
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عَيْشٌ وَاللَّهِ لَا أَمَحَاةُ أَبَدًا قَالَ
فَارْتَبِعَ قَالَ فَأَرَأَيْتَ أَيُّهَا فَتَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى الْيَوْمَ أَوْرَأَعَيْنَا
فَقَالُوا امْرُؤًا صَاحِبِكَ فَذِيرَ تَجِلُّ فَذَكَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ شَرُّ أَرْحَلٍ

بَابُ ٢٨٢ الْمُؤَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ وَقَوْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَأَيْتُمْ مَا
أَقْتَكُمُ اللَّهُ بِهِ

بَابُ ٢٨٣ حَذْرُ جَبَبِ الْمُشْرِكِينَ فِي الْبَيْتِ
ذَكَرُوا خَدُّ لَمْ يَمْنُ

٣٢٠ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِينَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مَيْمُونٍ بِالسَّجْدِ
فَقَدَّ قَدًّا عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَزَلَ
رَأَسَهُ حَتَّى جَاءَتْ قَاطِئَةٌ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْ
مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ عَلَيْكَ الْمَلَأُ مِنْ
قُرَيْشٍ أَلَمْ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلٍ ابْنَ هِشَامٍ وَعُقْبَةُ
بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي
مَعِيطٍ وَرَأْسُ بَنِي خَلْفَةَ بَنِي خَلْفَةَ فَلَمَّا
رَأَيْتُمْ قَتْلَهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَالْقُرْآنِي بِشَيْرِ غَيْرِ أَمِيَّةٍ
أَوْ أَبِي خَاسِمَةَ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا سَبَرُوا فَتَقَطَّوَتْ
أَوْصَالُهُ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى فِي الْبَيْتِ

بَابُ ٢٨٣ إِثْمُ النَّادِرِ لِلْبَيْتِ وَالْعَاجِزِ
٣٢١ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قیامت کے روز ہر دھوکے باز کا جھنڈا ہوگا۔ دونوں میں سے ایک راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ دوسرے راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا اس کی بیچان کے لیے ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر دھوکے باز کے لیے اس کی دھوکا بازی کے مطابق جھنڈا نصب کیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب کہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی بلکہ جہاد اور نیک نیتی باقی ہے۔ جب اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو اور فتح مکہ کے روز آپ نے فرمایا کہ اس شکر کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت ہی حرمت والا قرار دے دیا تھا یہ اللہ تعالیٰ کے بنانے سے قیامت تک کے لیے حرمت والا ہے اور بے شک اس میں کسی کے لیے مجھ سے پہلے قتل و قتال جائز نہیں ہوا اور میرے لیے بھی فقوڑی سی دیر کے لیے حلال ہوا پھر وہ اسی طرح قیامت تک حرمت والا ہے۔ میان کاشا تک نہیں توڑا جائے گا، نہ اس میں بجز کوہ کا لایا جائے گا اور نہ گری ہوئی چیز اٹھائی جائے گی مگر جو شناخت کرے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اذخر کے سوا، کیونکہ یہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا، اذخر کے سوا۔

سَيَمَانُ الْأَعْيُنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ تَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ نَوْمٌ آتٍ وَنَوْمُهُ الْقَيْسِرُ قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ وَقَالَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُعْرَفُ بِهِ .

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا سَيِّمَانُ بْنُ سُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ قَافِرِ بْنِ عَبْدِ رَحِيمِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّمَا قَالَ سَيَحْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ نَوْمٌ آتٍ وَيُنْصَبُ لِيَعْرِفَهُ .

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَيْبِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَتَّوْرٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسِ بْنِ عَيْنِ بْنِ مَتَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَا جِنْدَ وَلَا بَيْتَرَ إِذَا اسْتَنْفِرْنَا نَحْرًا نَفْرًا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنْ لَمْ يَلْبَدْ حَرَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَهُوَ حَرَامٌ يُحْرِمَهُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَلَا تَأْتِي لَعْرُ بَيْتِ الْفَيْتَالِ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَجْعَلْ لِي إِلَّا سَامَةً مِنْ نَهَائِرِ فَهُوَ حَرَامٌ يُحْرِمَهُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا يَبْعَثُ شَوْكَةً وَلَا يَتَعَرَّضُ صَيْدٌ وَلَا يَلْتَقَطُ لَقَطَةً إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يَخْتَلِي حَلَاةَ فَتَالِ النَّبِاسِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخَرَ فَاتَرَ لِقَيْدِهِمْ وَيَلْبِسُوهُ يَحْرَمُ قَالَ إِلَّا الْإِذْخَرَ .

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ حرم ہے۔ بیتاں کا کاشا تک نہیں توڑا جائے گا۔ اس کا شکار نہیں ہجرت کا بیان ہے۔ اس کی گری پڑی چیزیں اٹھائی نہیں جائیں گی اور اس کی گھاس نہیں کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذخر گھاس کو اس حکم سے نازع کر دینے کے لیے کہا تو آپ نے اذخر کا استنفا فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی قدر اختیار حرمت فرمایا ہوا تھا۔ اگر قرآن و حدیث کے تحت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات کی بہار دیکھنا منظور ہو تو امام احمد رضا ناماں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۴۰ھ) سے ۱۲۳۰ھ تک ۱۷ جہاں انور و خارجیت سوز رسالہ الامن واملی دیکھنا چلیے۔ جس میں سائنس بات اور نین سو حادثات سے سردار کرن و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا دار اختیارات بیان کیے ہیں، الحمد للہ علی ذلک۔ یہی بات بخاری شریف کی یہی بلد میں حدیث ۱۴۴۶ کے تحت بھی ہے۔

پارہ — ۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخلوق کی پیدائش کا بیان

کِتَابُ بَدَءِ الْخَلْقِ

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

ربیع بن خثیم اور امام حسن بصری نے فرمایا کہ سب کچھ آسمان ہے
عَيْنٌ هَيْنٌ - اس کی مثال لیلین و لیلین اور نیت و نیت اور ضیق
و ضیق جیسی ہے۔ اُنھیں سے مراد ہے ہم پر دشواریاں،
جب نہیں اور دوسری مخلوق کو پیدا کیا۔ نونہ سے تکان مراد ہے۔
اُظوراً کا مطلب ہے کہیں کسی حالت میں اور کبھی کسی حالت میں
فدا اظوراً سے مراد ہے کہ وہ اپنے مقام سے گر گیا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نبی خاتم
کچھ افراد حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا:۔ اسے جو توہم بشارت
حاصل کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دی
اب کچھ مٹا فرمائیے۔ اس پر آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔
پھر اہل یمن حاضر ہوئے تو فرمایا:۔ اے اہل یمن بشارت
کو قبول کرو جبکہ جو توہم نے اسے قبول نہیں کیا، عرض گزار ہوئے
ہم نے قبول کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخلوق اور عرض
کی پیدائش کا ذکر شروع کر دیا، تو ایک آدمی نے آکر کہا، اے
عمران! آپ کی سواری بھاگ گئی ہے۔ وہ کتنے نئے کاش!
مجھے اٹھانا پڑتا۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
میں دروازے پر اپنی اونٹنی کو باندھ کر نکلا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو نبی خاتم کے کچھ لوگ آپ
کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا:۔ اے جو توہم!

بِأَنَّ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهَوَّ التَّوْبَى
بِدَءِ الْخَلْقِ ثُمَّ يُعِيدُ ۚ قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خَثِيمٍ
وَ الْحَسَنُ كُلُّ عَلَيْهِ هَيْنٌ هَيْنٌ وَ هَيْنٌ مِثْلُ
لَيْلٍ وَ لَيْلٍ وَ مَيْتٍ وَ مَيْتٍ وَ ضَيْقٍ وَ ضَيْقٍ
أَوْ مَيْتِنَا أَوْ كَأَيِّهَا عَلَيَا حِينَ أَنْشَأَ كَمَا وَ
أَنْشَأَ خَلْقَكُمْ لَعَرُوبٌ النَّصَبُ أَظْوَارًا ظَوْرًا كَذَا
وَ ظَوْرًا كَذَا أَظْوَارًا أَيْ قَدْرًا ۚ

۴۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْرَبٍ عَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ نَفَرٌ
مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا نَبِيَّ تَمِيمٍ أَنْبَشِرُوا قَالُوا بَشِّرْنَا فَاَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ
وَجْهُهُ فَجَاءَهُمْ ۚ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ
اقْبَلُوا الْبَشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلُهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا
قِيلَ لَنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثِ
بَدَءِ الْخَلْقِ وَ الْعَرَبِيُّ فَجَاءَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ يَا عِمْرَانُ دَاخِلَتِكَ تَقَلَّتْ لَيْسَتِي
لَمْ تَقَرَّ

۴۲۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
إِلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ
عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مَحْرَبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

بشارت قبول کر رہے انہوں نے دو مرتبہ کہا کہ آپ نے بشارت تو دی اب کچھ عطا فرمائیے۔ پھر اہل میں سے کچھ آدمی حاضر بارگاہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا:۔ اے اہل میں! بشارت قبول کر جبکہ جو تمہیں نے اسے قبول نہیں کیا ہے۔ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔ پھر عرض کرنے لگے کہ ہم آپ کی بارگاہ میں دین کی عرض سے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک خدا کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوح محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ لیا تھا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اس وقت ایک پیکار نے وائے آواز دی، اے عجبین! آپ کی ناتہ دوڑ گئی ہے۔ میں گیا تو وہ سب سے بھی پرے چلی گئی تھی، پس خدا کی قسم میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ بیٹھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتدا سے ذکر فرمایا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور دوزخی اپنے پر۔ پس اسے یاد رکھا کہ یہ رکھا اور قبول کیا اسے جو قبول کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خیال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد مجھے گالی دیتی ہے حالانکہ ایسا کرنا اس کے لیے سزا نہیں ہے اور وہ مجھے جھٹلاتی ہے جبکہ اس کا بھی اسے حق نہیں پہنچتا۔ ان کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میرے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں اور مجھے جھٹلاتا ہے جبکہ وہ کہتا ہے کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسے کہ پہلے مجھے پیدا فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعَلْتُ نَاقِيَتِي بِالْبَابِ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالُوا أَتَبَلُّوا الْبُشْرَىٰ يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَسْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالُوا الْبُشْرَىٰ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبَلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّىٰ لَوْ جِئْنَاكَ نَسَأْنَاكَ عَنْ هَذَا إِلَّا هَرَقْنَاكَ اللَّهُ وَنَمْ يَكُنْ تَمِيٍّ عَيْرًا وَكَانَ عَرَشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكُتِبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلِقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَتَنَادَى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْمُنْصِيِّنَ فَمَا نَطَلَعَتْ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا الشَّرَابُ فَوَاللَّهِ نُوْدِدْتُ أَنْي كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرَوَى عِيْسَى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَابِرِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاخْبَرْنَا عَنْ بَدْرِ الْخَلْقِ حَتَّىٰ دَخَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَنَائِلَهُمْ وَأَهْلَ النَّارِ مَنَائِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ .

۴۲۶. حَدَّثَنَا نَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ يَفْقَرُ اللَّهُ شَتْمِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لِي وَتَكْذِبِي وَمَا يَنْبَغِي لِي أَمَا شَتْمِي فَقَوْلُهُ إِنِّي لِي وَوَلَدًا وَأَمَّا تَكْذِيبِي فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيدُ فِي كَمَا بَدَأَنِي .

۴۲۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدَةُ ابْنُ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا تو لوح محفوظ میں جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے، لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی ہے۔

سات زمیوں کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ وہ ہے جس نے سات آسمانہ بنائے اور ان کے برابر ہی زمینیں۔ حکم ان کے درمیان آرتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ (سورہ الطلاق، آیت ۱۳)

السَّمَوَاتِ السَّبْعُ سے آسمان مراد ہے سمکھا سے مراد تغیر کی جس میں جاندار رہتے ہیں۔ الحَبْطِ کا مطلب برابر ہونا اور تروصوت ہونا اِذْنَتْ سے مراد مٹنا اور حکم ماننا ہے اَلْقَتَّ سے یہ مراد ہے کہ زمین میں جسے مرکز ہے اس کو باہر نکال دے گی اور اس سے خالی ہو جائے گی۔ طَافَا کا مطلب اسے بھیایا الشَّاهِرُ کا مطلب زمین کی سطح ہے جس میں جاندار سوتے اور جاتے ہیں۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا بعض لوگوں سے زمین کے بارے میں جھگڑا تھا تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے ابوسلمہ! زمین سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو باشت بھر زمین بھی ناجائز دباؤے گا تو قیامت کے روز اتمی زمین کا سات زمیوں سے طوق بنا کر اس کی گردن میں پھنایا جائے گا۔

سالم بن عبد اللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ذرا سی زمین بھی بغیر حق کے حاصل کی تو قیامت کے روز اسے ساتوں زمیوں میں دھنسیا جائے گی اور وہ زمینیں اس کے گردن میں پھنایا جائیں گی۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ قُورَ الْعَرِشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي.

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لَعَلَّكُمْ أَنْتَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالسَّمَوَاتِ السَّبْعُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ سَمَكَهَا بِنَاءُهَا كَانَ فِيهَا حَيَوَانُ الْحَبْطِ اسْتَوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا وَإِذْ نَتَّ سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ وَإِذْ نَتَّ أَخْرَجَتْ مَا فِيهَا مِنَ السَّمَوَاتِ وَتَخَلَّتْ عَنْهُمْ طَحَاهَا دَحَاهَا بِالسَّاهِرَةِ وَجَرِ الْأَرْضِ كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَاهَرُهُمْ.

۳۲۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّهَارِزِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُمَا بَابٌ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ فَدَخَلَ عَلِيُّ عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طُرْقَةً مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ

۳۲۹. حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ يَبْغِي حَقَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ.

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَرَّةٍ ثَمَرُ بْنُ مِهْرَبَانَ بْنِ عَيْنِ بْنِ أَبِي
بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ
خَلَقَ السَّمَوَاتِ الْأُولَى الْمِائَةَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا
وَمِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ثَلَاثَةٌ مَثَوْنَةٌ ذُو الْقَعْدَةِ
وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ مُمْسِرُ النَّبِيِّ بَيْنَ
جَدَاوِلِ وَشَجَبَانَ .

مسلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ زمانہ اسی ہیئت پر چل
رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت
تھا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار حرمت
واک ہیں۔ تین مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم
تو سزاوار ہیں اور رجب، جس کا قبیلہ مضر کے لوگ
بڑا احترام کرتے ہیں، وہ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے
درمیان میں ہے۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا سُبَيْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسْمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ لُغَيْلٍ أَنَّهُ خَاصَمْتُهُ أَمْرًا فِي حِزْبِ
زَعَمَتِ أَتَتْهُ انْتِقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْدَانَ قَدْ سَعِيدٌ
أَنَا انْتَقَصَ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَعِيدٍ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
أَخَذَ شَيْئًا مِنْ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزُّنَابِرِ
عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ
دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت ہے کہ اردوی نامی عورت نے مجھ سے مجھڑا
کر کے ایک قطعہ زمین پر اپنا حق جتنا ہے جوئے مردان کے
پاس دھون ڈال کر دیا حضرت سعید نے مردان کے سامنے فرمایا
میں اس کے حق میں کس طرح ہی کر سکتا ہوں جبکہ میں گواہی دیتا
ہوں کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو ایک باشت عجز زمین بھی کسی کی
زبردستی دبانے کا تو نیامت کے روز ساتوں زمینوں کا طوق اس کی
گردن میں ڈالا جائے گا حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ جب یہ ارشاد
گرایا تو میں خود ہی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا

بَابُ فِي التَّجْوِيمِ - وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ رَتَبْنَا
السَّمَاءَ الثَّمَانِيَا بِمَضَائِمِهِمْ خَلَقُوا هَذِهِ التَّجْوِيمَ
لِتَلْتَلِيَنَّ جَعَلَهَا رِيضَةً لِّلسَّمَاءِ وَمَجْرَمًا لِّلشَّيْطَانِ
وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا فَسَمَّاتٌ وَرَلَّ فِيهَا بَخِيرٌ
ذَلِكَ أَحْطَاءٌ وَأَسْمَاءٌ لِّضِيئِهِ وَتَكَلَّفَ مَا لَا
عِلْمَ لَهُ بِهِ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيْئَتُهُ مُتَغَيَّرًا
وَالْأَبُ . مَا يَأْكُلُ الْأَنْعَامُ الْأَنْعَامُ الْخَلْقُ بَرٌّ ثُمَّ
حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْفَأَقَا . مُلْتَقَتَةٌ
وَالْغَلْبُ الْمُتَقَفُّ فِرَاسًا مِهْرَادًا
كَتَرَلَهُ وَالْكَمُّ فِي الْأَرْضِ مَهْ سَقَرٌ
نَكِيدٌ أَقْبَلًا .

ستاروں کے بارے میں حضرت قتادہ کا قول ہے کہ راتوں
رہانی۔ اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا
اسوے حک آیت وہ انوار ستاروں کو زمین و جہ سے پیدا فرمایا ہے۔
انہیں آسمان کی زینت بنایا گیا ۲۱ اشیاہیں کو اس نے کے لیے (۲۱) اسوے علوم
کرنے کی نشانیاں جو ان میں سے سوا کوئی اور وجہ بتانے وہ غلطی پر ہے
اینا معنی مانع کرتا ہے اور اس چیز میں ٹھیک مارتا ہے جس کا اسے علم نہیں
دیا گیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جیسا کہ سے متغیر، بدلا جو امر اور
ہے۔ آلاب وہ چارہ ہے جس کو جانور کھاتے ہیں۔ الانام سے
مخلوق مراد ہے۔ بزرخ کا مطلب پردہ ہے۔ تجاہد کا قول ہے کہ
افغانا سے مراد ہے پٹے ہونے اور انڈکب کا مطلب پٹا ہوا ہے۔
فیراشا کا مطلب بسز ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور

بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ قَالَ

شمس و قمر اور ان کی گردش کا بیان

مَحَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحَى . وَقَالَ غَيْرُهُ بِحَسَابِ
 ذَمَّ يَزِيلٌ لَا يُعَدُّ رَأْيَهُ . حُسْبَانٌ جَمَاعَةٌ جَسِيرٌ
 مِثْلُ يَنْهَابٍ وَشَهْبَانَ ضَحَا هَا ضَمْرُ هَا أَتَتْ
 تَدْرِيكَ الْقَمَرِ لَا يَسْتُرُ ضَمْرُهُ أَحَبُّ هَذَا ضَمْرُهُ
 الْآخِرُ وَلَا يَنْبَغِي لَدُمَا ذَلِكَ . سَابِقُ النَّهَارِ
 يَطْلُبَانِ حَيْثُ كَانَ . نَسَلَهُمْ . نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا
 مِنَ الْآخِرِ وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَآيَةٌ وَهِيَ
 وَكَشَفْتُهَا . أَرْجَانِهَا . مَالٌ يَنْشَقُّ مِنْهَا وَهِيَ
 عَلَى حَاكِيَتَيْهِ كَقَوْلِكَ مَنَى أَرْجَاءِ الْبَيْتِ أَعْطَشَ
 وَجَنَ . أَظْلَمَ وَقَالَ أَحْسَنُ كَوْرَمَاتٍ . ذَكَوْرٌ
 حَتَّى يَذْهَبَ ضَمْرُهَا وَاللَّيْلُ وَمَا دَسَقَ
 جَمْعٌ مِنْ دَابَّةِ النَّسَقِ . اسْتَوَى بِرُوحٍ
 مَنَابِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ . الْحَرُورُ مَا بِالذَّهَابِ
 مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ
 وَالشَّمُومُ بِالْيَهَاءِ يُعَالُ يُؤَلِّجُ يُكْوِرُ وَيُجِنُّ
 كُلُّ شَيْءٍ إِذْ خَلَّتْ رِيْقُ نَشِيءٍ .

مباد کا نزل ہے کہ حُسْبَان سے ہے جیسی گردش مراد ہے دوسرے حضرات
 فرماتے ہیں کہ وہ حساب اور منازل جن سے دونوں باہر نہ نکل سکیں حُسْبَان
 حساب کی جمع ہے جیسے حُسْبَان شہاب کی جمع ہے۔ ضمنا حاس کی روشنی
 آن ٹڈرٹ انفرنگ سے مراد ہے کہ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو اپنے
 اندر مدغم نہیں کر سکتی یہ دونوں میں سے کسی کے بھی نہیں میں نہیں
 انحصار کا مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے طالب ہو کر ایک
 سے ہیں۔ نسل سے مراد ہے ہم ایک کو دوسرے سے نکال رہے ہیں
 ایک کو دوسرے کے پیچھے دوڑا رہے ہیں۔ نا حسیہ کا مطلب پھٹ
 جانا ہے۔ ارجان تھا سے وہ حصہ مراد ہے جو پیشانہ جو اور وہ کنارہ
 پر جو سکتا ہے جیسا کہ کہتے ہیں۔ کنوئیں کے کنارے پر اظنقش
 تاریک ہو جاتا ہے۔ امام حسن بصری نے فرمایا کہ کوزت سے مراد ہے
 اس طرح لپیٹ دینا کہ تاریک ہو جائے۔ رات کے متعلق جو ونا
 و سق آیا ہے اس سے مراد جانوروں کا اٹھا کر دینا ہے۔
 اسٹیج سیدھا یا ابر ہو جاتا ہے۔ بڑھتا چاند اور سورج کی منزلوں
 کو کہتے ہیں۔ اظھر کوزون میں سورج کے ساتھ ہوتی ہے۔ ابن عباس
 کا قول ہے کہ گرفت رات میں اور شوموم دن میں ہوتی ہے کہا گیا ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غروب

۴۳۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ . حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ
 عَيْنِ الْأَسَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ . قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آفِي ذَهَبٍ حِينَ غَدَبَتِ الشَّمْسُ
 تَذِيرًا . أَيْنَ تَذَهَبُ قُلْتُ اللَّهُ وَمَا سَأَلَ . أَسَلَهُ
 قَالَ فَيَأْتِيهَا تَذَهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ
 فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَتُؤْشِرُ أَنْ تَسْجُدَ
 فَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا
 يُعَالُ لَهَا أَرْجَبِي مِنْ حَيْثُ جَنِبْتَ فَتَنْطَلِعُ
 مِنْ مَغْرِبِهَا فَيَذَلُّكَ . قَوْلُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ
 تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ
 الْعَلِيمِ

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غروب
 آفتاب کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محمد سے
 فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار
 ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا بیشک یہ جنگ
 عرش الہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے، پھر طلوع ہونے کی اجازت
 مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ عنقریب ایسا
 وقت بھی آئے گا کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن قبول نہ
 ہوگا۔ پھر طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا
 لیکن نہیں ملے گی۔ اس سے کہا جائے گا کہ جدھر
 سے آیا ہے اُدھر ہی لوٹ جا، تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔
 اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور سورج چلتا ہے اپنے ایک
 طرف کے لیے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔ (سورہ یس، آیت ۲۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۴۳۳ . حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ

sunnahschool.blogspot.com

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا: — قیامت کے روز
چاند اور سورج دونوں پیٹ سے جائیں
گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مطلع
کرتے ہوئے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات
کے باعث گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ
کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان میں گرہن لگا ہوا دیکھو تو
نماز پڑھا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: —
بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں
سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت
یا حیات کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن
دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز
سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے
یہے کھڑے ہو گئے۔ پس تکبیر کی اور قرأت بہت لمبی پڑھی،
پھر کافی دیر رکوع میں رہے، پھر سر مبارک کو اٹھا کر شہم اللہ
بِسْمِ اللَّهِ جَمَدًا کہا بعدہ دوسری رکعت کے یہے کھڑے ہوئے
اور کافی طویل قرأت پڑھی لیکن یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر
طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے رکوع سے کم تھا اس
کے بعد طویل سجدہ کیا۔ پھر آخری رکعت میں بھی اسی طرح کیا
اور سلام پھیر دیا۔ اس وقت آنسب سات ہو چکا تھا۔ پس
لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سورج اور چاند کے گرہن
اللہ کی نشانیاں ہیں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو کسی
کی موت یا زندگی کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ان
کو گرہن لگا دیکھو تو نماز کی جانب رجوع کرو۔

الْمَخَاتِرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مَكْرُورَانِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۳۳۴ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَاسِمٍ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَا يَكْتَهُمَا
يَتَّانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا .

۳۳۵ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي
سَالِكٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ أَسَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ
مُؤَبَّرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ
آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا
رَأَيْتُمَا ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ .

۳۳۶ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شَرِيحَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي حُرُوقَةُ ابْنُ عَالِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً
شَعْرَكَهُ رُكُوعًا طَوِيلًا شَعْرَكَهُ مَرَّةً فَغَالَ سَمِعَ
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً
وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى شَعْرَكَهُ رُكُوعًا طَوِيلًا
وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سَجُودًا
طَوِيلًا قَبْلَ فِي الرُّكُوعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ
وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي
الْكُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ
اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا
رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْكُرُوا إِلَى الصَّلَاةِ .

۳۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا
آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا
فَصَلُّوا.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا: - سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات
کے باعث گمن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ
کی نشانیوں سے ہیں جب تم انہیں گناہے ہوئے دیکھو
تو نماز پڑھا کرو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَهُوَ الَّذِي أَسْأَلُ
الرِّيحَ بُشْرًا أَيْنَ يَدِي رَحِمَتِي فَأَجْعَلْ
تَقْصِيفَ كُلِّ شَيْءٍ • كَوَاتِحٍ • مَلَاحِجَ مُلَفَّعَةٍ
إِعْصَارًا يَرِيحُ عَاصِفٌ تَهْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ نِيَّ
السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ • صِرٌّ • بَدْرٌ • نُشْرًا
مُتَفَرِّقَةٌ.

ہواؤں کا بیان - جیسا کہ ارشاد باری ہے: - اور وہی ہے
جو ہوا میں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے منزدہ سناتی ہوتی
دوسرے الامرات، آیت ۵۷، قابضاً سے مراد ہر چیز کو توڑ دینے
والی تواجیع یعنی مٹا دینے والی ہے، جو ملحقہ کی جمع ہے یعنی ملحقہ۔ انصار
نیز ہوا کا گولہ جو عمودی شکل میں زمین سے آسمان تک اٹھتا ہے
اور اس میں آگ ہوتی ہے۔ صیر سے مراد ٹنڈک اور شرکاء کا مطلب ہے

۳۳۸- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ عَنِ
مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُشِّرْتُ بِالضَّبِّ وَأَهْلِيكَتُ عَادًا بِالذُّجُورِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مدد و بارگاہی کے ساتھ فرمائی گئی ہے
اور عادی قوم کو گرم ہوا سے جلاک کیا گیا۔

۳۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةَ فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ
وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهَهُ فَإِذَا امْطَرَتْ
السَّمَاءُ سُرِنَ عَنْهُ فَحَرَّقَتْهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ فَهَذَا
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَى نَعْلَهُ كَمَا
قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أُوْدِيِّهِمْ
أَلَايَةً.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آسمان میں ابر کا ٹکڑا دیکھتے تو بے چین ہو کر کبھی آگے
جانے کبھی پیچھے ہٹتے کبھی اندر جاتے کبھی باہر نکلتے اور آپ کے
چہرہ الودگ رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔ جب آسمان سے باران رحمت کا
نزول ہونے لگتا تو اس وقت آپ کو تسکین ہوتی۔ حضرت عائشہ صدیقہ
نے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خبر شاید
یہ اسی طرح ہو جیسا قوم ناد نے دیکھا کہ وہ جب انہوں نے لذاب کو دیکھا
بول کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا، ان کی ڈوبیوں کی طرف آتا۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ • وَذَالَ النَّسْرِ وَتَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَاةٍ بِرَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَنْ حَزَنَ الصَّاحِبُونَ الْمَلَائِكَةَ.

فرشتوں کا بیان: - حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ
یہودی فرشتوں سے حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں
حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ تمہیں اللہ انہوں سے فرشتے مراد ہے۔

۳۴۰- حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَتَمٌ عَنْ
قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَرْبُودُ بْنُ دُرَيْجٍ حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک حضرت مالک بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

sunnahschool.blogspot.com

فرمایا۔ میں خانہ کعبہ کے قریب خواب اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا، تو دو آدمیوں کا ذکر فرمایا جو میرے پاس سونے کا پشت لے کر آئے اور وہ ایمان و حکمت سے بھرپور تھا۔ پھر گلے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک چیر دیا گیا، پھر پیٹ کو آب زمزم سے دھویا گیا، پھر ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا اور میرے قریب ایک سفید مہنور لایا گیا یعنی برائی، جو پھر سے مہنور اور گدھے سے بڑا تھا۔ میں حضرت جبرئیل کے ساتھ سین پڑا۔ یہاں تک کہ آسمان دنیا تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون ہے، جواب دیا جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا اور کہا ان کے لیے، کیا بہترین آنے والے تھے قدم رکھو فرمایا۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا، ایسے بیٹے اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم دوسرے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں مدینہ لایا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرحبا! کیا بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی۔ میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کے پاس پہنچا۔ دونوں حضرات نے فرمایا، ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم تیسرے آسمان تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں مدینہ لایا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرحبا! کیا بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہے؟

سَعِيدٌ وَهَيْتُمْ ذَا الْأَحْثَانِ قَتَادَةُ حَدَّثَنَا النَّسَائِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ سَعَصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا أُعَذِّدُ الْبَيْتَ بَيْنَ النَّبِيبِ وَالْبِقْعَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجَبَيْنِ فَأُتَيْتُ بِطَلَبٍ مِنْ ذَهَبٍ مَرِيءٍ حَكِيمَةٍ وَإِيمَانًا فَشَقُّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاتِي الْبَطْنِ ثُمَّ عَسَلُ الْبَطْنِ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مِيءٌ حَكِيمَةٌ وَإِيمَانًا وَأُتَيْتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ ذُونُ الْبَعْلِ دَفُوقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيْلَ حَتَّى أَتَيْتُنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مَعَهُ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأُتَيْتُ عَلَى أَدْرَفٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِيِّ فَاتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأُتَيْتُ عَلَى عَيْنَيْنِ وَيَعْلَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخْرِ وَنَبِيِّ فَاتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّلَاثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مَعَهُ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأُتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخْرِ وَنَبِيِّ فَاتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأُتَيْتُ عَلَى أَدْرَيْنِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ أَخْرِ وَنَبِيِّ فَاتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ

میں حضرت اور میں علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، ایسے نبی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم پانچویں آسمان تک پہنچے۔ وہاں پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، جبریل ہے۔ پوچھا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرحبا! کیا یہی بہترین آنے والا ہے جس نے درودِ مسعود فرمایا۔ پھر میں حضرت ہارون کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا! اے نبی اور نبی۔ پھر ہم چھٹے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، کیا یہی اچھا تشریف لائے والا تشریف لایا ہے۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا! اے ایسے نبی اور نبی کے لیے۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ دوڑے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے ڈرایا ہے؟ وہ عرض کر رہے تھے، اے سب! یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث فرمایا گیا ہے، جنت کے داخلے میں اس کی امت سب سے بہت بڑھ جائے گی۔ پھر ہم ساتویں آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبریل ہے۔ دریافت کیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں، ان کو مرحبا ان کے لیے کیا یہی بہترین آنے والا ہے؟ درود فرمایا ہے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا! اے ایسے نبی اور نبی کو۔ پھر میرے لیے بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ نثر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، جب وہ پڑھ کر نکل جاتے ہیں تو ان کی پھر کبھی ملتی نہیں آتی۔ پھر مجھے سدرة المنتہی تک لے جایا گیا اس پر میرا سنے بڑے گئے جوئے ہیں جیسے حجر کے سنے اور پتے باقی کے کانوں جیسے ہیں۔ اس کی جڑ سے چار نثریں نکلتی ہیں۔ دونوں باطنی ہیں اور

جبریل قَبِيلٍ وَمَنْ مَعَكَ قَبِيلٌ مُّحَمَّدٌ قَبِيلٌ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِيلٌ مَّرْحَبًا بِهِمْ وَلِنَعْمَ الْمُبِجِيُّ جَاءَ خَاتِمًا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِي وَبَنِي خَاتِمًا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَبِيلٌ مَنْ هَذَا قَبِيلٌ جِبْرِيْلُ قَبِيلٌ مَنْ مَعَكَ قَبِيلٌ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلٌ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِمْ وَلِنَعْمَ الْمُبِجِيُّ جَاءَ خَاتِمًا عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِي وَبَنِي فَلَمَّا جَاؤُنَا بَنِي قَبِيلٍ مَا أَبْكَكَ حَتَّى يَأْتِي هَذَا الْغَلَامُ الَّذِي بَعَثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَنْفَضَ مَا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي خَاتِمًا عَلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ قَبِيلٌ مَنْ هَذَا؟ قَبِيلٌ جِبْرِيْلُ قَبِيلٌ مَنْ مَعَكَ قَبِيلٌ مُحَمَّدٌ قَبِيلٌ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِمْ وَلِنَعْمَ الْمُبِجِيُّ جَاءَ خَاتِمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَبَنِي فَرَفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ إِذْ خَرَجُوا لَمْ يُعْوَدُوا إِلَيْهِ أُخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرَفَعَتْ لِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِيهَا كَأَنَّهَا جِلْدٌ هَجْرٌ دَوْرَقَهَا كَأَنَّهَا إِذَا انْ أَلْفِيْلُ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةٌ أَنْهَارٌ تَهْرَانُ بَاطِنَانِ وَتَهْرَانُ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ أَمَا الْبَاطِنَانِ فِي الْجَنَّةِ وَ أَمَا الظَّاهِرَانِ النَّبِيُّ وَالْفَرَاتُ شَرُّ فَرِضَتِ عَلَى خَمْسُونَ صَلَوةً فَاقْبَلْتُ حَتَّى جَنَّتْ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فَرِضَتِ عَلَى خَمْسُونَ صَلَوةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ مَا لَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمَعَالِجَةِ وَإِنِ امْتَنَكَ

لَا تُطَيَّبُ قَارِجٌ إِلَى رَيْكٍ نَسَلَهُ فَرَجَعَتْ
 نَسَلَتْ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ شَعْرًا مِثْلَهُ ثُمَّ
 ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ بَشِيرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ
 فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ
 فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ
 كَلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثُ سَلَمَتْ
 بِخَيْرٍ مُتَوَدِي إِنْ تَدْرَأُ مِثْلِي فَرِيضَتِي
 وَحَقْنْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزَى الْحَسَنَةَ
 عَشْرًا وَقَالَ هَتَمًا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ
 الْمُعْمُورِ

۳۳۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
 أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ نَرِيدِ بْنِ وَهَبٍ
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنْ
 أَحَدُكُمْ يَجْمَعُ خَلْفَهُ فِي بَطْنٍ أَوْ مِثْلِهِ
 يَوْمًا شَعْرًا يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ تُقْرَبُونَ
 مُضَعَّةً مِثْلَ ذَلِكَ شَعْرًا يَبْعَثُ اللَّهُ مَدَنًا
 فَيَوْمَ مَرُّ يَأْتِي بِهَا بَعْ كِلَيْتَا وَيَقَالَ لَهُ الْكُتْبُ عَمَلٌ
 دَرَنَتْهُ وَأَجَلٌ وَشَقِيٌّ أَوْ سَجِيدٌ ثُمَّ يَنْفَعُ فِيهِ
 الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى يَأْتِيَهُ
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِنْزَارٌ أَوْ فَيَسِينُ عَلَيْهِ
 كِتَابَهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ
 حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ
 فَيَسِينُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ
 أَهْلِ الْجَنَّةِ

مفسرین نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی کے پیچھے تو تین یا چار ہونے چاہئے۔ اگر اس کی پشت پر
 چار ہوں تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔ اگر اس کی پشت پر تین ہوں تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔
 اگر اس کی پشت پر دو ہوں تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔ اگر اس کی پشت پر ایک ہو تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔
 اگر اس کی پشت پر کوئی شے ہو تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔ اگر اس کی پشت پر کوئی شے نہ ہو تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔
 اگر اس کی پشت پر کوئی شے ہو تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔ اگر اس کی پشت پر کوئی شے نہ ہو تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔
 اگر اس کی پشت پر کوئی شے ہو تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔ اگر اس کی پشت پر کوئی شے نہ ہو تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔
 اگر اس کی پشت پر کوئی شے ہو تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔ اگر اس کی پشت پر کوئی شے نہ ہو تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔
 اگر اس کی پشت پر کوئی شے ہو تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔ اگر اس کی پشت پر کوئی شے نہ ہو تو اس کی موت آسانی سے ہوگی۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ساتھی و مصدوق ہیں کہ تم
 میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش و نطفہ اپنی والدہ کے بطن میں جمنا
 رہتا ہے پھر چالیس دن خون کی بوند رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں
 تک مضغ گوشت کا لوتھڑا کی شکل میں رکھا جاتا ہے۔ اس کے
 بعد اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار باتوں کا حکم دیتا ہے
 یعنی اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، رزق، موت اور نشانی ہے
 یا سید یہ چار باتیں لکھ دے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی
 ہے۔ پس کوئی تم میں سے نیک عمل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس
 کے اور جنت کے درمیان صرف ایک بانٹ کا فاصلہ رہ جاتا
 ہے تو قسمت کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جہنم
 جیسے کام کرنے شروع کر دیتا ہے اور کوئی دوسروں جیسے عمل
 کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان
 صرف ایک بانٹ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن نوشتہ تقدیر اس
 پر غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جنت جیسے عمل کرنے شروع کر دیتا ہے۔

فہ: جب ماں کے پیٹ میں چار ماہ کا ہوتا ہے تو اس میں روح پھونکنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ اگر اس کی پار
 اتیں لکھ جاتا ہے (۱) کیسے عمل کرے گا اور کتنا رزق ملے گا اس کی کیا اور کسے موت آئے گی (۲) موت میں جائے گا جہنم یا جنت

sunnahschool.blogspot.com

ظاہر ہے کہ یہ چاروں باتیں ما ذَا انْکِیْبِ غَدَاً سے ہیں جو علومِ فہم سے ہے جن کو معائنہ انیب کہا جاتا ہے۔ جب ایک ماہِ نرشتے کر جو معصوم کا زندہ ہے اللہ تعالیٰ انیب کی آئی جزئیات سے مطلع فرماتا ہے تو پھر اس ہستی کے خداداد علوم کا اندازہ کون کر سکے گا جو اولین و آخرین کے علوم کی جامعیت یعنی جنہیں پروردگار عالم نے ساری کائنات کے عبثی علم سے بھی زیادہ علمِ مرحمت فرمایا اور انہیں اپنا خلیفہ اعظم ٹھہرایا ہے۔ ہفتوں کے خداداد علوم جو کثیر، عظیم، وافر و مشکورہ ہیں، ان کے انکار کا سبب مقامِ مصطفوی سے بے خبری کے باعث ہو سکتا ہے یا عاریت کی بیماری کے سبب۔ اللہ تعالیٰ ہر مئی، اسلام کو عقلِ مسلم عطا فرمائے آمین یا اللہ العزیز۔ سبّاء سید المرسلین ————— یہ مستون بخاری شریف کی اسی جلد کی حدیث ۵۵۴ اور ۵۲۰ کے تحت بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس کی متابعت ابو عاصم، ابن جریر، ابوشی بن غنیم، نافع، حضرت ابو ہریرہ نے کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل اس سے محبت کرنے میں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں کے (دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے، انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرشتے جماعت کی شکل میں یوں نازل ہوتے ہیں جیسے بادل، پھر وہ آپس میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان پر فیصلہ ہوا ہے۔ پس شیاطین کے کانوں میں اگر ایک آواز بات بھی پڑ گئی تو اسے کانوں کو بتانے کے لیے رڑتے ہیں۔ کان اس کے ساتھ ستر چھوٹ اپنے پاس سے جوڑ دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جمعۃ المبارک کا روز ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَاةٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَاحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَاحْبِبُوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبْسُ فِي الْأَرْضِ .

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْوَةَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَدْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَابِ وَهُوَ الشَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْزِقِيحِي فِي الشَّحَابِ فَتَسْرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوجِّهُهُ إِلَى الْكَلْبَانَ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مَا تَكْذِبُ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ .

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ سَعْدُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ وَالْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ نَبْوُ النَّسِيِّ عَلَى الْكَلْبَانَ

تَمِنَ الْبُوابِ الْمَسْجِدِ الْمَلِيكَةِ يَكْتُمُونَ الْأَوَّلَ خَالِدًا
فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأَ الصُّحُفَ وَجَازَا
يَسْتَعْمُونَ الذِّكْرَ.

۳۳۵. حَدَّثَنَا عَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا الرَّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ مَرَّ
بِي الْمَسْجِدَ وَحَسَانَ يُنَشِّدُ فَقَالَ كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ
وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَّفَعُّتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ
فَقَالَ أَنْشَدُكَ يَا اللَّهُ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحِبَّ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيْدُكَ بِرُوحِ
الْهُدَى قَالَ نَعَمْ.

۳۳۶. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ رِضِيِّ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ أَهْجِهِمْ أَوْ
هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ.

۳۳۷. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حَمِيدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَاتِبُ الْأَنْبِيَاءِ
فِي سِكِّةٍ بَنِي عَمٍّ زَادَ مَوْسَى مَوْكِبُ جِبْرِيلَ.

۳۳۸. حَدَّثَنَا قُرُوبٌ حَدَّثَنَا عَيْبُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عَدْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ الْعَارِثَ بْنَ هَشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَسْخِيُّ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ يَأْتِي الْمَلِكَ أَحْيَانًا
بِي مِثْلِ صَلَاحَةِ الْجَرَبِيِّ فَيَفْصِمُ وَقَدْ وَعَيْتُ
مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِي الْمَلِكُ أَحْيَانًا
رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعْبَى مَا يَقُولُ.

۳۳۹. حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ أَلْفَقَ نَاجِسِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْهُ

آیا، پھر کون - جب - امام و سبزی، جیسے جاتا ہے تو یہ
بھی ڈائریاں بند کر کے ذکر النبی سننے اندر آ
جاتے ہیں۔

سعید بن السیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا مسجد سے
گزر ہوا اور حضرت حسان اشعار پڑھ رہے تھے انہوں
نے جواب دیا، آپ مجھے شعر پڑھنے سے منع کر رہے ہیں
حالانکہ اس کے اندر میں نے ان رسول خدا کے سامنے
اشعار پڑھے ہیں جو آپ سے بہتر تھے پھر یہ حضرت حسان
حضرت ابو ہریرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں آپ کو خدا کی قسم
کہ پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
حضرت برآ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے
فرمایا کہ تم جو کہنے والوں (مشرکین) کی جو کرو اور جبرئیل
تمہارے ساتھ ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا گویا میں اب بھی اس مبارک کو دیکھ رہا ہوں جو جو علم
کی گلی میں اتر رہا تھا۔ موسیٰ راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ حضرت
جبرئیل کے لشکر کی گرفتاری۔

حضرت مالک صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
حضرت عدث بن ہشام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت
کیا کہ وہی آپ پر کس طرح آتی ہے؛ فرمایا، فرشتہ جب وہی سے کہ
میرے پاس آتا ہے تو گھنٹی جیسی آواز آنے لگتی ہے جب وہ
مجھ سے جدا ہوتا ہے تو میں یاد رکھتا ہوں جو کچھ اس نے کہا
ہے اور یہ وہی مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں
میرے پاس آکر کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کرتا ہوں
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو لوہ خدا میں ڈبل دہر
چیز کا جو لڑا، خرچ کرے اسے جنت کے دربان ہر دروازے
سے بلائیں گے یعنی کہیں گے اور سے آؤ۔ حضرت

میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ اسے اللہ اس کی تدبیر کا تقدیر سے ہرگز نہا۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا کہ اسے جواب دیا کہ...

ابو بکر صدیق نے کہا، پھر ایسے آدمی کو کیا غم ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا، علیہ السلام، رحمتہ اللہ وبرکاتہ، یا نبی اللہ! آپ انہیں دیکھ رہے ہیں لیکن مجھے نظر نہیں آتے۔

حَدَّثَنَا الْجَعْفَرِيُّ أَيْ قُلُّ هَلْفٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَلِكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

۳۵۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيْلُ يُفْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَدْرِي مَا لَأَرْوِي تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ ازواج مطہرات آنت محمدیہ کی دینی اوسا یانی ماہیں ہیں۔ ان سب کا ادب و احترام ملحوظ رکھنا ہمارے لیے لازم ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مال اور بان سے آپ کی خدمت کا بے مثال حق ادا کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بڑی محبت تھی اور ان کی موجودگی میں آپ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم تو حضرت ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور ان کے سوا آپ کی ساری اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کے لطف مبارک سے پیدا ہوئی۔ اہل حق انکی بارگاہ میں قیوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

ستیما پہلی ماں، کہفِ امن و امان
سخن گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

ان کے بعد جن کو بھی آپ نے شرف زوجیت سے نوازا ان میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو سب سے پیاری تھیں یعنی عورتوں سے آپ نے نکاح کیے ان میں سے کنڈی صرف یہی تھیں۔ یہ انتہائی مالہ ناسلہ اور مالہ تھیں نصف دینار سے مروی ہے۔ حالانکہ سر ویکن و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ ازواج مطہرات میں سے آپ پر کسی کے لہنہ میں وحی نہیں آئی تھی سوائے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ حضرت عائشہ کی گود میں ہی آپ نے وصال فرمایا اور ان کا حجرہ ہی آپ کی آرام گاہ بنا ہوا ہے۔ ان کی بڑی شان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تمہمت لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دودھ پیتے بچے سے گواہی دلو کر انہیں پاک و امن ثابت کیا۔ حضرت مریم پر بہتان باندھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے گواہی دلوائی مالا کھدہ ابھی پیدا ہوئے تھے لیکن جب حضرت صدیقہ پر تمہمت لگائی تھی تو ان کی صفائی میں خود پروردگار عالم نے گواہی دی اور سودہ نوری کی ابتدائی آیتیں نازل فرمائیں۔

نبتِ صدیقی، آرامِ مہمان نبی
اس میمِ برأت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا

۳۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرٍّ قَالَ

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرٍّ

خَمْسَ صَلَوَاتٍ .

۳۵۵ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَبْرَيْلَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُعْرَفُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلِ السَّمَاءَ قَالَ دَرَاتُ زَيْدِ وَإِنْ سَرَقَ قَالَ دَرَاتُ .

۳۵۶ . حَدَّثَنَا أَبُو الِیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو انزِثَنَا دَعَانَ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ كَتَبَتْ قِيُونَ مَلَائِكَةُ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ النَّجْدِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ يَسْرِعُونَ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فَيُكْرَمُ قِيَا لَهُمْ وَهَوَّاءُ عَنْهُمْ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ بِصَلَاتِهِمْ .

باب ۲۹۱ اِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ أَمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَاقَفَتْ أَحَدَهُمْ مِنَ الْأَخْرَجِي غَيْرَ لَهُ مَا نَقَدَ مِنْ دَنَابِ .

۳۵۷ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَدِيحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَنَا أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَشَرْتُ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَادَةٌ فِيهَا تَمَائِيلُ كَانَتْهَا نُصْرَةٌ فَجَاءَ فَنَقَامَ بَيْنَ النَّبِيِّ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهَهُ فَقُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى مَا بَالَ هَذَا الْوَسَادَةُ قَالَتْ وَسَادَةٌ جَعَلْتَهَا نَكَةً لِيَتَضَطَّعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بِلَتَائِفِهِ صُورَةً وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُحَدِّثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ .

ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ اپنی انگلیوں پر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب راتیں نے کہا کہ جو شخص آپ کی امت سے اس حالت میں وفات پائے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا دوزخ میں نہیں جائے گا بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا، خواہ زنا یا چوری کرے؟ فرمایا، خواہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے باری سے آتے ہیں، کچھ رات کے فرشتے ہیں، کچھ دن کے فرشتے ہیں اور ان کا اجتماع نماز فجر اور نماز عصر کے وقت ہوتا ہے۔ پھر وہ فرشتے آسمان کی طرف پڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزارا ہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کے متعلق دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں پھیرا حالاکہ وہ بہتر جاتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں، جب ہم انہیں پھیر کر آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور آمین کہتے ہیں فرشتوں کی موافقت۔

جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے آسمان میں کہیں، تو جس کی آمین ان سے مل گئی اس کے ساتھ گناہ بخش دئے جئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک تکبیر بجا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں گویا وہ پھاپی ہوئی تھیں۔ آپ تشریف لائے تو دروازوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور رخ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کیا تم سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی؟ فرمایا، یہ تکبیر کیسا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی۔ یہ تکبیر میں نے آپ کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اس پر مبارک رکھ کر آپ آرام فرمایا کریں۔ فرمایا، کیا نہیں یہ معلوم نہیں کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور جس نے تصویر بنائی قیامت کے روز اسے عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جو کچھ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو طلحہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔

بشر بن سعید نے حضرت زید بن خالد جونی رضی اللہ عنہما سے روایت کی، بشر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی تھے جو حضرت مسوونہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، ان دونوں حضرات کو حضرت زید بن خالد نے بتایا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو، بشر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت زید بن خالد مجھ پر ہو گئے۔ ہم نے ان کی عیادت کی تو دیکھا کہ ان کے گھر میں تصویروں والا ایک پردہ ہے۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا، کیا انہوں نے تصویروں کے متعلق ہم سے حدیث بیان نہیں کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، کہا تھا کہ سولے کپڑے کے نقوش کے جو چیز جاندار کے ہوں، کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں، کہا، کیوں نہیں، یہ بھی کہا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام سیدہ اللہ لیکن جمداد کے تو تم اللہم ربنا انک الحمد کہا کرو، کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول سے مانقت کر گیا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز میں مصروف شمار کیا جائے گا جب تک نماز اسے دوسرے

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ كَمَا شِئِلٌ .

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْبَكْرِ ابْنُ الْأَشْجَبِ حَدَّثَنَا أَنَّ بَشَرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْجُهَيْقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ بَشَرَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَاقِيَّ الْقَدِيَّ كَانَ فِي حَجْرٍ مَمْنُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذُرْفَرِجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ لَيْسَ فَمِنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ فَقَدْ نَادَى نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسَمْعِ بْنِ قَيْسٍ لِقَصَا وَيُفْقِدُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَاقِيَّ الْعَرَجِيَّ شَأْفِي النَّصَا وَيُرْفَقَالُ إِنَّهُ قَالَ لِأَدْفَرٍ فِي ثَوْبٍ الْأَسْمَعَةَ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرَهُ .

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ .

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَجِيٍّ عَنْ أَبِي حَالِجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ مَبِيعَ اللَّهِ بِنِ حَمْدَةٍ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّكَ الْحَمْدُ يَا مَنْ ذَاتُ قَوْلِهِ قَوْلَ الْمَلِكِ كَرِغْبَرَ لَمْ مَا نَقَدَّ مَرِحِينَ ذَلِيلِهِ .

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبُجٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ هَلَالٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

کاموں سے روکے رکھے اور جب تک وہ نماز کی جگہ سے نہ اٹھ جائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے اس وقت تک فرشتے یوں دعا کرتے رہتے ہیں:۔ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

حضرت یعلیٰ بن امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دُناذوا یا مالک سے سنا۔ سورۃ الزمر، آیت ۷، پڑھتے سنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی فرمائش میں دُناذوا یا مالک سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلَوةٍ مِنَّا دَامَتِ الصَّلَوةُ تَجِبُ لَهُ وَالْمَلَائِكَةُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يُقَمِّرْ مِنْ صَلَوةٍ أَذَى حَدِيثٌ.

۴۶۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِي يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمَنبَرِ دُنَادُوا يَا مَالِكُ قَالَ سُنَيَانُ رَفِيًّا قِرَاءَةً يَعْبُو اللَّهُ وَنَادُوا يَا مَالِكُ.

۴۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَاهِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَرُوحُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَنْتَهِيَ عَنْهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمًا كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُخِرٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ مَا لَقِيتُ وَمَا كَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ مَا الْعَقَبَةَ إِذْ مَرَّ ضُفْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ كَلَّابٍ فَلَمَّ يُجِيبُنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْزُومٌ عَلَى وَجْهِهِ فَلَمَّ اسْتَمِنُوا إِلَيَّ وَأَنَا بَقَرِي النَّدَابِيبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ سَدَّ أَظْفَاقِي فَظَلَمْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرَيْلُ فَمَنَادَنِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا دُدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مُلْكَ الْجِبَالِ لِيَتَأَمَّرَا بِمَا شِئْتُمْ فِيهِمْ فَمَنَادَنِي مُلْكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا شِئْتُمْ أَنْ يَسْتَأْذِنَ أَنْ أَطِيقَ عَلَيْهِمُ الْإِخْشَابِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُوا أَنْ يُخْدِعَهُمُ اللَّهُ مِنْ أَوْلَادِهِمْ مَنْ يُعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مہلکا ہے کہ وہ بارگاہ نبوی میں عرض گزار ہوئیں:۔ کیا آپ پر احمد کے روز سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ فرمایا، مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یوم عقبہ آیا، جب میں نے اپنے آپ کو عبد یا ایل بن عبد کللال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی، میں (طائف سے) واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے میاں تھے۔ جب بوش میں آیا تو قرن اشعاب میں تھا۔ سرافکار دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ لگن تھا، میں نے اس کے اندر جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے پکارا، پھر کہا، بیشک اللہ نے آپ کی قوم سے گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے، لہذا ملک الجبال کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، چنانچہ کانزوں کے متعلق آپ انہیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر مجھے ملک الجبال نے پکارا اور سلام کیا، اس کے بعد کہا، یا رسول اللہ! آپ آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں کوہِ اخشبین کو اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اصحاب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا۔ جو خدا سے واحد

کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔
ابو اسحاق شیبانی نے زمر بن عبدمنہ سے کہا کہ کتاب قوسین اذ ادنیہ فاوحی الی عبدہ ۹ ما اوحی ۱۰ سورۃ

۴۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَتْ سَأَلْتُ زُرَّابْنَ جَبْرِ

عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ حَاطِي
إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَرْخَىٰ. قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسُودٍ وَأَنْدَرِيُّ
جَبْرِيلُ لَهُ سِتْمَانَةُ جَنَاحٍ.

النجم، آیت ۱۰۰۹ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ
ہم سے حضرت ابن مسود نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے
حضرت جبرئیل کو دیکھا، ان کے چتر سوڑتے۔

۳۶۶. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ قَالَ رَأَىٰ
رُفْرُقًا أُخْفِي سِدًّا حَقَّ السَّمَاءِ.

حضرت عبد اللہ بن مسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَقَدْ
رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ۝ سورۃ النجم، آیت ۱۸
کے بارے میں فرمایا کہ آپ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے
آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

۳۶۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ سَمِعَ ابْنَ مَسُودٍ
أَنْبَاءَ النَّبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هُنَّ رَعِمَ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَىٰ رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ لَكِنْ كَدَّرَ رَأَىٰ جَبْرِيلَ
فِي صُورَتِهِ وَخَلَقَهُ سَادًّا مَا بَيْنَ الْأَنْبِيِّ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس
کا یہ خیال ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
رب کو دیکھا اس نے بڑی غلطی کی کیونکہ حقیقت میں آپ نے حضرت
جبرئیل علیہ السلام کو ان کی صورت و خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان
کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

۳۶۸. حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ
حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ الْأَشْوَجِ عَنِ
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا فَأَيْنَ قَوْلُهُ، شَقَرْنَا فَتَدَانِي. فَكَانَ خِتَابَ
قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ. قَالَتْ ذَلِكَ جَبْرِيلُ كَانَ يَأْتِيهِ
فِي سُورَةِ الرَّجُلِ وَرَأَتْهُ أَتَاهُ هَذِهِ السَّرَّاءُ فِي
صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ، فَسَدَّ الْأَنْبِيُّ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد
باری تعالیٰ: شَقَرْنَا فَتَدَانِي ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝
کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ حضرت جبرئیل تھے
جو آپ کی بارگاہ میں بصورت آدمی حاضر ہوا کرتے تھے اور
اس دفعہ وہ اپنی اس صورت میں آئے جو حقیقت میں
ہے، پس انہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر
رکھا تھا۔

۳۶۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا جَبْرِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو
جَاءَ عَنْ سَمْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اتَّبَعِي قَالَا الَّذِي يُوقِدُ
النَّارَ مَا لِكَ خَابِرِ النَّارِ وَأَنَا جَبْرِيلُ وَهَذَا
مِيكَائِيلُ.

حضرت سمرہ بن جبئیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں
نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ دونوں نے کہا جو
آگ جلاتا ہے اس فرشتے کا نام مالک ہے اور وہ
جہنم کا انچاری ہے اور میں جبرئیل ہوں، یہ میکائیل ہیں۔

۳۷۰. حَدَّثَنَا مَرْدَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ مَرَّ عَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو جماعت کے لیے بلائے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَامَ الرَّجُلُ
الْمَرَاتَ إِلَىٰ ذُرَائِهِمْ قَابَتْ ذَبَابٌ غَضِبَانٌ عَلَيْهَا
لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ سَتَىٰ نَضِيحٍ تَابِعَ أَبُو حَزَنَةَ

اگر صورت انکار کر دے، پس آدمی نے اس سے ناراض ہو کر
رات گزار دی تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے
ہیں۔ اس کی متابعت ابو ہریرہ ابن داؤد و ابوساؤد نے

اعمش سے کی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ عرصے کے لیے مجھ پر وحی کا آنا بند رہا۔ اسی دوران میں جابر تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے آسمان کی جانب نگاہ کی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو فارحرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ پس میں دوڑ گیا یہاں تک کہ زمین پر گرنے لگا، پھر میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کس اڑھانہ مجھے کس اڑھانہ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یا ایہا المدثر سے فاصحہ تک وحی نازل فرمائی۔ ابوسکہ کا قول ہے کہ اڑھانہ سے بٹھ

مراد ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندی رنگ، دراز قد اور گھٹکرایے بالوں والے ہیں۔ گویا کہ قبیلہ شنوہ کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ میاں قد، میاں جسم، رنگ کے سرخ و سفید اور سیدھے بالوں والے ہیں۔ پھر میں نے مالک طرودعہ جو ہم اور دجال کو دیکھا۔ یہ ان نشانیوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائیں۔ پس آپ کے دیکھنے پر تجھے شک نہیں ہوتا چاہیے۔ ابو جبرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کی دھبہ سے فرشتے حفاظت کریں گے۔

جنت کی خوبیاں اور وہ پیدا ہو چکی ہے۔

ابو امامیہ کا قول ہے کہ مطلقاً یعنی عورتیں، حسیں، ایشیاں اور قحوک سے پاک ہیں۔ کلمہ اذکاراً جب انہیں ایک چیز کے بعد دوسری دیکھ جائے گی تو کہیں گے ہذا الذی رزقنا من قبل یعنی پہلے دیکھا

وَابْنُ دَاوُدَ وَالْبُؤْمَعَادِيَّةُ عَنِ الرَّاحِمِشِ .

۳۶۱ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَعَنِي الْوَحْيُ فَتَرَةً قَبِينَا أَنَا أَمِيشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قَبْلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَالَهُ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَنَحَنْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ نَحْنْتُ أَهْلِي فَذَلْتُ تَمَّ لَوْ لِي رَمِدٌ لَوْ لِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ائِنِّي فَأَهْجُرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْأَوْتَانُ .

۳۶۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى لِي مُوسَى رَجُلًا أَدَمَ طَوَالًا جَدًّا كَاتًا مِنْ رَجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْمُوعًا مَرْمُوعًا الْخَلْقِ إِلَى الْخَمْرِ وَوَالْبِيَّاضِ سَبَطَ الرَّاسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَاوِنَ النَّكَارِ وَالذَّجَالَ فِي آيَاتِ آرَاهُنَّ اللَّهُ رِيَاءًا فَلَا تَكُنْ فِي مَرْيَةِ مِنْ تَعَالِيمِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِينَةَ مِنَ الدَّجَالِ .

۲۹۲ بِأَبْلِ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَآيَاتِهَا مَخْلُوقَةٌ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مَطْفَرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالزُّبَارِ كُلَّمَا رَزَقُوا نُورًا بَشِيًّا نُوْرًا آخِرًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رَزَقْنَا مِنْ قَبْلُ أَمِيشِي مِنْ قَبْلُ وَ

۱ ثَوَابِهِ مُنْتَشَبًا بِهَا مُشَبَّهٌ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيُخْتَلَفُ فِي الصُّلُوبِ قَطُوبُهُمَا يَقْطَعُونَ كَيْفَ شَاءُوا دَائِمِيَةً قَرِيبَةً الْأَرَاءِيكَ الشُّرُورُ وَتَمَالَ الْحَسَنُ التَّضَرُّعُ فِي الرَّجْوَةِ وَالشُّرُورُ فِي الْقَدْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسِيلًا حَيْدَرًا الْجَزِيَّةِ عَوَلٌ وَجَعُ النَّظْمِ يَشْرَفُونَ لَا تَذْهَبُ عَقُولُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاتًا مُمْتَلِكًا كَوَاعِبٌ تَوَاهِدُ الرَّحِيقُ الْخَمْرُ التَّسْنِيمُ يَعْلُو الشَّرَابُ أَهْلُ الْجَنَّةِ جَنَامُهُ طِينُهُ مَسْكٌ لَضَائِحَانٍ قِيَّ صَتَانٍ يُقَالُ مَوْصُوتٌ مَنْسُوجَةٌ مِنْهُ وَضَيْقُ النَّاقَةِ وَالْكَرْبُ مَا رَأَى أَنْ لَهُ دَرَاكُورَةٌ وَالْأَبَا رِيْقٌ ذَوَاتُ الْأَذَانِ وَالْعَرَا عَرَبًا مُشْتَقَّةٌ وَاجِدُهَا عَرَبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصَبْرٍ يَسْبِيهَا أَهْلُ مَكَّةِ الْعَرَبِيَّةِ وَأَهْلُ السَّيْدِيَّةِ الْغَنِيَّةِ وَأَهْلُ الْبُرَاقِ الشَّكْلَةُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَدُّهُ جَنَّةً وَرَخَاءٌ وَالرَّيْحَانُ الزَّرِينُ وَالْمَنْصُورُ الْعُورُ وَالْمَحْضُورُ الْعُورُ حَمَلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لِأَشْوَالِهِ وَالْعَرَبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَرْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكَوِبٌ حَبْرٌ وَفَرَشٌ مَرُّ حَوْعَةٍ بَعْضُهَا تَوْرُقٌ بَعْضٌ لَعْوًا بَاطِلًا تَأْتِيْنَا كَذِبًا أَفْئَانٌ أَعْصَانٌ وَجَنَاتُ الْجَنَّتَيْنِ ذَانِ مَا يُجْتَنِي قَرِيبٌ مَذْهَبٌ مَتَانٍ سَوَادٌ إِنْ مِنَ الرَّبِيِّ

۴۴۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ تَائِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدًا بِالْغَدَاةِ وَالنَّيْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی مر جائے تو صبح و شام اس کا مکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر صبح سے تو صبح و شام اس کا مکانا پیش کیا جاتا ہے۔

اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں غریب آدمی زیادہ ہیں اور دوزخ کا مسائنہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں غریب زیادہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: میں مجھ خواب تھا کہ جنت میں ایک عورت کو دیکھتا ہوں کہ ایک محل کے اندر دھنوک رہی ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا:۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ میں بچے عمر کا غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت عمر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ.

۴۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَمُ بْنُ زُرَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَظَلَمْتُ فِي الْجَنَّةِ خَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَظَلَمْتُ فِي النَّارِ خَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْبُغَاةَ.

۴۴۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْيَاقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَظَلَمْتُ فِي الْجَنَّةِ خَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَظَلَمْتُ فِي النَّارِ خَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْبُغَاةَ.

فان معلوم تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہنمی ہیں اور جنت میں ان کے لیے مکان بھی مضموم فرمایا گیا ہے۔ یہ بشارت بخاری شریف کی کسی جلد میں حدیث ۸۷۶ اور ۸۷۷ کے تحت بھی موجود ہے۔ مسمت اسلامیہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے احسانات ہیں لہذا ان کا ذکر کر کے غیر کے ساتھ بن کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ جنت میں اخیمہ ہے تراشیدہ موتی کا جس کی اونچائی آسمان میں تیس میل ہے۔ اس کے پرشہ میں مومن کے لیے ایسی عورتیں ہیں جنہیں دوسرے نہیں دیکھتے۔۔۔ ابو عبد اللہ محمد حارث بن عقیقہ، ابو عمران کی روایت میں اونچائی ساٹھ میل ہے۔

۴۴۶ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا عَمْرٍوَانَ الْجَوْنِيَّ يَحْوِثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مَجُودَةٌ مَلِكُهَا فِي السَّمَاءِ فَلْيُشْرُونَ مَيْلًا مِنْ كَيْ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلِ لَا يَرَاهُمْ إِلَّا خَدُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ مَيْلًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔۔۔ جو کچھ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار

۴۴۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ الْبُغَاةَ وَالْخَيْمَةَ دُرَّةً مَجُودَةً مَلِكُهَا فِي السَّمَاءِ فَلْيُشْرُونَ مَيْلًا مِنْ كَيْ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلِ لَا يَرَاهُمْ إِلَّا خَدُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ مَيْلًا.

اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک آیا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ تو کسی جی کو نہیں معلوم ہوا آٹھ کی شند تک ان کے بے چہا رکھی ہے۔ (سورہ السجدہ، آیت ۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گرد جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح نابال و درخشاں ہوں گے۔ انہیں فتوکے۔ ناک صاف کرنے اور نفا سے حاجت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھے سونے چاندی کے۔ ان کا انگلیشیوں میں عود سلگے گا اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی، جن کے گوشت کا مغز ان کی ہڈیوں کے آریار سے نظر آئے گا، ایسی حسینہ ہوں گی۔ ان ٹوٹیوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں ذرا سی بغض ہوگا۔ ان کے دل متحد ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت میں جو گرد سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح دکھتے ہوں گے اور جوان کے بعد داخل ہوں گے وہ دس دن ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ان سب کے دل متحد ہوں گے۔ نہ ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ ہر عورت ایسی حسینہ ہوگی کہ چنڈی کا مغز گوشت کے اندر سے نظر آتا ہوگا۔ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے۔ نہ وہ اس میں بیمار پڑیں گے۔ نہ ناک صاف کرنے کی ضرورت پیش آئے گی اور نہ فتوکیں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے اور ان کی انگلیشیوں میں عود سلگتا ہوگا۔ البویمان نے عود مراد لیا ہے اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ مجاہد کا قول ہے کہ ابابکر سے صبح مراد ہے اور العتبی سے سورج کا فروب ہونے کے لیے دھلتا۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا حَظْرَةٌ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ فَأَقْرَبُوا
إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَذَكُّمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ
قُدْرَةِ آسِئِينَ.

۳۷۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُ رُفْقَةٍ تَلِدُ الْجَنَّةَ صُورَةٌ تُهْمَرُ عَلَى صُورَةِ التَّمْرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَسْخَطُونَ وَلَا
يَخْطُطُونَ أَيْنَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ
مِنَ الذَّهَبِ وَاللِّفْضَةُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَانُ وَرَشْحُهُمُ
الْيُسْكُ وَالْيَكِيُّ وَاحِدٌ مِنْهُمُ رُجْبَتَانِ يُرَى مَسْخُ
سُوقِهِمَا مِنْ ذُرِّيَةِ اللَّحْرِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ
بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاعُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ
اللَّهَ بَكْرَةً وَعَشِيًّا.

۳۷۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ رُفْقَةٍ
تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْفَعْرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ
عَلَى إِنْشَاهِهِمْ كَأَشَدِّ الْكَرْبِ إِضَاءَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلَى
قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا
تَبَاعُضَ يَرَى مِنْ سَاقِيهَا مِنْ ذُرِّيَةِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ
يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بَكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا
يَمْتَسِخَطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ أَيْنَتُهُمُ الذَّهَبُ وَاللِّفْضَةُ
وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَذُرُودُهُمْ مِزْهُمُ الْأَلْوَانِ قَالَ
أَبُو الْيَمَانِ يَخْرُجُ الْعُودُ وَرَشْحُهُمُ الْيُسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ
الْإِبْكَارُ أَوَّلُ النَّجْرِ وَالْعَشِيُّ مِثْلُ الشَّمْسِ أَنْ
تَرَاهُ تَغْرُبُ.

۳۸۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ حَدَّثَنَا

sunnahschool.blogspot.com

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت میں سب سے پہلے میری امت کے نتر سزا یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے، ان سے پہلے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں تک کہ جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی چودھویں رات کے چاند کی طرح دکھتے ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا ایک جتہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ چونکہ آپ ریشم سے منع فرماتے۔ اس لیے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا:۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں تختہ کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے کمالی اس سے زیادہ خوبصورت ہوں گے۔

حضرت برا بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر تعجب تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت میں سعد بن معاذ کے روال اس سے بہتر ہوں گے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت میں ایک کورٹے کے برابر جگہ دیا جائیگا سے بہتر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تب بھی طے نہیں کر سکے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے

فَقَسِيلُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدُ خُلْدٍ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا سَبْعِمِائَةً أَلْفًا لَا يَسْخُلُ أَوْ لَمْ يَسْخُلْ يَدْخُلُ أَحَدُهُمْ وَجُوهَهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ .

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُتَّةً سُدْسِيَّةً وَكَانَ يَهْلِي عَيْنَ الْخَدْرِ يَرْجِبُ النَّاسَ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا .

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مَسَدٌ دُحْدُحٌ حَدَّثَنَا بِيحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبُرَّادَ بْنَ عَائِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُرِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشُوبٍ مِنْ حَبِيبٍ يَرْتَجِعُ وَيُجْعَلُونَ يَدِجُونَ مِنْ حَبِيبٍ وَلَيْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَكْضَلُ مِنْ هَذَا .

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ مَوْضِعٌ مَوْضِعٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا دُرَيْسُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا بِيْرُ بْنُ زَمَاعَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً لَيْسَ الرَّكَبُ فِي ظِلِّهَا بِمِائَةِ عَامٍ وَلَا يَقْطَعُهَا .

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا قَلْبِيَّةُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

میں تو سال تک چلتا رہے گا۔ اگر تم چاہو تو بلی تمہاری پر مٹو جو جنت میں تمہاری ایک گمان کے برابر جگہ اس ساری دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے پورے پورے رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ چمکانے والوں سے زیادہ چمکیں اور حسین ہوں گے۔ ان کے دل ایک نبیوں کے آپس میں بغض و حسد کا نشان نہیں ہوگا۔ ہر شخص کی زوجیت میں دو حور عین ہوں گی۔ ان کی پندھیوں کا سفر ہڈی اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا۔

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو آپ نے فرمایا: بیشک جنت میں اس کی دو جگہ پلانے والی موجود ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنتی لوگ اپنے اوپر بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جس طرح افق میں مشرق یا مغرب کی جانب کسی روشن ستارے کو دیکھتے ہوں، اس فرق کے باعث جو ان مقامات کے درمیان ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوں گے، یا رسول اللہ! وہ تو انبیاء کے کرام کی حور عین ہیں دوسرے وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ لوگ پہنچ سکیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

جنت کے دروازوں کا بیان۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو راہ خدا میں ذلیل چیز خرچ کرے اسے جنت کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اس کی حضرت مبارک نے روایت کی۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةً يُبِيرُ الزَّكَاةَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَأَقْرَبُ وَإِنْ شِئْتُمْ وَظِلُّ مَعْدُومٍ وَلِقَابُ قَوْمٍ أَحَدٍ كَعَرِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ.

۳۸۶. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَتِيحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ زُمْرًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى سُورَةٍ أُنْفِرَ بِكَلِمَةِ اللَّبْدِ بِرَأْسِ بْنِ سُلَيْمَانَ هَيْمَرًا كَأَحْسَنِ كَرَكِيٍّ دَرِي فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا تَبْأَضُّ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحْسُدُ بَيْنَ أُمَّرِيٍّ وَرُوحَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يَرِي مِعْرُ سَوْقِدِينَ مِنْ ذُرَاةِ الْعُظْمِ وَاللَّحْوِ.

۳۸۷. حَدَّثَنَا حَبَّابُ بْنُ مَتَّهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَلَأْتُ إِسْمَاعِيلُ قَالَ إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

۳۸۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَعْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلُ الْأَنْفَرِ مِنْ قَوْمِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ أَهْلُ الْوُكُوفِ الدَّرِي الْأَنْفَرِ فِي الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ بِتَقَابُلٍ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رَجُلٌ أُمَّتُوا يَا لَيْتَهُ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ.

بَابُ صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَلْفَقَ رُوحَيْنِ دُخِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ فِيهِ عِبَادَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ۳۸۹. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جن میں سے ایک دروازے کا نام ربیان ہے، اس سے صرف لذت دار ہی داخل ہوں گے۔

مَطْرَفٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ مَرَّ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا الصَّالِحُونَ .

دورخ کا بیان اور وہ پیدا کی جا چکی ہے۔

ثَمَانِيَةُ دوزخوں کے جسم سے نکلنے والی بدبودار سیپ کہتے ہیں، جیسے آٹھ اور زخم سے مادہ نکلتا ہے۔ شاید ثمانی اور عس ایک ہیں۔ ثمانیہ جو کسی چیز کو دھونے سے برآمد ہوتا ہے یعنی دھوون۔ برزخ ثمانیہ اور عس سے ہے جو زخموں سے نکلتا ہے۔ عکرہ کا قول ہے کہ عصب جہنم میں لفظ عصب جنت کی زبان کہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جسے تیز ہوا پھینکے۔ پس عصب وہ جس کو تیز ہوانے پھینکا اور اسی سے عصب جہنم ہے کہ جو جہنم میں پھینکا جائے، جیسے کانز اس میں پھینکے جائیں گے۔ اور جانے نو عصب بنی الارض کہتے ہیں اور عصب عصباً والنجارة سے مشتق ہے۔ صیدید سے پیپ اور خون مراد ہے۔ جنت بقرہ تھی۔ نوزون تم نکال چاہتے ہو۔ اذیت میں نے آگ روشن کی۔ نفقون یعنی مسازوں کے لیے۔ النبی میدان۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مرط الجحیم سے دورخ کا درمیانی حصہ مراد ہے۔

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَإِنَّمَا مَخْلُوقَةٌ عَسْتَا قَا يُقَالُ عَسَقْتُ عَيْنُهُ وَيَخْسِقُ الْجُدْرُ وَكَانَ النَّسَاقُ وَالْفَسَقُ وَاحِدٌ. يَفْسِدُ كُلُّ شَيْءٍ يَمَسُّهُ فَخَوَّبَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غَسْلَانٌ يَفْسِدُ مِنَ النَّسِيلِ مِنَ الْجُذْرِ وَالذَّبْرِ. وَقَالَ عِكْرَمَةُ حَصَبٌ جَهَنَّمَ حَطَبٌ بِالْعَبْثِيَّةِ وَقَالَ عَيْرٌ: حَاصِبًا الزَّبْرِ انْحَاصِفٌ. وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِي الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبٌ جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ مَا فِي جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبٌ فِي الْأَرْضِ. ذَهَبٌ. وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصَبَاءِ الْحِجَارَةِ. صَدِيدٌ. قِيحٌ وَدَمٌ. حَبَّتْ طِفْلَتٌ تُورُونَ. تَسَاخَرُونَ أَوْ رَأَيْتُ أَوْ حَدَّثْتُ لِمَقْوَمِينَ. يَلْسَأُونَ وَ الْقِيُّ الْقَفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: جِرَاطُ الْجَحِيمِ سَوَاءٌ الْجَحِيمِ وَوَسَطُ الْجَحِيمِ لَشَوْبًا مِنْ حَبِيمٍ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيَسَاطُ بِالْحَبِيمِ زَيْدٌ وَشَهِيحٌ. صَوْتُ شَدِيدٌ وَصَوْتُ ضَبْعٍ وَرَدًا عَطَاشًا. غَيَا. حُسْرَانًا. وَ قَالَ مُبَاهِدٌ يُسَجْرُونَ تَوَقَّدُ بِهِمُ النَّارُ. وَ نَحَاسُ الضَّفَرُ يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ يُقَالُ ذُو كُوا بَاشِرًا وَ ذَا وَجَرَبُوا. وَ لَيْسَ هَذَا مِنْ ذُو قِ النَّعْرِ مَا يَرْجُ خَالِصٌ مِنَ النَّارِ. مَرَجَ الْأَمِيرُ مَا عَيْتَهُ إِذَا أَخْلَاهُمْ يَحْدُو أِبْعَضُهُمْ عَلَى بَعْضِ مَرَجٍ مُلْتَبِسِينَ. مَرَجٌ أَمْرٌ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرَجُ الْبَحْرَيْنِ مَرَجَتْ دَابَّةٌ كَذَا تَرَكَتْهَا

کما بتا ہے کہ ذوقا سے مراد ہے دیکھو اور آزماؤ۔ یہ من سے چکنا نہیں ہے تاریخ خالص آگ جیسا کہ مخرج الانبیر زینتہ کہتے ہیں جبکہ کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی نکل چھٹی دے۔ مخرج مخلوط جیسا کہ کہتے ہیں مخرج انبیر یعنی غلط عط ہو گیا، جیسے مخرج انبیر اور مخرجت ذابکک ترکتھا ہوتے ہیں۔

عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَقُّ مِنْ قِيحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالنَّارِ.

۳۹۲. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَقُّ مِنْ قِيحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالنَّارِ.

۳۹۴. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ النَّاصِبِيِّ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُذُوعٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَ قِيحٌ قَالَ فَطَلَّتْ عَلَيْهِنَ بِسَبْعَةِ دَسَائِينَ جُذُوعًا كَالَّذِي مِثْلُ حَرِيحًا.

۳۹۸. حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ عَصَاءُ بْنُ خَيْرٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْقِبٍ عَنْ أَبِي سَيْمٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعْلَى النَّبِيِّ وَكَأَدَا يَا مَالِكُ.

۳۹۹. حَدَّثَنَا عَيْفُ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِمَا مَ لَوْ آتَيْتَ فَلَا نَا كَلِمَتَهُ قَالَ إِنكُمْ لَتَرَوْنَ آتِي لَا كَلِمَةَ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ آتِي كَلِمَةً فِي السِّرِّ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بِأَبَاؤُ أَكُونَ أَقْرَبُ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقْوَلُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَنِّي أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرٌ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَجَاءُ مِنَ الرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلُ فِي النَّارِ فَتَمْدِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ قِيدُ وَرُكْمًا يَدُ وَرُ الْجَمَامِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ قُلَانِ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ فَكُلَّ كُنْتُ أَمْرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَرَأَيْتِيهِ وَرَأَيْتِيهِ وَرَأَيْتِيهِ كُمْ

جہنم کی تیزی سے جوتا ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد کا سبب جہنم کی تیزی ہے، پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری آگ جہنم کی آگ کے شتر حصوں میں سے ایک حصہ (یعنی بڑا) ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! یہ آگ بھی کافی گرم ہے فرمایا: وہ اس سے اکثر حصہ زیادہ گرم ہے اور ہر حصہ میں اس کے برابر گرمی ہے۔

حضرت نبیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا: سَدْنَا ذُرَايَا مَالِكُ (وہ پکاریں گے، اے مالک!)

حضرت ابو جائل سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ آپ فلاں (حضرت عثمان) کے پاس جا کر گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا، آپ تو یہی دیکھتے ہیں کہ میں نے ان سے گفتگو نہیں کی، کیا میں آپ کو سنا، میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں تاکہ فتنے کا مزید دروازہ نہ کھلے اور کہیں مجھ سے ہی اس کی پہل نہ ہو جائے۔ نیز وہ تو ہمارے امیر اور سب لوگوں سے بہتر ہیں پھر جیسا کہ کسی شخص سے ایسی بات کہہ سکتا ہوں جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سن چکا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے آقا کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز ایک آدمی کو دیا جائے گا، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تو اس کی آنتیں آگ میں نکل پڑیں گی۔ وہ انہیں بے کراں طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد

سَنَ الْكُفْرِ وَالْبَيْتِ سَوَادٌ عِنْدَ رَأْفَتِ شُعْبَةَ عَيْنِ
لِإِسْمَاعِيلِ .

باب ۴۹۵ صِنْتِ ابْنِ يَسْرٍ وَحُبُّوهُ وَقَالَ
مَجَاهِدٌ . يُقْتَضُونَ . يِرْمُونَ . دُحُورًا
مَطْرُودِينَ . وَأَصِيبُ . ذَاتُهُ . وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ مَذْحُورًا . مَطْرُودًا . يُقَالُ مَرِيذًا
مَةً مَرِيذًا . بَدَاكَ . قَطَعَهُ . وَأَسْتَفْزِمُ اسْتَفْجَفَ
يَعْتَمِلُ الْفُرْسَانُ وَالرَّجُلُ الرَّجَالَةَ
وَإِحْدَاهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَاحِبٌ وَ
تَاجِرٌ وَتَجِيرٌ . لَا حَتَمَكَزَ لَا سَتَا صَلَنَ
قَرِينٌ شَيْطَانٌ .

۵۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَيْبِيُّ
عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ سَجَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَلْبُ
كُتِبَ إِلَيَّ هَشَاةٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَرَعَا لَهَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى كَانَ يُحِيلُ إِلَيْهَا أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا
يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ رَدَعًا وَدَعَا لَهَا فَتَالَ
أَشْعَبْتُ أَنْ اللَّهَ أَتَمَّ لِي فِيمَا فِي شِقَائِي أَنْ بِنِي
رَجُلَانِ فَلَقَدَ أَحَدُهُمَا عَيْدًا رَأْسِي وَالْآخَرَ عَيْدًا
رِجْلِي فَقَالَ أَسَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا دَحَجَهُ الرَّجُلُ قَالَ
مَضْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَهُهُ قَالَ لَيْبِدُ بْنُ الْأَعْصَرِ
قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشِيَّةٍ مُشَاقَّةٍ وَجِيَّةٍ
طَلَعَةٍ ذَكَرَ قَالَ قَائِلٌ هُوَ قَالَ فِي يَتْرُ ذُرْدَانِ
ذَخَرَهُ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ : جِئِينَ رَجَمَ نَخْلَهَا
كَانَهَا رُبْسُ النَّبِيِّ طِينٍ فَذَلَا . اسْتَشْرَجَتْ
فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَغَدَّ شَعْرًا فِي اللَّهِ وَ
حَسِبْتُ أَنْ يُشِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا

گوئی کہ وہ سب سے بہتر ہے اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے، جناب! آپ
اس حالت کو کیسے پہنچے؟ کیا آپ ہمیں نیکیوں کا حکم نہیں دیتے تھے اور
ابلیس اور اس کی فوج کا بیان۔

مباد کا قول ہے کہ یقیناً تو ان سے پھینک کر مارنا مراد ہے۔ دُحُورًا
دُستکار سے ہوئے، وَاَصِيبُ دائمی، ابن عباس کا قول ہے کہ
مذحوراً زندقہ سے جوئے کو کہتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ مزیذ سے
سرخش مراد ہے۔ بَدَا اے کات ڈالا۔ اسْتَفْزِمُ بڑھا سمجھا،
خفیف جاننا، تَخْلِيْفُ اپنے سواروں کے ساتھ، اِنْجَلِ بِمَارِهِ
باید اس کا واحد راجل سے جیتے تھے۔ صَاحِبٌ جمع نعت ہے
اور امر کی توجیز۔ لَا حَتَمَكَزَ بے سے اُصَابُ چھینکا قرین
سے شیطاں مراد ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم پر چادر ڈالی گئی تھی، لیکن بن سعد کا بیان ہے کہ ہشام نے
میرے لیے شط ٹکڑے اکراٹوں نے اپنے راند سے تہ اور خوب یاد رکھا
اور انہیں حضرت عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چادر
کیا گیا محمد کے باعث آپ یہ سمجھتے تھے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے فلاں
کیا نہیں ہوتا تھا، چنانچہ ایک روز آپ نے اس کے لیے بار بار دعا
کی، پھر فرمایا، کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے
جس میں میری شفاعت ہے، میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس
اکھڑا ہوا اور دوسرا میری گردن کے طرف۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے
پوچھا، انہیں کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، ان پر چادر ڈالی گئی
ہے پلے نے دریافت کیا چادر کس سے لپی ہے؟ دوسرے نے جواب
دیا، لعید بن العاصم نے، پلے نے پوچھا، تم لوگ کیا ہے؟ دوسرے
نے جواب دیا، کنگھن، ادنیٰ کے گائے اور فکھور کے اوپر دالے چھلکے پر
پلے نے سوال کیا، یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا، نردوان
کے کنوئیں میں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کنوئیں پر گئے اور
دائیں طرف سے آئے، واپسی پر آپ نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ وہاں کی
کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاہین کے سر حضرت صدیقہ نے سوال کیا، آپ نے
کہا وہ چیزیں نکلو اس پر فرمایا، نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا بکریا ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

نَمُّهُ وَفَلَيْتُ الْبُيُوتِ

۵۰۱. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّقِدُ الشَّيْطَانُ
عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِهِ أَحَدَكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ كُنْتُ عُقْدَةَ تَضْرِبُ
لَا عُقْدَةَ صَكَدَتْهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ حَلِيلٌ فَإِنْ قَدَّ بَانَ
اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْمَلَتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ
انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ بِعُقْدَةٍ كَسَلَتْهَا
فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَلِيْبًا النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثًا
النَّفْسِ كَلْبَانٌ

لوگوں میں سے ایک کو

مجھے اندیشہ ہوا کہ انہیں نکلوانے سے لوگوں میں فساد برپا ہو جائے، اس لیے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی
سوتا ہے تو شیطان اس کی گردن پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور
ہر گڑھ پر یہ پھونک مارتا ہے کہ اسی کا نی رات بڑی ہے،
اسی اور سوتے ہو۔ اگر آدمی اُٹھ بیٹھے اور اللہ کا ذکر کرے
تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی
ہے۔ اگر نماز پڑھے تو ساری گرہیں کھل گئیں اور وہ آزاد
بشاشش بشاشش ہو کہ خوشش بدلی سے مسح
گزارتا ہے، ورنہ بد دل اور سست
رہتا ہے۔

۵۰۲. حَدَّثَنَا عُذْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ ذَكَرْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ
نَامَ لَيْلَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ بِالِ الشَّيْطَانِ
فِي أَدْنَاهُ أَرَقَالَ فِي أُذُنَيْهِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس شخص
کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوئے اور صبح تک سویا پڑا ہے
فرمایا، ایسے آدمی کے دونوں کانوں میں یا کان میں شیطان
پیشاب کر دیتا ہے۔

۵۰۳. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هُتَيْمٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى
أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ
جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَرِيضَةً قَادِلًا دَاوِلًا
يَعْتَرُهُ الشَّيْطَانُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم
میں سے کوئی اپنی بیوی سے ہم بستری اور رکے، اللہ کے
نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے
بچا اور جو تو ہمیں عطا فرمائے وہی شیطان سے بچانا۔ تو
انہیں جو بچہ مرحمت فرمایا جانے گا شیطان اسے مزہ نہیں
پہنچا سکتا۔

۵۰۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ
حَاجِبُ الشَّمْسِ فَذَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَ
إِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَذَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَنْبُتَ
وَلَا تَحْتَنُوا بِصَلَاةٍ نَكُرُ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب سورج کا کنارہ
طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو، یہاں تک کہ پوری
طرح طلوع ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہونا
شروع ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو، یہاں تک کہ پوری طرح
غروب ہو جائے۔ پس سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز

فَاتَمَعَا نَطْعُهُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ الشَّيْطَانِ لَا
أَدْرِي أَنَّى ذَلِكَ قَالَ هِشَامٌ.

۵۰۵. حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حَمِيرِ بْنِ هِذَالٍ عَنِ الْفَصَالِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يَصِلُ فَلْيَسْتَدِ
فَإِنَّ أَبِي فَلْيَسْتَدِ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّهُ هُوَ الشَّيْطَانُ
وَقَالَ مُشْتَمَانُ بْنُ الْهَبَيْتِ حَدَّثَنَا عَوْنٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سَبْرِ بْنِ عَنِّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَلَّمَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةٍ وَمَضَى
فَأَتَانِي آتٌ فَبَعَثَ يُحْتَوِئُ مِنَ الصَّلَامِ فَأَخَذَنِي
فَنَنُتُّ لَأَزِيدَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَدْرَيْتَ إِلَى
فَرَأَيْتَ فَاتَمَعَا أَتَى الْكُرْمِيِّ لَنْ يَزَالَ سَلِيكَ
مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَفْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى
تُسَبِّحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَدَكَ
وَهُوَ كَذُوبٌ ذَالِ الشَّيْطَانِ.

اور ان کی گرد، کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طوع کرتا ہے یا
شیاطین کے۔ عمدہ نرفٹے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ ہشام نے ان دونوں میں
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی نماز
پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کے سامنے سے گزرتا ہو تو اسے روک
دینا چاہیے۔ اگر وہ بات ماننے سے انکار کرے تو پھر منع
کرنا چاہیے۔ اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑنا چاہیے
کیونکہ وہ شیطان ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مجھ سے حدیث سننے کی مخالفت پر متعین فرمایا۔ پس کوئی
آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے کچھ لے کر آیا اور کھانے لگا۔
پس میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سے جائز لگاؤں گا۔ آگے باقی حدیث
بیان کی۔ آخر کار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آہٹ مکر
پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ برابر تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا۔
اور صحیح حدیث شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔ اور سن کر نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس نے بات سنی تھی ہے مالا کہ
خود مجھ سے۔ وہ شیطان تھا۔

۵۰۶. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْفٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ حُمَيْلِ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدْرَةُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْتِي الشَّيْطَانَ أَحَدَكُمْ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ
خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبُّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ
فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلا يَنْتَوِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب شیطان تم میں سے کسی
کے پاس آئے تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ فلاں
جیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں کو کس نے؟ آخر کار دل میں یہ بات
ڈالتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں
تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں پناہ یعنی چاہیے اور ایسے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو جنت
کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ جہنم کے
دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو

۵۰۷. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْفٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ
حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
لَتَيْبِينَ أَنَّ أَبَا جَدَّةً أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ مَضْجَعُكَ
أَبْوَابَ الْجَنَّةِ وَعَلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسَلَّتِ الشَّيَاطِينُ

زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نوحوان ساتھی سے فرمایا: ہمارا صبح کا گھانا لادو۔ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔ بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں پھلی کو مبول گیا اور مجھے شیطان بن نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ سورۃ الکہف، آیت ۶۲، ۶۳ حضرت موسیٰ کو ٹھکن اسی وقت ہوئی جب اس جگہ سے آئے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک قفسہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کا سینک نکلے گا۔

حضرت: ہمارے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اندھیرا چھانے لگے یا رات تاریک ہونے لگے تو اپنے بچوں کو باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ جب عشاء کی پہلی ساعت گزر جائے تو انہیں پھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے گھر کا دروازہ بند کر لو۔ اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بڑھا دو۔ اللہ کا نام لے کر پانی کے برتن کا منہ بند کر دو۔ اللہ کا نام لے کر برتنوں پر ڈھکنے رکھ دو، رطلیں تو کوئی چیز اوپر رکھ دو۔

حضرت صفیہ بنت حنی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستکف تھے، تو میں رات کے وقت آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ نے مجھ سے گفتگو فرمائی، پھر میں کھڑی ہوئی اور واپس لوٹنے لگی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے میرے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اس وقت ان کا قیام حضرت اسام بن زید کے مکان

۵۰۸. حَدَّثَنَا الْعُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِإِبْنِ قَعْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ مَوْتِي قَالَ لِفَتَاةٍ أَيْتَانَا عَدَاةً نَأْتَانَا إِذْ أَوْيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ تَوَخَّيْنَا نَسِيَتِ الْخَوَاتِ وَمَا أُنْسِيئُهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ إِنْ أَذْكَرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مَرْسَى النَّصَبِ حَتَّى جَاءَ دَرُ الْمَكَانِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ .

۵۰۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَجَى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ لَهَا إِنْ الْبَيْتَةُ هَهُنَا إِنْ الْبَيْتَةُ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُبُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ .

۵۱۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ جَابِرٍ رَجَى اللَّهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجَبْتُمْ أَوْ كَانَتْ جُنْحُ اللَّيْلِ فَصُكُّوا صَبِيحًا نَكْرُ جَانِ الشَّيَاطِينِ تَنْتَشِرُ جِيلِيدًا إِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْبِشَاءِ فَحَثُّوهُمْ وَأَعْلِقُوا بِأَبْدَانِكُمْ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْلِقُوا مِصْبَاحَكُمْ وَأَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَأَذْكُرُوا سَفَائِكُمْ وَأَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَيْرٌ إِنْ أَنْتُمْ وَأَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ تَعْرِضُ عَلَيْهِ شَيْئًا .

۵۱۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَبْقِيَةَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةِ ابْنَةِ حَيْثَى قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْتَكِفًا فَاتَيْنَهُ أُنْثَى وَرَدَّهَا لَيْلًا فَحَدَّثَتْهُ لَعْنَتُكُمْ فَانْتَدَبْتُ فَتَأَمَّمْتُ مَعِيَ نِيْلِي بِنِي وَكَانَ مَسْكَنَهُ فِي دَارِ اسْمَاءَ بِنِ زَيْدِ

ہے اور اس کی چونک نکلتی جاتی ہے۔ جب اذان ختم ہو تو پھر
 آمو جوڑ جاتا ہے۔ پھر جب ٹیکر کی بجائے تو دور جاتا ہے
 جب ختم ہو جائے تو پھر آدھکتا ہے، یہاں تک کہ آدمیوں
 کے دل میں دسوسہ نکلتا ہے کہ فلاں بات یاد کر نکلاں
 بات یاد کر، یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ وہ میرا
 رکعت پڑھ رہا ہے یا چوتھی۔ اس صورت میں بھول چوک
 کے دو جملے کرے (سجدہ سوم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب بھی کسی آدمی کے
 گھر بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پیلو میں انگلی
 چھوڑتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انگلی چھوڑنے گیا تھا لیکن من
 پر دے پر انگلی مار سکا۔

مفسر سے روایت ہے کہ میں ملک شام گیا تو میں نے
 دریافت کیا کہ یہاں کوئی صحابی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ
 حضرت ابوذر درار ہیں۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ حضرات
 میں کوئی ایسے صاحب بھی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے
 نبی کے کئے پر شیطان سے محفوظ رکھا ہو!

تیسرے فرماتے ہیں کہ میں شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنے
 نبی کے کئے پر شیطان سے محفوظ رکھا وہ حضرت عمار بن یاسر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
 فرشتے جب دنیا میں واقع ہونے والے اور پر ابر میں چھپ
 کر گفتگو کرتے ہیں تو شیطان پورے غور سے سنتے ہیں
 اور ایک آدھ کلہ سننے میں آجائے تو اسے بے دوڑتے ہیں
 پھر اسے کامن کے کان میں یوں جاڑا لیتے ہیں جیسے شیشی
 میں قارورہ ریشیاب ڈالا جاتا ہے۔ پھر کامن اس کے
 ساتھ سو بھوٹ اپنے پاس سے لاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا تَوَدَّى بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانَ وَلَهُ ضَرْأَطٌ
 فَإِذَا قَضَىٰ أَقْبَلَ فَإِذَا قُرِبَ بِهَا أَذْبَرَ فَإِذَا قَضَىٰ
 أَقْبَلَ حَتَّىٰ يَخْطُرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ
 ذُكِّرْ كَذَا وَكُنْ أَحْتَىٰ لَا يَذْبُرِي أَتَلُوْا صَدَقْتِي
 أَمْ أَرَبًا فَإِذَا ذَلَمَ يَدْرِي تَلْكَ صَدَقْتِي أَمْ أَرَبًا
 سَجَدَ سَجَدًا فِي الشَّهْرِ .

۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَمُ الشَّيْطَانَ فِي جَنْبِيهِ بِأَصْبَعِهِ
 حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَمُ
 قَطْعَنَ فِي الْجَبَابِ .

۵۱۷ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ
 عَنِ الْمُجَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ قَدِمْتُ
 الشَّامَ فَقَدْتُ مَنْ هَدَانَا قَالَوا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ
 أَوَيْتُمْ إِلَيْهِ أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ
 نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۱۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ
 عَنْ مُبَيْرَةَ . وَقَالَ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ
 نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَّارًا . قَالَ وَ
 قَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الْأَسَدِ أَخْبَرَهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 الْمَلَائِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي الْعَمَانِ . وَالْعَمَانُ الْعَمَامُ
 بِالْأَنْفِ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ فَلْتَسْمَعُ الشَّيْءَ إِطِينُ الْكَلِمَةِ
 فَتَقْرَأُ فِي أذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تَقْرَأُ الْمَاءُ وَرَدَةٌ
 فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مَاءً كَذِبًا .

۵۱۹ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي وَهْبٍ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جانی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جانی آئے تو اسے دو گنے کی پورن کو شش کرے۔ جب جانی ایسے والا ہر ماہ کتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ غزوہ احد میں جب مشرکوں کو شکست ہو گئی تو شیطان چلا آیا، اسے خدا کے بندوں پیچھے والوں کو سنبھالو۔ میں جو حضرت آگے تھے وہ مقابلے میں پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ پیچھے والوں میں حضرت حمزہؓ کے والد محترم حضرت میان بھی تھے یہ پکارتے ہی رد گئے کہ خدا کے بندوں یہ تو میرے والد ہیں، لیکن خدا کی قسم تم لوگ نہر کے اور انہیں قتل کر دیا گیا۔ حضرت حمزہؓ نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ غزوہ کتبے ہیں کہ حضرت حمزہؓ کو آخری وقت تک اس کا انوس رباہاں تک کہ وہ تک حقیقی کی بارگاہ میں جا پہنچے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اسے اس وقت تک کہ اس کا انوس رباہاں تک کہ وہ تک حقیقی کی بارگاہ میں جا پہنچے۔

ابو مغیرہ: ابو زلمی، یعنی عبداللہ بن ابوقحاد، ان کے والد محترم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوقحاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو چاہئے کہ بائیں جانب تھکا دے اور کئے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا۔ پھر وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي بَرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَشَارِبُنَّ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَشَارَبْتَ أَحَدُكُمْ خَيْرٌ وَذَا مَا اسْتَطَاعَ أَحَدُكُمْ إِذَا قَالَتْهَا صَدَحَكَ الشَّيْطَانُ .

۵۲۰ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو لَسَانَةَ قَالَ هِشَامُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَصَارَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَرٍّ إِتَى عِبَادَ اللَّهِ يُشْرِكُهُمْ فَرَبَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَمَعَتْ هِيَ وَخَدَاهُمْ فَتَنَزَّحَتْ حَذَيْفَةَ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ مَبْدُ اللَّهِ أَيْ أَيْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَجْتُ وَأَسْتَوْثَلُوهُ فَقَالَ حَذَيْفَةُ غَضِبَ اللَّهُ لَكُمُ . قَالَ غَرْدَةُ فَأَرَأَيْتَ فِي حَذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لَجِقَ بِاللَّهِ .

۵۲۱ - حَدَّثَنَا أَحْسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَمِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَرٍّ عَنْ مَرْثَدَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَغْيَاتِ الرَّبِيعِ فِي تَصْنُوتِهِ فَقَالَ هُوَ أَحْتِ لَأَسَّ يَحْتَسِبُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَدُوقِهِ أَحَدٌ كُنْتُ .

۵۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعَلِّبِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ قَالَ سَدِّاقُ بْنُ يَحْيَى بَرُّ أَيْ كَثِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۲۳ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ قَالَ سَدِّاقُ بْنُ يَحْيَى بَرُّ أَيْ كَثِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَتَحْلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِذَا أَحْتَمَ أَحَدٌ كَثُفًا يَخُونُهُ فَخَلْبُ صُحُفٍ عَنْ يَسَارِهِ دَلِيلٌ مَمْرُودٌ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِذَا تَنَزَّحَتْ .

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ سَيِّدِي مُرْوَالٍ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
فِي يَوْمٍ جَاءَتْ مَرَّةٌ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرٍ بِرِقَابٍ
وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَمُجِيبَةٌ عَنْهُ بِمَا شَاءَ
سَبَّحَهُ وَكَانَتْ جِزَاءً مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ
حَتَّى يُبْسَى وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِنَّا جَاءَ بِهِ
إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو
شخص دن میں سو مرتبہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ
کہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدير
قدا پڑھے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب
ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس کی
سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک وہ
شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ اس روز کوئی اس کے
عمل سے بہتر عمل پیش نہیں کر سکتا مگر وہ شخص جو یہی کلمات
اس سے زیادہ پڑھے۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْمُونٍ
أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ
يُكَلِّمُهُنَّ وَيَسْتَكْرِهَنَّ عَالِيَةً أَصَوَاتُهُنَّ فَدَعَا اسْتَأْذَنَ
عُمَرُ قَمْنَ يَسْتَدِرُّنَّ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اضْحَكِ اللَّهُ سَأَلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ يَجُوبُ مِنْ هُوَذَا بِرَأْسِ اللَّاتِي لَنْ عِنْدِي ضُكْعًا
سَمِعْتُ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ كَانَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ يَهَبُنَّ ضُكْرًا قَالَ أَيْ
عَدُوَاتِ النَّسَبِ أَنْ يَهَبُنَّ بِنِي وَلَا تَهَبُنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْنَ نَحْمَرُنَّ أَفْظًا وَأَعْلَنُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلِي نَفْسِي بِبَيْدِهِ
مَا لَيْتِكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ بَالِكَا فَبَجَا إِلَّا سَدَّكَ
فَبَجَا عَمْرِي بَعْدَكَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت آپ کی بارگاہ
میں قریش کی چند عورتیں مصروف گفتگو تھیں اور اونچی آواز
سے بول رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے حاضر ہونے کی اجازت
مانگی تو وہ اللہ کھڑی ہوئیں اور پرے سے جا کر چھپ گئیں۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حاضر ہونے کی اجازت
دے دی اور آپ تبسم فرماتے تھے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ تبسم پڑھے۔ ارشاد فرمایا،
مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس بیٹھتی تھیں لیکن یہ
انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پرے سے جا کر چھپ گئیں۔ حضرت
عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ حق
میں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر ان عورتوں سے فرمایا:۔
اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیوں نہیں ڈرتی؟ انہوں نے
جواب دیا، آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیز
مزاج اور سخت دل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اے عمر! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب شیطان
تمہیں کسی راستے پر جہاں موادیکننا سے تودہ تمہارے راستے کو چھوڑ کر

فما سبحان الله! قربان بائیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوتِ ایمانی پر کہ ان سے شیطان بھی خوف کھاتا تھا اور جس راستے سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرتے ڈر کے مارے شیطان اس راستے کو چھوڑ دیتا تھا۔ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ۔ اس خصوصیت کا ذکر اسی جگہ کی حدیث ۵۲۰ میں بھی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے اور ناک میں مین نفہ پانی ڈال کر صاف کرے کیونکہ شیطان اس کی ناک کے بائیں رات گزرتا ہے۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَارِثٍ مِّنْ يَزِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَمَرَّضًا فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْنِيَتْ عَلَى خَيْشُرْمِهِ۔

حجرات اور ان کے ثواب و عقاب کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اے جوڑن اور آدمیوں کے گروں، کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہ آئے تھے؟ تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن دیکھنے سے ڈراتے ہوئے... تَقَاتُوا يَوْمَ تَأْتِي سُورَةُ الْاِنْفَامِ آيَةُ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ بحسبہ سے نقصان مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کانروں نے اللہ تعالیٰ اور جنات کے درمیان رشتہ دار کی قائم کر دی تھی۔ کفار ترشہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور فرشتوں کی ماں جنوں کے سرمد کی بیٹیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ بیشک جن جانتے ہیں کہ انہیں حاضر کیا جائے گا یعنی حساب کے لیے۔ جَنَّةُ الْمُحْضَرِّينَ سے حساب کے لیے حاضر ہونا مراد ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْجَنِّ وَتَوَابِهِمْ وَعَيْتَابِهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالانْسِ اَمْوِيَاتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِي اِلَىٰ قَوْلِهِ عَسَا يَعْزُبُ عَنْكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ نَقَصًا. قَالَ مُجَاهِدٌ وَجَعَلُوا ابْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبَابًا قَالَ كَقَوْلِ قُرَيْشٍ وَالْعَلَمَةَ بَنَاتُ اللهِ وَامْتَحَاتُهُمْ بَنَاتُ سُرَدَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللهُ وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ سَخَّضَ لِلْحِسَابِ جُنْدًا مَّحْضَرُونَ عِنْدَ الْحِسَابِ۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابوصعبہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ کبریاں لے کر جنگل میں رہنا پسند کرتے ہیں جب آپ کبریاں لے کر جنگل میں ہوں اور نماز کے لیے اذان کہیں تو خوب اونچی آواز سے اذان کہتا ہوں کیونکہ جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے وہاں تک کے جن انسان اور ہر چیز قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔ پھر حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد:۔ اور جب ہم نے تمہارے

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِبْنِ صَعْبَةَ اَنَّ اَنْصَارِيًّا عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اَخْبَرَكَ اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا اَتَاكَ لَيْلٌ فَالْتَمِسْ وَابَادِيَةَ فَإِذَا اَلْتُّ فِي عَنَابِكَ وَابَادِيَتِكَ فَادْعُ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جَنَّ وَلَا اِنْسٍ وَلَا شَيْءٍ اِلَّا اَشْهَدُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ إِلَىٰ قَوْلِهِ أُولَٰئِكَ فِي
صَلِيلٍ مُّبِينٍ مَّصْرُوفًا. مُعَدَّلًا. صَدَقْنَا أَيْ
وَجَّهْنَا.

فصل ثمانون - (سورة الاحقاف، آیت ۲۹ تا ۳۲) مَضْرُوفًا
نوستنے کی جگہ۔ فَبَرَّأْنَا مَتَّوِّعَةً كَرْنَا، رَجَّحَ بَعِيرَانَا۔

دیگر مخلوق کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلے (سورہ
البقرہ، آیت ۱۶۳)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الثعبان سانپ کو
کہتے ہیں۔ زسانپ کو حیات کہا جاتا ہے۔ سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں
جیسے تیلہ سانپ، اژدہا، کلاناگ وغیرہ۔ اَخْبَرَنَا اَبِيهِمَا ابْنِي سَب
اس کے نمک اور بارشابی میں ہیں۔ مضافات اپنے بیروں کو پھیلا
ہوئے۔ يَكْبُحُونَ اپنے بیروں کو ماننا۔ پھپھانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبج کے دوران منبر
پر فرماتے سنا کہ سانپوں کو مان دیا کرو۔ خاص طور پر انہیں جن کے
سر پر دو نقطے ہوں اور چھوٹی دم ڈالوں کو، کیونکہ ان کے
کامٹنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور عمل ساقط ہو جاتا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ایک سانپ کو مارنے
کے لیے بل سے نکال رہا تھا تو حضرت ابولبابہ نے آواز دی
کہ اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ کہا، اس
کے بعد آپ نے عوامر نامی سانپوں کو مارنے سے منع فرما
دیا تھا، جو گھمبوں میں رہتے ہیں۔ عبدالرزاق نے ستر سے
اس کی روایت کی اور مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔
اس کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے
کی۔ صالح، ابن الوضیع، ابن جمیع، زہری، سالم، ابن
عسر سے بھی مروی ہے۔ مجھے ابولبابہ اور
زید بن خطاب نے دیکھا۔

بَابُ ۲۹۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَبَتَّ فِيهَا مِّن
كُنُوزٍ دَابَّةٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي التَّعْبَانِ
الْحَيَّةُ الذَّكْرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَاتُ أَجْناسُ
الْجَانِّ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ إِخْذٌ بِأَصْبَعَيْهَا
فِي مَلِكِهِ وَسُلْطَانٍ يُقَالُ صَافَاتٌ بِسَطِّ
أَجْنِحَتَيْهَا. يَقْبِضُ. يَضُدُّ بَرٌّ
يَأْجُنِحَتَيْهَا.

۵۲۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
ابْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنٍ الشَّهْرِيُّ عَنْ سُرَيْبِ
عَيْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَيْمَ بْنَ
صَعَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَطِّبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ
اقْتُلُوا الْحَيَاتِ دَاخِلُوا إِذَا انْطَمَيْتَيْنِ وَالْأَبَدَ
فِيَاهُمَا يَطْبَسُكَ الْبَصَرُ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْجَبَلُ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَبِيْلَةَ أَنَا طَائِرٌ دُحِّيَّةٌ لَا قَتْلَهَا
فَنَادَى ابْنُ أَبِي بَابَةَ لَا تَقْتُلَهَا فَقُلْتَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَاتِ
قَالَتْ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَ
بِهِ الْعَوَامِرُ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ أَبِي بَابَةَ أَوْ تَبِيْدُ مِنَ الْخَطَّابِ وَقَابَعَهُ
وَيُؤَسُّسُ وَابْنُ عَيْنَةَ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَ
الرُّبَيْدِيُّ وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ
وَابْنُ مُجْتَمِعٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو ابْنِ أَبِي بَابَةَ وَنَامِيْدُ بْنُ
الْحَطَّابِ.

مسلمان کا ہنرین مال بکریاں ہیں جنہیں لے کر وہ

بَابُ ۲۹۵ حَدِيثُ مَالِ الْمُسْلِمِ عِنْدَ قَتْلِهَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ وہ وقت قریب ہے جب مسلمانوں کا بہترین مال ان کی کمریاں ہوں گی جنہیں لے کر وہ پھاڑوں کے دروں اور برساتی مقامات پر رہے گا تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کفر کا سر مشرق کی طرف ہے اور نحر وغسور گھوڑے اور اونٹ والوں میں سے۔ کاشتکار گاؤں والوں میں ہیں اور سکون و اطمینان ان کو حاصل ہوگا جو بکریوں والے ہیں۔

حضرت عقبہ بن عمرو ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک سین کی جانب اٹھا کر فرمایا:۔ ایمان تو ادھر ہے بخبراد ہو جاؤ کہ سمت دل اور سنگ دلی کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کی زمین پر کھڑے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کے درمینگ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر سے نکلیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل و کرم مانگو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا جو تازہ ہے اور جب گدھے کو رینگتے ہوئے سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا جو تازہ ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب رات تاریک ہونے لگے یا نہر یا جب شام ہو جائے تو بچوں کو باہر

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ عَنكُمْ يَتِيمٌ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَرَّاقِعَ النَّظِيرِ بَعْدَ يَدَيْهِ مِنَ الْغَيْثِ.

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ وَالْقَعْدُ وَالْغَيْبُ زَاعٌ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْقَعْدُ إِدْرِيْنِ أَهْلِ التَّوْبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْعَجَمِ.

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو وَآبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَاهِرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ وَالْحَوَائِمِ قَالَ الْإِيْمَانُ يَمَانٌ هَهُنَا الْإِيْمَانُ الْقَسْوَمَةُ وَغَلَطَ الْفُلُوبُ فِي الْقَعْدِ إِدْرِيْنِ عَسَى أَصُولُ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يُطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ.

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَبِيحَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ النَّبِيِّكُمْ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْخَمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا.

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا مَوْسَى أَخْبَرَنَا أَبُو جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

رات کی ایک ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور سب سے پہلے
پڑھ کر دو دنارہ بند کر لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں
کھوتا۔ مروان دینار بھی جابر بن عبد اللہ سے ایسا ہی روایت
کرتے ہیں جیسے عطار سے کی: ہاں اتنا فرق ہے کہ اس میں
کا ذکر و اسما وغیرہ نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بنی اسرائیل کا
ایک گروہ تم ہو گیا تھا، معلوم نہیں ان کا کیا بنا اور میرا تو یہ خیال
ہے کہ یہ جو ہے وہی ہیں، کیونکہ جب ان کے سامنے اونٹ
کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھا
جائے تو پی لیتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعبہ اہمار سے
بیان کی تو انہوں نے پوچھا، کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے خود سنا ہے۔ میں نے جواب دیا،
ہاں۔ انہوں نے کئی بار یہی پوچھا تو میں نے جواب دیا:۔ اور
کیا میں نے قدرت میں پڑھا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ کو قہر سق فرمایا
بے یکن اس کے مارنے کا میں نے آپ سے حکم نہیں سنا۔
حضرت سعد بن ابی وقاص کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت ائمہ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم
فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ڈردھاریوں والے
سانپ کو مار دیا کرو کیونکہ اس کے کاٹنے سے بینائی جا ل رہتی ہے۔
اور عمل ساقط ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

الشَّيَاطِينُ تَنْشُرُ جَيْتَيْدٍ فَإِذَا أَذْهَبَ سَاعَةٌ مِنْ
النَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَاسْلُخُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مَعْلُوقًا. قَالَ وَ أَخْبَرَنِي
سَمُرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَمَا أَخْبَرَنِي
عَطَاءٌ وَ وَ لَمْ يَذْكُرْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ.

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدِيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي بَرَّةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَقَدَّتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا
فَعَلَتْ وَإِنِّي لَأُرَاهَا إِذَا الْفَارُ إِذَا دُضِعَ لَهَا
الْبَانُ إِذْ يَلُ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا الْبُحَانُ
السَّبَاةُ شَرِبَتْ وَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ
سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
كُنْتُ نَعْمَ قَالَ لِي مَرَّارًا فَقَدْتُ أَنْ تَشْرَبُ
الْحَوْرَاءَ.

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ عَزِيزٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ
حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَرْبَابٍ عَنْ عُرْوَةَ مَا يَحْدِثُ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزِيرِ الْفَوَيْزِيِّ وَ لَمْ أَسْمَعْهُ أَمْرًا يَقْتُلُهُ وَ لَمْ يَسْمَعْهُ
أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ مَرْثَدَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْعَانِ.

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَزِيزُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَائَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي بَرَّةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا إِذَا الْظُّفَيْتَيْنِ
فَإِنَّهُ يُلْقِسُ الْبَصَرَ وَيُصَيِّبُ الْحَجْمَلَ.

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ أَبْصَرَ وَيَذْهَبُ الْبَصَرُ .

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لندروسے سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کے ڈسنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور گل گرجاتا ہے۔

۵۳۹. حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقَشِيرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّ عَمْرًا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ هُمُ نَهَى قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَى مَحَابِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهَا سِلْعَةً حَيَّةً فَقَالَ أَنْظِرُوا إِنِّي هُوَ فَتَنْظَرُوا فَتَقَالَ اقْتُلُوا فَمَنْتُمْ أَتُّكَلِّمُ لَذِيكَ فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا تَقْتُلُوا الْجَنَانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرٍ ذِي طَلِيقَتَيْنِ حَيَاتَهُ يَسْقِطُ الْوَلَدَ وَيَذْهَبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوا .

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے پھر منع فرمانے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی جس میں سانپ کی کینچی نکلی تو آپ نے فرمایا کہ سانپ کو دیکھو وہ کدھر ہے۔ لوگوں نے سانپ دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا، اسے مار ڈالو۔ تو اس وجہ سے میں بھی انہیں مارنے لگا۔ پھر میری حضرت ابولبابہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گلامی مجھے بتایا کہ لندروسے اور دو دھاریوں والے کے سوا ہر ایک سانپ کو نہ مار دیا کرو۔ چونکہ یہ عمل کو ساقط کرتا اور بینائی کو زحمت کرواتا ہے، لہذا اسے مار دیا کرو۔

۵۴۰. حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيدُ بْنُ حَارِزٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ كَانُ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جَنَانِ الْيَتِيمِ فَامْسِكْ عَنْهَا .

تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے۔ پھر انہیں حضرت ابولبابہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوام) کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو وہ اس سے رک گئے۔ پانچ جانور فاسق ہیں وہ جرم میں بھی مار دینے جاتیں۔

باب ۱۹۹ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ قَوَاسِقُ يَقْتُلُنَ فِي الْحَرَمِ .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی ملے دینا چاہیے:۔ چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کانٹے والا کتا۔

۵۴۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ يَقْتُلُنَ فِي الْحَرَمِ الْكَذْرَاءُ وَالْحَقْرَبُ وَالْحَدْيَاءُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر انہیں کوئی احرام کی حالت میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، یعنی بچھو، چوہا، کانٹے والا کتا، کوا اور چیل۔

۵۴۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَا حَ عَلَيْهِمُ الْعُقُوبُ وَالنَّغَاةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحَدْيَاءُ .

۵۴۳. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: اوقات کے وقت ا برتنوں کو دھانپ دو، پانی کے برتنوں کے منہ بند کرو۔ اور اللہ کو بند کر لو اور اپنے بچوں کو عشاء کے وقت باہر جانے سے

روکو کیونکہ وہ جنات کے پھیل جانے اور دنیا سے لڑنے کا وقت ہے۔ اور سوتے وقت چراغ بڑھا دو کیونکہ فوسق کبھی سنی کو کھینچ لیتا ہے اور گھروا سے جل جھن جاتے ہیں۔ ابن جریر، حسیب، عطاء کی روایت میں (حَدَّثَنَا الْقَوْلِيُّ قَالَ كَانَ الْقَيْطَانُ) ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فار کے اندر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو سورہ المرسلات نازل ہوئی میں ہم اسے آپ کی زبان مبارک سے سیکھنے لگے، تو ایک سانپ اپنے بل سے نکلا۔ ہم اسے مارنے کے لیے دوڑے لیکن وہ ہم پر سبقت سے کر اپنے بل میں داخل ہو گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اظہار فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا، میں طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔ اسرائیل، امش، ابراہیم، علقمہ اور اللہ بن مسعود سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت بلال نے فرمایا کہ ہم آپ کی زبان مبارک سے تو تازگی سیکھ رہے تھے ابو عروہ، مغیرہ، حفصہ و ابو سعید، سلیمان بن ترمذ، امش، ابراہیم، اسود نے عبد اللہ بن مسعود سے یہ روایت کی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت تھی کہ جب سے دوزخ میں ڈالی گئی۔ اس نے وہ باندھ رکھی تھی لیکن نہ اسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ چھوڑتی تھی کہ وہ کیزے کوڑے ہی کھا لیتی۔ عبد اللہ، سعید القبری، ابو ہریرہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہمبائے کرام میں سے ایک نبی کسی رحمت کے لیے آئے تو انہیں کسی نبی سے

كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ حَيِّمٌ وَالْأَيُّمَةُ وَأَكْوَا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيْفُوا الْأَبْرَابَ وَالْفَتَوَا صَبِيَانَا كَرُمُ عِنْدَ الْعِشَاءِ حَيَاتٌ

لِلْبَيْنِ إِنِّي شَارَا وَخَلْفَةٌ وَأَطْفُو الْمَصَابِيحَ عِنْدَ التَّرْقَادِ فَإِنَّ الْقَوْلِيَّةَ رَبَّمَا اجْتَرَتِ الْفَيْتِلَةَ فَاحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جَدِيحٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ.

۵۴۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَايَةِ فَتَرَلْتُ وَالْمَرْسَلَاتِ عَرَفْنَا فَانْتَقَاهَا مِنْ فِيهِ إِذَا خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقْتَنَا فَخَلَّتْ فِي جُحْرِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتُ شَرِّكُمْ كَمَا وَقَيْتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَسْمِشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَلْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَمْثَلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَسْتَقَاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَقَالَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُخَيْرَةَ وَقَالَ حَنْصَلٌ وَأَبُو مَعَاوِيَةَ وَسَيِّمَانُ بْنُ قَدِيمٍ عَنِ الْأَسْمِشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ.

۵۴۵. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَمْرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَخَلَّتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هَيْبَةٍ رَطْبَةً فَلَمْ تَطْعِمْهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۴۶. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے اس کی رہائش گاہ تلاش کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے درخت کے نیچے ڈھونڈ نکالی۔ پھر انہوں نے حکم دیا تو ساری جیوٹیوں کو جلا دیا گیا۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ سزا ایک ہی جیوٹی لگیوں نزدی -

اگر کھتی کسی کے پینے کی چیز میں گر جائے۔
اس صورت میں اسے غوطہ دے لینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں کھتی گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینکنا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک ناسخہ عورت کی صرف اس لیے مغفرت فرمادی گئی کہ اس کا گزر ایک ایسے کتے کے پاس سے ہوا جو ایک کنوئیں کی منڈیر کے پاس مارے پیاس کے بدم پڑا ان پڑا تھا۔ قریب تھا کہ پیاس سے مر جاتا۔ اس نے اپنا موزہ اتار کر دوپٹے سے باندھا اور پانی نکال کر اسے چلایا تو وہی اس کی بخشش کا سبب ہو گیا۔

وہ انسان کبھی یہ بات انتہائی مفید اور دنیا و آخرت میں فوری کام آنے والی ہے کہ وہ کنوئیں اور مجبور لوگوں کو آرام و راحت پہنچانے میں کوشاں رہے۔ جو مجبور لوگوں کے دکھ درد میں کام آتا رہے گا جب اس کے عزیز و اقارب اسے قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں ڈال کر چلے آئیں گے تو اس کیسے وقت میں نعلتے فدا سن اس پر ترس کھائے گا جیسے وہ خدا کے مجبور اور یکس بندوں پر ترس کھاتا تھا۔ ترس کھانے میں انسان ہی کی تفسیر نہیں ہاں وہ لوگ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا چاہیے جیسا کہ اس حدیث میں ناسخہ عورت کے ترس کھانے کا ذکر ہے اور یہی عمل اس کی بخشش کا سبب بن گیا تھا۔ یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۶۸۳ میں بھی ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ رحمت کے فرشتے اس گھر میں

۵۳۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَبَسْتُهُ مِنَ النَّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هُنَا أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لِلْمَلَأِ حَكَةً رَافِقًا جَاعِلًا فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثْنَا عَلَيْهَا حَافِظًا إِلَّا عَلَيْهَا
 حَافِظًا فِي كَيْدٍ فِي بَشَرَةِ خَلْقٍ وَرِيَاشًا الْمَالَ
 وَقَالَ غَيْرُهُ الرِّيشُ وَالرِّيشُ وَاجِدٌ وَهُوَ
 مَا ظَهَرَ مِنَ اللَّبَاسِ مَا تَمْتُونُ التُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ
 النِّسَاءِ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِنَّهُ عَلَى رَجَبٍ
 بَعَادٍ . التُّطْفَةُ فِي الْإِحْلِيلِ كُلِّ شَيْءٍ
 خَلَقَهُ كَهْوِ شَفْعِ السَّمَاءِ شَفْعٌ ذُو الْوَتْرِ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ . فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں
 سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ دوسرے البقرہ آیت ۱۱
 ابن عباس کا قول ہے کہ نئی تخلیق حافظ میں کتابا کے معنی میں ہے۔
 فی کبر سے مراد سخت پیدائش ہے۔ ریاقت سے مال مراد ہے۔
 دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ الریش ذالریش ہم معنی میں۔
 یعنی ظاہری لباس۔ ماتمتون سے وہ نطفہ مراد ہے جو عورتوں کے
 ارحام میں ڈالا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے انہ علی رجب بَعَادٍ
 سے اسمیل میں نطفے کا ٹوٹنا مراد ہے جس سے ہر چیز پیدا
 ہوتی ہے۔ شفع جفت کو کہتے ہیں۔ آسمان بھی جفت میں۔

فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ أَسَدَلُ سَافِلِينَ إِلَّا مَنْ آمَنَ
 سِرًّا . فَكَلَّلْنَا نِعْمًا أَسْتَلْنَا إِلَّا مَنْ آمَنَ لَا يَرْجِي
 نِعْمًا تَنْشِكُرُ فِي آتِي خَلْقٍ لَنَا أَعْوَدُ . نَسِيْمٌ
 بِحَمْدِكَ . نَحْطَمُكَ . وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ نَسَلْنَا
 ذُرِّيَّةً مِنْ نِسَاءٍ فَهُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا
 أَنْفُسَنَا . فَأَنزَلْنَاهَا فَاَسْتَلْنَا لَهَا دَيِّئَاتٍ
 غَيْرَ . آسِنٌ . مُتَفَيِّرٌ وَالْمُسْتَوْنُ الْمُتَفَيِّرُ
 كَمَا جَمَعُ حَمَاةً وَهُوَ الظُّيْنُ الْمُتَفَيِّرُ
 حَصْفَانِ أَخَذُ الْخِصَابِ مِنْ دَرَقِ النَّجْتِ
 دَرَقَانِ الْوَرَقِ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلَى
 بَعْضٍ . سَوَاتِيَهُمَا . كِتَابِيَةٌ عَنْ فَرْجِيَهُمَا
 وَمَتَاعٌ إِلَى جَيْنٍ هُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 الْجَيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةِ إِلَى مَا لَا
 يُحْضِي عَدَاةً . قَبِيلُهُ جَيْلُهُ السُّدُ
 هُوَ مِنْهُمْ .

أَوْثَرُوا اللَّهَ تَعَالَى . فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ سے عمدہ پیدائش مراد ہے
 أَشَدُّ سَافِلِينَ ہیں۔ سوائے اہل ایمان کے شہرے گمراہی مراد ہے
 لیکن اہل ایمان کا استثنا فرمایا گیا ہے۔ لآزب چکنے والی۔
 تَنْشِكُرٌ یعنی جس شکل میں ہم چاہیں پیدا فرمادیں۔ نَسِيْمٌ بَحْمْدِكَ تیرا
 عظمت بیان کرتے ہیں۔ ابوالعالیہ کا قول ہے کہ فَكَلَّلْنَا مِنْ
 رَبِّهِمْ كَلِمَاتٍ سے قرآنی دعا زینباً ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا مراد ہے۔ فَانزَلْنَا
 یعنی ان دونوں کو بہکا دیا۔ يَتَفَيَّرُ سے قراب جو بانا مراد ہے۔
 آسِنٌ متغیر ہونا۔ الْمُتَفَيِّرُ تغیر پذیر۔ حَمَاةٌ یہ حماة کی جمع ہے اور
 وہ مٹھی ہوتی مٹی ہے۔ يَخْصِفَانِ یعنی جنت کے پتے سے
 کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑا۔ سَوَاتِيَهُمَا یہ شرمگاہوں سے
 کفایہ ہے۔ مَتَاعٌ إِلَى جَيْنٍ یہ اس وقت سے لے کر
 قیامت تک ہے۔ اہل عرب جین اس ساعت کو
 بھی کہتے ہیں جس کی کوئی حد نہ ہو۔ قَبِيلُهُ وہ
 گروہ جس میں سے وہ آپ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے
 حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ ذراع
 (میٹر) تھا۔ پھر فرمایا کہ ان فرشتوں کو جا کر سلام کرو اور ان

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَطَوَّلَهُ سِتُونَ ذِرَاعًا نَعَرَ قَالَ

سلام ہوگا۔ انہوں نے کہا:۔ السلام علیکم۔ انہوں نے جواب دیا:۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی انہوں نے رحمۃ اللہ زاد کہا۔ پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اس وقت سے اب تک لوگوں کا قد برابر گھٹتا آ رہا ہے۔

حضرت ابو سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ سب سے پہلے جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے پہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد داخل ہونے والے ان

چمک دار تاروں کی مانند ہوں گے جو آسمان میں جھلکتے ہیں۔ انہیں وہاں پیشاب کرنے، قضا نے حاجت کے لیے جانے وغیر کئے اور ناک صاف کرنے کی حاجت نہ ہوگی۔ ان کے کنگھے سونے کے اور پسینہ مشک کا ہوگا۔ ان کی انگلیٹھیاں سنگتی ہوں گی جن سے ٹوڑ کی خوشبو آئے گی۔ ان کی بویاں چودھویں ہوں گی۔ سارے ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ حضرت آدم کی صورت پر ہوں گے۔ جن کا قد ساٹھ ذراع (میرٹھ) تھا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا پس اگر عورت کو اختلام ہو جائے تو کیا اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہو جاتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس پر حضرت ام سلمہ منس پڑیں اور کہنے لگیں: کیا عورتوں کو بھی اختلام ہو جاتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ ہونے والا ہے اس کی مشابہت کیوں ہوتی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن سلام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا علم ہوا تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، میں آپ سے تین ایسی باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں جن کا علم نبی کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔ ۱۰، نیت کی سب سے پہلی نشانی کون سی ہے؟ ۲، وہ کھانا کون سا ہے

مَا يَخْتَلِفُ فِي تَجِيَّتِكَ وَتَحِيَّةِ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوا وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ مَرَقَمٌ بِزَلِ الْخَلْقِ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ.

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَدِيدٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ ذُرِّيَّةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ لَيْلَةَ بُبْدِ رِثَةِ الْدِينِ يَلْبَسُونَ عَلَى أَشَدِّ كُوكِبٍ ذُرِّيَّةٌ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةٌ يَبْرُلُونَ وَلَا يَنْخَطُونَ وَلَا يَتَقَلَّبُونَ وَلَا يَسْخَطُونَ أَمْشَاتُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَنْزُورَةُ الْأَنْجُومُ عَوْدُ الطَّيْبِ وَأَرْوَاحُهُمُ الْحَوَارِ الْعَيْنُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ مَبْتُونَ ذُرَاعًا فِي السَّمَاءِ.

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَدٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَكْتُبَ لِي مِنْ بَيْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحِي مِنْ الْحَيِّ ذَهْلٌ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا أَحْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَضَجَّكَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لَحْتَلِمِ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَشْبِهُ الْوَكْدَ.

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْقُرَظِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاكَ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيُّيْ. أَوَّلُ أَشْوَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَقْرَبُ طَلَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَدِينِ أَبِي تَمِيمٍ يَنْزِعُ

میں کو جنتی سب سے پہلے کھائیں گے، ۳۱۶، کس وجہ سے
 بچہ اپنے باپ کے مشابہ اور کس وجہ سے اپنے ماموں وغیرہ
 کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ یہ باتیں تو مجھے جبریل امی بنا کر گئے ہیں۔ عبد اللہ بن
 سلام کہنے لگے کہ سارے فرشتوں میں سے یہود کے یہی تو
 دشمن ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں
 کو مشرق سے مغرب میں لے جائے گی اور اہل جنت کا
 سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا نیچلا حصہ ہوگا۔ اور سبکے
 کی مشابہت کا معاملہ یوں ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے تو انکا
 کو نیچلا نزل ہو جائے تو پھر اس کے مشابہ ہوگا اور عورت کو اگر پہلے نزال ہوگا تو
 اس سے مشابہت لگتا ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئے، میں گواہی دیتا ہوں کہ
 واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر عرض پروردار ہوئے، یا رسول اللہ! یہود
 بڑی یتیمان تراش قوم ہے، اگر انہیں میرے اسلام لانے کے تعلق پہ چل گیا
 اس سے پہلے کہ آپ ان سے عہد پیمانے فرمائیں تو وہ مجھ پر لازم تراشی کریں گے، پس
 یہودی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن سلام مگر میں چمپ گئے
 رسول اللہ نے عہد پیمانے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تم کیسے دی ہیں؟ یہودی کہنے
 لگے وہ ہمارے سبک بڑے عالم اور سبک بڑے عالم کے بیٹے ہیں وہ ہم میں
 سبک بھڑ اور سبک بھڑ آدمی کے بیٹے ہیں۔ پس رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر تم یہ
 دیکھو کہ عبداللہ مسلمان ہو گئے ہیں تو بکھٹے گئے، اللہ تعالیٰ انہیں اس سے چمکائے
 اس پر حضرت عبداللہ نکل کر ان کے پاس آگئے اور کہنے لگے۔ میں گواہی دیتا ہوں
 کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الْوَلَدُ إِلَىٰ آيَاتِهِ مِنْ آيَاتِنَا نُنزِلُ إِلَىٰ الْخَوَالِئِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ فِي بَيْتِ
 أَيْمَانَ جِبْرِيلَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنْ
 الْمَنْطِقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَا أَرَأَيْتُمْ إِذَا سَأِلْتُمُ السَّاعَةَ فَتَأْتَتْكُمْ النَّاسُ مِنَ
 الْمَشْرِيقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَا أَرَأَيْتُمْ يَأْكُلُهُ أَهْلُ
 الْجَنَّةِ فَيَزِيدُهُ كَيْدَ حَرِّهَا وَأَمَا الشُّبْرُ فِي الْوَلَدِ
 فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الرَّأْسَةَ فَسَبَّهَا مَا وَدَّ كَانَ
 الشُّبْرُ لَهُ وَإِذَا سَبَّ مَا وَدَّهَا كَانَ الشُّبْرُ
 لَهُ قَالَ أَنَّهُ هَذَا أَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بَدِئْتُ مِنْ عَيْلَتِهِمْ بِأَسْلَاحِي
 قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَهْتَوُونِي بِعِنْدِكَ فِجَاءَتِ الْيَهُودُ
 وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى رَجُلٍ فَيَكْفُرُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمٍ
 قَالُوا أَعَدَمْنَا وَابْنُ أَعْلَمْنَا وَأَخِيرْنَا وَابْنُ
 أَخْبِرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَفَرَأَيْتُمْ أَنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَعَادَهُ اللَّهُ
 مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ الْيَهُودِ فَقَالَ أَنَّهُ هَذَا
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا
 رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا اشْرُنَا وَابْنُ سِرْنَا وَ
 وَقَوْلَا فِيهِ:

اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے یہ ہم میں بڑا آدمی ہے اور بڑے آدمی
 کا بیٹا ہے۔ پھر ان پر لعن طعن کرنے لگے۔
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی اسرائیلی نہ ہوتے
 تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور اگر حضرت حواء نہ ہوتیں تو کوئی
 عورت اپنے منادند کی خیانت نہ کرتی۔

۵۵۷. حَدَّثَنَا بَصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بَعَثَنِي
 لَوْلَا مَوَاسِرُ آيَاتِي لَفِي خَيْرِ الدُّعَى وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ
 تَخْنُقْ أُنثَى رُوحَهَا.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
عورتوں سے اچھا سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے
پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا
ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے
اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس
عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے
رہنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و صدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک
اپنی والدہ کے شکم میں چالیس روز اسی طرح لٹھے کی صورت میں
رہتا ہے پھر وہ چالیس دن تک مجھے ہونے خون کی صورت میں

میں رہتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی بوٹی بن کر اتنے ہی دن رہتا ہے۔ پھر
اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں کہہ لے
۱۱ اس کا عمل ۲۱ اس کی موت ۱۲ اس کا رزق ۱۳ شقی ہے یا سعید پھر
اس میں روح بھری جاتی ہے۔ بعض اوقات آدمی دوزخوں جیسے عمل
کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک میڑ کا قافلہ
رہ جاتا ہے لیکن اس پر نوشتہ تقدیر غالب آجاتا ہے کہ جنتیوں جیسے عمل کر
کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور وہیں بھی ہو جاتا ہے کہ کوئی آدمی جنتیوں
جیسے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف
ایک میڑ کا قافلہ رہ جاتا ہے لیکن قسمت کا لکھا پیش آجاتا ہے اور
جنتیوں جیسے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر ایک
فرشتہ مقرر فرما رکھا ہوتا ہے۔ وہ عرض کرتا رہتا ہے کہ یارب! یہ لطف ہے۔
یارب! یہ جہاں خون ہے۔ یارب! یہ گوشت کی بوٹی ہے۔ جب اس
کی تخلیق کا وقت ہوتا ہے تو عرض کرتا ہے۔ یارب! یہ مرد ہے
یا عورت! یارب! یہ شقی ہے یا سعید! اس کا رزق کتنا ہے؟ اس
کی عمر کتنی ہے؟ یہ سب کچھ دیکھ دیا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنی والدہ
کے شکم میں ہے۔

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدٍ عَنْ مَيْسَرَةَ
ابْنِ سَجِيحٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ
وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الْبَنِيَّةِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ
تَقِيْمَةُ كَسْرَتِهِ وَإِنْ تَرَكَتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا
بِالنِّسَاءِ.

۵۵۹. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ
ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ
الْمُصَدِّقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ

يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ
مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ
يَأْتِيهِ بِكَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ ذِيَارَةً
وَشَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنَّ الرَّجُلَ
لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْتًا وَ
يَلِينَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ قَيْسِيٌّ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْتًا وَيَلِينَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ
قَيْسِيٌّ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ
فَيَدْخُلُ النَّارَ.

۵۶۰. حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْأَنْبَسِ عَنْ الْأَنْبَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
اللَّهَ وَكُلَّ فِي الرَّحِمِ مَلَكَ يَقُولُ يَا رَبِّ نَظَفْتَهُ
يَا رَبِّ عِلْقَةً يَا رَبِّ مُضْغَةً فَإِذَا أَرَادَ أَنْ
يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَدْكُرُ يَا رَبِّ أُنْثَى يَا رَبِّ
شَقِيًّا أَمْ سَعِيدًا فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتُبُ
كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس روزِ جہنمی سے فرمائے گا جس کو سب سے کم نذاب دیا جا رہا ہوگا کہ اگر تجھے دنیا کا سارا ساز و سامان دے دیا جائے تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لیے انہیں فدیہ میں دے دیگا۔ جواب دیگا، ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت نفور اس لیے کیا ہے کہ تو آدم بدیہ اسلام کی پیروی میں تھکا کر میرے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی دنیا میں کوئی ناسحق قتل کیا جائے تو اس خون کے گناہ کا حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے (قابیل) کو بھی ملتا ہے جس نے رسم قتل ایجاد کی تھی۔

روحیں فوج کی طرح جمع ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ روحیں فوج کی طرح جمع ہیں۔ جن میں وہاں آشنائی ہو گئی ان کے درمیان یہاں ہفت ہوگی لیکن جو وہاں ایک دوسری سے نا آشنا ہیں وہ یہاں بھی بیگانہ رہیں گی۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی یحییٰ بن سعید سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور سورہ ہود، آیت ۲۵ ابن عباس کا قول ہے کہ یا یحییٰ الزانی سے مراد ہے جو ہمارے لیے ظاہر ہوا۔ تلخیصی روک لے گا کہ نوحؑ کی قوم کا بیوٹ پڑا۔ مگر کہہ کہ قول ہے کہ نوح سے سطح زمین مراد ہے۔ تمامہ کا قول ہے کہ جو دی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ ذاب حالت۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو گمراہی سے پہلے کہ ان کے پاس دو دن اک عذاب آئے۔ تا آخر سورہ نوح۔ نیز فرمان الہی: اور انہیں نوح کی قوم کو گمراہ کرنا۔ جب اس نے اپنی قوم سے

۵۶۱ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخَالِيسِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ يَوْمَ لَا هُؤُورٌ لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابٌ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ لَأَكْتَفَيْتَ بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ هُؤُورٌ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبٍ أَدْرَأَنَّ لَا تَشْفِي لِي فِي خَابِيَّتِ إِلَّا أَنْشِرَ لِي

۵۶۲ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُوا نَفْسًا ظَلَمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا يَدْرَهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

بَابُ الْأَرْوَاحِ جُودٌ مُجْتَدَعٌ

قَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْوَاحُ جُودٌ مُجْتَدَعٌ وَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى عَذْرُوجِلْ وَتَقْتَدُ ارْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِي الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا أَقْلِبِي أُمِّي كِي وَفَارَا لَتَشْتُوْمَا نَبْعَ السَّمَاءِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجِبْ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جِبِلٌّ بِالْجَزِيدِ دَابٌّ مِثْلُ حَالٍ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَأَتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ لِيَتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كَانَ كَرِيْمًا

عَلَيْكُمْ مَنَاجِي وَتَذَكِيرِي يَا أَيُّهَا اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ
وَمِنَ الْمُسْلِمِينَ .

۵۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ
عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَتَأَسَّرَ
فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَتَالَ
إِنِّي لَا أَسْأَلُكُمْ وَلَا مَا مِنْ بَنِي آدَمَ إِلَّا أَنْذَرْتُكُمْ قَوْمًا
لَقَدْ أَتَدْرَكُكُمْ قَوْمًا وَلَكِنِّي أَهْوَلُ لَكُمْ
فِيهِ قَوْلًا لَوْ لَقِيتُهُ لَقَوْمٍ يُقَوْمُهُ تَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ
أَعْوَى وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَى .

۵۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى
عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا
عَبَدَ الدَّجَالَ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمًا إِنَّهُ أَعْوَى وَ
لَئِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي
يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَالَّتِي أُنذِرُكُمْ كَمَا
أُنذِرُ بِهِ نَوْحٌ قَوْمَهُ .

۵۶۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجِيءُ نَوْحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ
بَلَغْتُمْ قَبُولُ نَعْمَ أَمْ رِبِّ تَعْلَمُ يَقُولُ لَا مَتَّحِمٍ
هَلْ بَلَغْتُمْ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ
فَيَقُولُ لِمَنْ مَن يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ
قَدْ بَلَغْتُمْ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شَاهِدًا عَلَى
النَّاسِ وَالْوَسْطُ الْعَدْلُ .

۵۶۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا

کہا اسے میری قوم! اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی خلق
یاد دلاتا.... تا مین المسلمین (سورہ یونس، آیت ۲۴۰)۔
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہوئے
اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے پھر وہ جہاں
کا ذکر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک نبی نے
اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی۔
لیکن میں تم سے ایک ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی
قوم سے نہیں کہی ہے۔ پس خبردار ہو جاؤ کہ وہ جہاں کا نام ہے اور
اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ جہاں
کے بارے میں ایسی بات نہ بتا دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں
بتائی۔ بیشک وہ جہاں کا نام ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ
کی شبیہ لائے گا لیکن جسے جنت کے گارہ جہنم ہوگی۔ اور بیشک
میں تمہیں اس کے پھندے میں پھنسنے سے ڈراتا ہوں جیسے
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی امت
کو لے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ دریافت
فرمائے گا کیا تم نے میرے احکام پہنچائے تھے؟ جواب دیں گے،
ہاں اے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا تمہارے تک
میرے احکام پہنچائے گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، بلکہ ہمارے
پس تو کوئی نبی آیا ہی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے
فرمائے گا کیا تمہاری گواہی دینے والا کوئی ہے؟ عرض کریں گے،
حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ اور ان کی امت گواہ ہے۔ پس یہ گواہی دیں
گے کہ انہوں نے احکام پہنچائے تھے اور یہی مطلب ہے اس ارشادِ باری
تعالیٰ کا بر اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا تاکہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم

پیش کیا گیا یہ آپ کو نبوت محبوب بنا طرہ تھا۔ آپ اس میں سے توڑ کر تناول فرماتے تھے اور ارشاد فرمایا میں قیامت کے روز تمام انسان کا سر درجہوں تم جانتے ہو کہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ سب اگلے پھیلوں کو ایک صاف میدان میں جمع فرمائے گا تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آجائے گا اس وقت بعض لوگ کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو کہس مصیبت میں پھنس گئے ہو۔ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے۔ بعض لوگ کہیں گے ہم سب کے باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں لہذا ان کی خدمت میں چلیں عرض کریں گے اے ابراہیم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی طرف کی روح بھونکی اور فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کروایا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی کیا اپنے رب کے حضور آپ ہماری شفاعت فرمائیں گے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے میرے رب نے آج ایسا اظہارِ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے فرمایا نہ آئندہ ایسا فرمائے گا مجھے اس نے ایک ذرہ سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی ہی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ، لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے نوح! آپ اہل زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام عبداً محکماً رکھا، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا اپنے رب کے حضور اپنے ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرمایا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی ٹکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، بدایا حدیثِ خدیجہ کے فرمایا تم ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرض کے نیچے سجدہ کروں گا فرمایا جائے گا، اے محمد! اپنا سراٹھاؤ اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ سوال

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ قُرَيْبٍ الْبِيرُ الذَّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهُ نَهْسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَذَرُونِ بِمَنْ يَجْمَعُ اللَّهُ الْأَدْرِيئِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَلْيَبْصُرْ هُمْ التَّأْظُرُ وَ يُسْمِعُهُمُ التَّأْيِئُ وَتَذَرُونَهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَلَا تَذَرُونَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَى مَا بَلَّغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ لِيَشْفَعَنَّ كُفْرًا إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَبُو كُفْرٍ أَدْمُ فَيَا كُوفَتَهُ فَيَقُولُ يَا أَدْمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدَيْهِ وَنَعَمَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَّا الْمَلَكُ فَتَكْتَفَى فَسَجَدُوا ذَلِكَ وَأَسْكَنْكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. أَلَا تَدْرِي مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَّغْنَا فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى نُوْحٍ فَيَأْتُونَ نُوْحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوْحُ أَنْتَ أَوْلُ الْأَرْسَالِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا أَمَا تَدْرِي إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَدْرِي إِلَى مَا بَلَّغْنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي أَسْمُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ فَيَسْجُدُ تَحْتَ الْخُرَيْشِ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ارْقُمْ سَأْسُكَ وَاسْتَفْعُ لِي فَتَشْفَعُ لِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا أَحْفَظُ سَأْسُكَ.

فہذا اس حدیث سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ شفیق اور صاحبِ مقام محمود صرف ایک ہی ہوتی ہے اور وہ ہیں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پروردگار عالم نے خود قرآن مجید میں ہی فرمایا ہے

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مُحَمَّدًا - (۷۹:۱۴)

قرب ہے کہ تمہیں تمہارا رب مقام محمود پر مقرر کرے گا۔

مقام محمود ہی مقام شفاعت ہے۔ جب اس جگہ آپ جلوہ افروز نہ ہوں گے تو اولین و آخرین سب آپ کی تعریف کریں گے۔ دوسری بڑی چیز ہستیاں بھی اس وقت لب کشائی کی حیرت نہیں کر سکیں گی۔ اولوالعزم پیغمبر تک نفسی نفسی ستائیں گے اور لوگوں سے اذہبوا الیٰ ذہباً ہی فرمائیں گے صرف آپ ہی وہ بیکر نابز نفیست ہیں جو لوگوں سے انا لہا فرمائیں گے یعنی شفاعت کرنے کے لیے تو میں ہی مخصوص ہوں ایک شفاعت کبریٰ فرمائیں گے تو اس کے بعد جو انبیاء و مسلمان شفاعت کریں گے وہ آپ کی شفاعت ہی کا ایک حصہ ہو گا اور جلد شفاعت کے لیے آپ ہی کی نیابت میں کریں گے اس روز جس طرح آپ کی مانی جائے گی اور اللہ رب العزت میدانِ معشر میں جس طرح اپنے محبوب کے مطابق فیصلے فرمائے گا۔ اسی کے باعث تو مولانا حسن رضا ماں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر میں
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

بیٹ بخاری شریف کی اس جگہ میں حدیث ۱۵۹۲ اور ۱۸۲۳ کے تحت بھی ہے۔ امارت شفاعت مختلف مہما بہ کرام سے مروی ہیں ان الفاظ کے ساتھ حدیث کی متعدد کتابوں میں موجود ہیں۔ امام احمد و امامان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں بعض اسامیہ اللاتیبین میں پیش کی ہیں۔ اہل بیت کے اندر تو امارت شفاعت کو خاص ترتیب کے ساتھ ایک ہی لڑی میں پروردگار پیش کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت: وَكَفَّلَ بَيْنَ قَدِّكَوہ کو عام مشہور قرأت کے مطابق تلاوت فرمایا۔

وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ
حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرٍ وَأَخِيْرَتَا
عَنْ سَعْدِ بْنِ عَدْنَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذَا مِنْ مُتَدَكِّيرٍ
وَالْعَامَّةِ .

حضرت ایسا علیہ السلام: ارشاد باری تعالیٰ ہے اور بیشک ایسا پیغمبروں سے ہے، جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا۔ کیا تڑپتے نہیں ایک بن کو پوجتے ہو اور اس کو چھوڑ دیتے ہو جو سب سے بچا پیدا کرنے والا ہے یعنی اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا۔ پھر انہوں نے جھٹلایا تو وہ ضرور کپڑے جوڑنے آئیں گے سو انہی اللہ کے چنے ہوئے بندوں کے۔ اور ہم نے پچھلوں میں اس کا ذکر فرماتی رکھا۔ سورۃ والتقصیت آیت (۵۹) حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ ذکر فرمائیوں تذکرہ فرمایا گیا اور سلام جو اس پر

بَابُ دَرَاتِ الْيَاسِ لِمَنِ الْمَدْبَلِيْنَ اِذَا
رُومَ الْاَلْتَقُونَ . اَتَدْعُونَ بَعْلًا وَ
يُنَ اَحْسَنَ الْغَالِبِيْنَ . اَللّهُ رَبُّكُمْ وَ
يَكُوْا اَلْاَدْرِيْنَ . فَكَلْبُوْا فَاِنَّهُمْ
اَوْنَ . اِلَّا يَبَادُ اَللّهُ الْمُخْلِصِيْنَ
اَعْلِيْبِرِي الْاَخِيْرِيْنَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدِ
خَيْرٍ سَلَامًا عَلٰى اِلٰهِيَّاسِيْنَ
لَكَ تَجِدِي الْمُحْسِنِيْنَ . اِنَّهُ مِنْ

عِبَادَنَا الْمُؤْمِنِينَ ۚ يَدُّكَ عَيْنُ بَيْنِ
مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ لِيَأْسَ هُوَ
إِدْرِيسُ.

بِأَنَّ ذِكْرَ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَفَعْنَا هَا مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ
عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ - ح

٥٦٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُنْبَسَةُ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ كَانَ
أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِحَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِسَكَّةَ
فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَّجَ صَدْرِي فَشَفَّ عَسَلَهُ بِمَا
رَمَزَ فَفَرَّجَ بَطْنِي مِنْ ذَهَبٍ مُتَلِيٍّ وَحِكْمَةٍ
وَأَيْمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي فَشَفَّ أَطْبَعَهُ شَفَّرَ
أَخَذَ بِيَدِي فَخَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى
السَّمَاءِ التَّنَائِيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِيَخْرُجَ السَّمَاءِ
الْمُتَّحِ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ فَقَالَ
مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُمِّمِلْ إِلَيْهِ
قَالَ نَعْرِفَانْتُمْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ
عَنْ يَمِينِهِ أَسْوَدٌ وَكَوْنُ يَسَارِهِ أَسْوَدٌ فَإِذَا انْظَرَّ
قَبْلَ يَمِينِهِ ضَجِحٌ وَإِذَا انْظَرَّ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكِيٌّ فَقَالَ
مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ وَالْإِدْبِ الصَّالِحِ فَكَلْتُ
مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَشْرَدَةُ
عَنْ يَمِينِهِ وَهَذَا شِمَالِهِ لَسَمُ بَيْنِي فَأَهْلُ
الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي
عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا انْظَرَّ قَبْلَ يَمِينِهِ
ضَجِحٌ وَإِذَا انْظَرَّ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكِيٌّ فَخَرَجَ
بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَكَلْتُ

بیشک ہم ایسا ہی صلابت سے ہیں نیکیوں کو۔ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجے کے
لالہ الیمان بندوں میں ہے۔ سورہ والقصص آیت ۱۱۲ تا ۱۱۴ حضرت ابن
مسعود اور حضرت ابن عباس سے مذکور ہے کہ ایسا ہی حقیقت میں حضرت ادريس
علیہ السلام ہی کا نام ہے۔

حضرت ادريس علیہ السلام۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :- اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھایا۔ (سورہ
مریم آیت ۱۵)۔ عبدان، عبد اللہ، یونس و زہری سے ان کے
متعلق روایت ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- ذنب امرئیں امیر سے مکان کی صحبت
کھولی گئی اور میں کہہ کر تم میں تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں
نے میرا سینہ چمکایا، پھر اسے آب زمزم سے دھویا، پھر ایک سونے کا
طشت لائے جو حکمت و ایمان سے ہم پر نازل ہوا ہے میرے پیچھے میں
اندھیل دیا اور پھر اسے چھو دیا گیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چڑھنے
لگے۔ جب آسمان دنیا کے پاس پہنچے تو جبرئیل نے آسمان کے خازن
سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس نے پوچھا، کون ہے؟ جواب
دیا، میں تو جبرئیل ہوں۔ پوچھا، کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ جواب
دیا، میرے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ روایات
کی، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔
جب ہم آسمان پر چلے گئے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے دائیں جانب
آدمیوں کا ایک جم غفیر ہے اور بائیں طرف بھی جب وہ اپنے دائیں
جانب دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں جانب دیکھتا ہے تو روہنے
لگتا ہے۔ پھر اس آدمی نے کہا :- صالح نبی اور صالح بیٹے مرہبان نے
دریافت کیا کہ اسے جبرئیل ایہ آدمی کون ہے؟ جواب دیا، یہ حضرت آدم
علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد کی روہیں ہیں۔ پس دائیں
طرف واسے جنتی ہیں اور بائیں جم غفیر روزخون کا ہے۔ اسی لیے
یہ دائیں طرف دیکھ کر ہنستے اور بائیں جانب دیکھ کر روہنے لگتے۔ پھر
جبرئیل مجھے لے کر اوپر چڑھنے لگے، حتیٰ کہ دوسرے آسمان تک
چلے گئے۔ اس کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پہلے

فَاذْرَيْهَا فَذَنَرَ فَقَالَ لَهَا خَايَنُهَا مِثْلُ مَا قَالَ
 وَقَالَ مَفْتَحَةٌ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرْنَا أَنَّهُ وَجَدَ فِي
 سُبُوتِ إِذْرَيْسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَابْرَاهِيمَ وَكَوْنُ
 مِثْلِهَا كَيْفَ مَنَابِرُكُمْ غَيْرَ أَنَّهُ فَذَكَرْنَا أَنَّهُ
 وَآدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَابْرَاهِيمَ فِي
 السَّمَاءِ سَبَّ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِئِيلُ
 بِرَيْسٍ قَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ الْأَخِ
 قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِذْ بَارِئُ خُزْ
 يَمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ
 خَالِصًا قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى
 بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ
 خَالِصًا قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى فَتَعَرَّفَتْ
 وَابْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ وَالْإِبْرَاهِيمَ
 قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ
 بَنِي إِبْرَاهِيمَ حَزْمِ أَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَيْثَ
 مَعَى كَانَا يُقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عِدْرِي حَتَّى ظَهَرَتْ لَسْتُوَى أَسْمَعُ
 نَسْلًا قَلَامًا قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ
 اللَّهُ عَمَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى خَسْبَيْنِ صَلَوةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ
 مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَا أَلَدِي فَرَضَ عَلَيَّ
 قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَسْبَيْنِ صَلَوةً قَالَ
 رَبِّكَ فَإِنْ أَمَتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ
 كَرِيحِي فَوَضَعْتُ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى فَوْضِي
 رَاجِعٌ رَبِّكَ فَذَكَرْتُ مِثْلَهُ فَوَضَعْتُ شَطْرَهَا
 إِلَى مُوسَى فَاحْبَرْتَهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ
 تَتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَجَعْتُ
 قَالَ رَهَى خَسْبٌ وَرَهَى خَسْبُونَ لَا يَبْدُلُ
 لَدِي فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ

کی طرح جواب و سوال ہوئے یہاں تک کہ دروازہ کھول دیا گیا، حضرت انس کا
 بیان ہے کہ پھر مجھ سے حضرت ابو زر نے اذکر کیا کہ باقی آسمانوں میں حضرت
 ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کو پایا اور یہ پھر پر ثابت نہیں
 کیا کہ مقامات کہاں ہیں اس لئے اس کے جوابوں نے بیان کیا کہ حضرت
 آدم کو آسمان دنیا پر پایا اور حضرت ابراہیم کو چھ آسمان پر حضرت انس کا
 بیان ہے کہ جب جبرئیل کاگز حضرت ادریس کے پاس سے ہوا تو انہوں نے
 کہا: صالح نبی اور صالح بھائی مرہبہ میں نے دریافت کیا، یہ کون ہیں، بتا دیا
 ۲۔ حضرت موسیٰ ہیں پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا
 صالح نبی اور صالح بھائی مرہبہ میں نے دریافت کیا، یہ کون ہیں، جواب دیا
 یہ حضرت عیسیٰ ہیں پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا تو انہوں نے
 کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرہبہ، جن کو دریافت کیا، یہ کون ہیں، جواب
 دیا، یہ حضرت ابراہیم ہیں، ابن شہاب کا بیان ہے کہ ابو بکر بن حزم نے خبر دی
 کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حمزہ انصاری دونوں سے روایت ہے کہ
 نبی کریم نے فرمایا: پھر مجھے سے کہ اوپر چڑھے یہاں تک کہ مجھے ایک ہول
 جگر دکھائی دیا، جہاں سے میں تمہوں کے چلنے کے آواز سن رہا تھا، ابن
 حزم کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پچاس نازی فرض فرمائیں، میں
 اس حکم کو سے کہ وہاں لوٹا تو میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا
 انہوں نے دریافت کیا، آپ کی امت پر کیا فرض کیا گیا ہے، میں نے جواب
 دیا، ان پچاس نازی فرض فرمائی گئی ہیں، کہا، اپنے رب کی جانب
 لوڑیے کیونکہ آپ کی امت ان کو جو نہیں اٹھا سکے گی، میں اپنے رب
 کی طرف لوٹا تو ایک حصہ کم کر دیا گیا پھر حضرت موسیٰ کے پاس سے
 گزرا تو انہوں نے کہا، اپنے رب کی طرف جائیے، پھر پہلے کی طرح
 واقعہ بیان کیا تو ایک حصہ اور کم کر دیا گیا، میں حضرت موسیٰ کی جانب
 لوٹا اور انہیں خبر دی تو کہنے لگے، اپنے رب کے حضور پھر جائیے کیونکہ
 آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے، میں اپنے رب کی بارگاہ میں
 جاؤں گا تو یہ پانچ نازی رہ گئیں جو حقیقت میں پچاس ہیں کیونکہ اللہ
 باری تعالیٰ ہے کہ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوتی۔
 پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا تو کہنے لگے، اپنے رب کے

رَبِّكَ تَقَلَّتْ قَدَامَتُحِيَّتُ مِنْ رَبِّهَا ثُمَّ انْطَلَقَ
حَتَّى آتَى بِنَاءَ التَّدْرَةِ الْمَلْتَهُ فَنَشِيَهَا الْوَأَن
لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَاذًا
فِيهَا حَتَايَا تَأْتِي الْوَلُؤُوعُ وَإِذَا تَرَا بِيَتَا
الرِّسْلَانُ .

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى . وَإِلَى عِبَادِ
آخَاهُمْ هُوَذَا قَالِ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَكُؤَلَا
إِذْ أَنْذَرَكُمْ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَاقِ إِلَى قَوْلِهِ كَذَلِكَ
تَجْزِي الْقَوْمِ الْمُعْجِرِينَ . فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ وَ
سَيِّمَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ .

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَآمَّا عَادَ
فَأَهْلِكُوا بِوَيْحِ صَرْصَرٍ شَدِيدٍ عَائِشَةَ
قَالَ ابْنُ عِيْنَةَ . حَدَّثَتْ عَلِيَّ الْخَدْرَانِ
سَعَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَشَابِيَةَ
أَيَّامٍ لَا حُسْرَمًا مُتَتَابِعَةً فَتَرَى الْقَوْمَ
فِيهَا صَرْصَرًا كَأَنَّهُمْ أَجْعَاءُ نَحِيلٍ خَادِيَةٍ
أُصُولُهَا . ذَلَّلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ
بِقِيَّتِهِ .

۵۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَعَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَصَرْتُ
بِالضَّبَّاءِ وَأَهْنَيْتُ عَادَ بِالْتَدْبِيرِ . قَالَ قَلْبُ بْنُ يَثْبُرٍ
عَنْ سَنِيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ هَيْبَةَ
فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَبِ بْنِ حَابِسٍ
الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَمَّجَا شَيْخِي وَعِيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ
الْفَزَارِيِّ وَنَيْدَانَ الطَّافِيَّ فَتَرَ أَحَدَ بَنِي نَيْهَانَ

مضروب پھر ماریے۔ میں نے کہا: اب مجھے اپنے رب کے حضور
جاتے ہوئے خرم آتی ہے۔ پھر جبرئیل مجھے لے کر سدرة المنتہی
پر پہنچے۔ اسے ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جنہیں میں
نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا، تو دیکھا
کہ موتی اس کے سنگریزے اور شکر اس کی مٹی ہے۔

حضرت ہور علیہ السلام اور عاقوم۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
اور عاقوم کی طرف ان کی برادری سے ہور کو بھیجا۔ کہا اے میری قوم
اللہ کی بندگی کرو۔ (سورۃ الاعراف، آیت ۶۵) نیز: جب اس
نے ان کو سز میں احقاف میں ڈھالیا۔۔۔ تا تجزی القوم المعجرین۔
سورۃ الاحقاف، آیت ۱۶ تا ۲۵ اس بارے میں عطاء سلیمان بخاری
صدیق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عاقوم کی تباہی۔ ارشاد باری ہے۔ اور رہے عادا وہ
ہلاک کیے گئے نہایت سنت گرجتی آندھی سے۔ (سورۃ الحاقہ،
آیت ۵) عشت یعنی اپنے مستطلم کے قبضے سے باہر ہو گئی۔
وہ ان پر سات رات اور آٹھ دن متواتر چلتی رہی۔ عتوما
سے مراد پیلے قدر پیلے چلنا ہے۔ اگر تو اس قوم کو دیکھتا
تو کھجور کے گھوکھلے تے معلوم ہوتے جڑ سے۔ پس کیا
توان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے باقیہ کا معنی ہے جو
باقی بچا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مد مشرقی ہوا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور
قوم عاد مغربی ہوا سے ہلاک کی گئی تھی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا۔ آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم کر
دیا، یعنی اقرع بن ماسیہ، عقیبہ بن بدر، اقرع بن ابی
طائی جو نجد میں، بنو نیمان میں شامل ہو گئے، علقمہ بن علاشہ عامری
جو یمن، بنو کلاب میں جا شامل ہوئے، کو دیا۔ یہ بات قریش
اور ہاجرین اور انصار پر گراں گزری کہ نجد کے سرداروں کو مال دیا
گیا اور ہمیں چھوڑ دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: میں انہیں تالیف

قلوب کے لیے دیتا ہوں۔ پھر ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں اندر
 وحشی ہوئی تھیں درخشاں نکلے ہوئے تھے اپنی آنکھوں کی نکل ہوئی
 دائرہ گھٹی اور سر منڈا ہوا (ہنڈا) تھا کتنے لگا۔ اسے محمد اللہ
 سڈر۔ آپ نے فرمایا: اگر میں خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کی
 اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے تو اہل زمین کی امانت
 میرے سپرد فرمائی ہے لیکن تم مجھے امین ہی نہیں سمجھتے۔ ایک
 شخص نے اسے قتل کر دینے کی اجازت طلب کی۔ میرا خیال
 ہے شاید حضرت خالد بن ولید تھے۔ لیکن آپ نے منع فرما
 دیا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل میں یا اس کے
 پیچھے ایسی جماعت ہے جو قرآن کریم کو خوب پڑھیں گے لیکن وہ
 ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں
 گے جیسے کان سے نیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کیا کریں گے
 اور بت پرستوں سے صلح رکھیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو گاندھو لوں گا

عَلَّمَهُ بَيْنَ عِلْمَيْنِ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدًا بَنِي كَلَابِ
 نَغْصَبَتْ كُرَيْشٌ وَالْأَضَادُ كَالْوَالِدِ طِي صَنَادِيْدُ
 هَلْ نَجِدُ وَيَدْعَانَا قَالِ إِنَّمَا أَنَا لَقْدَمُ خَابِلُ
 حُلْ عَلَا تَرُ الْعَيْبِيْنَ مُشْرِفُ الْوَجْنَتِيْنَ نَأِي الْجَبِيْنَ
 تَاللَّحِيْبِ مَعْلُوُوُ الرَّأْسِ فَقَالَ أَلَيْقَ اللَّهُ يَا مَعْتَدُ
 قَالَ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَا مَنِي اللَّهُ عَلَي
 قِيلَ الْأَرْضِيْنَ فَلَا تَأْمُوْنِي قَالُ رَجُلٌ قَتَلَهُ الْحَبِيْبُ
 بِالْبُؤْنِ الْوَالِدِ فَسَمِعَهُ قَلَمًا وَنِي قَالِ إِن مِّنْ مِّنِيْ
 وَنِي عَقِيْبُ هَذَا كَوْمٌ يَغْرُوْنَ الْقُرْآنَ لَا
 نِي حَنًا جَرَهُمْ يَسُرُّوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مَرُوْنِي
 نِي مِنَ الرَّوْمِيَّةِ يَغْتَلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَ
 نِي أَهْلَ الْأَوْقَانِ لَيْنَ أَنَا أَدَا كَتَهُمْ لَأَقْتَلَنَّهُمْ

ذوالنورینہ سے متعلق یہ حدیث بخاری شریف کی ۱۵۱۶۱، ۱۶۱۶۱، ۱۶۱۶۱، ۱۶۱۶۱ کے تحت بھی ہے۔ اس شخص
 کو کس کن زہیر تھا۔ معلوم ہوا کہ اگر گارہ رسالت میں اتنی جسارت کرنے والا شخص بھی واجب القتل تھا یہ آگے بات ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے رعایت برتی اور اس کو قتل کر دینے کی اجازت نہ دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو بھوکے پیاسے کے حالات و
 محنت دست کی طرح نظر آتے رہتے تھے لہذا انہیں نماداد معجزانہ لگا ہوں سے دیکھ کر صباہ کلام کہتا یا کہ اس شخص کی سنگت یعنی ذریت
 مختلف رنگوں میں منظر عام پر آتی رہے گی۔ یہ مسلمانوں میں فعلی قومداد سرکاری نمبر دار بن کر رہیں گے۔ اور غیر مسلموں کے رجحان
 میں ہوں گے مختلف اعدیث میں ان کی کافی ظاہری نشانیاں پائی گئی ہیں جبکہ اعدیث مطہرو میں ان کے ظاہر و باطن کا مال یوں دکھ رہا ہے
 کہ اکثر لوگ نمازی نہیں گئے اور نمازیں بھی خوب بنا سوار کر پڑھیں گے جس کے باعث اہل اہل تقدیری مسلمان اپنی نمازوں کو ان کی
 کے مقابلے میں حیرت میں رہیں گے۔

یوں جیسا مال ہی ان کے اور اہل مسلمانوں کے روزوں کے درمیان ہوگا۔
 اور تقدیری مسلمانوں کی نسبت قرآن کریم کی تلاوت یہ لوگ زیادہ کریں گے
 مسجد ان کی زبانوں پر توبت و مدد ہوگا۔ لیکن اس کا ان کے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ وہ ملت ذوالنورینہ کے حلق سے پھرتے
 گئے۔

نے بتایا کہ یخروج من الدین کا شہدہ یعنی دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکر سے پاؤں نکل جاتا ہے۔۔۔
 کی کو مہیب معلوم ہوگا کہ نماز روزہ اور تلاوت وغیرہ عبادات میں استیاری شان رکھنے کے باوجود وہ دین سے نکلے جسے کیوں تیر پائے
 سے نکلنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ توین و تحقیق رسالت کی بیماری میں مبتلا ہوں گے جس کے باعث ایک جانب آدمی ایمان کی بدلت سے
 لے کر دوسری طرف اس کے اعمال قانع ہوجاتے ہیں لہذا ناسخ شدہ اعمال و عبادات کا ظاہری متن و جمال اس صورت میں انسان کو

کوفی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

۷۔ مگر ساداتِ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمان سے نکلا ہوا تیر جس طرح واپس نہیں آتا اسی طرح وہ اسلام کے ٹھیکیدار بنتے مائے دین محمد آپس نہیں آئیں گے۔ جب وہ مسلمان کہلائیں گے مسلمانوں میں ہی شمار کیے جائیں گے بلکہ ظاہری اعمال و عبادات کے لحاظ سے وہ بڑے بڑے کئے مسلمان نظر آئیں گے۔ ان کا دین میں واپس نہ آنا کس وجہ سے ہے؟ بات درحقیقت یہ ہے کہ وہ بعض غلط عقائد و نظریات اور خصوصاً توہینِ رسالت کے باعث اپنی ایمانی دولت کو ضائع کر چکے ہوں گے۔ جس کے باعث ان کے بظاہر خوشنما اعمال اُن تَحْبِطَ أَعْمَالُ الْكُفْرِ کی دعوید کے تحت ضائع ہو جائے ہیں جس کے باعث وہ شمار میں نہیں آئیں گے اور ان پر آنسوئی ثواب مرتب نہیں ہوگا جیسے غیر مسلموں کے نیک اعمال پر آنسوئی ثواب مرتب نہیں ہوگا۔

۸۔ آپ نے ان کی برصفت بھی بتائی کہ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ یعنی وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے مسلمان کہلانے کے باوجود وہ اپنے ہاتھوں کو اصلی مسلمانوں کے خون سے کیوں رنگین کریں گے؟ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اصلی اور قدیمی مسلمان ان کی نگاہوں میں سر سے سے مسلمان ہی نہیں ہوں گے بلکہ مشرک ہوں گے، جس کے باعث انہیں قتل کرنے کی مٹی شمار کریں گے اور جس بلکہ انہیں تسلط حاصل ہو جائے گا۔ وہ اصل اور قدیمی مسلمانوں کے لیے یہ جلتے ناگہانی ثابت ہوں گے اور ان پر قیامت قائم کر دیں گے۔ دنیا میں ان کے فیصلہ و غضب کا نشانہ صرف اہل مسلمان ہی ہوں گے۔

۸۔ قرآنِ رسالت ہے کہ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَذْمُونَ أَهْلَ الْأَدْيَانِ یعنی وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر مشرک سے نفرت کے باعث مسلمانوں کو قتل کرتے تو بت پرستوں کو نظر انداز نہ کرتے لیکن درحقیقت اصل اسلام و مسلمین کی دشمنی ان کے ہر گد و ریغے میں سمائی ہوئی ہوگی جس کے باعث اصلی مسلمانوں سے ہمیشہ ممانعت آرائی رکھیں گے۔ ان بدبرراتِ دینِ طرح طرح کے الزامات مائد کرتے رہیں گے۔ اور ان کے لاسلوں میں کانٹے بچھانے میں کبھی کسی کو تاہی کے ترکتب نہیں ہوں گے لیکن بت پرستوں کے اس طرح یا روم غدار بن کر۔ جس کے ان کے گئے کا ہر اور گاندھویت کے علمبردار نظر آئیں گے۔

۹۔ حدیث ۸۱۶ میں حکم دیا گیا ہے کہ انہیں جان بھی پاؤ قتل کر دو۔ کیونکہ ان کے قاتل کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔ معلوم ہوا کہ وہ گستاخ رسول ہوں گے کیونکہ گستاخ رسول کے سوا اور کسی کو قتل کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔

۱۰۔ حدیث ۱۲۸۰ میں آپ نے فرمایا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم تمہود کی طرح قتل کر ڈالوں؟ آخر آپ نے انہیں قتل کرنے کے لیے کیوں فرمایا جبکہ وہ تو کفر گور ہوں گے۔ ہمارے روزے میں اصلی مسلمانوں سے کئی قدم آگے ہوں گے۔ قرآن کریم زیادہ وہی پرچھو ہے بول گے دریں حالت میں وہ محراب کی زینت ثابت ہونے والے ان مسلمانوں کو آپ نے قوم تمہود کی طرح قتل کر دینے کے متعلق کیوں فرمایا۔ ایسی بات پر ٹھنڈے دل سے غم نہ کرنا چاہئے تو اس سلسلے کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ آگے وَاللّٰهُ يَهْدِيْ صِرَاطًا مُّبِيْنًا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قتل میں مدد کی سورہ القم ۱ آیت ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ پڑھتے ہوئے سنا۔

یا جوج ماجوج اور ذوالقرنین۔

۵۷۰ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ ابْنِ اسْوَدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ اَهْلَ الْاَرْضِ مِنَ الْمَدَائِكِ يَا جُوْجَ وَمَا جُوْجَ وَذُو الْاَيْنِ اللهُ

تَعَالَى قَالُوا يَا ذَا الْقُرْآنِ إِنَّ يَكُوجُوجَ وَمَا جُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ .

يَا ذَا الْقُرْآنِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَبَسَّطْنَا لَكَ فِي الْأَرْضِ سَبِيلاً فَاتَّبِعْ سَبِيلاً إِلَى قَوْلِهِ الْوَيْلُ لِلَّذِينَ هُمْ وَاحِدٌ هَذَا ذَرْبًا وَهِيَ الْقِطْعُ حَقٌّ إِذَا سَأَدَ بَيْنَ الصَّدَقَيْنِ . يُعَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . عَلَى الْجَبَلَيْنِ . وَالسَّيِّئِينَ . الْجَبَلَيْنِ . خَرَجًا . قَالَ انْفُجُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا فَتَالَ النَّبِيُّ أُذِرْنِي عَلَيْهِ قَطْرًا . أَحَبَّتْ عَلَيْهِ مَاصِراً . وَيُقَالُ الْوَيْلُ وَيُقَالُ الصَّفْرُ وَالصَّفْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّمْرُ . فَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَكْفُرُوا . يَعْلُونَ اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ مِنْ أَطْعَمَ . فَيَلْذُكَ فَيَنْجُ اسْطَاعَ يَسْطِيعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْطَاعَ يَسْطِيعُ وَمَا اسْتَطَاعُوا إِلَهُ تَقَبَّاتُ أَنْ رَحْمَةً مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءً . بِالْأَرْضِ وَنَارُ دَكَّاءٍ . لَا سَنَامَ وَالذَّكَّاءُ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهُ حَتَّى صَلَبَ الْأَنْبِيَاءُ وَتَلَبَّدَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا . وَتَوَلَّيْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ . حَتَّى إِذَا نَفَخْنَا الْفَوْجَ وَجُوجَ وَمَا جُوجَ وَهُوَ مِنْ كُلِّ حَادٍ يَسْمُونَ قَالَ قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَكْبَرُ . قَالَ جَلَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ السَّيِّئَةَ مَثَلُ الْبَرِّ الْمُحْتَبِرِ قَالَ رَأَيْتُهُ .

قرآن کریم میں ہے :- اسے ذوالقرنین! بیشک یا جوج اور ما جوج زمین میں نساو مچاتے ہیں (سورہ الکہف، آیت ۹۳) ذوالقرنین کا بیان - ارشاد باری تعالیٰ ہے - اور تم سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ میں تمہیں اس کا ذکر پرچہ کرتا ہوں، بیشک ہم نے اسے زمین میں تقابو دیا اور ہم نے ہر ایک سامان عطا فرمایا۔ تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا۔۔۔ تا زبیر انصاریؓ سورہ الکہف، آیت ۹۳ تا ۹۴) اس کا واحد ذکر ہے یعنی گوارا یہاں تک کہ جب دونوں پہاڑوں کے برابر دیوار اٹھادی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ کھڑکیں اٹھانے سے دو پہاڑ ملادیں۔ شریحاً امرت۔ قرآن کریم میں ہے :- کہا پھونکو، یہاں تک کہ اسے آگ کر دیا۔ لہذا میں اس پر گلا ہوا تانا اذیل دونوں سورہ الکہف، آیت ۹۲) قطر کا معنی بعض راہگ تباتے ہیں بعض لوہ اور بعض تیل مابین عباس کا قول ہے کہ اس سے تانا ہوا ہے۔ - تو یا جوج اور ما جوج اس پر ذرچہ کے آیت ۱۹، اسْتَطَاعُوا كَفَّتْ لَهَا كَابَابِ اسْتَفْعَالٍ ہے، اسی سے مشتوح ہے یعنی اسْتَطَاعَ يَسْطِيعُ - بعض معضرات کا قول ہے کہ اسْتَطَاعَ يَسْطِيعُ ہے۔ اور ذرہ اس میں سوزا کر کے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ پھر جب میرے رب کا وعدہ آنے کا تھا سے پاش پاش کر دے گا۔ آیت ۱۹، ۲۰، دُكَّاءُ مِنَ السَّمَاءِ اور دُكَّاءُ اس اٹھنی کو کہتے ہیں جس کا کوہن نہ ہو۔ اور دُكَّاءُ اس سے وہ زمین مراد ہے جو چھوڑا اور رحمت ہو۔ اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے اور اس روز ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کے ایک گروہ کا دوسرے پر ریلا آئے گا (آیت ۱۹، ۲۰) - بیان تک کہ جب کونہ مہانیں گے یا جوج اور ما جوج اور وہ ہر بندی سے ڈھکتے ہوں گے۔ سورہ الانبیاء، آیت ۹۶) اسنادہ کا قول ہے کہ حدیب سے مراد ہندی ہے۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے وہ دیوار دستہ کندہ کی دیکھی ہے، وہ دھاری دار چادر کی طرح ہے، فرمایا تم نے واقعی دیکھی ہے۔ - حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گجراہٹ کے عالم میں تشریف فرما ہوئے آپ فرما رہے تھے :- اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ عرب کی خرابی ہے اس قریب آنے والے شرسے کہ یا جوج اور ما جوج نے آج دیوار میں آنا شگاف

کر دیا ہے ، پھر انکشت تہارت اور انگوٹھے سے
 حلقہ کر کے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش منبرماتی ہیں
 کہ میں عرض گزار ہوئی ، یا رسول اللہ! کیا ہم ہلک ہو جائیں
 گے حالانکہ ہم میں تو نیک لوگ بھی ہیں؟ فرمایا ،
 ہاں۔ (ایسا اس وقت ہوگا ، جب نبی شامت برحق
 جائے گی۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے یا حوج و ما حوج کی دیوار
 اتنی رکھوں گی ہے اور ہاتھ کے حلقے سے نوٹھے
 کا ہندسہ بنایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ رقیامت کے دن
 فرمائے گا اسے آدم ، وہ عرض کریں گے کہ حاضر ہوں اور تیرا حکم سننے
 کے لیے مستعد ہوں کیونکہ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی قبضہ و قدرت
 میں ہے حکم ہوگا دوزخ کی فوج کو در سروں سے الگ نکال دو۔
 عرض کریں گے ، دوزخ کی فوج کتنی نکالوں؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے
 نو سو ننانوے۔ یہ سن کر بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور عالمہ کا عمل
 گری جائے گا۔ لوگ ایسے نظر آئیں گے جیسے زندہ میں ہوں حالانکہ وہ
 نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ لوگ
 عرض گزار ہوں گے ، یا رسول اللہ! وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا تمہیں
 بشارت دیتا ہوں کہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار
 یا حوج و ما حوج سے پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے
 قبضہ و قدرت میں میری جان ہے ، میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تم اہل
 جنت کا پورا ہونا ہو گے۔ میں تم نے تکبیر کی۔ پھر فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم
 اہل جنت کا تہائی ہو گے۔ تو ہم نے تکبیر کی۔ پھر فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ
 تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ ہم نے پھر اس دفعہ تکبیر کی۔ پھر فرمایا ، تم
 لوگوں میں اس طرح جو جیسے سفید پیل کے ہم پر کالے بال یا جیسے کالے
 پیل کے بدن پر سفید بال ہوتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام - ارفاد باری تعالیٰ سے :-

فَرِحَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبَلَ الْعَرَبِ مِنْ شَيْبٍ
 قَدْ أَقْرَبَ قَتِحَ الْيَوْمِ مِنْ دَمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ
 مِثْلَ هَذِهِ وَحَلَقَ بِأَصْبَعِيهِ الْإِبْهَامَ وَأَلْتِي تَلِيهَا
 قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ نَهَيْتُكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتَ
 كَثْرَ الْخَبِيثِ.

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ
 حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَحَ
 اللَّهُ مِنْ دَمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذَا
 وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ.

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَسَامَةَ
 عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا أدمُ قِيَمُوكَ لِنَبِيكَ وَسَعْدِيكَ
 وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قِيَمُوكَ أَخْرَجَهُم بَعْدَ النَّبِيِّ قَالَ
 وَمَا بَعَثُ النَّبِيَّ قَالَ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ لَسَمَ مِائَةٌ
 وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ فَعَدَّهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَ
 تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ
 سُكَانِي وَمَاهِرٌ يُسْكَرُونَ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ
 شَدِيدٌ كَالْوَأْيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِيْمًا ذَلِكُ
 الْوَأْيِدُ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَإِنِ يَنْكُرُ رَجُلًا وَمِنْ
 يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْعَا لَعْنَهُ قَالَ وَالَّذِي لَفْسِي
 بِيَدِي إِيْنِي أَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا رِبَةً أَهْلِ الْجَنَّةِ
 فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا أَثَلْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ
 فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
 فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ
 السُّودَةِ فِي جِلْدِ ثَوْبٍ أَبْيَضٍ أَذْكَشَعْرَةٍ بِيَضَاءٍ
 فِي جِلْدِ ثَوْبٍ أَسْوَدٍ.

بِأَلِّ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ

اساں نے ابراہیم کو اپنا گمراہ دوست بنایا اسودۃ النصار آیت ۱۲۵۔ چنگ
ابراہیم ایک امام تھا اللہ کا فرماں بر بار اسودۃ النصار آیت ۱۳۰ اور بیشک
ابراہیم ضرور دود مندا اور گل والا ہے۔ (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۱) ابو میر
کتنے ہیں کہ آقا ؐ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے اڑھنچہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا مشرکے جسم اور بغیر نختے کے
ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ہم نے جیسے پہلے اسے بنایا تھا
ویسے ہی پھر کر دیں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم نے یہ ضرور کرنا
ہے (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۲) اور قیامت میں جن کو میرے پہلے

لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میرے ساتھیوں
میں سے چند لوگوں کو بائیں جانب لے جایا جا رہا ہوگا۔ میں کون گا۔ یہ تو
میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ آپ جب ان سے
جدوا ہوئے یہ اپنی اٹیروں پر پھرنے ہوئے راہ ازندار اختیار کر گئے
تھے۔ میں اسی طرح کہوں گا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نیک بندے
نے کہا۔ اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا.... تا انھیں
سورۃ المائدہ آیت ۱۱۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ
السلام اپنے باپ (بچا) آزد سے ملیں گے اھا آزد کے چہرے پر سیاہی
اور گرد چھائی ہوئی ہوگی۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے: کیا میں نے آپ
سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کیجئے۔ جواب دیا: آج میں آپ کی
نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم عرض گزار ہوں گے: اے رب! تم نے
مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز تمہارے رسوا نہیں کروں گا، حالانکہ
بد بخت باپ کی ذلت سے برسوا کروں گی ذلت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے
فرمائے گا: میں نے کانروں پر جنت عرام کی ہوتی ہے پھر فرمایا جائے
گا، اے ابراہیم! خدا اپنے پیروں کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ دیکھا تو فرخ
کیا ہوا جانور خون میں تھرا ہوا پڑا ہے۔ پس اتنے
ٹانگوں سے پروردگار فرخ میں پھینک دیا
گیا۔

خَلِيلًا وَقَوْلِهِ اِنَّ اٰمِراَهُمْ كَانَ اُمَّةً
قَانِتًا وَقَوْلِهِ اِنَّ اٰمِراَهُمْ لَآ ذَا اَ
حِلْمٍ. وَقَالَ اَبُو مَيْسَرَةَ الرَّحِمِيُّ بِلِسَانِ
الْحَبَشَةِ.

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ بْنُ التَّمِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَكْفُرُ مَحْضُورًا وَنَحْوًا عَرَاةً
مُشْرِكًا قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نَعْبُدُهُ وَعَدْنَا

عَلَيْنَا اِنَّا لَنَافِعِلَيْنَ وَاَوَّلَ مَنْ يَكْسِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اِبْرَاهِيمَ وَاِنَّ اَسَاقِنَ اَصْحَابِي يُوْحَدُ بِهٖمْ
كَلِمَاتِ الشِّمَالِ فَاَقُولُ اَصْحَابِي اَصْحَابِي فَيَقُولُ
اَللَّهُ لَوْ يَزَالُوا مُرْتَدِّدِينَ عَنِّي اَعْتَابًا يَهْجُو
مُؤْمِنًا نَارًا تَتَهَمُّ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ
السَّالِمُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ
لِقَوْلِهِ الْحَكِيمِ

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَرِيٍّ عَنْ سَعِيدِ
الْبَخْرِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى اِبْرَاهِيمَ اَبَا اَنْدَ
رَ الْقَيْمَةِ وَعَلَى رُجْمِهِ اَزْرَقَةٌ وَغَبْرَةٌ فَيَقُولُ
اِبْرَاهِيمُ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي فَيَقُولُ
الْيَوْمَ لَا اَعْصِيكَ فَيَقُولُ اِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ
عَدَدْتَنِي اَنْ لَا تُخَذِّبَنِي يَوْمَ يُعْتَمُونَ فَاَيُّ خُذِّي
تُخَذَى مِنْ اَجْلِ اَلْبَعْدِ فَيَقُولُ اَللَّهُ تَعَالَى اِنِّي
تَرَمْتُ الْجَنَّةَ عَلَيَّ اَنْ كَيْفَ بِنَ خَيْرٍ نِقَالَ يَا اِبْرَاهِيمُ
اَلتَّحَتِ رَجْلِكَ فَيَنْطَرُ فَاِذَا هُوَ بِرِدِّ سَبِيحٍ
لِتَطِيحَ فَيُوْحَدُ بِقَوَائِمِهِمْ فَيُلْقِي فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں دیکھیں تو آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جبکہ سن دکھا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ یہ حضرت ابراہیم کی تصویر پالنے پھینکنے کے لیے ہی تو بنائی گئی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اس میں جانا چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے حکم سے انہیں مٹا دیا گیا۔ اور آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں میں فال کے تیر ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے خدا کی قسم ان بزرگوں نے تو کبھی تیر پھینک کر فال نہیں لی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے معزز کون ہے! فرمایا: جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ من گزار ہوئے، ہم ان کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا: تو حضرت یوسف جو اللہ کے نبی ہیں، پھر اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور بھی اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئے: ہم اس بارے میں بھی آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا: تو تم قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو۔ اس کو اجوزانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی ان میں سے زمانہ اسلام کے اندر بہتر ہیں جبکہ دین کی سبب جو بعد افاقہ حاصل کریں، اس کو دوسری سند کے ساتھ ہی حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا گیا ہے۔

حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میرے پاس دو آنے آئے۔ پھر ہم ایک طویل القامت آدمی کے پاس پہنچے جن کا لہائی کے باعث میں سر نہیں دیکھ سکتا تھا معلوم ہوا کہ وہ حضرت

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَنْ كُوَيْلِبِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالاَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيهِ صُورَةَ ابْنِ إِسْرَائِيلَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ مَا لَهُمَا فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هَذَا إِبْرَاهِيمُ مَصُورٌ فَذَلِكَ يَسْتَقْبِرُ.

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّورَةَ فِي الْبَيْتِ لَعْنَهُمْ لَعْنًا حَتَّى أَمَدَّ بِهَا فَجَعَلَتْ وَرَأَى ابْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا ابْرَاهِيمُ لَمْ يَلَمْ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ إِنْ اسْتَلَسُوا بِالْأَزْلامِ قَطُّ.

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَلْزَمَ النَّاسَ قَالَ أَنْفَاهُمْ فَتَالُوهُ لَا يَسُ عَنِ هَذَا نَسَأُ لَكَ قَالَ فَيُؤَسِّنُ بَنِي اللَّهِ ابْنُ بَنِي اللَّهِ ابْنُ بَنِي اللَّهِ ابْنُ خَيْلٍ اللَّهُ قَالَ لَوْلَا بَنِي مَنْ هَذَا نَسَأُ لَكَ قَالَ فَحَنَّ مَعَادِينَ الْعَرَبِ نَسَأُ لَوْنَ خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارَهُمْ فِيهِ الْإِسْلَامُ إِذَا فَخِرُوا قَالُوا أَبْرَأُ سَامَةً وَمَعْمَرًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُحَيْلٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ ائْتِيَانِ فَأَتَيْتَا عَلِيَّ رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوِيلًا قِيَادَةً

إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا بِيَانُ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا الْقَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مَجْلِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَالَ يَتَنَّى عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَأَفْرِ أَوْ كَفَرٍ قَالَ لَهُ أَسْمَعُهُ وَابْتِئْتَهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَأَنْظَرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مَوْسَى فَبَعْدَ أَدَمَ عَلَى حَيْلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخَلْبَةٍ كَأَنَّهَا أَنْظَرُ إِلَيْهِ حَدَّثَنَا فِي الْوَادِي.

ابراہیم علیہ السلام تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے لئے لوگ وہاں کا ذکر کر رہے تھے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر یا کفرت لکھا ہوا ہوگا۔ کہا میں نے تو یہ نہیں سنا۔ حضورؐ مستنا ہے کہ اگر حضرت ابراہیمؑ کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ لو۔ اور حضرت موسیٰؑ کو ان کا رنگ گندی ہے وہ سرخ اور لٹ پر سار ہیں جس کو کھجور کی چھال کی نیل ڈالی ہوئی ہے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ دادی کی جانب اتر رہے ہیں۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ أَنَّهُ هُوَ رَوَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُتِبَ ابْنُ شَامِرٍ بَيْنَ سُنَّتِهِ بِالْقَدُومِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں کی ممبر میں بونے سے اپنا ختنہ کیا تھا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِالْقَدُومِ مِنْ مَحْفَظَةِ تَابِعِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْخٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ تَابِعَهُ بَجْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

ابو الیمان، شعب، ابوان نامی نے لفظ القدوم کو ذرا مشدود کے ساتھ نہیں بلکہ محقق سے روایت کیا ہے۔ اس کی متابعت عبدالرحمن بن اسحاق نے ابوان نامی سے کی۔ جملان سے بھی ابو ہریرہ سے متابعت کی اور محمد بن عمر نے ابو سلمہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا سَيِّدُ ابْنِ تَيْمِيَّةَ الرَّحْمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ بْنُ حَزْرَمٍ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَكْذِبُ إِبْرَاهِيمُ لَأَقْلَبْنَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کسی صحبت نہیں بولا ماسوائے تین مواقع کے یعنی بظاہر ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آپ نے صحبت بولا ہو۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْلُوبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي ثَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا لِمَتْ كَذِبَاتٌ يَنْتَمِينَ مِنْهُنَّ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ فَنَادَوْا قَالِ بَيْنَا هُوَ ذَاتِ يَوْمٍ وَسَاءَ مَا إِذْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے کسی صحبت نہیں بولا ماسوائے تین مواقع کے جو بظاہر کذب معلوم ہوتے ہیں۔ جن میں سے دو اللہ تعالیٰ کے متعلق ہیں جبکہ آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں۔ بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہوگا۔ تیسرے جب آپ حضرت سادہ کو لے کر چھوڑ کر بارہ تھے تو ایک ظالم بادشاہ کے شہرے آپ کو گروا۔ کسی نے اسے بتا دیا کہ ایک ایسا آدمی آنا ہوا ہے جس کے ساتھ

أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ
 رَجُلًا مَعَهُ أَمْرٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلْنَا
 إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مِنْ هَذَا أَمْ حَتَّى
 فَأَتَى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَيَّ وَجِبَازُ رِضٍ
 مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرِي وَإِنْ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبِرْنِي
 إِنَّكَ أَمْ حَتَّى فَلَا تُكْذِبْنِي فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا
 فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِهَا
 فَأَخَذَ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضْمُرُ لِي فَدَعَتْ
 اللَّهَ فَأُطْلِقَ ثَمَرْتَنَا وَكَيْفَ الثَّانِيَةَ فَأَخَذَ
 مِثْلَهَا وَأَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ وَلَا أَضْمُرُ لِي
 فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَبِيبَتِهِمْ فَقَالَ
 إِنَّكُمْ لَمَنْ تَأْتُونِي بِالنَّاسِ إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي
 بِشَيْطَانٍ فَأَخَذَ مَعَهَا هَاجِرًا فَاتَتْ وَهِيَ قَائِمَةٌ
 يُصَلِّيُ فَادْعَا رَبَّكِ مَهْيَا قَالَتْ رَاكَ اللَّهُ
 كَيْدَ الْكَافِرِ أَوِ الْفَاجِرِ فِي نَحْوِهِ وَ
 أَخَذَ مَعَهَا جَدًّا قَالَ أَبُوهَا يَوْمَئِذٍ تِلْكَ
 أُمَّكُمْ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ السَّعَاءُ

میں نے اسے اپنے بیٹے اور اس کے بیٹے کے پاس لے گیا

ایسی صورت ہے جو سب سے حسینہ ہے۔ اس نے آپ کو بلا بھیجا اور پوچھا
 کہ یہ صورت کون ہے؟ فرمایا، یہ میری بہن ہے۔ پھر آپ حضرت سارہ کے پاس
 آکر گئے، اسے سارہ! اس رخت روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا
 کوئی مومن نہیں ہے۔ اس بادشاہ نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے
 بتایا کہ تم میری بہن ہو۔ لہذا تم مجھے جھوٹا نہ کہو۔ بادشاہ نے حضرت سارہ
 کو بلا بھیجا۔ جب یہ اس کے پاس پہنچی تو اس نے دست درازی کرنا
 چاہی تو خدا کی پکڑ میں آگیا۔ کہنے لگا، میرے لیے دعا کرو اب میں کوئی
 ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا
 گیا۔ دوسری بار پھر دست درازی کرنے لگا تو پھر کھڑا گیا، جسے پیلے
 پردے لگا دیا۔ اس سے بھی سخت کہنے لگا، میرے لیے دعا کرو اب تمہیں کوئی
 نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس نے اپنے
 ایک دربان کو بلا دیا اور کہنے لگا: تم میرے پاس انسان کو نہیں لائے بلکہ
 شیطان کو لائے ہو۔ اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ
 سے دی۔ پس یہ اس حضرت ابراہیم کے پاس پہنچی تو وہ کھڑے ہو کر
 نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے دریافت کیا کہ
 کیا گزری؟ جواب دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کا فرزند کافر بنا دیا، اسی کی جانب
 ٹوٹا دیا اور خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ کو لادیا۔ حضرت ابراہیم پر فرمایا
 حضرت آئم شریک رضی اللہ عنہما سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 نے گڑگڑانے کا حکم فرمایا ہے اللہ
 فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
 آگ میں چھوٹ گئیں مارتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔
 وہ جو ایسا لائے اور اپنے ایمان میں کسی
 ناحق کی آمیزش نہ کی (سورہ الانعام، آیت
 ۱۱۲) یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا
 تم نے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو یہ

۵۸۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُومٍ
 سَلَّمَ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَدْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيحَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَارِثِ وَقَالَ كَانَ يَنْذِرُ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۵۸۶ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
 أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ
 عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
 الَّذِينَ آمَنُوا وَتَرَى بَنِي إِسْرَائِيلَ مَا نَهَمُ بِظُلْمِ قُلُوبِنَا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ
 كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَكُنْ إِيمَانًا تَكْفُرُ بِظُلْمِ بَشَرِكِ

نصیحت نہیں سنی :- اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (سورہ لقمن، آیت ۱۳) تیز چلنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سب انگوں اور پھلوں کو ایک ہی جگہ جمع فرمائے گا تاکہ وہ پکانے والے کی آواز سن سکیں اور سب کو دیکھ سکیں اور سورج ان کے نزدیک کر دیا جائے گا۔ پھر حدیث شفاعت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ زمین میں اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے، وہ اپنی بظاہر خلاف واقعہ باتوں کا ذکر کر کے فرمائیں گے، لیکن خود اپنی پڑی ہوئی ہے، لیکن اپنی پڑی ہوئی ہے، تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، حضرت اس سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ پر رحم فرمائے اگر انہوں نے جلدی نہ فرمائی ہوتی تو زرم ایک جباری چشمہ ہوتا۔ انصار کا بیان ہے کہ مر سے ابن جریج نے ایسا ہی کہا، بیشتر من کثیر کا بیان ہے کہ میں اور عثمان بن الوصلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو حضرت ابن عباس سے ایسا نہیں سنا، ان یہ سنا ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے ساتھ حضرت اسماعیل المدنی کی والدہ عظیمہ السلام کو لے کر آئے۔ وہ انہیں دو روہ پلائی تھیں ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا، لیکن انہوں نے اسے منرفو اللہایت نہیں کیا۔ پھر حضرت ابراہیم اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ دکنہ لکھنؤ کی جگہ پر تشریف لائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیثوں نے سب سے پہلے جن سے کہندے ان سے کہا کہ حضرت اسماعیل کی والدہ

أَوَّلَمَ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ لُثْمَانَ لَا بَيْنَ يَأْتِي
لَا تَشْرِكُ يَا اللَّهُ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
عَظِيمٌ

بَابُ يَرْقُونَ، النِّسْلَانُ فِي الْعَثَى
۵. حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ نَعْرِ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَنِ أَبِي
مُرَّةَ رَوَى عَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَنَّ مَا يَلْحَقُونَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
الْجَلِينَ وَالْأَخِيرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَسْبِعُهُمْ
بِأَبِي وَيَنْزِلُهُمُ الْبَصْرَ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ
فَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ فَيَا لَوْنِ إِبرَاهِيمَ
لَوْنُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ الْأَرْضِ اشْفَعْ
لِي رَبِّكَ فَيَقُولُ ذَكَرَكَ بَابِي نَفْسِي
إِذْ هَبُوا إِلَى مُوسَى تَابِعَهُ أَنْسَرٌ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
بِأَنَّ وَهَبُ بْنُ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَبْرِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِحُجْمِ اللَّهِ أَقْرَأَ سَمِيعٌ لَوْلَا أَنَّهَا بَخَلَّتْ لَكُنَّ
رَبِّعَيْنَا مَعَيْنَا خَالَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ
يَعْقُوبَ أَنَّ مَا كَثِيرٌ مِنْ كَثِيرٍ فَحَدَّثَنِي قَالَ إِنِّي وَ
سَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ جُلُوسٌ مَعَ سَعِيدِ
بِأَنَّ جَبْرِ فَقَالَ مَا هَكَذَا أَحَدٌ نَبِيُّ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
لِإِبْرَاهِيمَ يَا سَامِعُ وَأُمَّةٌ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
تُرْضَعُ مَعَهَا شَيْءٌ لَعَرِ يَرْفَعُهُ تَرْتَجَى جَوَابَهَا
بِهِمْ وَبَابُهَا اسْتَعِيلُ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
رَاقِ أَحْمَدُ تَابِعَهُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخِينِيِّ وَكَثِيرِ بْنِ

ماجدہ تھیں۔ انہوں نے حضرت سارہ سے اپنے نشانات چھپانے کا فریضہ سے کمر بند ڈالنا تھا پھر حضرت ابراہیم انہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت اسمعیل کو سارہ سے اور وہ انہیں درود پلاتی تھیں۔ ان دونوں کو بیت اللہ کے قریب، مسجد کے اوپر والی جانب رزق کی جگہ چھوڑ گئے۔ اس وقت تک کہ میں ایک بھی آدمی ہاؤس نہ تھا اور ان کے نزدیک پانی بھی نہ تھا۔ ان دونوں کو ایسی جگہ چھوڑ آگیا۔ ان کے پاس ایک خیلے میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام لوٹنے لگے تو حضرت اسمعیل کی والدہ ماجدہ نے ان کا بیچا کیا اور کہنے لگیں، اے ابراہیم! آپ ایسی وادی میں ہمیں چھوڑ کر جس کے اندر کوئی انسان باقی نہیں، کہاں جا رہے ہیں، انہوں نے کہا مرتبہ یہ الفاظ پڑھے، لیکن انہوں نے ان کی جانب مڑ کر نہیں دیکھا بلکہ صرف یہی فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ہی حکم دیا ہے۔ کہنے لگیں، یہ بات ہے تو وہ ہیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابراہیم لوٹ گئے اور چلتے ہوئے وہاں تک کہ تھکے کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو بیت اللہ کی جانب مڑ کر کے، دونوں ہاتھ اٹھا کر، ان مفلکوں میں دعا کی:۔ اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نامے میں بسائی ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی، سورۃ ابراہیم، آیت ۴، یہاں تک کہ وہ شکر گزار کی کو پہنچیں۔ حضرت اسمعیل کی والدہ انہیں درود پلاتی تھیں اور اسی پانی سے پتی پلاتی رہیں یہاں تک کہ مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا، جس کے باعث انہیں اور ان کے نعمت جگر کو پیاس محسوس ہوئی۔ انہوں نے دیکھی کہ کچھ پیاس سے تڑپ رہا ہے یا فرمایا اڑیاں رگڑ رہا ہے۔ وہ اس منظر کا تاب نہ لائے ہوئے پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں قریب ہی صفا پہاڑ تھا اس پر چڑھ کر وادی کی جانب نظر درڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس یہ صفا سے اتر آئیں اور وادی میں آکر، دامن سیٹ کر یوں دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ وادی کو طے کر لیا اور مردہ پتھری پر پہنچیں تو اس پر کھڑی ہو کر نظر درڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس یہی عمل انہوں نے سات مرتبہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لیے لوگوں کو ان دونوں پہاڑوں

کثیر بن المطلب بن ابي وداعة يزيد احد هما على الاخر
عن سيد بن جبير قال ابن عباس اول ما اتخذ النساء
المنطق من قبل ابراهيم عيل اتخذت منطقا لتعريف
انها على سارة ثم جاء بها ابراهيم ذبايتها اسمعيل
وهي ترضعه حتى وضعها عند البيت عند دوحه فوثق
زهر في اسي السجده وليس بينك يومئذ احد وليس
بها ماء فوضعهما هناك ووضع عند هما جدا با
فبدرتم فبقا في ماله ثم قتي ابراهيم منطلقا
فبعت اسمعيل فقالت يا ابراهيم ان تذهب
وتتركنا بهذا الوادي الذي ليس فيه انسان ولا
شي ففالت له ذلك مرارا وجعل لا يذنيه
اليها فقالت له الله الذي امرك بهذا قال
نعم فالت اذن لا يصيبنا ثم رجعت فالت
ابراهيم حتى اذا كان عند الثنية حيث لا
يرونه استقبل بوجهه البيت ثم دعا
بهؤلاء الكلمات وفتح يديه فقال رب
اني اسكنت من ذريتي بواد غير ذي زرع
حتى يلغ الشكرون وجعلت اسمعيل
كوضعا اسمعيل وتشرب من ذلك الماء
حتى اذا انفسا ما في السقا عطشت وعيش
ابنهما وجعلت تنظر اليه يتادى او قال يلبط
فالتت كراهية ان تنظر اليه فوجدت
الصفا حرم جبل في الارض يدها فقامت
عليه ثم استقبلت الوادي تنظر هل ترى
احدا فتمت تراحدا فهبطت من الصفا حتى
اذا بكت الوادي دفعت طرف ذرعها ثم
سعت سمعي الانسان المجهور حتى جادنت
الوادي ثم اتت السارة فقامت عيها
نظرت هل ترى احدا فلم تر احدا ففعلت

sunnahschool.blogspot.com

سَمِعَ مَرَاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ سَعَى النَّاسِ
 لِمَا فَعَلُوا أَشْرَفَتْ عَلَى الرَّوْحِ سَمِعَتْ صَوْتًا
 تَصِدُّهُ تَرِيدُ لِنَفْسِهَا بَعْدَ تَسَمُّعَتْ سَمِعَتْ
 فَقَالَتْ قَدْ أَسَمَّتْ إِنْ كَانَ بَعْدَ لَدَيْغَاتٍ
 هِيَ بِالْمَلِكِ عِنْدَ مَوْضِعِ رَمَزٍ فَبَحَثَ
 بِهَا إِذْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتَّى ظَهَرَ السَّمَاءُ
 تَشْتَلُّ حُرُوفُهَا وَتَقُولُ بِيَدِهَا هَكَذَا وَ
 حُرُوفٌ مِنَ الْمَاءِ فِي رِقَابِهَا وَهِيَ
 مَا تَعْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ سَامِعَةَ
 مَرَمًا إِذْ قَالَ لَوْلَوْ تَعْرِفُ مِنَ الْمَاءِ
 مَرَمٌ عَلَيْنَا مَعِينًا قَالَ فَصَبَّ مَرَمٌ
 لَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلِكُ لَا تَخَافُوا
 إِنْ هُنَا بَيْتُ اللَّهِ يَنْبِي هَذَا
 أَبُوهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَهْلَهُ وَ
 مَرَمٌ تَعْنَانِ لَا دُجْدُ كَالرَّايَةِ
 لِقَوْلٍ فَتَاخَذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ
 حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ دَفَقَهُ قِيمٌ
 هَلْ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمِ مُقْبِلِينَ
 إِذْ فَتَزَلُّوا فِي أَسْئَلِ مَكَّةَ قَدْ أَوْ
 نَفَسًا كَفَا لَوَارِثَ هَذَا الطَّائِفَةِ كَيْدُومًا
 لَعَبْدًا نَابِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ
 إِجْدِيًا أَوْ جَرِيَّتِينَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ
 فَتَاخَبُّوهُ هُمْ بِالْمَاءِ فَتَقْبَلُوا قَالُوا
 عَيْلٌ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا إِنَّا ذَرِينُ لَنَا
 عِنْدَكَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنْ لَا حَقَّ
 لَنَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَمَى ذَلِكَ

کے درمیان دوڑتا پڑتا ہے۔ جب یہ دائری مرتبہ (مردہ پہاڑی پر
 چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی اور ان کے دل میں خیال آیا کہ
 اس کو سنا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے کان لگا کر سنا، پھر کہنے
 لگیں، تو نے آواز تو سنی لیکن کاش اتیرے پاس کوئی آڑے وقت
 میں ملدے کہنے والا بھی ہوتا۔ اسی دوران انہوں نے زمزم کے مقام
 پر ایک فرشتے کو دیکھا تو اس نے اپنی ایڑی ماری یا فرمایا کہ پر ہلا،
 یہاں تک کہ پانی نکلے گا مدد عرض کی شکل (دریت مٹی سے) بنا کر
 اسے لڈکے لگیں اور پانی میں سے چلے پھر پھر کر اپنے مشکیزے
 میں ڈلنے لگیں۔ اس کے بعد پانی زمین سے ابلنے لگا۔ ابن عباس کا
 قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل
 کی والدہ پر رحم فرمائے، ہاں انہوں نے زمزم کو کھلا بھجور دیا ہوتا یا فرمایا
 کہ چلو نہ بھرے ہوتے تو زمزم ایک جلدی رہنے والا چشتر ہوتا۔ راوی کا
 بیان ہے کہ پھر انہوں نے پانی پیا اب بچے کو دو دھلا یا تو فرشتے نے
 کہا: اپنی طاقت کا خیال بھی دل میں نہ آنے دینا کیونکہ یہاں بیت اللہ ہے
 ہے جس کو یہ نوزنالی اور ان کے والد محترم تعمیر کریں گے اور بیشک اللہ
 تعالیٰ اپنے بندوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا۔ بیت اللہ شریف سطح زمین سے
 کچھ بلند تھا جیسے ٹیلہ سیراب آتے تو گزرا کر اس کے دائیں بائیں سے نکل
 جاتے تھے۔ حضرت امیرہ اسی آسمانی کی حالت میں وہاں آباد تھیں کہ
 تبدیل جرم کے۔ کچھ لوگ ان کے پاس سے گزرے یا بنی جرم کے کچھ
 افراد لگا کے راستے سے آتے ہوئے کہ گھر کے نیچے کی جانب آکر
 اترے۔ انہوں نے پرندوں کو پکڑتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ
 پرندے ضرور پانی پر نہ چلا ہے ہوں گے مگر اس راوی سے ہم
 بار بار گزرے لیکن کبھی یہاں پانی کا نشان نہیں پایا تھا۔ انہوں نے ایک
 بار وہاں آدھیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے پانی
 دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جانتا یا۔ وہ جملہ افراد وہاں آئے اور پانی کے
 پاس بیٹھی ہوئی حضرت اسماعیل کی والدہ سے کہنے لگے: کیا آپ ہمیں
 یہاں اپنے پاس آباد ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟ انہوں نے جواب
 دیا: ہاں اجازت ہے لیکن پانی پر نہ ہارا کوئی حق نہیں ہوگا وہ کہنے لگے۔
 بہت اچھا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بنے فرمایا۔ پس حضرت اسمعیل کی والدہ ماجدہ نے اس بات کو نصیحت
 سمجھا اور انہیں ذاتی طور پر انسانوں سے محبت بھی تھی۔ پس وہ
 لوگ وہیں آباد ہو گئے اور انہوں نے پیغام بھیج کر اپنے ابنِ امیہ
 کو بھی اسی جگہ بلا دیا۔ جب ان کے چند گھرا آباد ہو گئے اور حضرت
 اسمعیل روکین کی عمر کو پہنچے تو انہوں نے ان سے عربی زبان سکھی۔
 حضرت اسمعیل انہیں مادات و خصائل کے لحاظ سے بڑے نفیس
 اور حیران کن نظر آئے تو حیران ہونے پر انہوں نے اپنی ایک لڑکی
 کان سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد حضرت اسمعیل کی والدہ حشر
 کا انتقال ہو گیا۔ پس حضرت اسمعیل کے نکاح کر لینے کے بعد حضرت
 ابراہیم اپنے چھوٹے بھائی اسماعیل کے نکاح کے لیے تشریف لائے، لیکن گھر پر حضرت اسمعیل
 فرمایا ان کی بیوی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ جگہ سے روزی کا شکر کرنے گئے ہوئے
 ہیں، پھر انہوں نے اس سے گزراؤقتات اور صاحبہ حالت کے بارے میں دریافت فرمایا تو
 اس نے جواب دیا۔ ہم پر جسے دن آئے ہیں، ہم بڑی تکستی اور پریشانی میں زندہ گذر رہے
 ہیں، ہمارے ایک اجنبی سے اپنے گھر کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: جب تمہارا خاندان
 تو ان سے یہ سارا کام کھانا اور روزی کے کی چوکھٹ بدلتے کے لیے کہہ دینا، جب حضرت اسمعیل
 اسے تو نصیحتیں سنیں مگر تشریف آوری کی غمازی کر رہی تھیں۔ جو کہ سے دریافت کیا
 کیا ہمارے گھر کی شخصیات یا تھا، اس نے جواب دیا: ہاں ایک بوڑھے آدمی اس منزل و مکان
 کے آئے تھے، انہوں نے آپ کے متعلق پوچھا تو میں نے بتا دیا پھر انہوں نے ہماری گزرت
 اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتا دیا کہ بہت تنگی اور پریشانی میں وقت گزار
 رہا ہے۔ دریافت فرمایا، کیا وہ تمہیں کچھ وصیت کر گئے تھے، جواب دیا: ہاں، انہوں نے
 کہا تھا کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور یہ پیغام روکنے کے لیے روزی کے چوکھٹ بدل دینا۔ فرمایا
 وہ میرے والد محترم تھے، یہ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنے سے جدا کروں، لہذا
 تم اپنے گھر چل جاؤ۔ پھر آپ نے اسے طلاق دے دی اور ان میں دوسری عورت سے شادی
 کر لی۔ حضرت ابراہیم ان سے دور رہے جب تک اللہ نے چاہا۔ جب اس کے بعد دوبارہ
 تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی اپنے نسبت جگر کو نہ پایا۔ ان کی اہلیہ حضرت سہ کے پاس جا کر پوچھا
 تو انہوں نے بتا دیا کہ وہ بارہا یہ روزی کا شکر کرنے گئے ہیں۔ دریافت فرمایا: تمہارا
 حال کیا ہے اور ان کی معیشت و دیگر حالات دریافت فرمائے۔ جواب دیا: ہم محض روزی
 آرام سے وقت گزار رہے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کا مداومت فرمایا۔
 تمہاری نذر کیا ہے، جواب دیا: گوشت۔ دریافت فرمایا: اور بیٹے کی عمر؟ جواب دیا:

أَمْرًا سَمَاعِيلَ وَبِهِ تَحَبُّبُ الْإِنْسَانِ فَتَزَوَّجُوا وَأَنْسَلُوا
 إِلَى أَهْلِيهِمْ فَتَزَوَّجُوا مَعَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ بِهِمَا
 أَهْلٌ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْعُلَامُ وَتَعَلَّمُ
 الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ
 شَبَّ فَلَمَّا أَذْرَكَ ذَوْجَهُمَا مَرَّ بِمَا مَنَّهُمْ وَمَاتَتْ
 أُمُّ إسمَاعِيلَ. فَجَاءَ إِبْرَاهِيمَ بِخَدِّ مَا تَزَوَّجَ
 إسمَاعِيلَ يُطَالِعُ تَوَكُّتَهُ فَلَمَّا رَجَعُوا إسمَاعِيلَ
 قَالَ مَرَاكَةُ عَنْهُ فَقَالَتْ فَخَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا
 ثَمَرًا نَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ
 نَحْنُ بِشَيْرِ نَعْدُ فِي ضَيْقٍ وَرَشِيدَةٍ فَسَكَتَ إِلَيْهِ
 قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَدَّ جَنِّ فَاقْرَأْ فِي عَلَيْهِ السَّلَامَ
 وَجُوبِي لَهُ يُعَيِّرُ عُنَيْبَةَ بَابِهِمْ فَلَمَّا جَاءَ إسمَاعِيلَ
 كَانَتْ أَنَسُ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَ كَوْمًا مِنْ أَحَدٍ
 قَالَتْ لَعَمْرُ جَاءَ نَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلْنَا
 عَنْكَ فَخَبَّرْتَهُ. وَسَأَلْنِي كَيْفَ عَيْشَتَا فَخَبَّرْتَنَا
 أَنَا فِي جَهْدٍ وَرَشِيدَةٍ قَالَ فَهَلْ أَذْ صَالِيَةٌ بِشَيْءٍ فَقَالَتْ
 نَعَمْ أَمْرًا أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ غَيْرُ
 عُنَيْبَةَ بِأَبِكَ قَالَ ذَلِكَ أَيُّ وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أَذَارِقَ
 الْحَقِي بِأَهْلِكَ فَصَلِّهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى فَلَيْتَ
 عَنْهُمْ زَمْرًا هَبُوا مَا شَاءَ اللَّهُ. فَهَرَأَتْهُمُ بَعْدَ فَعَمُ
 يَجِدُهُ فَذَكَرْتُ عَلَى مَرَاتٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَتْ
 خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا ذَلَّ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ
 عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِغَيْرِ رَسْعَةٍ
 وَأَشْتَتْ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ فَتَلَّتْ
 اللَّحْمَ قَالَ فَمَا شَرِبُوا بَكْرًا قَالَتْ السَّمَاءُ تَلَّتْ
 إِلَهُمْ بِأَرْبَعِ نَمِيمٍ فِي اللَّحْرِ وَالْمَاءُ تَلَّتْ تَلَّتْ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ يَكُنْ لَكُمْ يَوْمٌ مِثْلُ
 حَبِّ ذَلَّ كَانَ لَكُمْ دَعَا لَكُمْ قِيمٍ قَالَ فَهَلْ مَا
 يُبْخَلُّو سَلِيْمًا أَحَدًا بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَوْ يُؤْفِقَاهُ

sunnahschool.blogspot.com

فَاذْجَاءَ نَزَّاجُكَ فَاقْرَأِي عَلَيْكَ السَّلَامَ
 ثُمَّ بَيَّعْتِ عَتَبَةَ بَابِي فَتَمَاجَاؤُا سَمَاعِيْلُ
 هَلْ اَنَا كَمَرِّ مِّنْ اٰحَدٍ كَالْتِ نَعْمَ اَنَا اَنَا نَمِيْمٌ
 الْعَيْثَةِ وَاثْنَتْ عَلَيْكَ فَا لِيْ عَنكَ
 بَرِيْتَهُ فَا لِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَا خَبَرْتَهُ اَنَا
 قَالَ فَا ذْجَاءَ بِشِيْءٍ قَالَتْ نَعْمَ هُوَ يَقْرَأُ
 السَّلَامَ وَا يَأْمُرُكَ اَنْ يَلِيْتِ عَتَبَةَ بَابِي
 اَبِيْ قَالَتْ الْعَتَبَةُ اَمْرِيْ اَنْ اَمِيْمِكَ
 مِمَّنْ مَا شَاءَ اللهُ تَرَجَعَا بَعْدَ ذٰلِكَ
 اَعِيْلُ يَمِيْرِيْ نَبِيْلًا لَهٗ نَحْتُ دُوْحَةً قَرِيْبًا مِّنْ
 فَا تَا هٗ قَامَ اِلَيْهٖ فَصَنَعَ كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ
 وَوَلَدًا بِاَنْوَالِدِ شَقِيْقًا يٰ اَسْمٰعِيْلُ اِنَّ اللهَ
 بَدْرًا قَالَ فَا صَنَعُ مَا اَمْرُكَ مَا يَكُ تَا لَ و
 قَالَتْ اَرِيْعِيْلِكَ قَالَ فَا نَ اللهُ اَمْرِيْ اَنْ اَبِيْ
 تَا اَشَاءَ اِلَى الْكَمَةِ مَرَّتِيْعَةً عَلٰى مَا
 تَا فَوَعَدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْفَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ
 اَعِيْلُ يٰ اَبِيْ بِالْحِجَارَةِ وَا بَرَاهِيْمُ بَنِيْ حَتِي
 تَا بِنَا اَجَاءَ بِهَذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهٗ
 هُوَ بَنِيْ قَدَا سَمِيْلُ يِنَا وَا لَهٗ الْحِجَارَةُ
 اَبِيْ تَا تَقْبَلُ مِمَّا اَنْتَ السَّمِيْعُ
 اَلْكَجَعَلَا بِنِيْيَانِ حَتِيْ يَدُوْرًا حَوْلَ
 هَا يَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقْبَلُ مِمَّا اَنْتَ اَنْتَ
 حَلِيْعُ

پانی۔ کہنے لگے، اے اللہ! انہیں گورشت اور پانی میں برکت عطا فرما، نبی کریم نے فرمایا
 ان دونوں دروں غلہ نہیں ہوتا تھا، اگر ہوتا تو حضرت ابراہیم ان کے لیے اس میں بھی برکت
 کی دعا کرتے، پھر فرمایا: ان دونوں چیزوں پر گورگور کے سوال کسی جگہ نہ نہیں
 کیا جا سکتا، کیونکہ یہ مزاج سے موافقت نہیں کریں گے، حضرت ابراہیم نے فرمایا:۔
 جب تمہارے شوہر تم تو انہیں سیر اسلام کہہ دینا اور انہیں سیر حکم سمجھانا کہ اپنے
 ٹھکانے پر چھٹ برقرار رکھیں، جب حضرت اسمعیل آئے تو دیانت فرمایا کیا کوئی آیا تھا
 جو تمہارے جواب دیا، ہاں ایک خوبصورت اور عرب سیرت بزرگ تشریف لائے
 تھے میراں کی بڑی تقریظیں کیں، انہوں نے آپ کے متعلق دیانت ڈرایا تو میں نے
 بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہماری گزراوقات کے بارے میں سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ
 یہ وہ میرے والد محترم ہیں اور جو چھٹ تم جو۔ گویا انہوں نے مجھے حکم فرمایا ہے
 کہ تمہیں اپنی نذوحیت میں برقرار رکھوں، پھر حضرت ابراہیم ایک حصہ ان سے
 دور رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، جب اس کے بعد تشریف لائے تو حضرت
 اسماعیل چاہے نرم زم کے پاس ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تیر دست
 فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد محترم کو دیکھا تو استقبال کے
 لیے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور باپ نے بیٹے کے ساتھ شفقت کی اور بیٹے
 نے باپ کے ساتھ ادب و احترام کے وہ تمام تقاضے پورے کیے جو ایسے باپ
 اللہ ایسے بیٹے کی خبان کے شایان تھے۔ فرمایا: اے اسماعیل! مجھے اللہ
 تعالیٰ نے ایک کام کا حکم فرمایا ہے، عرض گزار ہوئے، حضور! جس کام کا آپ
 نے حکم فرمایا ہے اسے فرمائیے، فرمایا: مجھے تمہاری مدد درکار ہے، عرض
 کیا میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ
 اس گھر کو تعمیر کر دوں، پھر اس حجرے کو بنائے اور اس کی حدود کی جانب
 اشارہ فرمایا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی
 شروع کر دیں۔ جو ایوں کہ حضرت اسمعیل پتھر اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم تعمیر

حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو حکم فرمایا ہے کہ وہ اس گھر کی تعمیر کرے اور اس کے لیے تمام تقاضے پورے کرے اور اس کے ساتھ شفقت کی اور بیٹے نے باپ کے ساتھ ادب و احترام کے وہ تمام تقاضے پورے کیے جو ایسے باپ اللہ ایسے بیٹے کی خبان کے شایان تھے۔ فرمایا: اے اسماعیل! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک کام کا حکم فرمایا ہے، عرض گزار ہوئے، حضور! جس کام کا آپ نے حکم فرمایا ہے اسے فرمائیے، فرمایا: مجھے تمہاری مدد درکار ہے، عرض کیا میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس گھر کو تعمیر کر دوں، پھر اس حجرے کو بنائے اور اس کی حدود کی جانب اشارہ فرمایا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کر دیں۔ جو ایوں کہ حضرت اسمعیل پتھر اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم تعمیر کرتے رہے۔

رعب بنیادیں زیادہ بلند ہو گئیں تو حضرت اسمعیل اس پتھر کو اٹھالائے اور دیوار کے ساتھ رکھ دیا تاکہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم تعمیر کرتے رہیں۔ یہ
 بتا اسمعیل برابر پتھر لاتے رہے اور دونوں حضرات یوں عرض کرتے رہے، اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی منتا جانتا ہے۔ درود اللہ علیہ
 ان ہے کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے، یہاں تک کہ بیت اللہ کے گرد پھرتے رہے اور بار بار یہی کہتے رہے، اے رب ہمارے اے ہمارے صاحب
 تو ہی منتا جانتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا نے
 فرمایا: جب حضرت ابراہیم اور ان کی اہلیہ حنظلہ کے درمیان کو شکر رنجی ہوئی تو

اَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
 الْمَوْلَانِ بْنِ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا

یہ حضرت اسمعیل اور ان کی والدہ ماجدہ کو لے کر نکل کھڑے ہوئے بن کے پاس پانی سے جبار کو ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت اسمعیل کی والدہ مشکیزے سے پانی پیتی رہیں تو ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ جب کہ کھڑکی پر زمین میں پھٹے تو حضرت ابراہیم انہیں ایک درخت کے نیچے آتا کر اپنی بیوی و دختر سارہ کی جانب واپس لوٹ آئے۔ حضرت اسمعیل کی والدہ عمر سنے ان کا چچا کی اور مقام کدار پر پہنچ کر انہیں پیچھے سے آواز دی، اسے ابراہیم! آپ ہیں کس کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے پروردگار کے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اللہ پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ واپس لوٹ آئیں، مشکیزے کا پانی پیتی رہیں اور ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ لیکن جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے چاند کو کیوں نہ میں کسی اونچی جگہ پر جا کر دیکھوں تاکہ کوئی آدمی نظر آئے سادوی کا بیان ہے کہ وہ گئیں اور صفحہ پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ پھر انہوں نے بار بار ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی شخص نظر آجائے لیکن کوئی ایک بھی تو نظر نہ آیا وہ وادی میں آگیا اور دوڑنے لگیں یہاں تک کہ وہ پہاڑی پر جا پہنچیں۔ راوی نظر نہ آئے پر انہوں نے چند روز اس طرح چکر لگائے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا۔ کیوں نہ میں جا کر دیکھوں کہ بچے کی حالت کیسی ہے؟ پس وہ گئیں اور دیکھی تو پھر اسی حالت میں تھا گو باکہ وہ موت کے دروازے پر ہے۔ اس حالت میں ان کے دل کو بھلا قرار کیسے آتا۔ پھر انہوں نے دل میں کہا، کیوں نہ میں جا کر دیکھوں شاید کوئی آدمی نظر آجائے۔ وہ جا کر صفحہ پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ ادھر ادھر خوب نظر دلائی لیکن کوئی ایک بھی تو نظر نہ آیا یہاں تک کہ وہ پورے سات چکر لگائے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا، میں جا کر بچے کا جان تو دیکھوں۔ اچانک انہوں نے ایک آواز سنی۔ کہنے لگیں اگر تیرے پاس بھلائی ہے تو ہماری مدد کر۔ جبریل علیہ السلام ان کے سامنے آگئے۔ حضرت ابن عباس نے زمین پر ایڑی مار کر بتایا کہ حضرت جبریل نے اس طرح زمین پر ایڑی ماری تو جبریل پھوٹ نکلا، اہم اسنیں کو خدشہ لاحق ہوا کہ پانی زمین میں بہ جائے گا، لہذا پانی کو روکنے لگیں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر پانی کو انہوں نے اس کے حال پر چھوڑا ہوتا تو زیادہ نکلتا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پانی پیتی رہیں اور بچے کے لیے ان کا دودھ جاری ہوتا رہا۔ پھر

إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ حَدِيثَ بِأَسْمَاعِيلَ وَأَمِيرِ اسْمَعِيلَ وَمَعَهُمْ شَيْءٌ فِيهَا مَا رُوِيَ فَجَعَلَتْ أُمُّ اسْمَعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّيْءِ فَيُدِيرُ لَبَنَهَا عَلَيَّ صَبِيَّتَهَا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ اسْمَعِيلَ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدًّا آءُ نَادَتْهُ مِنْ دَرَائِعِهِ يَا إِبْرَاهِيمُ أَلِي مَنْ تَتَرَكُنَا قَالَ لِي اللَّهُ قَالَتْ رَضَيْتُ بِاللَّهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّيْءِ وَتُدِيرُ لَبَنَهَا عَلَيَّ صَبِيَّتَهَا حَتَّى لَمَّا فَرَغَتِ الْمَاءَ قَالَتْ لَوْ ذَهَبَتْ فَتَنْظُرْتُ بَعِيَّ أُحِسُّ أَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَتَنْظُرْتُ وَنَظَرْتُ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا فَلَمْ تُحِسُّ أَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتْ الْوَادِيَّ سَمِعَتْ وَآتَتْ الرَّوْقَةَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ اسْتَوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَتَنْظُرْتُ مَا كُنْتُ تَعْنِي الصَّبِيَّةُ فَذَهَبَتْ فَتَنْظُرْتُ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْتَشِرُ بِالْمَوْتِ فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسًا قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَتَنْظُرْتُ بَعِيَّ أُحِسُّ أَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا وَنَظَرْتُ فَلَمْ تُحِسُّ أَحَدًا حَتَّى اتَّمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَتَنْظُرْتُ مَا كُنْتُ فَإِذَا هِيَ بِصَوْتِ فَتَالَتْ أَعْيُنُ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَإِذَا جَبْرِيلُ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هَجْدًا وَنَشْرًا بِعَقِبِهِ عَلَيَّ الْوَادِيَّ قَالَ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَذَهَبَتْ أُمُّ اسْمَعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِرُ قَالَ فَقَالَ أَبُو النَّجَّاحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ

ثُمَّ كَانَ السَّمَاءُ ظَاهِرًا قَالَتْ فَجَعَلَتْ
 مِنْ الْمَاءِ وَيَدِي بِنَهْأَعْلَى صَبِيغًا
 فَصَمَرَ نَاسٌ مِنْ جَرُّهُمْ بِبُهْنِ الْوَادِي
 لَهُمْ بَطْيِرٌ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَلِكَ وَتَلَوُا
 تِلْكَ الْقُرْآنَ الْأَعْلَى مَا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ
 رَفَا ذَاهِفًا بِالسَّمَاءِ فَاتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ
 بِالْبَيْتِ فَتَلَوُا يَا أُمَّ سَمِيعِلُ أَتَأْذَنِينَ
 نَكُونُ مَعَكَ أَوْ نَكُونُ مَعَكَ قَبْلَهُ أَمَّا
 فَصَمَرَ امْرَأَةٌ قَالَتْ كَمَا رَأَيْتُ بَدَأَ الْبُرَاهِيمَ
 فِي مَطْلَعِ ابْنِي مُطْلِعٌ تَرَكْتَنِي قَالَتْ فَجَاءَ
 فَقَالَ ابْنُ سَمِيعِلُ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ
 بِصَيْدٍ قَالَتْ قَوْلِي لَهْ إِذَا جَاءَ غَيْرَ عُنُقِيَّةِ
 نَجَاءَ أَخْبَرْتَهُ قَالَتْ أَنْتِ ذَاكِ
 عَلَى أَهْلِكَ قَالَتْ كَمَا رَأَيْتُ بَدَأَ الْبُرَاهِيمَ
 فِي مَطْلَعِ ابْنِي مُطْلِعٌ تَرَكْتَنِي قَالَتْ فَجَاءَ
 ابْنُ سَمِيعِلُ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ
 قَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمُوهُ وَتَشْرَبُ
 وَأَطْعَمُوا مَكْرَهُ وَمَا شَرَبُوا كَمَا تَأْتِ
 الْخَمْرُ وَشَرَبُوا ابْنُ السَّمَاءِ قَالَتْ اللَّهُمَّ
 فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَتْ
 اللَّهُمَّ الْفُقَائِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ
 فِي الْبُرَاهِيمِ قَالَتْ كَمَا رَأَيْتُ بَدَأَ الْبُرَاهِيمَ
 فِي مَطْلَعِ ابْنِي مُطْلِعٌ تَرَكْتَنِي قَالَتْ فَجَاءَ فَوَافَقَ
 مِنْ دَسَائِدِ مَدْمٍ يُصَلِّحُ نَبْلًا
 سَمِيعِلُ إِنَّ سَابِكَ أَمْرِي أَنْ أُنَبِّئَ
 قَالَتْ أَطْعَمُ سَابِكَ قَالَتْ إِنَّهُ قَدْ أَمْرِي
 فِي عَلَيْهِ قَالَتْ إِذَنْ أَفْعَلُ أَوْ كَمَا
 قَالَتْ فَجَعَلَ ابْنُ سَمِيعِلُ يَبْنِي
 يَلُوقُ يَتَأَوَّلُ الْحِجَابَةَ وَيَقْرَأُ لَنْ

تعبیر حیرم کے کچھ لوگوں کا اس وادی سے گزر جواتر انہوں نے پرندے
 دیکھے تو حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ پرندے تو صرف پانی کے پاس
 ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کو بھیجا تو اس نے پانی دیکھ کر انہیں جانتا یہ
 ان کے پاس آئے اور اہم اسمعیل سے کہنے لگے، کیا آپ ہمیں اجازت
 دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس رہیں یا آپ کے پاس سکونت اختیار کریں پھر
 جب ان کا بچہ بلوغ کی عمر کو پہنچا تو ان میں سے ایک عورت کے ساتھ نکاح
 کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابراہیم کے دل میں کچھ خیال آیا
 تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنہیں چھوڑ کر آیا تھا ان کا سال معلوم
 کرنا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پیچھے اسلام کیا اور پوچھا
 کہ اسمعیل کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کھینے گئے
 ہیں، فرمایا، انہیں میری جانب سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ
 بدل دیں۔ جب وہ آئے تو بیوی نے انہیں یہ بات بتادی۔ فرمایا،
 وہ چوکھٹ تم ہوا لہذا اپنے گھروالوں کے پاس جلی جاؤ۔ راوی کا
 بیان ہے کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے
 لگے کہ میں جنہیں چھوڑ کر آیا تھا ان کے حال سے خبردار ہونا چاہتا ہوں۔
 راوی فرماتے ہیں کہ یہ پیچھے لگے اور پوچھا کہ اسمعیل کہاں ہے؟ ان کی
 بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ پھر عرض کیا
 کہ آپ اتنے کیوں نہیں تاکہ کچھ کھاپی سکو۔ دریافت فرمایا، تم کیا کھاتے
 اور کیسے جو؟ جواب دیا ہم گوشت کھاتے اور پانی پیتے ہیں۔ وہ فرمایا،
 اے اللہ! انہیں ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ راوی کا بیان
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہاں کی برکت حضرت
 ابراہیم کی دعا کے سبب ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابراہیم
 کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنہیں چھوڑ آیا تھا
 ان کے حالات پر مطلع ہونا چاہتا ہوں۔ وہ پیچھے تو حضرت اسمعیل کو حرم
 کے پیچھے اپنے تیروں کو در دست کہنے ہوئے پایا۔ فرمایا اے اسمعیل!
 مجھے تمہارے رب نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے لیے گھر تعمیر کروں۔
 عرض گزار ہوئے کہ اپنے رب کا حکم ماننے، فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس میں تم
 سے مدد کروں۔ عرض کیا، ایسا ہی کیجئے یا جو کچھ فرمایا، راوی کا بیان ہے کہ پھر
 دونوں اپنے کام پر مگن ہو گئے۔ حضرت ابراہیم کو یہ خبر کرتے تھے اور حضرت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
 قَالَ حَتَّىٰ أَرْفَعَهُ الْبَيْتَ وَصَنَعْتُ الشَّمِيمَ
 عَلَى نَقْلِ الْحِجَابَةِ فَقَامَ عَلَى حِجْرِ الْمَقَامِ لِعَبَلٍ
 يُنَادِي لِلْحِجَابَةِ وَيَقُولُونَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ
 أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .

اسمعیل انہیں پتھر لاکر دیتے تھے اور دونوں کہتے: اے رب ہمارے بچے
 ہماری جانب سے قبول فرما۔ بیشک تو سنتا جانتا ہے ملاوی کا بیان ہے کہ
 جب دیواری اتنی اونچی ہو گئیں کہ حضرت ابراہیمؑ بچھاپے کے باعث
 ان پر پتھر نہیں رکھ سکتے تھے تو اس پتھر پر کھڑے ہو کر تمہیر کرنے لگے!
 جس کو مقام ابراہیم کہتے ہیں اور پتھر انہیں حضرت اسمعیل لاکر دیتے رہے
 اور دونوں کہتے: اے رب ہمارے! اے رب ہمارے! اے رب ہمارے! اے رب ہمارے!
 بچے شک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

۵۹۱ . حَدَّثَنَا مَرْسِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الرَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
 الْقَيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ
 قَوْلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ تَقْرَأُ قَالَ
 الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ
 سَنَةً تَقْرَأُ يَتِمُّمَا أَدْرَكَكَ الصَّلَاةُ بَعْدَ حَصِيلِهِ
 فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ .

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ!
 زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، بیت الحرام۔
 انہوں نے مزید دریافت کیا، پھر اس کے بعد؟ فرمایا، مسجد اقصیٰ۔
 پھر سوال کیا، ان کی تمہیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ فرمایا، چالیس
 سال۔ لیکن تمہارے لیے جہاں وقت ہو جائے تمہاری
 جگہ نماز پڑھ لیا کرو، اسی میں تمہارے لیے
 فضیلت ہے۔

۵۹۲ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَمَرْثِي الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَمَ
 لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّا
 لِبِرَاهِيمَ حَرَمٍ مَكَّةَ وَإِنِّي أَحْتَرِمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَسَوَاءِ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا:-
 یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔
 اسے اللہ بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنا لیا اور میں ان
 دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم بنانا ہوں۔ اس کو عبد اللہ بن
 زید نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۵۹۳ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ
 أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ رَبِيعٍ أَخْبَرَ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ زَوْجِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَوْ تَرَوُنَّ قَوْمًا يَأْتُوا الْكُحْبَةَ
 اقْتَصَرُوا عَنِّي قَرَأَ عِدَا بَرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا
 تَدْرُ عَلَيَّ قَرَأَ عِدَا بَرَاهِيمَ فَقَالَ لَوْ لَأَجِدْتَانِ
 قَوْمًا بِالْكَفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَيْتَنِي كَأَنَّكَ

حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم
 کو خبر رسول خدا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ حضرت عائشہ نے ہمیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کو
 تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں عرض کر
 ہوا: یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر کیوں تعمیر نہیں
 کر دیتے۔ فرمایا، ایسا کیا جاتا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر نہ ہو
 نہ ہوتا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا، اگر یہ بات حضرت
 عائشہ نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو

میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں رکنوں کو جو حجر اسود کے نزدیک ہیں اسی وجہ سے بوسہ نہیں دیا کہ بیت اللہ ابراہیمی بنیادوں پر پورا نہیں بنایا گیا۔ اسمعیل کا قول ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابوبکر۔

ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یوں کہو:۔ اے اللہ درود بھیج حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسے تو نے درود بھیجا آل ابراہیم پر اور برکت ڈال حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد میں جیسے تو نے برکت ڈالی آل ابراہیم میں بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

حضرت عبدالرحمان بن ابوسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جبے کعب بن عجرہ نے تو میں نے کہا کیا میں تمہیں یہاں تحفہ دوں جو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہنے لگے، ضرور مجھے ایسا تحفہ دیجئے فرمایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، یا رسول اللہ! آپ پر اہل بیت سمیت ہم کیسے درود بھیجا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے۔ فرمایا، تم یوں کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر یہ کلمات پڑھ کر چھوٹا کرتے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد

بِالْاَيْمَانِ سَبَّحْتَ هَذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرَى اَنْ رَّسُوْلًا اللّٰهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَ اسْتِزْلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذِيْنَ بَيْنَهُمَا الْحَجْرُ الْاَبْنَانِ سَبَّحْتَ لَمْ يَخْتَمَمْ عَلٰی قَوَاعِدِهِمْ اِبْرٰهِيْمَ وَكَالِ اسْمٰعِيْلُ بِدُ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ اَبِي نَكْرٍ

۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَا لِكُ بْنُ يَسْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ التَّمْرِيّ اَخْبَرَنِي ابُو حَمِيْدٍ النَّصَبِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَرٰ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلَّى عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا مَّا سَلَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ اِبْرٰهِيْمَ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

وَحَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَمُوْسَى بْنُ سَيْمُوْنَةَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ اِبْرٰهِيْمَ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُوْرٍ عَنْ اَبِي هَالٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ اَبِي هَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں حضرت اسمعیل اور حضرت اسحاق پر انہیں پڑھ کر دم
کیا کرتے۔
أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ - مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ
وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَاقِمَةٍ

وَسَمَّ يَعُوذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمْ
كَانَ يَعُوذُ بِهَا إِسْمَعِيلُ وَإِسْحَاقُ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ
اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ
عَيْنٍ لَاقِمَةٍ

ف شیطان کے شر سے آمد نظر سے محفوظ رہنے کی خاطر ان کلمات کو پڑھ کر دم کسنا خاص افادیت رکھتا ہے کلام الہی کی کسی آیت
یا حدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں ان کو پڑھ کر دم کسنا یا توبہ یا شکر یا دعا یا حاجت ہے کیونکہ کلماتِ معجزہ میں شفاء اور دفعِ مضر کی تاثیر ہوتی
ہے نیز ان کے ذریعے تیرا برکت حاصل ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ارشادِ ربانی ہے: "اور انہیں ابراہیم کے ہمارے کمال
بتاؤ نیز فرمایا: "تا کہ میرے دل کو اطمینان ہو"
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "حضرت ابراہیم کی نسبت
شک کرنے کے ہم زیادہ مستحق ہیں جبکہ انہوں نے کہا: "اے رب میرے
بچے دکھا دے تو کوئی نکر مر دے جلانے گا۔" فرمایا: "کیا تجھے یقین نہیں۔
عرض کی: "کیوں نہیں، مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے۔"
[سورہ البقرہ آیت ۱۲۶] اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے
وہ کسی طاقت ور رکن کی پناہ لیتا چاہتے تھے۔ اگر جیل میں جھپتے
دلوں رہنا پڑتا تبنا عمر حضرت یوسف رب سے تو میں جلانے والے کی
بات کو قبول کرتا۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَذَرُهُمْ
ضَلِيلًا إِبْرَاهِيمَ وَقَوْلُهُ وَلَكِنْ لِيُطْمَئِنَّ قَلْبِي
۵۹۷. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَاهِبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَعْنُ أَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْكَ إِبْرَاهِيمُ إِذْ قَالَ رَبِّ ارِنِي
كَيْفَ تُبْقِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْلَمْ تُؤْمِنِ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ
لِيُطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمَ اللَّهُ لَوْ ظَلَمْتُ لَقَدْ كَانُ يَا وَي
إِنِّي رُكِّنْتُ شِدَائِي وَلَوْ لَيْدْتُ فِي السِّجْنِ طَوْلَ مَا لَيْدَتْ
يُوسُفَ لَأَحْبَبْتُ النَّاسِي

حضرت اسمعیل علیہ السلام کا بیان۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور انہیں ابراہیم کے ہمارے کمال
بتاؤ نیز فرمایا: "تا کہ میرے دل کو اطمینان ہو"
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "حضرت ابراہیم کی نسبت
شک کرنے کے ہم زیادہ مستحق ہیں جبکہ انہوں نے کہا: "اے رب میرے
بچے دکھا دے تو کوئی نکر مر دے جلانے گا۔" فرمایا: "کیا تجھے یقین نہیں۔
عرض کی: "کیوں نہیں، مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے۔"
[سورہ البقرہ آیت ۱۲۶] اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے
وہ کسی طاقت ور رکن کی پناہ لیتا چاہتے تھے۔ اگر جیل میں جھپتے
دلوں رہنا پڑتا تبنا عمر حضرت یوسف رب سے تو میں جلانے والے کی
بات کو قبول کرتا۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَادْعُ إِلَى الْكِتَابِ
إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ
۵۹۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفْسِهِ
أَنْتُمْ يَتَضَلُّونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَأِيًّا قَانًا مَعْرُوفِي
فَلَا يَنْ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ سَمِعْتُ
اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَسْمَعُونَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
نُوحِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ أَرْمُوا أَمَا مَعَكُمْ كَيْدٌ
بَابُ قِصَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا

sunnahschool.blogspot.com

اس بارے میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔
 حضرت یعقوب علیہ السلام۔ بلکہ تم میں کے خود موجود تھے
 جب یعقوب کو موت آئی... تاکہ انہیں سکون ہو۔ سورۃ البقرہ آیت ۱۳۳۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں معجز کون ہیں؟ فرمایا، ان میں وہ زیادہ باعزت ہیں جو مستحق زیادہ ہیں۔ عرض گزار ہوئے، یا نبی اللہ! ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا، تو پھر معجز حضرت یوسف ہیں جن کے والد نبی، دادا نبی، پڑا دادا حضرت اسماعیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اس سلسلے میں بھی نہیں پوچھا۔ فرمایا، تو تم مجھ سے قبائل عرب کے بارے میں دریافت کر رہے ہو جو عرض کی، ان۔ فرمایا، تم میں جو قبیلہ زمانہ جاہلیت میں بہتر تھا وہی زمانہ اسلام میں بہتر ہے جبکہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ و فہم حاصل کریں۔

كَلَامُ فَبِرَأْسِ عَمٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا جِبَا أَمْ كُنْتُمْ تَنْهَدُونَ إِذَا أَحْضَرَ يَعْقُوبَ
 نَتُّ إِلَى قَوْلِهِ وَذَخَّنَ لَهُ مُسْلِمُونَ
 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَيْمِ السَّعْدِيِّ عَنِ
 اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ
 هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ
 مَنْ أَنْفَاهُ قَالَ لَوْ أَيُّ النَّاسِ لَيْسَ عَنْ هَذَا
 قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ بْنُ النَّبِيِّ
 بْنِ جَلِيلٍ اللَّهُ قَالَ لَوْ لَيْسَ عَنْ هَذَا لَكُنَّا
 مَعَادِينَ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ
 مَا كُنَّا كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَيْرًا كُنَّا فِي الْإِسْلَامِ

حضرت لوط علیہ السلام۔

قرآن کریم میں ہے کہ لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا بے حیائی پر آئے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم مردوں کے پاس بدستی سے جاتے ہو مردوں کو چھوڑ کر، بلکہ تم جاہلی لوگ ہو۔ تو اس کی قوم کا کچھ جناب نہ تھا۔ مگر یہ کہ لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ تو ستمیاریں چاہتے ہیں۔ تو ہم نے اسے اللہ اس کے گھر والوں کو نجات دی، اگر اس عورت کو ہم نے شہر ادا یا تھا کہ وہ وہ جانے والوں میں ہے اللہ ہم نے ان پر ایک بارش برسائی۔ تو کیا ہی بڑی بارش ہوئی ڈراٹے ہوئے لوگوں پر (سورۃ النمل، آیت ۴ تا ۷)۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط کی معفرت فرمائی، وہ ایک زبردست طاقت کی پناہ لینا چاہتے تھے۔

بَابُ ۲۱ وَ لُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ
 وَ أَنْتُمْ تَبْصُرُونَ لَيْسَ لَكُم تَأْوِيلُ
 لِسُوءَاتِكُمْ مِنَ النَّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ
 مُّسْرِفُونَ . فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ
 جَاءَ آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْبِهِمْ ذَهَابُ
 ظُهُورِهِمْ ، فَانْجَبُوا وَ هَلَلُوا إِلَّا أُمَّرَأَةً
 نَاجَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ . وَ أَصْرًا عَلَيْنَا
 فَمَا كَانَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
 يَعْنِي الْأَنْبَرِيَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفِرُ اللَّهُ لِلُّوطِ
 بِأَوْفَى إِي رُكْنِ شَيْبِئِ .
 فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ مِنَ الْمُرْسَلُونَ .
 كَرِهُوا مَهْنُكَرُونَ . بِرُكْنِهِ بِمَنْ مَعَهُ

فرشتوں کا حضرت لوط کے پاس آنا۔
 تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے۔ کہا تم تو کچھ بیچارے لوگ ہو (سورۃ الحجر)

آیت ۱۶۱ پر لکھتے ہیں وہ افراد حمان کے ساتھ اور دست و بازو تھے۔
تذکرہ کو اتم مائل جوتے جو فاکر محمد، بکر محمد، اشکر محمد کا ایک ہی
معنی ہے نیز ممکن وہ درویش، ڈاکٹر، آخری غیبتہ بلاک کرنے والی۔
بیشو، پتھن دیکھنے والوں کے لیے قبیلہ راستے میں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے فہل من مڈگیر
پڑھا۔

تمود قوم اور اصحاب حجر
اور ثور کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو رسوخ ہوا آیت ۶۷ نیز فرمایا
اور بیشک حجر والوں نے رسولوں کو بھلا یا اسودہ الحجر آیت ۸۱ حجر
قوم کی جگہ کا نام ہے۔ حضرت حجر کا معنی حرام ہے کیونکہ ہر منسوب چیز
نچوڑے اور ہر وہ عمارت جو تم بناؤ اور جس کے ذریعے زمین گھیر دو
ہجرہ سے اسی لیے بیت اللہ کے عظیم نامی جس کو حجر اسی کہتے ہیں
گویا وہ عظمت کے مشتق ہے جیسے مقتول سے قتل اور گھوڑی
کو میں ہجر اور بھی کہا جاتا ہے اور حجر ایسا کہ ایک
منزل ہے۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کا ذکر سنا میں نے حضرت
صالح کی، ازمنی کی مانگیں کالی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ ازمنی کے لیے
وہ شخص تیار ہوا تھا جو اپنی قوم میں باعزت اور جتھے کے لحاظ سے
طاقت اور تقا جیسے ابو زید۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کے موقع پر
مقام حجر میں فروکش ہوئے تو آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ یہاں
کے گزریں کا پانی نہ پینا اور نہ مشکوں میں بھرنے۔ لوگ
عرض گزار ہوئے کہ ہم نے تو اس سے آٹا گوندھ لیا اور
مشکیں بھری ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ آٹا پیسنگ دو اور
وہ پانی ہوا دو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ

لَا تَهْمُ قُوَّةٌ تَرَكْنَا تَمَلُّوْا فَا نَكَرْهُمْ وَنَكَرْهُمْ
وَاسْتَنْكَرْهُمْ وَاحِدٌ يُّهْرَعُونَ يَسْرِعُونَ دَابِرًا
اِحْدٌ صَبِيحَةٌ هَلَكَةٌ لِلْمَعْتُوْبِيْنَ . لِلسَّاطِرِيْنَ
لَيْسَبِيْلٌ لِيَطْرَبِي .

۶۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا
سَفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهْلٌ مِنْ مَدْغِيرٍ .

بَابُ ۳۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَالِي تَمُوْدُ أَخَاهُمْ
صَالِحًا قَوْلًا نَبِيًّا كَمَا قَالَ الْبَلْبَلِيُّ سَلِيْنٌ نَجْرٌ مَوْضِعٌ لِمَوْدٍ
إِمَّا حَرَتْ حَجْرًا حَرَامًا وَكُلُّ مَنْزِعٍ فَهُوَ حَجْرٌ
مَحْجُورٌ . وَالْحَجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنِيْتَهُ وَمَا حَجَرَتْ
عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حَجْرٌ وَمِنْهُ سَبِي حَطِيْرٌ
الْبَيْتُ حَجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُورٍ وَمِثْلُ
قَتِيْلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَيُقَالُ لِلْأَنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حَجْرٌ
وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حَجْرٌ وَحِجِّي . وَأَمَّا حَجْرٌ
الْيَمَامِيَّةُ فَهُوَ مَنُورٌ .

۶۲. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا
رَهْشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ
النَّاقَةَ قَالَ : انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ كَوْعِيْرٌ وَمَنْعَهُ فِي
قُوَّةٍ كَالِي زَمْعَةَ .

۶۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِيْنٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكْرِيَّا وَحَدَّثَنَا سَلِيْمَانُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحَجْرُ
فِي غَزْوَةِ تَبُوْكٍ أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بِيْرِهِا
وَلَا يَسْتَقْرِوْا مِنْهَا فَقَالُوْا أَفَدَعْجَتًا مِنْهَا وَاسْتَقِيْبًا
فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوْا ذَلِكَ الْتَّحِبَّانِ وَيَهْرِيْقُوْا ذَلِكَ

آءُ وَبُرُودِي عَنْ سَبْرَةَ بِنْتِ مَيْمُونٍ وَأَبِي الشَّوْمِرِ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالنَّهْرِ الطَّعَامِ
قَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
سَجْنِ بِمَاهِيَةٍ .

۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبٍ بْنُ الْمُنْذِرِ بِرَحْمَتِ اللَّهِ
عِيَاضِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَابِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
رُوَيْحِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ مَزَلُوا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثَعُودٍ فَجُيِدَ
سَقْفُوا مِنْ بَيْتِهَا وَأَعْتَجَبُوا بِهَا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ
رَبِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهْرَبُوا مَا اسْتَقْبَلُوا
بَيْتِهَا وَأَنْ يَعْرِفُوا الْإِبِلَ الْعَاجِيزِينَ وَأَمَرَهُمْ
بِالسَّقْفِ مِنَ الْبَيْتِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا الثَّاقِفَةُ
سَامَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْبُدِ
الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
بَلَغَ الْجَبْرَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الدِّينِ ظَلَمُوا
نَهَى كَوْنُ الْبَاكِيْنَ أَنْ يَصْلِبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ
نَهَى بَرْدَ آيَةٍ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا فِي
عَنْ نَوْسٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا
نَ الدِّينِ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِيْنَ
يَصْلِبَكُمْ فَيُثَلُّ مَا أَصَابَهُمْ

بَابُ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذَا أَحْضَرَ
بِ الْمَوْتِ .

حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْقَيْدِ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
عَنْ اللَّهِ عَنْ سَمَاعِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

نے انہیں کھانے پینے کا حکم دیا۔ حضرت ابو ذر
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے روایت کی کہ وہ آٹا جو اس پانی سے
گوندھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ
لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ثمود قوم کی جگہ
یعنی مقام حجر میں اترے تو وہاں کے کنوئیں سے لوگوں نے پانی پیر
لیا اور اس سے آٹا بھی گوندھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کے کنوئیں سے جو پانی جبر ہے وہ بہا دو
اور جو اس سے آٹا گوندھا ہے وہ اونٹوں کو کھلا دو اور آپ
نے حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی بھرو جس سے حضرت صالح کی
اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔ اس امر نے بھی نافع سے ایسا ہی
روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے منہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مقام حجر کے پاس سے گزرے
تو آپ نے فرمایا: بخالوں کے مکانات میں داخل نہ ہونا
مگر روتے ہوئے۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے
جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے اپنے چہرہ الفزک
اوپر چادر ڈال لی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خالوں کی تلاش
گاہوں میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ کہیں ایسا نہ ہو
کہ جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تمہارے اوپر بھی آ
جائے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام۔۔۔ بلکہ تم میں کے خود موجود تھے
جب یعقوب کو موت آئی (سورۃ البقرہ آیت ۱۱۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ کریم بن کریم بن

قَالَ الْكُرَيْبِيُّ بْنُ الْكُرَيْبِ بْنِ الْكُرَيْبِ بْنِ الْكُرَيْبِ
يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ.

باب ۳۲ قول الله تعالى لقد كان في يوسف
والفرقة آياتا لتسابيئين.

۶۰۸. حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسُئْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَنْقَاهُ اللَّهُ مِنَ السُّوَأِ
لَيْسَ عَنْ هَذَا اسْتَسْأَلَكَ قَالَ فَأَكْرَمَ النَّاسِ يُوسُفُ
بَنِي اللَّهِ ابْنُ بَنِي اللَّهِ ابْنُ بَنِي اللَّهِ ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ قَالَ
لَيْسَ عَنْ هَذَا اسْتَسْأَلَكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَأْتِي
النَّاسَ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ
فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَتَحُوا.

۶۰۹. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

۶۱۰. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بِنَ الْذُبَيْرِ عَنِ
سَائِسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهَا مَرْيَا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ لَأَنْتِ رَجُلٌ
أَسِيفٌ مَنِّي يُعِيبُكُمْ مَقَامَكَ مَرْيَا، فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ
شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الْخَالِدَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنْ لَنْ صَوَّابٌ
يُوسُفُ مَرْوَا أَبَا بَكْرٍ.

۶۱۱. حَدَّثَنَا التِّرْمِذِيُّ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا
زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي
مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَرْوَا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
إِنْ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ كَذَا فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَتْ مِثْلَهُ فَقَالَ

کریم حضرت یوسف ہیں، جن کے والد حضرت
یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑا دادا حضرت ابراہیم
علیہم السلام ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک
یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں (سورہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے ستر
کون ہے؟ فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ عرض گزار ہوئے: ہم
اس کے متعلق آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا تو لوگوں میں
سب سے ستر حضرت یوسف ہیں جو خود نبی ہیں، نبی کے بیٹے
میں، نبی کے پوتے ہیں اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔ عرض کی کہ
اس سلسلے میں میں نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا تو پھر تم مجھے قبائل عرب کے
متعلق پوچھ رہے ہو۔ لوگ کانوں کی مسد زبانت کی طرح ہیں۔ جزنا زبانت
میں بہت تھے نہ ناز اسلام میں جی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ انصاف حاصل کریں۔
عبدہ، عبید اللہ، سعید، حضرت ابو ہریرہ نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت
کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو لوگوں کو
ناز پڑھائیں۔ یہ عرض گزار ہوئیں اور بیشک وہ نرم دل آدمی ہیں۔ بعد
آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں اور رقت طاری ہو جائے۔ آپ نے پھر
یہ فرمایا اور انہوں نے پھر بھی جواب دیا۔ فقید راوی کا بیان ہے
کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف کی مصائب
عورتوں کی طرح ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ ناز پڑھائیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ سب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار پڑے تو فرمایا: ابو بکر سے کہو
کہ لوگوں کو ناز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض گزار ہوئیں کہ حضرت
ابو بکر ایسے آدمی ہیں۔ آپ نے پھر وہی فرمایا انہوں نے پھر بھی گزارش کی۔
فرمایا: ان سے کہو اور تم تو حضرت یوسف کی ساتھی عورتوں جیسی ہو۔

پس حضرت ابو بکر برابر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت میں مبارک میں نمازیں پڑھاتے رہے۔ عتین بن نائدہ کی روایت میں ترمذی کا لفظ آیا ہے یعنی نرم دل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا کی اسے اللہ امیاش بن ابوربیہ کو نبات سے۔ اسے اللہ اسلمہ بن ہشام کو نبات عطا فرما۔ اسے اللہ ولید بن ولید کو ربائی مرحمت فرما۔ اسے اللہ ابومرہ مسلمانوں کو ان کانفل کے پنجے سے چھڑا۔ اسے اللہ انبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرمائے۔ اسے اللہ ان پر ایسے تنگی کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے بیشک وہ کسی مضبوط رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنے دن رہتا جتنے دن حضرت یوسف رہے تو بڑے دلے کدھوت کو قبول کر لیتا۔

سمرقن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ... حضرت ام رومان سے واقعہ انک کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری عورت ہمارے پاس آکر کہنے لگی کہ فلاں پر اللہ کی لعنت جو ملکہ ہو بھی چکی۔ ام رومان نے کہا تم ایسا کیوں کہتی ہو؟ اس پر اس عورت نے کہا کہ بات کو اس نے پھیلایا ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ کونسی بات کو؟ تو اس نے واقعہ بیان کر دیا۔ دریافت کیا کہ کیا اس بہتان کو حضرت ابو بکر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ تو حضرت عائشہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ جب انہیں ہوش آیا تو سردی کے ساتھ بیمار چڑھا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے؟ ام رومان نے جواب دیا کہ اس بات کے مدد سے بیمار ہو گیا ہے جو ان کے متعلق کہی گئی ہے۔ پھر جب حضرت صدیق اکبر انہیں

رُوَاةً فَإِنَّكَ جَوَابٌ يُوسُفَ فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ فِي بَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَسِينَ نَ نَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيقٌ.

۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ أَنْ جَعَلِيْشَ ابْنِ بَيْبَعَةَ النَّهْمِ أَنْجِ سَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ وَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُكَلَّفِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُصْرَ اللَّهُمَّ خَلِّهَا سَبِينَ كَسَيِّئِ يُوْسُفَ.

۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسَاءَ ابْنُ يَرْبُوعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ أَسَاءَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْيَمَ أَنَّ سَجِيدَ بْنَ السَّيِّبِ وَأَبَا عَيْبَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِحَ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى بَيْتِهِ وَكَوْنِي لَيْتٌ فِي السَّجِينِ مَا لَيْتُ بِكُمْ أَتَانِي الدَّاعِي لَا جَبْتُهُ.

۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ قُسَيْبٍ عَنْ عَصِيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سُرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ أَيْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَائِشَةَ لَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ قَالَتْ مَا مَعِ عَائِشَةَ جَالِسَاتٍ لَذُو لَجَّتْ عَلَيْنَا فَ مِنْ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اللَّهُ يَفْلَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ لَمَّا قَالَتْ لَمَّا قَالَتْ إِنَّ كُنْتِي دُكُوْرًا لِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَيْ حَدِيثِهَا خَاخَبَرْتَهَا قَالَتْ نَهَى أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْرَ دَخَرْتِ مَغْشِيًا عَلَيْهَا مَا أَقَاتَ إِلَّا بِنَا حَتَّى يَنْفَضِ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهَذِهِ قُلْتُ حَتَّى أَخَذَتْهَا جَلَّ حَدِيثُ تَحَدَّثُ بِهَا فَقَعَدْتُ فَهَقَلْتُ

وَاللّٰهُ لَبِئْسَ حَلْفَتٌ لَّا تَصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِن اِغْتَدَرْتُ
لَا تَعْدُوْنِيْ فَمَنْ لِيْ وَ مَثَلِكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ
فَاِنَّهُ السُّتْمَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ . فَانصَرَفَ النَّبِيُّ
حَتّٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا نَزَلَ اللّٰهُ مَا اُنزِلَ فَاخْبَرَهَا
فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا يَحْمِدُ اَحَدٌ .

تو کہنے لگیں، لوگو! خدا تمہارا رب میں قسم بھی کھاؤں تو تم اعتبار نہیں کرو گے اور اگر کوئی تمہارا بیان کر دے تو میرا منہ نہیں سنو گے۔ میری اور تمہاری مثال حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس پر میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب مگر ہوں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سے کہنے اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہی وضاحت و شہادت نازل فرمائی۔ پس انہوں نے کہا:۔ میں اللہ کا شکر اس کی حمد و ثنا کے ساتھ ادا کرتی ہوں نہ کہ کسی دوسرے کا۔

۶۱۵ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَمَّ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عَقِيلِ بْنِ إِبْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمْ آيَةُ قَوْلِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَأَسَ الرَّسُولُ مَوْظِنًا أَفْتَهُمْ
قَدْ كَذَبُوا أَوْ كَذِبُوا قَالَتْ بَلْ كَذَبْتُمْ قَوْمَهُمْ
فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَبُوهُمْ
وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عَمْرِيَّةُ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا
بِذَلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا أَوْ كَذَبُوا قَالَتْ مُعَاذَ
اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرَّسُولُ تَطَّلُ ذَلِكُمْ بِرَبِّهَا . وَآمَّا هَذِهِ
الْآيَةُ قَالَتْ هُمُ اتِّبَاعُ الرَّسُولِ الَّذِينَ آمَنُوا
بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَ
اسْتَأْخَرُوهُمْ النَّصْرَ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَأَسَتْ مَثَرُ
كَذَبْتُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوا أَنَّ اتِّبَاعَهُمْ كَذَبُوهُمْ
جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْتَيْسَأَسُوا
افْتَعَلُوا مِنْ يَسِيسَتْ مِنْهُ أَيُّ مِنْ يَوْسَفَ . لَا تَقِيسُوا
مِنْ تَوْسِرِ اللَّهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ . أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكِرِيمُ ابْنُ الْكِرِيمِ ابْنُ الْكِرِيمِ
ابْنُ الْكِرِيمِ يَوْسَفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حضرت عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیہ مبارکہ:۔ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَأَسَ الرَّسُولُ مَوْظِنًا أَفْتَهُمْ میں کون ہے یا کون؟ فرمایا اللہ کے ساتھ ہے ایک نبی کون کی قوم نے جھٹلایا۔ عروہ نے کہا، خدا کی قسم، اس بات کا تو انہیں یقین تھا کہ ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا ہے اور یہ بات ظنی نہیں بلکہ آیت میں ظن کے ساتھ مذکور ہے، فرمایا اسے عروہ! واقعی انہیں اس بات کا یقین تھا، میں عرض گزار ہوا:۔ شاید یہاں آذ کذب لہو، جو؛ فرمایا، معاذ اللہ! رسول اپنے رب کے ساتھ ایسا گمان نہیں رکھتے، بلکہ اس آیت میں مرسلین نظام کے متبعین مراد ہیں جو اپنے رب پر ایمان لانے اور رسولوں کی تصدیق کی لیکن جب مدتوں مصیبت میں رہے اور مدت آنے میں دیر ہوئی، یہاں تک قوم کے جن افراد نے جھٹلایا تھا ان کا جانب سے تو مالوسی ہو گئی لیکن بیروکاروں کے متعلق گمان ہونے لگا کہ اگر اللہ کی مدد نہ آئے تو یہ عدل سے کوجھوٹ بتانے لگیں گے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسْتَيْسَأَسُوا يَشْتُ حِيثُ مِنْهُ بَابُ اِنْتَعَالٍ هِيَ نِعْمِي يَوْسَفَ مِنْ يَوْسَفَ . لَا تَقِيسُوا مِنْ رُحِ اللّٰهِ كَمَا مَطْلَبُ هِيَ كَمَا سِيدُ رُحُو . حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ابْنُ الْكِرِيمِ ابْنُ الْكِرِيمِ ابْنُ الْكِرِيمِ حضرت یوسف بن جو خود نبی ان کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑا دادا حضرت ابراہیم ہیں۔ علی بن ابی طالب و علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور یوسف

بَابُ ۲۲۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ اَيُّوْبَ اِذَا

رَبِّكَ آتَىٰ مَسْنِيَ الصُّرُورِ أَنْتَ
حَمُّ الرَّاحِمِينَ . أَرْكُضْ إِضْرِبْ
يُؤُونَ يَعْدُونَ .

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ
عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ
مُثَنَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يُعْتَلِلُ عَذِيًّا أَنَا خَرَّ
بِرَأْسِهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَعْنِي فِي
رَأْسِهِ فَتَنَادَى رَبَّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَعْتَدُكَ
عَذَابًا قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَكَيْفَ لَا غِنَى لِي عَنْ

اکو بار کھڑا جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اللہ تو
سب مہربانی کرنے والوں سے بڑھ کر مہربانی کرنے والا ہے اسورہ انفیاء
آیت ۸۳ اَمْ كُنْ مَارًا . يَوْمَ كُنْتُمْ دَوْرْتُمْ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- ایک مرد حضرت
ایوب پر ہند مسل فرما رہے تھے کہ ان کے اوپر سونے کی ڈیاں گرنے
لگیں یہ انہیں اٹھا کر کپڑے میں رکھنے لگے ۔ ان کے رب نے
پکارا ، اے ایوب ! کیا جو کچھ تم دیکھتے ہو ان سے میں نے تمہیں
مستغنی نہیں کر دیا ؟ عرض گزار ہوئے ، اے رب ! کیوں نہیں
سیکن میں تیرا برکت سے توبے نیاز نہیں
ہوں ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ۔ اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کر دینا
وہ جتنا ہوا تھا اللہ رسول مٹانے کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے
طوبہ کی راہی جانب سے نہ فرمائی اور اسے اپنا لڑنے کو توبہ کیا ۔
سورہ مرم ، آیت ۵۱ ، ۵۲ یعنی کلام کرنے کے لیے اللہ فرمایا :- اور اپنی
رحمت سے اسے اس کا بھائی ابرون عطا کیا ، (غیب کی خبریں بتانے
والا) نبی (سورہ مرم ، آیت ۵۳) ۔ واحد کے لیے تجنیکتے ہیں جیسا اس
کا تینا اور جمع تجنی ہے ۔ مہارہ خَلَقُوا انبیا سے کہ وہ مشورہ کرنے
ایک طرف چلے گئے اور اس کی جمع انجیہ آتی ہے یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں
فرعون کا چچا زاد بھائی حضرت شمعان ۔

اور بولنا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا
... تا مضررت کذابہ (سورہ المؤمن ، آیت ۲۸) ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر حضرت خدیجہ کے پاس دھرکتے ہوئے
دل کے ساتھ گئے اور وہ انہیں ورقہ بن نوفل کے پاس سے
گتیں جو نصرانی ہو گئے تھے اور اجمل کو عربی میں پڑھا کرتے
تھے ۔ ورقہ نے پوچھا ، آپ نے کیا دیکھا ہے ؟ آپ نے
سب کچھ بتا دیا تو ورقہ نے کہا ، یہی تو وہ ناموس ہے جو
حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا ۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ

۳۲ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ
كُلَّمَا مَخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا . وَ
مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبَهُ
مَلَكًا . وَوَهَّبْنَا لَهُ مِنْ تَحْمِيَّتِنَا
مَا يُرِيدُ نَبِيًّا . يَقُولُ يَا لَوْلَا
وَالْجَمِيمِ لِيحْيَى . وَيَقُولُ خَلِّصُوا
تَزَلُّوا نَجِيًّا . وَالْجَمِيمِ الْأَنْجِيَّةُ
وَقَالَ تَجَلَّ مُؤْمِرًا .
لِيَقْرَأُونَ فِي قَوْلِهِ مُسِرًّا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ
لَتْ عَالِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ
لَهُ عَكْبَرٌ وَسَكَرَ إِلَى خَدِيجَةَ بِرَحْبَتِ نَوَّادٍ
تَتَّ بِهِيَ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا
يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ قَالَ وَرَقَةُ مَاذَا
كَبَّرَ كَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي

أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ مَوْسَىٰ وَرَأَىٰ آذَانِي يَوْمَكَ التَّوْحِيدِ
نَصْرًا مَوْزِرًا. الثَّامِسُ صَاحِبُ السِّبْرِ الشَّيْخِيُّ
يُطْلَعُ بِمَا لَيْسَ لَهُ عَنْ غَيْرِهِ.

بَابُ ٣٣ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ أَتَاكَ
حَدِيثٌ مَوْسَىٰ إِذْ رَأَىٰ نَارًا إِلَىٰ قَوْلِهِ بِالْوَادِ
الْمَعْدَنِ طُورٍ أَنَسْتُ أَبْصَرْتُ - نَارًا
يَعْنِي أَيْتِيكُمْ بِقَبْسِ الْآيَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
الْمَعْدَانُ الْمَبَارَاكُ هَوَى. اسْمُ الْوَادِي سَبْرَتَهَا
حَالَتَهَا. وَالشَّيْخِيُّ. يَمْلِكُنَا بِأَمْرِنَا
هَوَى شَقِي. نَارِ عَالِ الْأَمْنِ وَكُرْمَوْسَى. رِدْعًا
كَيْ يُصَيِّفُنِي وَيُقَالُ مَغْبِيًا أَوْ مَجِيئًا يَبْطِشُ
وَيَبْطِشُ يَأْتِمُرُونَ، يَتَشَاوَرُونَ. وَالْجُدْوَةُ
قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا نَهَبٌ
سَنَنْدُ سَنَعِينُكَ، كُلَّمَا عَزَزْتَ شَيْئًا فَقَدْ
جَعَلْتَ لَهُ عَضْدًا وَقَالَ غَيْرُهُ كَلَّمَا لَمْ
يَنْطِقْ بِعَرَبِيٍّ أَوْ فِيهِ تَشْتَمُهُ أَوْ خَافَهُ
فَهِيَ عَضْدَةٌ أَرَبِيٌّ. ظَهَرِيٌّ. فَيُسَبِّحُكُمْ
فِيهِ كَلِمَةٌ. السُّكْلِيُّ تَأْنِيْتُ الْأَمْتَلِ يَقُولُ
يَدْرِبُكُمْ. يُعَالُ خَذِ السُّكْلِيُّ خَذِ الْأَمْتَلِ كَرَّ
اشْتَوَا صَفًا، يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَفِي
الْمُصَلِّيَ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ. فَأَوْجَسَ: أَضْمَرَ
حَوْنًا. فَذَهَبَتْ الْوَادُ مِنْ خَيْفَتِهِ لِيَكْسَرَ
الْعَارِي فِي جُدُوعِ التَّخْلِ عَلَى جُدُوعِ
خَطْبِكَ بِالْحِكْمِ. مَسَاسٌ مَصْدَرٌ مَأْسَةٌ
مَسَاسًا لِنَسْفَتِهِ لِنُدْيَانَتِهِ. الصَّحْحِيُّ
الْحَرُّ قُصِيهِ التَّبَعِيُّ أَفْرَكَ. وَقَدْ يَكُونُ
أَنْ تَقْصُ الْكَلَامَ نَعْنُ نَقْصُ عَلَيْكَ
عَنْ جُنُبٍ عَنْ بَعْدٍ. وَعَنْ جُنَابَةٍ وَ
عَنْ اجْتِنَابٍ قَرَّاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ عَلِيُّ

تو پوری پوری مدد کروں گا۔ اٹا موسیٰ اس رازدار کو کہتے
میں جسے آدمی اپنے وہ صید بھی بتا دیتا ہے جنہیں وہ دور سے
لوگوں پر نظر نہیں کیا کرتا۔
حضرت موسیٰ مقدس وادوی میں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :- اور کچھ تمہیں موسیٰ کی خبر آئی جب اس
نے ایک آگ دیکھی ... تا تو موسیٰ اس سورہ طہ آیت ۹ ۱۳۱۹ اَنْتُ
میں نے دیکھی ہے ایک آگ۔ شاید میں اس میں سے تمہارے لیے
کوئی چنگاری لاؤں (آیت ۱۰) ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ نے
مبارک مراد ہے۔ طوی وادی کا نام ہے سبز تھا اس کی حالت۔
انہی پر سب گاری۔ بلکننا اپنی مرضی سے۔ صوی بد بخت۔ فارنا
حضرت موسیٰ کی یاد کے سوا۔ رزیداً تصدیق کرنے والا جو فریادیں
و مددگار بنے۔ بَطِشٌ، بَطِشٌ بَطِشٌ بَطِشٌ بَطِشٌ بَطِشٌ بَطِشٌ
الْجُدْوَةُ سَوِيٌّ كَرِيٌّ كَاجِلًا هُوَ الْوَادُ اس سے پیٹ نہ نکل رہی ہو۔
نَشْدٌ مَقْرِبٌ ہم تیری مدد کریں گے۔ جب تم کسی کے مددگار بن جاؤ
تو گویا اس کے بازو جو گئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جب
کوئی ایک حرف نہ بول سکے، اس کا زبان میں سکنت ہوا اور لکھا ہو
تو یہ مفقود ہے۔ اَزْرِيٌّ سِرِّيٌّ مِيْثُ - فَيُسَبِّحُكُمْ تَمَاكِرًا تَمِيْنًا يَلَاكُ كَرِيٌّ
انفالی اشکل کا موزن ہے، دین کے لیے کہتے ہیں۔ خَذِ الشُّكْلِيُّ
اد مَعْدِ الشُّكْلِيُّ بھی کہا جاتا ہے لَعْنًا شَوْا صَفًا صَادِرًا
جیسے هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ یعنی جہاں نماز پڑھی جاتی
ہے کیا تم اس جگہ آئے؟ تاؤ جس دن میں خوف محسوس کیا کرو
عبارت کے باعث واو گر خَيْفَتِهِ بن گیا۔ فَيُجَزُّوعِ
التَّخْلِ كَوَعْلِيٍّ كَعْنِيٍّ فِي سَجِيٍّ - خَطْبُكَ تَمَارًا عَالٍ -
مَسَاسٌ كَامَصْدَرٍ مَأْسَةٌ مَسَاسًا هِيَ - لَتَسْفَتُهُ هَمٌّ اسے ضرور
پھیلا دیں گے۔ الشُّكْلِيُّ گری، دھوپ۔ تَقْصِيرُ اس کے
پچھے چلی جا اور کسی باتیں کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے
جیسے نَحْنُ نَقْصُ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ دَرَسٌ جُنَابَةٌ
اجْتِنَابٌ کا ایک ہی مطلب ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ علیؑ
سے دوسرے کی جگہ مراد ہے۔ لَا تَقْبَلُ اس سے نہ ہونا۔

بیساختک۔ میں نے نیکو القوم و ذریورات جو انہوں نے فرعون کے ساتھیوں سے مستقاریے تھے۔ فقذ قسھا تو میں نے اسے ڈال دیا۔ اُلْقَىٰ بِهَا فِي الْبَحْرِ فَانجَاكُمَا مَوْتَهُنَّ اِنِّي نَبِيُّ رَبِّكَ كَمَا كُنْتُ نَبِيًّا لِّرَبِّكَ فَكَفَىٰ اِنَّ لَا يَزِيغُ اَصْفَادُ السُّيُوفِ يَوْمَ تُحْجَرُ اَعْيُنُ النَّاسِ اَنْ يَّرَوْا وَاِنَّ لَآ يَرَوْنَ اِلَّا حُرُوقًا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ رُحَمَاءُ لِيُذَكِّرُوا

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے شبِ اسرا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پانچویں آسمان پر پہنچا تو وہاں حضرت ہازن تھے۔ جبرئیل نے کہا حضرت ہازن کو سلام کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دینے کے بعد کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مر جا۔ ثابت، عباد بن ابولہی، حضرت انس سے بھی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّ مَوْسٰى كَانَ فِيْ سُلْبِ اِمْرَاةٍ مِّنْ اٰتِ مَدْيَنَ وَكَانَ قَوْمُهَا كٰفِرِيْنَ اَلَمْ نَجْعَلْ لِّمُوسٰى اٰيٰتًا اَلَمْ نَجْعَلْ لِّهٖ اِسْمًا مِّنْ اَمْرِنَا اَلَمْ نَجْعَلْ لِّهٖ اِسْمًا مِّنْ اَمْرِنَا اَلَمْ نَجْعَلْ لِّهٖ اِسْمًا مِّنْ اَمْرِنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شبِ اسرا میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا وہ ایک ٹبٹے پتکے اور سیدھے بالوں والے تھے گویا وہ قبیلہ شمو کے ایک فرد ہیں۔ اللہ میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا کہ وہ میانہ قد اور سرخ رنگ کے ہیں، گویا ابھی عام سے نکلے ہیں اور حضرت ابراہیم کی ساری اولاد میں ان کے مشابہ میں زیادہ ہوں۔ پھر میرے سامنے دو پیالے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبرئیل نے کہا: جودل چاہے نوش فرمائیے۔ میں نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر پی لیا۔ کئے گئے، آپ نے نظرت کو اختیار فرمایا ہے، اگر شراب پیئے تو آپ کی

قَدِيْرٍ مَّوْعِدًا لَا تَنْبِيْا لِّلضُّعْفٰ اَيُّسًا يَا بَسًا مِّنْ رِّبٰنِيْنَ الْقَدِيْمِ . الْعَسِيْبِي الَّذِي اسْتَعَارَ وَاَمِيْنَ اِل فِرْعَوْنَ فَقَدَفْتَهَا اَلْقَيْتَهَا اَلنَّحْيٰ صَنَعَتْ فَتَسِيْ مَوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَ اَحْطٰ الرَّبُّ اَنْ لَا يَزِيْجِعَ لِيْهِمْ قَوْلًا فِي الْيَجِيْلِ .

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بِنْتُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَتَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْعُودَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَهْمًا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ حَتَّى أَتَى بِسَاءَ النَّخَامِ فَادَّاهَا مَا وَنَ قَالَ هَذَا لِيَوْمِ نَسْتَمِرُّ عَلَيْكَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ دَعْوِيَّ فَجَاءَ بِأَنْفِ الْغَالِجِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَهُ وَعَبَادُ بْنُ أَبِي عَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۴۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَهَلْ أَتَاكَ نَبِيٌّ مِّنْ قَبْلِكَ إِلَّا كُنُفَرًا عَصِيًّا

حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيْمُ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْعَسِيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى رَأَيْتُ مَوْسَى وَادَّارَ جُلَّ صَرَبٌ رَجُلٌ مِّنْ تِبْجَالِ شَمُوْدَةَ وَرَأَيْتُ عَيْشِي هُوَ رَجُلٌ مَّابِعَةٌ أَحْمَرٌ كَأَنَّمَا خَرَجَ رِيْمًا يَدٌ وَأَنَا أَشْبَهُ وَوَلِدِ إِسْرَاهِيْمَ شَمُوْدَةَ قَالَتْ إِنِّي فِي أَحَدِهِمَا لَبْنٌ فِي الْآخِرِ فَقَالَ اشْرَبْ أَيُّهُمَا شِئْتِ فَأَخَذْتُ نَ كَشَرِيْبِكُ فَوَقِيلَ أَخَذْتُ الْفِطْرَةَ أَمَا

بَنَاتِكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخُمْرَ فَوَيْتُ أَهْلِكَ .

امت گمراہ ہوجاتی ۔

۶۲۰ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّادُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى أَدْمُ طَوَالِ كَاتِهِ مِنْ تَجَالِ شَرُونَةَ وَقَالَ عَيْشَةُ جَعَدَ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَا لَنَا خَائِرٌ مِنَ التَّارِ وَذَكَرَ التَّجَالِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو یہ کہنا زیبا نہیں کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ آپ نے انہیں ان کے والد کی جانب منسوب کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ اسری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ دراز قدس تعالیٰ فرمایا کہ یہ قبیلہ شترہ کے فرد ہیں اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ گنگریا کے باپوں واسے اور میرا قد ہیں۔ آپ نے مالک یعنی داروہ جہنم اور دجال کا ذکر بھی فرمایا۔

۶۲۱ . حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَامَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَحْتَبِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَأَغْرَتِ الْوَدَانَ فَصَامَ مُوسَى كَمَا رَأَى اللَّهُ فَقَالَ أَنَا أَوْفَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمْرٌ بِصِيَامِهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو ان لوگوں کو آپ نے عاشورے کا روزہ رکھنے پر پایا۔ یہودی کہنے لگے کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بچایا اور آل فرعون کو غرق کیا۔ تو شکر گزاری کے طور پر حضرت موسیٰ نے اس روز کا روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا: ہم یہودیوں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں، چنانچہ آپ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کی توجیہ ملنا، کلام کرنا، خواہش دیدار۔

بَابُ ۳۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذْ أَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَشْمَسْنَا هَا بَعْضَهُمْ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ . وَكَمَا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي أَخْضَرْتُ الْبَيْتَ فَسَأَلَ لَنْ تَرَانِي إِلَى قَوْلِهِ وَإِنَّا أَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ يُعْتَالُ ذَكَرَهُ . مَرْكُزَةٌ . فَذَكَرْنَا فَذَكَرْنَا . جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَأحِدِ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا مَتَفَتًا وَلَمْ يَفْعَلْ كُنَّ مَتَفَتًا .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں، تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فساد یوں کی راہ پر نہ چلنا اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے کلام فرمایا: عرض کی اسے رب میرے! مجھے اپنا دیدار دکھا کر تجھے دیکھو، فرمایا تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ تا اَوَّلِ الْوَعْدِ . سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۲، ۱۴۳ . ذکرہ از لزلہ کو کہتے ہیں۔ قدس تعالیٰ حقیقت میں قدس لیکن جو تا لیکن تمام پہاڑوں کو ایک ہی شمار کر لیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ إِنَّ السَّمَوَاتِ

وَالَّذِينَ كَانَتْ أَرْتَقَا فِيهَا سَمَاوَاتٍ كَمَا كَانَتْ سَمَاوَاتُ يَوْمَ نُنزِّلُ الْبُرْجَانَ
 كُنْ رَتْقًا مَلْتَصِقَاتَيْنِ نَسِي فَرَمَا أَسْرَبُوا بِرَبِّهِمْ كَيْفَ كُنْ
 مَشْرَبٌ كَسْتِي هِي - ابن عباس نے فرمایا کہ اِنجِسْتِ سَوْرَتِ كَلْبَانِ
 ذَاذَنْتَقْنَا الْجَبَلِ اُوْر جِبَامِ نَسِي بِرَبِّهِمْ كَوَاخِيَا -

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - قیامت کے
 روز سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے
 میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرشِ اتنی
 کا پایہ پر کسے بوسے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے
 ہوش میں آئے یا انہیں کوہِ طور کی بے ہوشی کے بدلے میں
 بلجوشی ہی رکھا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - اگر بنی اسرائیل
 نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور حضرت حمزہ
 ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت
 نہ کرتی۔

طوفان اور دیگر عذاب۔

طوفان اگرچہ پانی کے سیلاب کو کہتے ہیں لیکن لوگوں کے
 بکثرت ہرنے کو بھی طوفان کہا جاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی
 کی طرح ہوتی ہے۔ حقیقی سے مراد حق ہے۔ سقیط
 شرمشاں ہوا جو ٹلوم ہوتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ پر گر پڑتا ہے۔

حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما
 السلام :-

حضرت ابن عباس اور حضرت حذیفہ بن یشاق کے مابین حضرت
 موسیٰ کے ساتھی کے بدلے میں اختلاف ہو گیا۔ ابن عباس کہتے تھے
 کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ تو حضرت ابی بن کعب کا وہاں سے گزر ہوا۔
 ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا کہ ہم دونوں دوستوں میں حضرت
 موسیٰ کے اس ساتھی کے بارے میں اختلاف ہے جن سے لے کر جاننے
 کیے انہوں نے راستہ کو بھٹا کر آگے آئے اور اس بارے میں

لَمْتَصِقَاتَيْنِ . اَسْرَبُوا . ثَوْبٌ مُشْرَبٌ
 صَبُوعٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اِنْبَجَسَتْ الْفَجْرَةُ
 اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلِ . رَفَعْنَا كَا .

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 بْنُ وَهْبٍ يُعْبَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ
 يَوْمَ مَا الْقَبِيْمَةَ فَا كُوْنُ اَوَّلَ مَنْ
 اِذَا اَنَا اِيْمُرُنِي اِحْذُ بِقَابِئِمَةٍ مِنْ
 الْعَرَبِ فَا اَدْرِي اَفَا قَ قَبِيْلِي اَمْرٌ
 سَعَقَةَ الطُّوْرِ .

حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ
 التَّمِيمِيُّ اَبِي اَخْبَرََنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ
 مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا بَنُو اِسْرَائِيْلَ لَرَبِحَتِ اللَّحْمُ
 لَمَرْتَمِنَ اُنْشَى رُوْحَهَا الدَّهْرُ
 طُوْفَانٌ مِنْ السَّنِيْلِ يُقَالُ
 كَثِيْرٌ طُوْفَانٌ الْعَمَلُ . الْحُمَانُ
 اِبَادَ الْحُلُو . حَقِيْقٌ . حَقِيْقٌ . سَقِيْطٌ .
 سَقِيْطٌ فِي يَدِيْهِ .

الْخَضِرُ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
 تَمَامًا عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
 بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ عَنْ
 اَبِيهِ كَمَا رَوَى هُوَ وَالْحَدِيْثُ بِنْتِ قَلِيْبِ
 فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 نَسَرَّ بِمَا اَبِيْ بِنْتِ كَلْبِ بْنِ حَدَّ عَا اَبْنُ

عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّي تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِي هَذَا
 صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ اِلَى لِقَائِهِ
 هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : بَيْنَمَا
 مُوسَى فِي مَلَأَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ جَاءَهُ رَجُلٌ
 فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَحَدًا أَعْتَمَرَ مِنْكَ قَالَ لَا
 فَأَوْسَى اللهُ اِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ
 مُوسَى السَّبِيْلَ اِلَيْهِ فَجُعِلَ لَهُ الْخُوْتُ اِيَّةً
 وَرَقِيْلٌ لَهُ اِذَا فَقَدْتَ الْخُوْتُ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ
 سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَنْبَغُ اَنْ تَلُوْتُ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ
 لِمُوسَى فَتَاةٌ اَوْ اَيُّتْ اِذْ اُوْتِيَ اِلَى الصَّخْرَةِ
 يَا قِيْلُ نَسِيْتُ الْخُوْتُ وَمَا اُنْسَانِيهِ اِلَّا الشَّيْطَانُ
 اِنْ اَذْكُرَكَ فَقَالَ مُوسَى ذَلِكُمْ مَا لَمْ تَنْبَغِ كَارْتِدَا
 عَلَيَّ اِنَّمَا رَهِيْمًا قَصَصًا فَوَجَدَا
 خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَايِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللهُ

فی کتابہ

۴۲۵ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْنٍ
 قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ نُوْتَا الْبُكَائِي يُزَعَمُ اَنَّ
 مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيْلَ
 اِنَّمَا مُوسَى اٰخَرُ فَقَالَ كَذَبٌ عَدُوُّ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ
 بِن كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُوسَى
 قَامَ خَطِيْبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ
 اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ
 الْجَنَمَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلِيُّ ابْنِ عَبْدٍ . بِمَجْمَعِ
 الْبَحْرِيْنَ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ اَيُّ مَتِّ وَمَنْ
 فِي يَدِ رُبَّمَا قَالَ سُبْحَانَ اَيُّ رَمِي وَكَيْفَ لِي
 بِهِ قَالَ تَاخَذُ حُرْتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مَكْتَلٍ حَيْثُمَا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؛ جواب دیا اہل میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک روز موسیٰ
 علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے کسی شخص نے اگر ان
 سے سوال کیا، آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ
 علم والا ہو؟ فرمایا نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل
 فرمائی کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے تو حضرت موسیٰ نے
 ان کی طرف جانے کا راستہ پوچھا۔ تو پھلی کو ان کے لیے نشانی بنا دیا
 گیا اور کہا گیا کہ جب پھلی گم ہو جائے تو اس جگہ کی طرف واپس لوٹ
 آنا تمہیں وہ مل جائیں گے۔ تو یہ دریا میں پھلی کا نشان دیکھتے ہے۔
 آخر ساتھی نوجوان نے حضرت موسیٰ سے کہا، بھلا دیکھتے تو جب
 ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں پھلی کو وصول کیا
 اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا، کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے
 تو سندر میں اپنی راہ لی، اچنبھا ہے۔ موسیٰ نے کہا، یہی تو ہم چاہتے
 تھے۔ تو چھپے پھلے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے سورۃ الکہف
 آیت ۶۲ تا ۶۳) پس ان دونوں نے حضرت خضر کو پایا۔ پھر ان کے
 درمیان وہی کچھ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں
 بیان فرمایا ہے۔

سید بن جبیر رادی ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ نون البکائی کا گمان ہے کہ حضرت
 خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے
 پیغمبر تھے بلکہ یہ موسیٰ دوسرے ہیں انہوں نے فرمایا ہر اس خدا کے

دشمن نے غلط بیانی کی ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب نے نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن کر حدیث بیان فرمائی کہ حضرت موسیٰ
 بنی اسرائیل میں رخصت کئے گئے ہوئے تو کسی نے ان سے سوال
 کیا، لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب
 دیا، میں اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ انہوں نے علم کو
 خدا کی جانب نہیں پھیرا تھا۔ ان سے فرمایا، کیوں نہیں ڈر دریاؤں
 کے سنگم پر ہمارا ایک بندہ رہتا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے
 وہ عرض گزار ہوئے، اسے پروردگار اچھے اس بندے تک کون

پہنچائے گا۔ کبھی سفیان یوزر روایت کرتے :- اسے پروردگار! میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ فرمایا، تم ایک پھلی سے کر زنبیل میں ڈال لو۔ جہاں وہ پھلی گم ہو جائے میرا بندہ وہیں ہوگا۔ تمہیں یہ شرم کی جگہ تشریح روایت کرتے۔ تیرا اتوں نے پھلی سے کر زنبیل میں ڈال لی اور وہ نوجوان یوحنا بن یونس کو ساتھ لے کر چل پڑے، یہاں تک کہ ایک چتر راستے میں آیا۔ دونوں اس پر سر رکھ کر بیٹھ گئے حضرت موسیٰ کو نیند آگئی اور پھلی تڑپی، باہر نکلی اور اُکود کر، دریا میں جاگری۔ تو اس نے سرنگ کی طرح سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے پانی کے بہاؤ کو پھلی کے لیے روک دیا اور طاق کی طرح اس کے لیے راستہ بنا دیا راوی نے اشارت سے بتایا کہ ایسا طاق بہر حال وہ دونوں باقی دن اگلی رات اگلا دن برابر چلتے رہے۔ یہاں تک کہ جب اس سے اگلا دن آیا تو نوجوان سے کہنے لگے، کھانا لاؤ ہمیں تو اس سفر میں بڑی تھکاوٹ ہوئی ہے۔ حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اسی وقت ہوئی تھی جب وہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہوئی جگہ سے آگے نکل گئے تھے۔ نوجوان نے ان سے کہا، بھلا دیکھیے تو جب ہم نے اس پریشان کے پاس جا کر لی تھی تو بیشک میں پھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لے لی چنیا ہے (سورہ الکہف آیت ۶۲، ۶۳) پھلی کے لیے سمندر میں سرنگ بن جانا واقعی ان کے لیے تعجب کی بات تھی۔ تو حضرت موسیٰ نے اس سے کہنے لگے۔

یہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے آیت ۶۳ یعنی دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے وہیں لوٹے یہاں تک کہ کسی چتر کے پاس آپہنچے۔ وہاں دیکھا کہ ایک آدمی کپڑوں میں پٹھا بول ہے۔ حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا۔ آپ کے دکھ میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب دیا، میں موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا، یہی اسرائیل کے حضرت موسیٰ؟ فرمایا، ہاں۔ آپ کے پاس اس سے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے اس عہدہ ہدایت میں سے کبھی سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم فرمایا ہے۔ کہا اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے، ایک ایسا علم سکھایا ہے جو

فَقَدِمَتِ الْمُحْرَمَاتُ نَهُوَ تَقْوَرِبَمَا قَالَ فَهَرَسَتْهُ
وَ أَخَذَ حَوْثًا فَجَعَلَهُ فِي مَكْنَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَنَتَاهُ
يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى آتَى الصَّخْرَةَ وَضَعَهَا وَوَسَمَا
فَرَقَدَ مُوسَى وَاصْطَرَبَ الْمُحْرَمَاتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي
الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَيْبِيئَهُ فِي الْبَحْرِ مَرَبًا فَأَمْسَكَ اللَّهُ
بِعِنِ الْمُحْرَمَاتِ حَبْرِيَّةَ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ
هَكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَعِيَّةً
بَيْنَهُمَا وَيَوْمَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْعَدُوِّ
بَعْدَ لَيْلَةٍ أَيْتَاهُ إِتْمَاعًا أَدْنَى لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا
ذَلِكَ نَصَبًا. وَلَقَدْ رَجِدُ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى
عَلِمَ حَيْثُ أَمْرًا اللَّهُ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ
يُنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيْتُ الْمُحْرَمَاتِ وَمَا
لِي بِأَنْبِيءِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَدُكَّرَهُ وَاتَّخَذَ سَيْبِيئَهُ
الْبَحْرِ عَجَبًا. فَكَانَ لِلْمُحْرَمَاتِ سُرُوبًا وَلَمْ يَعْتَبِرْ
أَنَّ مُوسَى ذَلِكُمْ مَا لَمْ نَنْبِغْ وَكَأَرْتَدَّ أَعْلَى
تَاهُمَا فَصَصًا. رَجَعَا يُقْصَصَانِ
بَيْنَهُمَا حَتَّى آتَى هَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَوَجَلُ مُسَبَّحِي بِشْرُوبٍ فَسَلَّمَ مُوسَى فَرَدَّ
بِهِمَا قَالَ وَأَتَى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا
مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ لَقَدْ
بَكَرْتُ لِعَلْمِي مِمَّا عَلِمْتَ رُشْدًا قَالَ يَا مُوسَى
عَلَى عَيْنِهِ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَمِيئِهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ
تَ عَلَى عِلْمِ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَمِكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ
هَلْ آتَيْتُكَ قَالَ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
أَوْ كَيْفَ تَصِيرُ عَلَيَّ مَا لَمْ تَحْظُ بِهِ خَيْرًا
وَلَمْ أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ
فَعَرَسَتْ بِهِمَا سَيْبِيئَهُ كَلَّمُوهُمَا أَنْ يَحْبِلُوهُمَا
الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوَالٍ فَلَمَّا رَكِبَ
بَيْنَهُمَا فَجَاءَ عَصْمُوهُمُ كَرَفَعَهُ عَلَى حَرْفِ

السَّهْلَيْنِ فَتَقَرَّ فِي الْبَحْرِ لَقْرًا أَوْ تَقَرَّتَيْنِ
 قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عَيْشِي وَ
 عِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا شِدًّا مَا نَقَصَ هَذَا
 الْعَصْفُورُ بِمِثْقَالِ رِيَّةٍ مِنَ الْبَحْرِ إِذْ أَخَذَ
 الْفَأْسَ فَتَزَعَّ لَوْحًا قَالَ فَكَلِمَةٌ جَاءَ مُوسَى
 إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْعَدْوِّمْ فَقَالَ لَهُ مُوسَى مَا
 صَنَعْتَ قَوْمٌ ذَمُّوا بَعْضَ نَوَالٍ عَمَدَتِ إِلَى
 سَفِينَتِهِمْ فَحَدَّثَهَا لَتُخْرِقِي أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتُ
 شَيْئًا مَرَاتًا لَأَنْتَ أَتَى لَكَ لَنْ
 تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَأَنْتَ إِخْدَانِي بِمَا
 لَيْسَتْ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِ عَسْرًا فَكَانَتْ
 الْأُذُنُ مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْبَحْرِ
 مَرُّوا بِغُلَامٍ يَنْعَبُ مَعَ الصَّهْبِيِّانِ فَأَخَذَ
 الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَ
 أَوْ مَا سَفِينَانِ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ
 يَقَطِفُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقْتَلْتَنِي نَسَا
 زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا تُكْرَهُ
 قَالَ أَلَمْ أَتَى لَكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
 صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتَكِ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا فَلَا
 تُصَاحِبْنِي فَتَدْبِقْتِ مِنْ لَدُنِّي عُدْمًا
 فَأَنْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيْتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطَعْنَا
 أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا
 جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ مَا بَيْنَهُمَا أَوْ مَا بَيْنَهُ
 هَكَذَا وَأَشَاءُ سَفِينَانِ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْئًا
 إِلَى قَوْفٍ فَلَمَّ أَسْمَعُ سَفِينَانِ يَذْكُرُ مَا بَيْنَهُمَا
 إِلَّا مَرَّةً قَالَ قَوْمٌ أَنْتِنَا هُمْ فَتَمَّ يُطِيعُونَا
 وَلَمْ يُضَيِّفُونَا عَمَدَتِ إِلَى حَائِطِهِمْ لَوْ
 بَشَتْ لَمْ تَخَذَتْ عَلَيْهِمْ أَجْرًا قَالَ هَذَا خِرَاقٌ
 بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأَلْتُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِيعَ

آپ کو نہیں سکھایا اور آپ کو ایک ایسا علم مرحمت فرمایا ہے
 جسے آپ کے برابر مجھے اللہ تعالیٰ نے تعلیم نہیں فرمایا۔ انہوں نے
 دریافت کیا: کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ کہا: آپ
 میرے ساتھ مہینہ نہیں کر سکیں گے اور آپ مہینہ کریں گے جس بات
 کی آپ کو خبر نہیں ہے... تاہم اس آیت (سورۃ الکہف، آیت ۶۱ تا ۶۴) سے
 وہ ساحل سمندر کے ساتھ چل پڑے ان کے پاس سے ایک کشتی
 گزری تو سوار ہونے کے لیے گفتگو کی۔ کشتی والوں نے حضرت خضر
 کو پہچان کر سب کو سوار کر لیا اور بغیر کرائے کے۔ جب وہ کشتی میں سوار
 ہو گئے تو ایک چڑیا اڑ کر کشتی کے ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک
 یاد چوچھیں ماریں۔ حضرت خضر نے ان سے کہا: اے سونہ! میرے
 اور آپ کے علم نے علم الہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے
 سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔ پھر اچانک حضرت خضر نے کھٹائی سے
 کشتی کا ایک تختہ نکال دیا۔ جب حضرت موسیٰ کی نظر پڑی تو کہنے لگے
 یہ آپ نے کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر اہمت کے ہمیں کشتی میں بٹھا
 دیا ہے لیکن آپ نے تختہ توڑ دیا بلکہ کشتی ہی ناکارہ کر دی تاکہ سوار
 غرق ہو جائیں۔ یہ کوئی اچھا کام تو نہیں کیا۔ حضرت خضر نے کہا:
 کیا میں نے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ مہینہ نہیں کر سکیں گے۔
 حضرت موسیٰ نے کہا: میری بھول پر سزا دہ نہ کر اور میرے کام میں
 مجھ پر تنگی نہ ڈالو۔ یہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ جب یہ دریا
 سے نکلے تو ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو دوسرے لڑکوں
 کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور
 اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اس طرح موڑ دی۔ سفیان راوی نے اپنی نگینوں
 سے اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کسی چیز کو توڑ رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے
 ان سے کہا: کیا تم نے ایک ستھری جان بغیر کسی جان کے بے قتل کر دی؟
 بیشک یہ تم نے بہت بڑی بات کی۔ کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ
 ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے۔ کہا اس کے بعد میں تم سے پکڑ لوں
 تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا۔ بیشک میری طرف سے تمہارا غدر پورا ہو چکا۔
 پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاڑی والوں کے پاس آئے ان دونوں
 سے کہا تا ناگلا، انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے

عَلَيْهِ صَلَاتًا ۱۰ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَوَدُنَا أَنْ مُوسَى كَانَ صَبْرًا فَقَصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا
 مِنْ خَيْرِهِمَا قَالَ سَفِيَانٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبْرًا
 قَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَأَعْلَمُ
 بِلَيْكٍ يَا خُذْ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا
 زَا مَاتِ الْعُلَمَاءُ مَرَاتِمًا كَأَفْرَا ۱۱ وَكَانَ أَبُوهُ
 مَبِينٌ فَفَرَّقَ قَالَ لِي سَفِيَانٌ سَمِعْتُهُ مِنْهُ
 مَبِينٌ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ فَيَلُ سَفِيَانٌ
 حَفِظْتُهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَ مِنْ عَنِّي أَوْ
 حَفِظْتُهُ مِنْ إِنْسَانٍ فَقَالَ وَمَنْ أَحْفَظُ
 بِي إِذَا أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍ وَعَنْ عَمْرٍ
 مِنْهُ وَمِنْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ۱۲
 مِنْهُ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ
 بِإِسْنَادٍ مَبِينٍ عَنِ الْمُبَارَكِيِّ عَنْ هَمَّامِ بْنِ
 مَسْعُودٍ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّ سَمِيَّ الْخَضِرِ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى خُرُوفٍ بَيْضَاءَ
 فَجَاءَتْهُ مِنْ خَلْفِهِ خَضِرَاءُ ۱۳

گائے میں ایک دیوار پائی جو گرا جا رہی ہے و آیت ۱۰ تا ۱۱۔ یعنی جب گئی
 ہے۔ سفیان نے اہق کے اٹھ سے بتایا کہ ایسے گویا وہ کسی چیز کے اوپر
 اہق چیر رہے ہیں۔ لیکن جھکنے کا ذکر میں نے سفیان سے صرف ایک تہ
 سنا ہے۔ کہا یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں
 کھانا نہیں دیا اور ہمیں دعوت دینا منظور نہ کیا لیکن تم نے ان کی دیوار
 درست کر دی۔ اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے۔ کہا
 یہ میری اور آپ کی جہالتی ہے، اب میں آپ کو ان باتوں کا ہمد تیاروں گا جن پر
 آپ سے میرے ہوسکا آیت ۱۱، ۱۲، ۱۳، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا، کا حق حضرت موسیٰ صبر کرتے تو ان دونوں کے طور واقعات بھی
 اللہ تعالیٰ بھی بنا دیتا۔ سفیان کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا اور
 بھی نصیب نہیں بنا دیتا۔ اور ابن عباس کی قرأت میں یوں ہے۔ اَنَا مَعَكُمْ مَلَكٌ
 يَا خُذْ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا ۱۱ اَمَا الْعُلَمَاءُ مَرَاتِمًا كَأَفْرَا ۱۲ وَكَانَ
 سَفِيَانٌ نَعْمٌ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا فِيهَا مِنْ عِلْمٍ وَكَانَ يَتَّبِعُهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱۰۔ یعنی جب گئی ہے۔ سفیان نے اہق کے اٹھ سے بتایا کہ ایسے گویا وہ کسی چیز کے اوپر اہق چیر رہے ہیں۔ لیکن جھکنے کا ذکر میں نے سفیان سے صرف ایک تہ سنا ہے۔ کہا یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں کھانا نہیں دیا اور ہمیں دعوت دینا منظور نہ کیا لیکن تم نے ان کی دیوار درست کر دی۔ اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے۔ کہا یہ میری اور آپ کی جہالتی ہے، اب میں آپ کو ان باتوں کا ہمد تیاروں گا جن پر آپ سے میرے ہوسکا آیت ۱۱، ۱۲، ۱۳، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کا حق حضرت موسیٰ صبر کرتے تو ان دونوں کے طور واقعات بھی اللہ تعالیٰ بھی بنا دیتا۔ سفیان کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا اور بھی نصیب نہیں بنا دیتا۔ اور ابن عباس کی قرأت میں یوں ہے۔ اَنَا مَعَكُمْ مَلَكٌ يَا خُذْ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا ۱۱ اَمَا الْعُلَمَاءُ مَرَاتِمًا كَأَفْرَا ۱۲ وَكَانَ سَفِيَانٌ نَعْمٌ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا فِيهَا مِنْ عِلْمٍ وَكَانَ يَتَّبِعُهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱۰۔ یعنی جب گئی ہے۔ سفیان نے اہق کے اٹھ سے بتایا کہ ایسے گویا وہ کسی چیز کے اوپر اہق چیر رہے ہیں۔ لیکن جھکنے کا ذکر میں نے سفیان سے صرف ایک تہ سنا ہے۔ کہا یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں کھانا نہیں دیا اور ہمیں دعوت دینا منظور نہ کیا لیکن تم نے ان کی دیوار درست کر دی۔ اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے۔ کہا یہ میری اور آپ کی جہالتی ہے، اب میں آپ کو ان باتوں کا ہمد تیاروں گا جن پر آپ سے میرے ہوسکا آیت ۱۱، ۱۲، ۱۳، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کا حق حضرت موسیٰ صبر کرتے تو ان دونوں کے طور واقعات بھی اللہ تعالیٰ بھی بنا دیتا۔ سفیان کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا اور بھی نصیب نہیں بنا دیتا۔ اور ابن عباس کی قرأت میں یوں ہے۔ اَنَا مَعَكُمْ مَلَكٌ يَا خُذْ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا ۱۱ اَمَا الْعُلَمَاءُ مَرَاتِمًا كَأَفْرَا ۱۲ وَكَانَ سَفِيَانٌ نَعْمٌ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا فِيهَا مِنْ عِلْمٍ وَكَانَ يَتَّبِعُهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کا نام خضر
 اس لیے ہے کہ جب وہ کسی بے آب و گیاہ اور چٹیل
 زمین پر بیٹھے تو اٹھتے ہی وہ سبز سے
 لہلہانے لگتی تھی۔

حضرت خضر اپنے وقت میں نبی ہوئے تھے۔ ان کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس ملاقات کا واقعہ بڑا عجیب
 ہے جو قرآن مجید کی سورہ الکہف میں موجود ہے! انہیں پروردگار عالم نے علم لدنی عطا فرمایا تھا ہے جس کے باعث ان سے بعض
 لوگوں کا وقوع بھی ہوا جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حیرت میں ڈال دیا۔ یہ مد نظر رہے کہ علم لدنی خدا کا ایک عجیب انعام ہے جو امت
 کے لئے ہی اولیا مائدہ کو ملتی قدر مراتب حاصل ہوتا اور حاصل ہوتا ہے گا لیکن علم شریعت کو اس علم پر یہی کیفیت ہے۔
 رت خضر علیہ السلام اب امت محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ انہیں قیامت تک کی ظاہری زندگی ملی ہوئی ہے۔
 دل کی طرح عام آدمی کی نگاہوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ یہ زمین پر جس جہٹیل اور بے آب و گیاہ جگہ پر بیٹھے ہیں تو ان کے اٹھتے ہی وہ لوں
 ہری گاس پہلنے لگتی ہے۔ ان کے نام خضر کی وجہ تسمیہ یہی ہے۔ گزشتہ دونوں مدثریوں یعنی حدیث ۱۶۲۴ اور ۱۶۲۵ میں حضرت
 حضرت خضر کی ملاقات کا واقعہ تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ واللہ اعلم

یٰۤاَسْرٰٓئِیْلَ کِیْ تَرٰوْتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا نَجِيُّ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ نَصْرِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّقِيقِ عَنْ مَعْصِيٍّ عَنْ هَتَامِ بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ
 سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ
 ادْخُلُوا الْبَابَ مُجْتَدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَبَدَلُوا
 فَدَخَلُوا أَيَّزَحْفُونَ عَلَى أَسْتَاهِرِهِمْ وَقَالُوا حِطَّةٌ
 بِنِي شَعْرَةَ .

۶۲۸ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
 زَوْجُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَكُنْتِ
 وَخِلَافِ بْنِ عَنِّي هُوَ يُزِيدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَوْسَى
 كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سَتِيمًا لَا يُزِي مِنْ جِلْدِهِ
 شَيْءٌ إِسْتَحْبَبَ مِنْهُ مَا آذَاهُ مِنْ آذَاهِ مِنْ
 بَنِي إِسْرَائِيلَ فَتَالَ مَا يَسْتَبْرَهُ هَذَا النَّسْرُ
 إِلَّا مِنْ عَيْبٍ يَجِدُهَا إِمَّا بَرِّحٍ وَإِمَّا أَدْمَاءَ وَ
 إِمَّا أَفْقِدَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَّا دَأْبُ أَنْ يُبْرِئَهُ وَمَا قَالُوا
 لِمَوْسَى فَخَلَا يُومًا وَحَدَّاهُ فَوَضَعَ تِيَابَهُ بِعَيْبِ
 الْحَجْرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى تِيَابِهِ
 لِيَأْخُذَ بِهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِخَوْبِهِ فَأَخَذَ
 مَوْسَى عَصَاكَ طَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ تَوْبِي
 حَجْرٌ تَوْبِي حَجْرٌ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَأَةٍ مِنْ
 بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا
 خَلَقَ اللَّهُ وَأَبْرَأَهُ وَمَا يَعْرِفُونَ وَقَامَ الْحَجْرُ
 فَأَخَذَ تَوْبَهُ فَلَيْسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجْرِ ضَرْبًا
 بِعَصَاهُ فَرَأَى اللَّهُ أَنَّ بِالْحَجْرِ لَمَدَّ بَأْسًا مِنْ أَشْرِ
 ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
 آذَوْا مَوْسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ وَمَا قَالُوا وَكَانَ
 عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا .

۶۲۹ . حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل
 کو حکم دیا گیا تھا کہ۔ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے
 داخل ہونا اور کہنا ہمارے گناہ معاف ہوں (سورۃ البقرہ
 آیت ۵۸) لیکن انہوں نے یہ حکم بدل دیا۔ وہ سترین کے
 بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے جاتے تھے حِطَّةٌ
 بِنِي شَعْرَةَ یعنی بال میں دانہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰؑ نے تیرے
 اور ستر پوشی تھے۔ جیسا کہ بائبل کوئی ان کے جسم کا ذرا ساحتہ
 بھی نہیں دیکھ سکا تھا۔ بنی اسرائیل نے انہیں ستانے کے لیے کہنا
 شروع کر دیا کہ یہ کسی بیماری کے باعث جسم کو اتنا چھپاتے ہیں۔ انہیں
 برس ہے یا ان کے خیسے بھول گئے یا کوئی اور بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ
 کا ارادہ ہوا کہ ان کے الزامات سے حضرت موسیٰؑ کو بری فرمائے۔
 پس ایک روز حضرت موسیٰؑ نے تنہائی میں جا کر کہہ کرے امارے اور
 ایک پتھر پر رکھ دئے۔ پتھر نسل فرمانے لگے جب غسل سے فارغ
 ہوئے اور کپڑے لینے کے لیے پتھر کی جانب بڑھے تو پتھر ان
 کے کپڑے سے کھراگ کھرا ہوا۔ حضرت موسیٰؑ نے پتھر کو مارنے
 کے لیے اپنا عصا لیا اور کہتے جاتے، اے پتھر میرے کپڑے، اے
 پتھر میرے کپڑے، یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے
 پاس جاتے۔ ان لوگوں نے عربیائی کی حالت میں دیکھ لیا کہ ان کی
 تخلیق تو بڑی حسین ہے اور لوگ جو الزامات لگتے ہیں ان کا یہاں
 نشان تک نہیں ہے۔ پس پتھر ٹھہر گیا اور انہوں نے کپڑے لے کر
 پہن لیے اور اپنے عصا سے پتھر کی پٹائی کرنے لگے۔ ان کا مارنے
 کے باعث خدا کی قسم پتھر میں تین چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔ اسی لیے
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں
 نے موسیٰؑ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرمایا، اس بات
 سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰؑ کے یہاں آبرو والا ہے۔

دسورۃ الاحزاب، آیت (۶۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

sunnahschool.blogspot.com

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا۔ اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مد نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ غصے کے آثار میں نے آپ کے چہرہ انور پر دیکھے۔ پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ مومن علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

چند قرآنی لفظوں کی تشریح

اپنے جنوں کے آگے آسن مارے تھے (سورۃ الاعراف آیت ۱۳۸) **مَبْرُؤًا لِّفَقَّانٍ**۔ یعنی بے پرواہی کر دئے جائیں گے۔ **بِأَعْيُنِنَا** جب غلبہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چلو تو رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر کسے پیلو چلو کیونکہ وہ زیادہ مسدود ہوتے ہیں لوگوں نے پوچھا، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا، کیا یہاں بھی کوئی نبی ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

اللہ کے ولی کی گائے۔

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا، خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۴) **أُولَئِكَ هُمُ الْفٰكِرُونَ** سے بچنا اور بوسمی گائے کے درمیانی مروالی۔ **فَاتَّقِ صَافٍ** لاد کول، کم بڈہنا، **مَشِيْرُ الْأَرْضِ لَيْسَتْ بِكَ لُولٍ تُشِيرُ** عن ولا تعمل فی الحرب مسلّمہ من **وَبِ**۔ **لَا شَيْءَ بِيَاضٍ صَفْرًا** ان شئت **وَيَقَالُ صَفْرًا** و لقولہ جمالات صفر **وَتَحْتَلِفُ**

حضرت موسیٰ کی وفات اور حالاتِ مابعد۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا تو انہوں نے مکالمہ وہ بارگاہ رب العزت کی طرف لوٹے اور

ال سَمِعْتُ أَبَا وَرَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ جَلَدَانِ هَذَا الْقِسْمَةُ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَاتَيْتُ بِنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى نَبَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى ذَا ذُرِّيِّ يَا لَثَرٍ مِنْ هَذَا أَفْصَحَ

باب ۳۱ یَعْكُفُونَ عَلَيَّ أَصَابِرُ لَهُمْ خُسْرَانٌ . وَلِيَّتَبَدُّوا . يَدْقِرُوا . مَا رُوِيَ عَنَّا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ شَاهِبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْبِكَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ فَتَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ فَتَنَ أَطْلِيْبُهُ قَالُوا أَلَنْتُ تَرَعَى الْغَنَمَ قَالَ لَنْ يَنْبِي إِلا وَقَدَّرَ عَاهَا

باب ۳۲ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ لَمُفْرَأٌ بَدَّ بِحَوَابِقَرَةٍ الْآيَةَ . قَالَ الْعَالِيَةِ . الْعَوَانُ لِيَتَصِفَ بَيْنَ الْبِكْرِ فَاقْرَأْ . صَافٌ لَادَ لُولٍ . لَمْ يَذْهَبَا مَشِيْرُ الْأَرْضِ لَيْسَتْ بِكَ لُولٍ تُشِيرُ عَنْ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْبِ مُسَلِّمَةً مِنْ وَبِ . لَا شَيْءَ بِيَاضٍ صَفْرًا . إِنْ شِئْتَ . وَيَقَالُ صَفْرًا . وَ لَقَوْلِهِ جَمَالَاتٍ صَفْرًا . وَتَحْتَلِفُ

باب ۳۳ وَكَانَ مُوسَى وَذَكَرَ مَا بَعْدَ ذَلِكَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَدْنَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْسِلَ مَلَكَ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

عرض گزار ہوئے تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جنہاں میں چاہتا، فرمایا، پھر جادو اور کھوکھو کر پناہ نہ کسی بل پر پھیرے تو آپ کے ہاتھ کے نیچے جتنے بان آئیں گے، ہر بان کے بے ایک لال مل جائے گا۔ یہ عرض گزار ہوئے، اسے رب! پھر کیا ہوگا، فرمایا، پھر موت۔ عرض کی، تو اسی آجائے۔ ملائی کا بیان ہے، انہوں نے دعا کی کہ مجھے ارض مقدس سے اتنا نزدیک کر دیا جائے جہاں تک پھر پھینکا جا سکے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ساگرین دریاں ہوتی تو تمہیں ان کی تیر سہاگ راستے کے قریب سر پہنچنے کے نیچے دکھا دیتا۔ حضرت ابو ہریرہ سے یہ حدیث سننے کے ساتھ ہی مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور یہودی میں بدکلامی ہو گئی۔ مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں سے چن لیا اور یوں قسم کھائی۔ پس یہودی نے کہا، قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چنا۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو ٹھانہ رسید کر دیا۔ یہودی نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اپنا اور اس مسلمان کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا، یہ مجھے حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب سارے انسان بے ہوش چرسے ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا، تو موسیٰ عرض کا کنارہ پکڑے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا ان میں ہیں جنہیں مستثنیٰ قرار دیا جوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کے درمیان بحث ہو گئی۔ حضرت موسیٰ نے کہا، آپ وہی حضرت آدم تو ہیں جن کی لغزش سے انہیں جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا، آپ وہی موسیٰ تو ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت

فَتَجَاءَ صَدِّقَهُمْ إِلَى رَيْبِهِ فَقَالَ أَرَسَلْتَنِي إِلَىٰ عِبْرَةَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ. قَالَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَىٰ مَتْنِ ثَوْبِهِ فَلَمْ يَبْسُطْ يَدَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةً. قَالَ أَيْ رَبِّ شَعْرًا ذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتَ. قَالَ فَإِلَّا نَ قَالَ فَكَانَ أَنَّهُ أَنْ يَدِي نِيَّةً مِنَ الْأَرْحَلِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِعَجْرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كُنْتُ لَيْتَ لَا رَيْبَ لَكُمْ قَدِيرَةً إِلَىٰ جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَيْشِيبِ الْأَحْمَرِ قَالَ وَاتَّخِذُوا مَعْرَفَةَ هَذَا مَحَدًا ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۳۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ. وَالَّذِي أَصْطَفَىٰ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُشِيرُ بِهِ عَلَى الْيَهُودِيِّ وَالَّذِي أَصْطَفَىٰ مُوسَىٰ عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ السِّمَّ عِنْدَ ذَلِكَ يَدَهُ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرًا مَسِيدًا فَقَالَ لَا تُعْزِزْ دُونِي سَلَىٰ مُوسَىٰ فَإِنَّ النَّاسَ يَضْحَكُونَ فِي كُؤُونِ أَوْلٍ مِنْ يَغِيثُ قِيَادًا مُوسَىٰ بِأَطْنَسٍ جَانِبِ الْعَرِشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَبِقَ فَأَخَافُ قَبِيْلِي أَذْكَانَ مَسَدًا اسْتَنْكَيْتَنِي اللَّهُ.

۶۳۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَرِبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ أَدَمَ وَمُوسَىٰ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ يَا نَبِيَّ أَدَمَ الَّذِي أَخْرَجْتَنِي خَطِيئَتِي مِنَ الْجَنَّةِ

اور کلاس کے لیے چنا پھر ہی آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کر رہے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے مقصد فرمادی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے در ترجمہ فرمایا ہے۔ اس بحث میں حضرت آدم حقیقت میں حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے اور منبر آیا کہ مجھ پر انتہی پیش منبر لگی گئیں تو میں نے ایک بہت بڑے گروہ کو دیکھا جس نے اتفاقاً کورٹھاپ رکھا تھا۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم رامت میں ہیں۔

حضرت آسیہ زوجہ فرعون۔

ارشادِ ربانی ہے۔ اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی... تاہم القانتین (سورۃ التوریم، آیت ۱۱، ۱۲)

حضرت ابو سوسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مردوں میں سے تو کامل انسان بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران کے سوا کامل کوئی نہیں ہوئی۔ مائشہ صدیقہ کو تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثریدہ کو تمام کھانوں پر۔

۱۱۔ ام سابقہ میں سے حضرت آسیہ زوجہ فرعون اور حضرت مریم بنت عمران تمام عورتوں سے کامل ہوئی ہیں جبکہ اُمّت محمد میں سب عورتوں سے افضل حضرت فدیجہ، حضرت مائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن ہیں۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ان پانچوں میں سے سب سے کامل کن ہے تو اس بات کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور پھر اس کا رسول ان میں سے ہر ایک کے فضائل و کمالات ایسے ہیں کہ ہر ایک کے متعلق گزرتا ہے کہ شاید یہی سب سے افضل ہیں۔ چونکہ اس بار سے میں کوئی واضح نصیحا حضرت کی نظر سے نہیں گذرنا لہذا یہی کہا جاسکتا ہے کہ ان میں سے سب سے اتنی ہی تری اور افضل ہے۔ حضرت مائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہی ارشادِ بنماری شریف کی اسی جلد میں حدیث

فَقَالَ لَهُ اَدْرَأْنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ شَرَحْتُ لِمُوسَى عَلَى اَمْرِ قَدْرَعَتِي قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اَدْرَأْنْتَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ.

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَجِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا قَالَ عَرَضْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ لِي قَوْلَ هَذِهِ اُمُّوسَى فِي قَوْمِهِ.

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَهَرَبَ اللهُ مِنْ قَوْمِهِ اَمْرًا مَرَاةً فِرْعَوْنَ لِي قَوْلِهِ كَانَتْ مِنَ الْقَائِمِينَ.

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ يَوْمُ يَكْتُمُ مِنَ النِّسَاءِ اِلاَّ اَسِيَةَ امْرَاةً فِرْعَوْنَ وَرَبِيْعَةَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَرَانَ فَضَلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ فَضَلَ الثَّرِيدَةَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

قارون۔ حضرت شعیب۔ اہل مدین

بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا (سورۃ القصص، آیت ۷۶) ثریدہ مبارک ہوتی تھی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اولی القوتہ۔

۳۲۵۔ اِنْ قَامُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى نِيَةً لِكُنُوْهُ لِيَسْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ يُقَالُ

الْمَرْجِيْنَ. الْمَرْجِيْنَ. وَيَكُنَّ اللهُ مَثَلُ الْوَعْدِ
 اَنَّ اللهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعْقِدُ. وَ
 يُؤْتِيهِمْ عَلَيْهِ وَيُخَيِّقُ. وَرَأَى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ
 شَعْبًا اِلَى اَهْلِ مَدْيَنَ لِانَّ مَدْيَنَ بَدَاؤُ
 مَثَلُهُ وَاسْأَلَ الْقُرَيْبَةَ وَاسْأَلَ الْغَيْرَ بَعْنِي
 اَهْلَ الْقُرَيْبَةَ وَاهْلَ الْغَيْرِ وَرَأَى كُمْ ظَهْرِيًّا.
 لَعَلَّيْتُمْ اِلَى الْيَمِيْنِ. اِذَا الْمَرْيُوقُ حَاجَتْهُ
 ظَهْرَتْ حَاجِقٌ وَجَعَلْتُمْ ظَهْرِيًّا قَالَ الزُّهْرِيُّ
 اَنَّ تَاخُذَ مَعَكَ ذَا بَتَّةٍ اَوْ وِعَاءٍ تُسْتَظْهِرُ بِهِ
 مَكَانَتَهُمْ وَمَكَانَهُمْ وَاحِدٌ يَخْنُو اَبْيَاشُوا
 يَايُسُّ يَحْزَنُ اُسَى اَحْزَنَ وَقَالَ الْحَسَنُ
 اِنَّكَ اَنْتَ الْحَدِيْمُ يَسْتَهْزِؤْنَ بِهِ. وَقَالَ
 مُعَاوِيَةُ لَيْكُمُ الْاَيُّكُمُ. يَوْمَ الظُّلَّةِ. اِحْلَالُ
 الْغِيَامِ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ.

باب ۲۲ قول الله تعالى وَاَن يُوْنُسَ لَمِنَ
 الْمُرْسَلِيْنَ اِلَى قَوْلِهِ وَهُوَ مَلِيْمٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ
 مَدْيَنُ الْمَشْحُوْنُ الْمُوَقَّرُ فَتَوَلَّاهُ اُمَّةٌ كَانَتْ
 مِنَ الْمَسِيْحِيْنَ الْاَلِيَّةِ فَلَبَدْنَا بِالْعَرَابِ بِوَجْهِ
 الْاَرْضِ وَهُوَ مَسِيْمٌ وَابْتَمْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةٌ
 مِّنْ يَفْطِيْنِ مِنْ عَيْرٍ ذَا مِثْلِ الدُّبَابِ وَ
 نَحْوَهُ وَارْسَلْنَا هُ إِلَى مَائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُ
 فَاَمْتُوا فَسَمِعْنَا هُمْ اِلَى جِبْنٍ وَلَا تَكُنْ كَصَلِيْبِ
 الْعُوْمِ اِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ كَطِيْرٌ وَهُوَ
 مَكْظُوْمٌ

۶۳۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ
 قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُو يُوْنُسَ حَدَّثَنَا سَمِيْعٌ
 عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي قَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ نَعَى اللهُ عَنْهُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُنَّ احْدُمُ
 اِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ رَاَدَ مُسَدَّدٌ وَ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّى

جنس میں ظاہر جماعت نہ اٹھا کے۔ فرجین اترانے والے کی مانند
 اللہ اسی طرح ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے اللہ بَسَطُوا الرِّزْقَ لِمَنْ
 يَشَاءُ وَيُعْقِدُ ہے یعنی روزی فرخ دیتا اور تنگی فرماتا ہے۔
 اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو رسدہ ہجرت آیت ۳۶
 مراد اہل مدین ہیں کیونکہ مدین تو شہر ہے۔ اس کی مثال و اسأل
 الْقُرَيْبَةَ اور اسأل الْغَيْرِ ہے۔ مراد میں گاؤں والے اور
 ناپے والے۔ كَذًا اَنْتُمْ ظَهْرِيًّا اور متوجہ نہ ہوئے جب تم کسی کی
 حاجت پوری نہ کرو تو کہے گا: میں نے اپنی حاجت کا اظہار کیا مگر میں
 نے مجھے پس پشت ڈال دیا۔ زہری کا قول ہے کہ تم اپنے ساتھ سوار
 یا برتن رکھو جس سے مدد حاصل کرو۔ مگانہ پیش اور مگانہ
 کا مفہوم ایک ہے۔ يَخْنُو اَزْدٌ رِبِيٌّ۔ یا ئس نمگین ہونا۔
 اسی رنجیدہ ہونا۔ حسن کا قول ہے کہ اِنَّكَ اَنْتَ الْحَدِيْمُ
 جس سے مذاق بھی کرتے تھے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَيْلَةُ مَائَةِ كَالِ
 عَذَابِ كَيْ بَادِلُوْنَ كَالِ اَنْ يَسِيْرَ اَنْفُكُنْ مَوْجِبَانَا۔

حضرت یونس علیہ السلام۔ ارشاد ربانی ہے۔
 اور بیشک یونس پیغمبروں سے ہے... تا وَهُوَ هَلِيْمٌ (سورہ طہ
 الصفات آیت ۱۳۶ تا ۱۴۲)۔ مجاہد نے کہا گنہگار۔ المشحون
 بھری ہوئی۔ پس اگر وہ کسب کرنے والا نہ ہوتا فَبَدْنَا بِالْعَرَابِ
 زمین پر ڈالا جبکہ وہ بیمار تھا اور ہم نے اس پر ایک رحمت آکا دیا۔
 تنے کے بیڑے کو کیل یا کوئی اور ایسی اور اسے ایک لاکھ یا اس
 سے زیادہ لوگوں کی طرف بھیجیں وہ ایمان لے آئے اور ناپے
 حاصل کرنا ہے ایک مدت تک بار بھلی واسے کی طرح نہ
 ہونا جب اسے پکارا تو وہ غمزدہ تھا۔ مَكْظُوْمٌ كَطِيْرٌ
 بنا ہے یعنی مغموم۔

حضرت عبدالقدوس مسعودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی
 تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں حضرت یونس سے بہتر ہوں۔
 مسدّد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یونس بن متی
 سے۔

۶۳۷. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ شُعَيْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَلْبَسُنِي لِيَجِدَنَّ
يَقُولُ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبُهُ إِلَى
أَبِيهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن مثنیٰ سے بہتر ہوں اور آپ نے ان کی ان کے والد کی طرف نسبت کی۔

۶۳۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الرَّعْوَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ
بِرِيضٍ بَلَغَتْ أَمْعَى بِهَاشِمِيْنَا كَرِهَهُ فَقَالَ لَا
تَلِدْنِي اصْطَلَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَنَسِيْمُهُ رَجُلٌ
الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُولُ وَالَّذِي
اصْطَلَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَنَ أَظْهَرْنَا فَذَهَبَ بِلَيْلَةٍ فَقَالَ أَبَا الْعَاسِمِ إِنَّ
بُرُومَةَ وَعَهْدًا فَمَا بِالْأَنْصَارِ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ
لَا تَطْمُتْ وَجْهَهُ فَذَكَرَهُ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رُؤِيَ فِي وَجْهِهِ ثَمَرَاتٌ قَالَ
لَا تَكْضَلُوا بَيْنَ أَيْدِيَّ اللَّهُ فَإِنَّهُ يَنْتَقِزُ فِي
الْصُّورِ فَيَصْغِقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
لَوْ أَنَّ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَنْفَعْ فِيهِ أَحَدٌ فَكَرِهُوا
قَوْلَ مَنْ بَعِثَ إِذَا مُوسَى أَخَذَ بِالْحَرِيِّ فَلَا
ذِكْرَ أَحْوَسِبَ بِصَحْفَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَمْ بَعِثَ
نَبِيًّا وَلَا أَقُولُ إِنْ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ
يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی یہودی اپنا سامان فروخت کر رہا تھا۔ اسے جو قیمت دی جا رہی تھی اس پر وہ راہی نہ تھا۔ پس کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے جن لیا، میں اتنے میں نہیں ہوں گا۔ یہ بات ایک انصاری نے سنی تو کھڑے ہو کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا تم کہتے ہو کہ حضرت موسیٰ کو ساری نوحہ بشر سے چنانچہ سالانہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں جلوہ افروز ہیں۔ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اے ابوالقاسم! میں ذمی اور معاہدہ ہوں، فلان کا کیا حال ہے جس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ انہوں نے واقعہ عرض کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غصہ آیا اور ہنستے کے آثار چہرہ پر نمودار ہو گئے۔ پھر فرمایا ایسا نے اکرام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ درج کرو کہ جب پہلی بار حضور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے سب سے بے ہوش ہو جائے گی، اگر جس کو اللہ چاہے، پھر دوبارہ حضور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرض الٰہی کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کوہ کور کی کی ہوشی کا مدد ہو گا یا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے۔ میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ

اصطلى موسى على البشر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن مثنیٰ سے افضل ہوں۔

۶۳۹. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبَةُ عَنْ
سُجَيْدِ بْنِ إِدْرِهَيْمٍ سَمِعْتُ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَلْبَسُنِي لَعَبِيدٌ أَنْ يَقُولُوا أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ
مَتَّى.

بنی اسرائیل کا ہفتے کی حد توڑنا۔

باب ۲۳۲ وَأَسَأَلْتُمْ عَنِ الْقَرْمِيَةِ النَّبِيِّ كَانَتْ

ارشاد آتی ہے، اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا جو دنیا کے کنارے تھی جب وہ بھٹنے کے بارے میں حد سے بڑھتے۔ (سورہ الاعراف، آیت ۶۳)۔ یعنی حد سے نکلتے اور بھٹنے کے بارے میں تجاوز کرتے تھے۔ جب بھٹنے کے روزانہ کے پاس بھیلے آئیں۔ فَسَرَّعَاتِرُنَّ يَوْمَئِذٍ - كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ - تک۔ بیس منٹ حضرت واقد علیہ السلام۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور واقد کو زبور حفظ فرمائی (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۵۵) الزبور سے مراد کتابیں اور زبور اس کا واحد ہے زبور میں سے لکھا نیز فرمایا۔ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا ناطق افضل دیا۔ اسے پہاڑ کا اس کے ساتھ اللہ کا طرف رحمت کر اور اسے پرندوں اور انہوں نے اس کے لیے ہوا نرم کیا کہ وسیع زمین بنا اور نمانے میں اندازے کا لحاظ رکھو (سورہ السبا، آیت ۱۱۰) شہر و زبوروں کی کیلیں اور حلقے۔ پس نہ انہیں پتلی رکھو کہ وصلی رہیں اور نہ موٹی بناؤ کہ ٹوٹ جائیں۔ اور فرمایا۔ اور تم سب بھلی کرو۔ بیشک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں (آیت ۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن (زبور) آسان فرمادیا گیا تھا۔ یہ اپنی سواری کو تیار کرنے کا حکم دیتے اور سواری پر زمین کس دی جائے اس سے پہلے سواری زبور پڑھ لیتے تھے اور صرف اپنے ہاتھ کی کافی ہوئی روزی کھاتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ سے اسے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچائی گئی کہ میں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم، میں زندگی بھر ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں زندگی بھر ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا

حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ
يَعْدُونَ يُجَاوِزُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ
تَأْتِيهِمْ حِيزَتَانِ هُمُ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَعًا
شَوَارِعَ إِلَى قَوْلِهِمْ كُونُوا قِرَدَةً
خِيسِيْنَ بَيْسُ شَدِيدًا

بَابُ ۲۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاتَيْنَا دَاوُدَ
زَبُورًا ۱۰ الزُّبُرُ - الْكُتُبُ وَاحِدُهَا نَبُورٌ
زَبْرَةٌ - كَتَبْتُ. وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا
فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِيقِي مَعَهُ. قَالَ مُجَاهِدٌ
سَبَّحِي مَعَهُ وَالتَّيْزُ وَالتَّالَةُ الْحَدِيدُ
إِنْ أَعْمَلَ سَابِعَاتٍ. الدُّرُومُ. وَحَدِيدٌ
فِي الشَّرْحِ الْمَسَامِيرُ وَالْحَلِيقُ وَلَا يُدْرِكُ
الْمِسْمَارُ فَيَنْسَلُ وَلَا يَعْظَمُ فَيَقْصُرُ
وَأَعْمَلُوا صَالِحًا لِي بِمَا تَعْمَلُونَ
بِعَدِيدٍ

۶۳۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
حَقِيقٌ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْتُرُ
بِدَوَابِّهِ فَتَسْرِبُ كَيْتُرًا الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تَسْرِبَ
دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلٍ يَبْدُوهُ رَوَاهُ مُوسَى
بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۳۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرَبُ حَدَّثَنَا الثَّيْبِيُّ عَنْ
عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَرَفٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ أَخْبَرَهُ
وَأَبَا سَكْتَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَبْدِ رَضِيِّ اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَا صَوْمَ
الَّتِي رَوَاهُ مَنْ النَّبِيِّ مَا عَشْتُ فَغَالَ لِي

کروں گا، میں نے جواب دیا، ہاں ہی کہا ہے۔ فرمایا، تم یہ نہیں کر سکو گے۔ یوں کرو کہ روزے رکھا کرو اور چھوڑنا بھی کرو۔ راتوں کو قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو۔ لہذا جیسے میں تین دن کے روزے رکھ لیا کرو، چونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزے رکھنے جیسی بات ہو جائے گی۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا، تو ایک روز رکھ کر دو روز خالی چھوڑ دیا کرو۔ عرض گزار ہوا، میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، تو ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن نہ رکھو۔ یہ داؤدی روزہ ہے اور بے بھی معتدل روزہ۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں نہ تھاؤں جس سے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے شمار ہو جاؤ؟ میں عرض گزار ہوا، ضرور بتائیے۔ فرمایا، اگر واقعہ تم وہی کرو تو آنکھیں کم درجہ ہو جائیں گی اور حوصلہ ٹھہرا جائے گا۔ یوں کرو کہ ہر بیسے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جیسے ہوشیار رہنے رکھے، عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر پاتا ہوں۔ مسٹر کا قول ہے کہ طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو پھر داؤدی روزہ رکھو کہ وہ ایک دن روزہ رکھے اور دو دن چھوڑ دیتے۔ پس انہیں دشمن کے مقابلے سے بھاگنے کی ضرورت نہیں آتی تھی۔

داؤدی روزہ اور داؤدی قیام۔ داؤدی ناز اللہ تعالیٰ کو سب نازوں سے پسند ہے، وہ آدمی رات تک سوتے، پھر تھائی رات قیام کرتے اس کے بعد باقی پھٹا حشر بھی سوتے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیا کرتے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا، اے میرے پاس، رسول اللہ کو سوتے ہوئے سحر ہوتی۔

قَوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ التَّوَدِي
قَوْلٌ وَاللَّهُ لِأَصْوَمِنَ النَّهَارِ وَلَا كَوْمِنَ اللَّيْلِ
عَشْتُ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ
بِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَتَمْرٌ وَنَمْرٌ وَصَوْمٌ
بِهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ
ثَابِلَهَا ذَا لِيكَ مِثْلُ صِيَامِ الرَّبِّ هِرْفَقُلْتُ
أَفْطِرٌ أَفْطَلُ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
تَسْهُوٌ وَأَفْطِرٌ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَطِيبُ
مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا
ذَلِكَ صِيَامٌ دَاوُدَ وَهُوَ رَجُلٌ الصَّيْبَانِ قُلْتُ
أَفْطِرٌ أَفْطَلُ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا
مِنْ ذَلِكَ

صَدَقْنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ
عَنْ أَبِي حَبِيبٍ بْنِ أَبِي تَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ
أَبِي بَرْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَنْبَأَنَّكَ تَقَوْمٌ
يَصُومُونَ النَّهَارَ قُلْتُ لَعَسَ فَعَتَنُ
تَسْهُوٌ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَ
بِالنَّفْسِ صَوْمٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ
قَدْ لَكَ صَوْمٌ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ
يَحْيَى قَالَ مِسْعَرٌ يَعْنِي قُرْبَةً قَالَ
فَرَصَوْمٌ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُومُ
ذَلِكَ يَوْمًا وَلَا يُفْطِرُ إِذَا لَاقَى.

أَبُو أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ
بِالصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامٌ دَاوُدَ كَانَ
يَصُومُ اللَّيْلَ وَيَقُومُ ثَلَاثَةَ وَيَنَامُ
سِتَّةً وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ
هُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا أَلْقَا السَّحَرُ عِنْدِي
مَاءً.

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ
الذَّقْفِيُّ سَمِعَ عَمَّالَهُ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ
إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطِرُ
يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ
يَنَامُ يَصِفُ النَّيْلَ وَيَقُومُ ثَلَاثَةَ وَيَنَامُ
سُدْسَهُ.

باب ۳۱ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِي
إِنَّهُ آدَابٌ إِلَى قَوْلِهِ وَقَصَلِ الْخَطَابِ قَالَ
مُجَاهِدٌ الْقَوْمُ فِي الْقَضَاءِ . وَلَا تَشْطِطُ
لَا تُشَوِّفُ . وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ
هَذَا آخِرُ لَيْلَتِنَا وَتَسْعُونَ نَعْجَةً يَعْتَمِدُ
لِلْمَرْأَةِ نَعْجَةً وَاحِدَةً يَكْفُلُهَا أَيْضًا سَنَاءً وَ
لِي نَعْجَةً وَاحِدَةً فَتَقَالَ الْكَفْلَانِيَّهَا مِثْلُ
وَكَفْلَهَا زَكْرِيَاءُ صَنَعَهَا . وَعَزَّرَنِي عُكْبَةُ
صَارَ أَعَزَّ مِنِّي أَعَزُّنَا تَهْ جَعَلْتَهُ عَزْمِيًّا
فِي الْخَطَابِ يَقَالَ الْمُحَادِدَةُ قَالَ لَقَدْ
ظَلَمْتَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى بَعَائِجِهِ وَإِنَّ
كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ لِيَسْبِغِي
إِلَى قَوْلِهِ إِشْمَاقَتْنَا هُ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَاخْتَبَرْنَا هُ . وَقَدْ أَعْمُرُ فَلَئِنَّا هُ بِشَتَابِ
النَّاسِ وَنَا سَتَغْفِرُ رَبَّهُ وَخَدْرًا أَيْعًا وَ
أَنَابَ .

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَزِيدَ
قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِبَنِي
عَبَّاسٍ أَسْجُدِي مَنْ . فَقَرَأُوا مِنْ دُرَيْمِ دَاوُدَ وَ
سَلِيمَانَ حَتَّى أَتَى فِيهِمَا أَهْمَاقَتْنَا هُ فَتَقَالَ يَلِيكُمْ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَمْرًا يُقْتَدِرُ يَرْبِهِمْ .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے
سنا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو داؤدی روزہ سب
روزوں سے پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور
دوسرے دن چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالیٰ کو داؤدی
نماز سب نمازوں سے پسند ہے۔ وہ نصف نیت
تک سوتے، اتھائی رات قیام کرتے پھر باقی پچھٹا
حصہ سوتے۔

اللہ ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو، بیشک
وہ بڑا رجحان کرنے والا ہے (سورہ ص، آیت ۱۷، فصل
الخطاب تک۔ مجاہد کا قول ہے کہ اس سے فصل کی سمجھ بوجھ
مرا ہے۔ لاشط زبانی نہ کر۔ دَاوُدْنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ
إِنَّ هَذَا آخِرُ لَيْلَتِنَا وَتَسْعُونَ نَعْجَةً اس میں عورت
کو نَعْجَةُ کہا ہے اور وہ شاة کے معنی میں آتا ہے۔ وَبِي نَعْجَةٍ
وَاحِدَةً فَتَقَالَ الْكَفْلَانِيَّهَا یہ کَفْلَهَا زَكْرِيَاءُ کی طرح ہے۔
اپنے ساتھ لایا۔ وَعَزَّرَنِي عُكْبَةُ ابیاری میری نسبت طاقتور
ثابت ہوا۔ أَعَزُّنَا تَهْ میں نے اسے غالب کر دیا یعنی الخطاب
یہ محاورہ کے طور پر ہے۔ کما توفیہ ذنوبی کو اپنی ذبیوں میں
میں ملانے کے لیے سوال کر کے زیادتی کی ہے اور بیشک اکثر
شرکاء زیادتی کرتے ہیں إِشْمَاقَتْنَا هُ تک۔ ابن عباس کا
قول ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ہم نے اسے آزمایا۔ حضرت عمر کی قرأت
میں قَتْنَا مَعِينِ تَارِکِ تَشَدِيدِ کے ساتھ ہے۔ پھر اس نے اپنے
رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا۔
(آیت ۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مجاہد نے
دریافت کیا کہ کیا میں سورہ ص میں سجدہ کروں آپ نے آیت
پڑھی۔ مِنْ دُرَيْمِ دَاوُدَ وَسَلِيمَانَ ... فَيَهْدِيكُمْ أَقْبِيَّةَ
فِرَاتِ تَهْرَانِ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ
لَهُ فَيَهْدِيكُمْ أَقْبِيَّةَ نَبِيِّكُمْ كَمَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ لَهُ
فَيَهْدِيكُمْ أَقْبِيَّةَ نَبِيِّكُمْ كَمَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ لَهُ
نَبِيَّكُمْ كَمَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ لَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 فرماتے ہیں کہ سورہ حق کا سجدہ ضروری نہیں ہے
 لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا
 ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام - ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اور ہم نے داؤد کو سلیمان مظاہر کیا کیا ایسا بندہ، بیشک وہ بہت رجوع
 لانے والا ہے (سورہ ص، آیت ۳۰) نوٹنے والا، رجوع کرنے
 والا۔ اور اس کا قول کہ مجھے ایسا ملک مظاہر یا مجھ سے بعد
 کسی کے لائق نہ ہو۔ نیز اس کا نزل کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی
 کی جو سلیمان کے ملک میں شیاطین پڑھتے تھے۔ اور ہوا کو
 سلیمان کے تابع کر دیا کہ جمع کو ایک ماہ کی مسافت اور شام کو
 ایک ماہ کی مسافت طے کر دیتی۔ اور ہم نے اس کے
 لیے لوہے کا چشترہ بہا دیا۔ اور جنات اس کے سامنے
 کام کرتے..... میں تھا کہ یہ ایک - بیان عملات سے
 صحیحی عمارتیں - اور تصاویر اور حوض جیسے لگن - ابن عباس
 کا قول ہے کہ زمین کے بڑے گڑھوں کی طرح قد زبر
 الزامیات سے انشکوک تک - اور جب اس پر موت واقع
 ہو گئی تو دیکھنے ہی اس کی موت کا پتہ بتایا، جو
 اس کی لاش کو کھا گئی اور جب وہ گر گیا.... المہین مال
 کی محبت کو اپنے رب کے ذکر سے تو ان کی کوچہیں اور
 گرد میں کاٹنے لگے کیونکہ وہ ان کی گردن اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے
 رہتے تھے۔ الامتداد بندھن - مجاہد کا قول ہے کہ
 صافنات مشتق ہے صفن القوس سے - دونوں میں سے
 ایک پاؤں اشاکر شم کی نوک پر کھڑے ہو جاتا۔ الجیاد
 تیز رفتار رجسڈ اشیطان - رجحان عمدہ، بہترین حیثیت
 اصابت جہاں پاؤں - قاصطن عطا کر دے - بغیر حساب
 بغیر تکلیف اور مصالحت کے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

۲۱۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 يَبْتُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ
 مَسْرُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَجَدَ فِيهَا.

باب ۳۳ قول الله تعالى وَهَبْنَا لِدَاوُدَ
 سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ الرَّاجِعُ الْمُنِيبُ
 هَبْ لِي مَلَكًا لَا يُتَّبِعُنِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي
 وَأَتَّبِعُوا مَا تَلَوْنَا الشَّيَاطِينُ عَلَى
 سُلَيْمَانَ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحُ عَدُوٌّ هَا
 وَهَاهُنَا وَإِحْمَالُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ

أَذْبَانَهُ عَيْنَ الْبَطْرِ الْحَدِيدِ وَمِنَ الْجِبِّ
 مِمَّا يَمْشِي عَلَى سُرَّتَيْهِ يَنْزِلُ إِلَى الْوَادِي
 وَالْجِبِّ قَالَ مُجَاهِدٌ بَيَانٌ مَا دُونَ الْقَصْوَى
 وَجِبَّانٍ كَالْجَوَابِ كَالْجِيَا مِنْ
 وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوَابَةِ مِنْ
 وَقَدْ رَوَى اسْبَابُ إِلَى قَوْلِهِ الشُّكُورُ
 الْفَيْسُ عَلَيْهِ الْمَوْتُ مَا دَلَّتْهُمُ عَلَى مَوْتِهِ
 إِلَّا رَوَى اللَّهُ تَأْكُلُ مِنْ سَاتِهِ عَصَا كَ
 إِخْرَ إِلَى قَوْلِهِ الْمُهَيِّنِ حَبَّ الْخَيْرِ
 ذَوْرِي فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ
 أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَا قَيْبَهَا الْأَصْفَادُ
 قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّافِنَاتُ صَفْرُ
 رَفَعَ أَحَدِي رَجُلِيهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى
 الْعَاظِرِ الْجِيَادِ السَّرَامُ جَسَدًا
 مَاءً مَاءً طَيِّبَةً حَيْثُ أَصَابَ
 شَاءَ فَا مَنَّ أَعْطَى بِغَيْرِ حِسَابٍ
 حَجْرٍ

... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک شہر رحمن میرے پاس اچانک آیا تاکہ میری نماز ٹوٹ جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میرا ارادہ ہوا کہ اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ تم سب اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آئی کہ اسے رب! مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ پس میں نے اسے ناکام ٹوٹا دیا۔ حضرت عیسیٰ سے مراد سرکش ہے، خواہ انسان ہو یا جن۔ جیسے حضرت عیسیٰ اس کی جمع التزیانیۃ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا:۔ آج رات میں ستر جو یوں کے پاس جاؤں گا، پس ہر عورت ہمسوار جسے گجور اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا میں نے ان کے ایک ساتھی نے ان سے کہا انشاء اللہ۔ لیکن انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے تو ایک کے سوا کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی اور اس بچے کا بھی ایک پہلو بیکار تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر انہوں نے انشاء اللہ کہا ہوتا تو بچے پیدا ہو کر ضرور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے، شعیب نے ابوالزناد سے جو یوں کی روایت کی ہے اور زیادہ صحیح ہی ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا: مسجد حرام، میں نے پوچھا، اس کے بعد کون سی؟ فرمایا، پھر مسجد نبوی۔ میں عرض گزار ہوا، ان دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ فرمایا، چالیس سال پھر فرمایا، جہاں تجھے ناز کا دانت ہو جائے وہیں نماز پڑھنا اور تیرے لیے وہ زمین ہی مسجد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری اور

بُن جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَفْرِيَّتًا مِنَ الْجَيْنِ تَقَلَّبَتِ الْبَارِحَةَ لِيَنْظِعَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَمَكَّنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذَتْهُ فَتَأَدَّتْ أَنْ أَرْكَبُهَا عَلَيَّ سَارِيَةً مِثْرَ سَمَوَارِي السَّجْدِ حَتَّى نَنْظُرُوا إِلَيَّ كَمَا كُنْتُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَرْحَى سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِإِحْدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدَتْهُ خَاسِمًا عَفْرِيَّتًا مُتَمَرِّدَةً مِنْ نَسْرِ أَوْجَانٍ وَمِثْلَ بَنِيَّةٍ جَمَاعَتُهَا التَّزْيَانِيَّةُ.

۶۳۷. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ نَارًا يَجْأَهُنَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقْبَلْ وَ لَمْ يَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقَطَ أَحَدٌ شَعْبِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَهُمَا لَجَأَهُمَا ذِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ تَسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ.

۶۳۸. حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْأَمْرَأَةُ التَّحْمِيَّةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَوَّكَبَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ ثُمَّ قَالَ حَيْثُمَا أَدَامَ لَكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ صُلِّ لَكَ مَسْجِدًا.

۶۳۹. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ سَمِعْنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی تو پروانے اور دوسرے کڑے اس میں آگ کرنے لگے۔ پھر فرمایا کہ ڈھونڈیں تمہیں اور ان میں سے ہر ایک کی گود میں اس کا بیٹا تھا۔ جھڑپا آیا اور ان میں سے ایک لڑکے کو لے کر بھاگ گیا۔ ساتھی عورت نے اسے بتایا کہ تمہارے لڑکے کو بھڑپا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی کہ تمہارے لڑکے کو لے گیا ہے۔ وہ اپنا جھگڑا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ پھر دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ اور انہیں واقعہ بتایا۔ انہوں نے کہا، پھر لاؤ، میں برابر کے دو لڑکے کر کے تم دونوں کو دے دیتا ہوں۔ چھوٹی عورت کہنے لگی، اللہ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ بیٹا اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ سکتین کا لفظ میں نے اسی روز سنا ہے ہم چھری کے لیے مذیہ کہا کرتے تھے۔

حضرت لقمان کا بیان - ارشاد باری تعالیٰ ہے - اور بیشک ہم نے تقوان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کرے۔ مختلف کتب میں اسورۃ لقمان، آیت ۱۸ تا ۱۷، وَلَا تَقْعَبُوا مَنَّهُمْ نَجْمِیر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کرتا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے (سورۃ لقمان آیت ۱۷)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اسورۃ الانعام، آیت ۸۲) نازل ہوئی تو اس نے مسلمانوں پر خوف طاری کر دیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ایسا کون ہے جو اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا؟ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے نصیحت کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا، اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا، بیشک

رَمْرَمًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ جَلْدٍ سَوَّاهُ نَارًا أَفْجَعَلَ الْغَرَائِرَ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ مَثَلِي النَّبِيُّ وَقَالَ كَانَتْ امْرَأَاتٍ مَعَهَا نَاهِمًا جَاءَ الذِّبُّ فَذَهَبَ بِأَيِّنٍ أَحَدًا هَلَاكَ لَتَّ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَيِّنِكَ وَقَالَتْ خُذِي بِهَا ذَهَبًا ذَهَبَ بِأَيِّنِكَ فَتَحَاكَمَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَرَجَتْ عَنِّي سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ خَيْرٌ تَأْكَ فَتَالَ امْتَوْنِي بِاللَّيْسِيِّنَ اسْتَعْتَبُوا فَتَالَ لَيْسَ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ لَهَا فَقَضَى بِهَا لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَرَأَيْتُ سَمِعْتُ بِاللَّيْسِيِّنَ إِذَا يُؤْمَدُ وَمَا لَنَا بِاللَّيْسِيِّنَ -

آیت ۲۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ حِكْمَةً إِذْ يَتْلُو آيَاتِنَا أَنْ يَسْمَعُ لَوْ سَمِعَ لَكُنُوزًا مَكْنُونًا اور بیشک ہم نے تقوان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کرے۔ مختلف کتب میں اسورۃ لقمان، آیت ۱۸ تا ۱۷، وَلَا تَقْعَبُوا مَنَّهُمْ نَجْمِیر۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کرتا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے (سورۃ لقمان آیت ۱۷)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اسورۃ الانعام، آیت ۸۲) نازل ہوئی تو اس نے مسلمانوں پر خوف طاری کر دیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ایسا کون ہے جو اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا؟ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے نصیحت کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا، اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا، بیشک

إِنَّ الشِّرْكَ لَكُفْرٌ عَظِيمٌ

بَابُ ٢٢٢ وَأَضْرِبْ لَكُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ
الَّتِي فَعَزَّزْنَا. قَالَ مُجَاهِدٌ بَشَرًا دَنَا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَهْ طَابَتْ أَرْوَاحُكُمْ
مَصَابِيحُكُمْ.

بَابُ ٢٢٣ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ذَكَرْ رَحْمَةَ رَبِّكَ
عَبْدٌ ذَكَرْتِيَا. إِذْ نَادَى رَبَّهُ يَدَاؤُا خَفِيًّا. قَالَ
رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاسْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا
إِلَى قَوْلِهِ لِمَنْ نَجَعَلُكَ مِنْ قَبْلِ سَمِيًّا. قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ. مَثَلًا يُقَالُ رَضِيْنَا مَرْضِيْنَا عَيْتِيَا. غَضِيْنَا
عَتَايَعُنُوَا. قَالَ رَبُّ آتَى يَكُونُ لِي عَلَامًا إِلَى
قَوْلِهِ تِلْكَ لِيَالٍ سَرِيًّا. وَيُقَالُ صَحِيحًا
فَخَرَّ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْخِرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ
أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا فَأَوْحَى فَأَسْمَأُ
يَا عَيْبِي خَدِيْنَا كِتَابَ بَقْوَةٍ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَ
يُبْعَثُ حَيًّا حَفِيًّا لَطِيفًا عَاقِرًا. الذِّكْرُ
الْأَثْنِي سَوَاءٌ.

٤٥٢. حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ
بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
مَالِكِ بْنِ مَعْصُوعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْكَةِ الْأَسْرِيِّ يَهُدَى صَعِيدًا حَتَّى
أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَنْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعْرِفُكَ لَمْ نَخْلُصْ هَذَا يَا عَيْبِي
وَعَيْبِي وَهَمَّا ابْنَا خَالَتِهِ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعَيْبِي
فَسَلِّعْ عَلَيْهِمَا فَسَلِّمْتُ قَرَدًا اشْرَقَا لَمْ يَرُحِبَا بِالْأَخْرِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

بَابُ ٢٢٤ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذْ كَرَّمْنَا فِي الْكِتَابِ
مُرْيَةَ إِذْ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا

شَرِكٌ بَرَّاءٌ لَهُمْ - (سورة لقمان، آیت ١٣)
ان کے لئے کاؤں والوں کی مثال بیان کرو۔
مجاہد نے کہا کہ تفسیر نام سے ہم نے مضبوط کیا مراد ہے۔
ابن عباس کا قول ہے کہ طابوا کفروا سے تمہاری مصیبتیں
مراد ہیں۔

حضرت زکریا علیہ السلام۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
یہ مذکور ہے تیرے رب کا اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندے
زکریا پر کی، جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔ عرض کیے
اے میرے رب! میری ہڈی کڑھ گئی اور سر سے بڑھاپے
کا بھجوا پھوٹا... قبل سیرت سار سورہ مریم آیت ٢٦ تا ٢٧۔ ابن
عباس کا قول ہے کہ یہ رُحْمًا مَرْمِیًّا کی طرح ہے۔ قیامًا زمان
عَتَا یَعْتَوِی۔ عرض کیا اے رب میرے گھر کا کس طرح ہوگا
... کیا آسوتا تک۔ اس سے مراد صبح سالم ہے۔ پھر وہ خواب سے
اپنی قوم کے پاس آیا۔ ہم نے وہی حیرانی ان کے لیے کہ صبح و شام خط
کی پائی بیان کرو۔ قانونی اشارہ کیا۔ اسے بھی کتاب کو مضبوطی سے
پکڑو... میثقت حاکم تک۔ حقیقاً مہربان۔ ماقبر اس بارے میں
مرد عورت دونوں برابر ہیں۔

حضرت مالک بن معصود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب بیدار کے واقعات
بیان کرتے ہوئے فرمایا: پھر اوپر چڑھے۔ یہاں تک کہ دوسرا آسمان
آگیا۔ پس اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب
دیا، جبرئیل۔ دریافت کیا، تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا، محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا انہیں بلائیے؟ جواب دیا،
ہاں۔ جب وہاں پہنچا تو حضرت جبرئیل اور حضرت یحییٰ کو دیکھا،
یہ دونوں شانہ نثار بھائی ہیں۔ جبرئیل نے کہا، حضرت جبرئیل اور
حضرت عیسیٰ کو سلام کرو۔ میں نے دونوں کو سلام کیا، انہوں نے جواب
کے بعد کہا، بھائی صالح اور نبی صالح مرحبا۔

حضرت مریم کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-
اور کتاب میں مریم کو یاد کرو، جب اپنے گھر سے مشرق کی طرف

قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ
 بِبِئْرٍ وَإِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ ادْمُودُودًا وَآلَ
 إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ إِلَىٰ قَوْلِهِ
 مَنْ يَشَاءُ يَغْيِرْ حِسَابًا قَالَ آتَيْنَا عِيسَى
 بِعِيسَى الْمَوْمِنُونَ وَمِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ
 إِمْرَانَ وَآلِ لَيْسَانَ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَئِنْ آتَىٰ آدَمُ الْتَائِبَ بِإِبْرَاهِيمَ بِلَدَيْنِ اتَّبَعُوا
 الْمَوْمِنُونَ وَيُقَالُ أَلْ يُعْتَرَبُ أَهْلُ يُعْتَقِبُ
 وَكَأَنَّ الْأَلَّ تَمَّ رَدُّهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوا أَهَيْلٌ
 حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَرُّوا بِالْأَيْمَةِ
 وَالْبَيْتِ يُؤَكِّدُ فَيَسْتَبِيلُ صَارِخًا مِنْ عَسَى الشَّيْطَانُ
 وَرَدَّهَا بِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَآلِ أُعْيِدُهَا
 فَسَبَّهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 وَإِذَا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ
 صَاطِفًا لِي وَطَهَّرَكَ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ
 بَنِي إِسْرَائِيلَ قُلِي لِي رَبِّكِ وَأَسْجُدِي وَارْكَعِي
 كَالْبَائِسِينَ ذَلِكَ مِنْ أَمْرٍ غَيْبٍ نُوحِيهِ إِلَيْكَ
 فَتُكَلِّمِينَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ
 سَرِيحٌ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ يُقَالُ
 يَخْتَمُّ كَقَوْلِهَا خَتَمَهَا مُحَقَّقَةٌ لَيْسَ مِنَ
 الدُّيُونِ وَشِبْهِهَا
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْقَضْوِيُّ
 قَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 كَثِيرٍ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَاءِ مَرْيَمَ
 عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَاءِهَا خَدِيجَةُ

ایک جگہ اللہ کی (سورہ مريم، آیت ۱۷)۔ اور یاد کر جب فرشتوں
 نے مریم سے کہا، اے مریم! اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے
 پاس سے ایک کلمہ کی سورہ آل عمران، آیت ۴۵۔ ایک شک اللہ
 نے جنن یا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو ماریے
 جہان سے سورہ آل عمران، آیت ۳۳، آل یاسین اور آل محمد
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا، بیشک ابراہیم کے
 سب سے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی۔ آل یعقوب سے
 حضرت یعقوب کے اہل طرا ہیں۔ اصل میں یہ لفظ اہل ہے، تصغیر کے
 باعث اصل کی جانب لے جاتے ہیں جیسے اھیل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی کوئی آدمی پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چھوٹا ہے اور شیطان کے چھوٹنے کی وجہ سے ہی وہ جینتا چلتا ہے ماسوائے مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔ حضرت ابو ہریرہ یہ آیت پڑھا کرتے: وَإِذْ أَرْعَيْتُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ سورہ آل عمران، آیت ۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی کوئی آدمی پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چھوٹا ہے اور شیطان کے چھوٹنے کی وجہ سے ہی وہ جینتا چلتا ہے ماسوائے مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔ حضرت ابو ہریرہ یہ آیت پڑھا کرتے: وَإِذْ أَرْعَيْتُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ سورہ آل عمران، آیت ۳۶

حضرت مریم کا انتخاب۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! یہ شک اللہ نے تجھے جنن یا اور خوب سننا کیا اور آج مارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔ اے مریم! اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لیے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی خبریں ہیں کہ میں ہم غیبی طور پر تمہیں بتا رہا ہوں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہے اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جگڑ رہے تھے۔ سورہ آل عمران، آیت ۴۲ تا ۴۴ کہتے ہیں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:۔ اپنے وقت کی بہترین عورت مریم بنت عمران تھیں اللہ اپنے وقت کی بہترین عورت محمدؐ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

بَاب ۳۲ قولہ تعالیٰ اِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ
اِنَّ قَوْلِكَ فَاِنَّمَا يَقُولُ لَهٗ لَنْ يَكُوْنُ لِيَشْرِكُ بِوَيْبَرٍ
وَاحِدٍ وَجِبْهَا فَرِيْقًا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْمَيْمِ الْيَصْدِيْقُ
وَقَالَ جَاهِدًا اَنْكَهُدُ الْعَيْنِمْ وَالْاَلَمِمْ مَنْ يَصِيْرُ بِالْقَلْبِ
وَلَا يَصِيْرُ بِاللِّسْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَنْ يُوْلَدُ اَعْنَى

۶۵۵ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شَجْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ

قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَةَ الْهَمْدَانِيَّ يَحْتَدِثُ عَنْ أَبِي مُوسَى الشَّعْبِيِّ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلَ
عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ الْفَضِيْلَةَ التَّحْرِيْمِيَّةَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ
كَمَلَّ مِنَ الرَّجَالِ كَثِيْرًا وَكَعْرِيْمًا مِّنَ النِّسَاءِ اِلَّا هَرِيْمَ
يَبْتُ عِمْرَانَ وَاسِيَةَ امْرَاةَ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ
اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ اَبِي لِيْهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ
السَّيِّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرٌ نِّسَاءٍ رَّكِبْنَ
اِبْرٰهِيْمَ اَحْنَاةً عَلٰى طِفْلِ وَاَرْعَاهُ عَلٰى نَفْسِ فِي ذَاتِ
يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ عَلٰى اِشْرٰهِيْمَ وَلَوْ تَرَكَبُ مَرْيَمُ
بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيُّ وَاسْحُوْ
اَلْكَلْبِيَّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَوْلُهُ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَقْلُوْا فِيْ
دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلٰى اللهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّ مَا الْمَيْمِمْ
بْنُ مَرْثَةَ رَسُولَ اللهِ وَكَلِمَتُهُ الْقَاهَا اِلَى مَرْثَةَ وَرَوَّحُ
مَنْتُهُ فَاَمْرًا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُوْلُوْا قَوْلًا مِّمَّنْ
خَيْرًا اَنْتُمْ اِنَّمَا اللهُ اِلَهٌ وَاَحَدٌ سُبْحٰنَهُ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ
وَلَدٌ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكُنِيَ بِاللّٰهِ وَرِيْلًا
قَالَ اَبُو عُبَيْدٍ كَلِمَتُهُ لَنْ يَكُوْنَ وَقَالَ غَيْرُهُ وَمَا وَرَّحْمَتُهُ
اَحْيَاةً فَبَعْلُهُ مَرْثَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا اَمْلٰتُهُ

۶۵۶ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلَيْدِ عَنِ
الرُّوْزْبَعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرِو بْنُ هَابِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ
بْنُ اَبِي اُمِيَّةٍ عَنْ عِبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
قَالَ مَنْ شَرِهْدَ اَنْ قَدَّالَهُ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاُوْدُ

حضرت عیسیٰ کے میلاد کی بشارت - ارشاد ربانی سے
اور یاد کرد جب فرشتوں نے مریم سے کہا۔ اے مریم!... کنی فیکون احمدہ آل
عمران آیت ۴۴، ۴۵، ۴۶ اور میسرک اور میسرک اور میسرک اور میسرک اور میسرک
ابراہیم تعنی کا قول ہے کہ مسیح سے صدیق مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کلمہ
سے علم والا مراد ہے۔ الا کلمہ درجوں میں دیکھے لیکن رات میں اسے کچھ نظر

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مائتہ کی فضیلت تمام عورتوں
پر ایسی ہے جیسی قرینہ کی تمام کھانوں پر مردوں میں تو کامل بہت بھٹے
ہیں لیکن عورتوں میں کامل صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون
ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ قریش کی عورتوں میں
دوسری عورتوں سے بہتر ہیں۔ یہ بچوں سے بہت محبت رکھنے والی
اور خاوند کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ اس کے بعد فرماتے
مریم بنت عمران نے کبھی اونٹ پر سوار کی نہیں کی۔ ایسا ہی
ذہری کے بھتیجے اور اسحاق کلبی نے ذہری سے روایت کی ہے۔
ارشاد ربانی ہے:۔ اے کتاب والو! اپنے دین میں زیادتی
نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو گر سچ۔ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا، اللہ کا
رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس
کے یہاں کی ایک روح۔ تو اللہ اللہ اس کے رسولوں پر ایمان
لاؤ اور تمہیں خدا نہ کہو، باز رہو اپنے بھلے کو۔ اللہ تو ایک
ہی خدا ہے۔ پاکی ہے اسے اس سے کہ اس کا کوئی بچہ ہو۔
اسی کا مال ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور
اللہ کافی ہے کار ساز (سورہ انفاد آیت ۱۱۷) ابو عبد اللہ کا قول
ہے کہ کلمہ سے مراد کنی فیکون ہے۔ دوسرے حضرات کا قول
ہے کہ رَفْعُ يَسْمَعُ كَمَا سَلَبَ اَنْبِيَاؤُكُمْ مَكْرُكَ ذِي رَوْحٍ بِنَادِيَا. لَنْ اَمِنْ غَلْبًا

حضرت عبادہ بن مسامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اس بات کی گواہی دے
کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا
کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے

sunnahschool.blogspot.com

بند سے اور اس کے رسول میں اور بے شک حضرت عیسیٰ بھی اللہ کے بند سے اس کے رسول اور اس کا ایک کلمہ میں جو مریم کی طرف نکلا گیا اس کی طرف کی طرف میں اور جنت دروزخ حق میں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے عمل کچھ بھی ہوں ماہ ابو یوسف، ابن جابر، عیسیٰ بخاریہ کی روایت میں آسانیاں سے کہ جنت کے آفتوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل کرے گا۔

حضرت عیسیٰ کا میلاد۔

اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے غمروں سے مشرق کی طرف ایک جگہ لگی اسودہ مریم، آیت ۱۱۶، بتناہ ہم نے اسے ڈال دیا، وہ ایک دن ہوئی۔ شرق مشرق کی طرف، تا ما بعد حیات کا باب افعال سے، یہ بھی کہا گیا ہے اچھا کلمہ ہے یعنی مجبور و مضطر کر دیا، تا بقدر گائے کی نصیحت اور۔ بسید۔ قرآن پڑی بات، ابن عباس کا قول سے کہ نبی سے کسی چیز کا مصدر ہوتا مراد ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ انہی حقیر چیز کو کہتے ہیں ابو اسحاق کا قول ہے کہ حضرت مریم یہ جانتی تھیں کہ سنتی ہی مقلد ہے اسی سے انہوں نے کہا کہ اگر تو سنتی ہے، دیکھ، اسراہیل، ابواسحاق، ابراہیم سے ماویٰ میں کہ سزا پنی زبان میں چھوٹی سزا کو سزا کہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گوارے میں میں بچوں نے کلام کیا ہے، ایک حضرت عیسیٰ رو رواہ کہ نبی اسرائیل میں جبریل نامی ایک آدمی تھا، وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ نے اگر اسے آواز دی، وہ ابھی سوچا ہی رہا تھا کہ والدہ کو جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں، لیکن اس کی والدہ نے کہا، اے اللہ! یہ اس وقت تک نہ رہے جب تک کسی زینگی نکل نہ دیکھو۔ جبریل اپنے عبادت خانے میں تھا کہ اس کے پاس ایک عورت آئی اور بدکاری کے لیے گفتگو کرنے لگی، اس نے انکار کر دیا، وہ ایک چرواہے کے پاس چلے گئی اور اسے اپنے اوپر تیار دیا پھر اس نے لڑکا بنا اور کہنے لگی کہ یہ جبریل کا ہے، لوگوں نے اس کے عبادت خانے کو مسمار کر دیا، اسے نیچے آتا دیا اور گالیاں دیں، پس اس نے دھوکا دیا اور نماز پڑھی، پھر لڑکے کے پاس آکر کہنے لگا، اسے لڑکے، تیرا باپ کون ہے؟ جواب دیا، چرواہا، لوگوں نے کہا، ہم آپ کا عبادت خانہ سمونے کا بنا رہتے ہیں، کہا، نہیں تم صوفی مٹی کا بنا دو، میرا وہ جس کو نبی اسرائیل

مَعْمَدًا عَبْدًا وَسُؤْلَةً وَأَنْ يَغِيْلِي عَبْدًا اللَّهُ وَرَبُّهُ وَكَلِمَةً أَنْفَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْحَقُّ نَادَىٰ مَنْ أُنْحَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَىٰ مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ مُحَمَّدٌ لَقِيَ ابْنَ جَابِرٍ عَنْ سَمِيرَةَ عَنْ جَنَادَةَ دَرَاهِمَ مِنَ الْجَنَّةِ الشَّامِيَّةِ أَيُّهَا النَّعَاءُ.

باب ۳۳۸ وَأَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذْ نَادَىٰ مِنْ أَهْلِهَا نَبِيًّا نَادَىٰ. أَنْتَيْنَا إِيَّاكَ نَدَىٰ سَائِلِي الضَّرْق. فَجَاءَ هَا مِنْ جِدَّتْ وَيَقْتَالُ الْجَاهَا اضْطَرَّهَا تَسْقُط. قَصِيًّا قَاصِيًّا. فَرْتَا. عَضِيًّا نَسِيًّا نَسِيًّا لَمْ أَكُنْ شَيْئًا. وَقَالَ الْحَقِيْبِرُ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ يَلِكُ الْعَلَقِي ذُو نَهْيِيَّةٍ جِيْنُ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ وَكَيْمُ عِنْدَ سَرَايِيلَ عِنْدَ لِي فَدَا سَحِي سَرِيًّا نَهْرُ صَغِيْرًا بِالشَّرِيَا نِيَّة.

فَمَا مَسَّ بِنُ إِبْرَاهِيْمَ حَتَّىٰ كُنَّا جَرِيْرًا مَحْتَبِ بْنِ مَيْرِيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةً بِنِي إِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جَرِيْمٌ كَانَ أُمَّةً كَدَعْتَهُ فَقَالَ إِيْبِيْهَا وَأَصِيْبِي تَدْمٌ لَا تَمِيْتُهُ حَتَّىٰ تُرِيْبَهُ دُجُوْةٌ وَكَانَ جَرِيْمٌ فِي صَوْمَعِيْهِ فَتَعَرَّضَتْ وَكَلِمَتُهُ نَابِي خَانَتْ رَنْبِيًّا فَامْكُنْتُ لِي أَنْوَدْتُ غَلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جَرْمِيْبِ نَكْرًا وَاصْرَمَعْتَهُ وَأَمْرَلُوْهُ دَسْبُوْهُ وَصَلِيٌّ شَرَأِي الْعَلَامَ فَقَالَ مَنْ الْبُرْكَ قَالَ التَّرَائِي قَالُوا لِنَبِيِّ صَوْمَعَتِكَ مِنْ أَلْ لَاتَامِيْنَ طِيْبِيْنَ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ

تُرْصِعُمْ إِبْنَاتَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَّا يَهَارِجُهُ
رَأَيْبُ ذُو شَاوِيَةِ فَقَالَتْ أَلَلَّامُ اجْعَلْ إِبْنِي
مِثْلَهُ فَتَرَكَ شَدِيمَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاحِبِ
فَقَالَ أَلَلَّامُ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى
شَدِيمِهَا يَمُصُّهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّ إِصْبَعَهُ
ثُمَّ مَرَّ بِأُمَّتِهِ فَقَالَتْ أَلَلَّامُ لَا تَجْعَلْ إِبْنِي
مِثْلَ هَذِهِ فَتَرَكَ شَدِيمَهَا فَقَالَ أَلَلَّامُ اجْعَلْنِي
مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاحِبُ جَاءَ رُؤْيَا
الْحَبَابِ بِرُحْمَةٍ وَهَذِهِ الْأَمَةُ يَفْرُكُونَ سُرْفَتِي نَأْيَدِي
وَلَمْ تَفْعَلِ .

۶۵۸ . حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَاهِمٍ بَنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ
مَعْبُدِ بْنِ مَعْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمُودٌ
عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّسِيبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
أَسْرَى بِهِ لَيْثَةُ مَوْسَى قَالَ فَتَعْتَهُ فَإِذَا اجْعَلُ حَبِيبَتَهُ
قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ
قَالَ وَلَقِيتُ عَيْسَةَ فَتَعْتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَبِّعَةُ أَحْمَرٌ كَأَنَّمَا أُخْرِجَ مِنْ دِيمَا فِي بَعْضِ الْحَمَامِ
فَرَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَاهِمٍ وَإِنَّا أَشْبَهُهُ وَلَدِي بِهِ قَالَ وَارْتَدَيْتُ
بِإِنَاءِ بْنِ أَحَدِ هَمَالِكِينَ وَالْأَخْرَفِيَّةِ خَمْرٌ فَيُقِيلُنِي خَدِّي
أَيْهَا رَشَتْ فَخَذْتُ اللَّذِينَ فَشَرِبْتُ بِنْتَهُ فَيُقِيلُنِي هُنَّ نِيَّتُ
لِلْفِطْرَةِ إِذَا أَصْبَتِ الْفِطْرَةَ أَمَا لَكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ
عَرَفْتَ أَمْنَكَ .

۶۵۹ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ
أَخْبَرَنَا شَمَّانُ بْنُ الْمَعْمُورِ عَنْ مَجَاهِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ بَيْتَهُ
وَمَوْسَى وَابْنَ أَبِي رَاهِمٍ فَامَّا عَيْسَةُ فَاحْمَرٌ جَمْدٌ بَرِيضٌ الصَّدْرُ
وَأَمَّا مَوْسَى فَادْمٌ جَسِيمٌ سَبِيحٌ كَأَنَّهُ مِنَ الرِّجَالِ

کی ایک عورت دودھ پلا رہی تھی تو اس کے پاس سے ایک خوبصورت عورت گزری
گونا گونا گویا، یا اللہ! میرے اس بیٹے کو اس جیسا بنا دینا۔ بچے
نے اس کی پستان، چھوڑ دی، سوار کی جانب متوجہ ہوا اور کہا، اے اللہ!
مجھے اس جیسا بنا تا، اس کے بعد پستان چھوڑتے لگا۔ حضرت ابو ہریرہ
فرماتے ہیں کہ گویا میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انگلی چومتے
دیکھ رہا ہوں۔ پھر اس کے پاس سے ایک لوندی کا گزر ہوا۔ کتنے لگی،
اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا تا۔ لڑکے نے اس کا پستان چھوڑ
دیا اور کتنے لگا، اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا تا۔ اس نے بچے سے
پوچھا، یہ کیوں؟ جواب دیا، وہ سوار ظالموں میں سے ہے اور اس
عورت کو لوگ کہتے ہیں کہ چھدی کرتی ہے، حالانکہ یہ ان میں سے
کوئی کام نہیں کرتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رشب معراج میری
حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی، راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں
یوں بتایا کہ وہ دے پٹے، دراز قد، سیدھے بالوں والے ایسے آدمی
ہیں جیسے قبیلہ شنؤہ کے۔ آپ نے فرمایا میری حضرت عیسیٰ سے نبی
ملاقات ہوئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان
فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتارہ ہیں گویا
ایسی حمام سے نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم کی ساری اولاد میں سے
زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں
دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا، ان میں جو
مرفوب خاطر ہوئے پیجئے۔ میں نے دودھ لے کر پی لیا۔ پس کہا
گیا کہ آپ نے فطرت کی راہ پائی ہے یا آپ نے فطرت کو پالیا ہے۔
اگر آپ شراب لیتے تو امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رشب معراج میں
نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ تو
سرخ رنگ، گھنگرا لے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں درہے
موسیٰ تو وہ گندمی رنگ، اور سیدھے بالوں والے تھے گویا قبیلہ

نظر کے نزدیک۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے غزے سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز لوگوں میں رجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح و عیسا کا نام ہوگا۔ اس کی دہائی آنکھ اسی ہوگی جیسے بھولا سما انکور۔ میں نے آج رات خواب میں ایک شخص کو کعبہ کے پاس دیکھا، جس کا رنگ گندی ہے، بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہنر گویا ان سے پانی

چمک رہا ہے۔ وہ دُعا دمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ مسیح بن مریم ہیں۔ پھر میں نے ان کے چہرے پر ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گھنگریلے ہیں اور وہی آنکھ سے کانا ہے۔ جنہیں میں نے دیکھا ہے وہ ان میں سے ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر ایک شخص کے کندھے پر رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے حیا نہ کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ رجال ہے۔ اسے نبی اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ کے ہیں۔ بلکہ آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں تمہاری نماز گنہگار طواف کر رہا تھا تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا رنگ گندی ہے، سیدھے بال ہیں دُعا دمیوں سے ٹیک لگا کر جا رہا ہے، اس کے سر سے پانی چمک رہا ہے یا وہ سر سے پانی نچوڑ رہا ہے۔ میں نے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا، یہ ابن مریم ہیں۔ میں نے نگاہ التفات سے دیکھی تو ایک آدمی اور نظر آیا جس کا رنگ سرخ، جسم موٹا اور بال گھنگریلے ہیں۔ وہ دہائی آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی وہ آنکھ بھونے ہوئے انکور جیسی ہے۔ میں نے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ رجال ہے۔ لوگوں میں وہ ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں ابن مریم کے سب سے نزدیک ہوں اور سارے انبیاء علیہم السلام کی طرح ہیں۔ میرے اور ان (حضرت عیسیٰ) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

نظر کے نزدیک۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بِرَحْمَتِنَا ابْنُ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا مَرْثَدَةُ عَنْ تَابِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَانُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَسِّرُ بَأْسَهُمَا أَلَّا يَأْتِيَ أَحَدًا مِنْ عَوْرَتَيْنِ لَوْ كَانَ مَعْنِي عَيْنٌ طَائِفَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ أَذْمَرَ كَأَحْسَنِ مَا تَرَعُ مِنْ

مَلِكٍ حَالَ تَضَرُّبِ لَيْثِهِ بَيْنَ مَسْكِيهِ رَجُلٌ الشَّخِرُ لَهَا مَاءٌ وَاصْنَعَا يَدَيْهِ عَلَى مَسْكِي رَجُلَيْنِ وَ طَوَّفَ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَدْ لَوَّاهُ اللَّهُ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْثَدَةَ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَأَى كَأَجْدَا قَطَطًا عَوْرَتَيْنِ كَثْبَهُ مِنْ رَأَيْتُ بَيْنَ قَطْنٍ وَاصْنَعَا يَدَيْهِ عَلَى عَوْرَتَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا

بِئْسَ مَا تَجِدُ جَاءَ تَابِعٌ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ تَابِعٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّجَيْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْرَاهِيمَ بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسِي أَحْمَرُ وَكَانَ يَسِيءُ أَتَانَا بِنِهَايَةِ الْخُوفِ بِأَنْكَبِيَّةٍ فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمُ سَبْطٍ يَمْلَأُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَبْطِفُ رَأْسَهُ مَاءً أَوْ يَهْرَأُ مَلَا فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْثَدَةَ نَذَبْتُ النَّبِيَّ رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَدُّ الرَّاسِ عَوْرَتَيْنِ لَيْسِي عَيْنُهُ عَيْنَةٌ طَائِفَةٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا قَالَ وَآخَرُ النَّاسِ بِهِنَّ هَذَا بَنُ قَطْنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَمَنْ خَرَّصَتْ هَلْكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَسَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ يَرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَدْمُ بِلَانِ مَرْثَدَةَ الْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُهُ عِلَاتٍ لَيْسِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ۔

۶۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هَذَا بَنُ عُبَيْدٍ الرَّحْمَنُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَدِهِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بُرُودُ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ آخِرُهُ يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ مَحْتَى وَدِينُهُمْ وَاجِدُوا قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ مَوْسَى بْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هُنَّاءِ بِنْتِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسِيرُ فَقَالَ لَهُ أَسْرَفْتَ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَّا لَمَّا لَأَهْرُ فَقَالَ عِيسَى أَمَنْتَ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتَ عِيسَى

۶۶۵ - حَدَّثَنَا الْحَبِيبِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَطْرُقُنِي لَمَّا طَرَقَتِ النَّصَارَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا كَأَعْبُدُ مَا تَقُولُوا عِبَادَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ

۶۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ حُرَّامَانَ قَالَ لِلنَّبِيِّ فَقَالَ الشَّقِيقُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مَوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَذَبَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ فَأَحْسَنَ قَادِمِهَا وَعَلِمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ اسْتَفْهَمَهَا فَتَرَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ فَإِذَا أَمِنَ بِعِيسَى تَمَّ أَمْرُ بَنِي قَلْبَةَ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اسْتَقَى رَبَّهُ ذَا طَاعٍ مَوْلَاهُ فَكَلَّةٌ أَجْرَانِ

۶۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لُحْيَانَ عَنْ سَيْبِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْشَرُونَ حَنَا عَرَاةً مَرَلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ حَلْقٍ نَعِيمًا ثُمَّ دَعَدْنَا عَلَيْهِمُ أَنْ لَنَا نَبِيًّا فَذُلَّ مَنْ يَكْفُرُ بِرَأْسِهِمْ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالِهِمْ مِنْ حَتَّى يَأْتِيَ ذَاتَ الْعُقَيْمِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ قَالُوا لِمَ يَأْتِي الْوَأَمْرُ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے نزدیک ہوں اور سارے انبیاء علاقہ صبا میں۔ کیونکہ ان کی والدہ تو صبا صبا میں لیکن دین سب کا ایک ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا۔ (آگے مذکورہ متن حدیث)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تو نے چوری کی؟ اس نے جواب دیا: ہرگز نہیں تم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں خدا پر یقین رکھتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ منبر پر فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مجھے اتنا بڑھا دینا جتنا انصاری نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا دیا ہے، کیونکہ میں بھی اس کا بندہ ہوں، پس تم یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص اپنی نونہی کو اچھا اور بکھا کرے اور اسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دوسرا ثواب ملے گا۔ جو آدمی حضرت عیسیٰ پر ایمان لایا اور اب مجھ پر ایمان لے آئے تو اسے بھی دوسرا ثواب ملے گا۔ اور جو فلاں اپنے پردہ و گار سے ڈرے اور اپنے آقا کا حکم ماننے تو اس کے لیے بھی دوسرا ثواب ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اکٹھے کیے جاؤ گے تو ننگے پیر لگے جسم اور ختنہ کے بغیر ہو گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ہم نے جسے اسے پیٹے بنایا تھا ایسے ہی پھر کر دیں گے۔ وعدہ ہے ہمارے ذمہ۔ ہم نے اس کو ضرور کرنا ہے (سورہ الانبیاء آیت ۱۰۴) پھر جسے پیٹے جن کو باس پہنایا جائے گا۔ وہ حضرت ابراہیم ہوں گے۔ پھر ہمیں

اور انہیں جانب سے میرے چند ساتھیوں کو کچھ دیا جانے گا۔ میں کہوں گا یہ تو میرے صحابی ہیں۔ کہا جائے گا کہ یہ بیشک مرتد ہو گئے تھے اور آپ کے جدا ہوتے ہی یا اپنی بیویوں پر پھیر گئے تھے پس میں وہی کہوں گا جو عبد صالح یعنی بن مریم نے کہا تھا کہ:۔ اور میں ان پر قطع قصاب تک ان میں مدد نہیں کرتا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھایا تو تو میں ان پر نگاہ رکھنا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے... الخیمہ اصولہ للاندلس۔ آیت ۱۱۸۱۱۱۱ محمد بن محمد بن حضرت علیؑ کا آسمان سے نازل ہونا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قسم ہے اس ذات کا جس کے قبضے میں میری جان ہے منقریب تم میں علیؑ بن مریم نازل ہوں گے، وہ حاکم عادل ہوں گے، سلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیرہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا، یہاں تک کہ ایک مسجد کو دنیا و ما فیہا سے بہتر خیال کیا جائے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پر مشورہ اور کوئی کتاب ایسا نہیں جو اس کا موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا اور سورہ الفصاح آیت

(۱۵۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ عقیل اور ازراعی نے بھی اس کو سے روایت کی ہے۔

علوم سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں اور قریب قیامت کے نزدیک حروفیہ دجال کے بعد ان کا آسمان سے وہ دجال کو قتل کریں گے اور سلیب کو توڑ دیں گے۔ نبی ہونے ہوتے وہ امت محمدیہ کے ایک فرد کی حیثیت میں ہانی دنیاوی زندگی وہ شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔ حضرت محمد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اجتہادی مسائن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اجتہاد علم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہاد سے ملتا جلتا ہوگا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نہم گریبانہم نبوت کے بائیں اس وقت حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی قیادت کر رہے ہوں گے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مسلمانوں کی قیادت کے عین کریں گے لیکن یہاں قیادت پر مجال رکھیں گے۔ اس حدیث میں اسی بات کا ذکر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بنی اسرائیل کے واقعات۔

ما ذکر عن بنی اسرائیل

۶۶۰. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِيَحْدِثْهُ الْآنَ حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ سَمِعْتَهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ السَّجَالِ إِذَا أَخَذَ مَاءً أَوْ كَمَا وَرَأَى مَا أَلَذِي يَرَى النَّاسَ أَنَّهَا النَّارُ لَمَّا بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسَ أَنَّهَا مَاءٌ بَارِدٌ فَتَارَةً تَحْرِقُ وَمِنْ أَدْمَانِكَ مِنْكُمْ فَلْيَعْمُ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ عَذَابٌ بَارِدٌ. قَالَ حَدَّثَنِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِي مَن كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَاهُ الْمَلِكُ لِيُقْبِضَ مَرْحَةً فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ انظُرْ لِقَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَيْ كُنْتُ أَبَايَعِ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَأُجَارِيهِمْ فَأَنْظِرُ الْمُسِيرَ وَأَنْجُوهُمْ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَ فِي الْمَوْتِ فَلَمَّا بَيَّسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَامْتُ فَاجْمِعُوا إِلَيَّ حَطْبًا كَثِيرًا وَآوِقُوا وَإِيَّيْهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ لَحْمِي وَخَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي فَأَمْتَحَشْتُ فَخَدُّهُ هَا فَاطْعُونَهَا ثُمَّ انظُرُوا أَيُّ مَادَّةٍ أَحْفَاذُ رُؤُوسِ فِي النَّيْرِ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَضَّ اللَّهُ لَهُ تَأَلُّفَهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ دُكَانَ نَبَأًا

۶۶۱. حَدَّثَنَا لُقَيْطُ بْنُ يَسْرَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت قرینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دریا کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی۔ پس جس کو لوگ دیکھیں گے کہ آگ ہے وہ حقیقت میں اللہ کی پانی ہوگا اور جس کو لوگ اللہ کی پانی سمجھیں گے وہ جلائے عالمی آگ ہوگی پس جو کوئی تم میں سے اس کے سچے چلے جائے تو وہ اس کی آگ میں چلا جائے گی کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔ حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ اگلے زمانوں کے کسی آدمی کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا: کیا تجھے اپنی کوئی نیکی معلوم ہے؟ کئے گئے، میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ اس سے کہا گیا، ذرا اور تو میرے دیکھ۔ کئے گئے، میرے علم میں تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو ملکہ کو ہمت دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا رہتا تھا۔ تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ انہوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا: ایک آدمی کی جب موت قریب آئی، اس کی زندگی سے مالوسی ہو گئی تو اس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کر دی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا نیکوئی لے کر اس میں آگ لگا دینا، جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ڈیوں کو بھیجنا دے تو انہیں لے کر میں لینا۔ جس روز تیز ہوا پچھلے اس روز وہ راگڑی دریا میں ڈال دینا، خویش و اقارب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام اجزا اکٹھے کر کے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا، تیرے در سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو صفحہ فرمادی۔ حضرت عقبہ بن عمرو نے ان سے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا ہے کہ وہ آدمی کھنصے چور تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دم نزع آیا تو آپ نے چہرہ انور پر چادر ڈال لی۔ جب گرمی محسوس ہوئی تو اسے سب پر نور سے

sunnahschool.blogspot.com

پرسے ہٹا دیا۔ اس حالت میں آپ نے فرمایا:۔
یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت جنہوں نے انبیاء کے
کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ ان کے اس فعل سے
بچنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پہلے نبی اسرائیل کے انبیاء
لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا دھال ہوتا تو دوسرا نبی
اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے،
ہاں مشرقیہ خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگ عرض
گزار ہوئے: آپ ہیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟
فرمایا، یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی
اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا۔ پس اللہ تعالیٰ جو انہیں حکمران بنا سکے گا
وہی حقوق کے بارے میں ان سے بلا تیز کرے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ضرورت تم اپنے
سے پہلے لوگوں کے طور اطوار کی اندھی پیروی کرو گے جیسے
باشنت کے برابر باشنت اور میٹر کے برابر میٹر۔ یہاں تک کہ اگر وہ
گروہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں جا گھسو گے۔
لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ان سے یہود و نصاریٰ ملادیں؟
فرمایا، اور کون ہوتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اطلاع
نماز کے لیے، لوگوں نے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کا مشورہ
دیا پھر یہود و نصاریٰ کے طریقوں کا ذکر ہوا (آخر میں) بلال
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ افغان و دہری کہیں اور
انامت لکری۔

سروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنا سے روایت کی ہے کہ انہیں کھلے پر ہاتھ رکھنا
ناپسند تھا اور نسواتی تھیں کہ ایسا یہود کرتے ہیں
شعب نے بھی اعمش سے اسے روایت

یہ وسلم ظنن یطرح خمیصۃ علی وجہہ فاذا
کنتم کشفھا عن وجہہ فقال وهو کذب لکن لکن
و علی انیہود و النصاری اتخذوا قبر انبیائیم
باجد یحدو ما صنعوا

۶۔ حدیثی محمد بن بشر پر حدیثی محمد بن
یزید حدیثی شعبیہ عن کرایت القز ابراقال سمعت
حازیر قال قاعدت اباہریرۃ رہمس سینین
یحدو یحدت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سمعت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما
تحدو یحدو فی قراتہ لحدیثی بعدی و
و خلفاء و کیکفرون ان الوافنا موی
و انوا بیحہ الاول فالاول اعظوہم حقہم
و سائلہم عما استرعاهم

۷۔ حدیثی محمد بن سعید بن ابی مریم حدیثی ابو یوسف
بنی زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
و سلم قال لتتبعن سکن من قبلکم شیبرا
و کذا عابین ما ابر حتی لو سکنوا احجر صیبت
کسورہ فلما یام رسول اللہ الیہود و النصاری

۸۔ حدیثی عمران بن مہیرہ حدیثی عبد
بن حدیثی خالد عن ابی قلابہ عن انس
بنہ عنہ قال ذکروا النام و الناقوس فذکروا
و النصاری قامر بلال ان یشعم الاذان
و قرا الإقامة

۹۔ حدیثی محمد بن یوسف حدیثی سفیان
بن عیینہ عن ابی الصخی عن مسروق عن عائشہ
بنہ عنہا کانت تکرہ ان یجعل یدہ فی
و تقول ان الیہود بتعلہ تابعہ شعبیہ

کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جو جان بوجھ کر کھجور پر محسوس ہوئے
وہ اپنا ٹکانا جہنم میں بنا لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک
یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو منڈیں لگاتے لیکن تم
ان کے خلاف کیا کرو۔

حسن سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت جندب بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان
کی تھی اس وقت سے ہم بھولے نہ ہیں یہ حدیث کہ جندب نے
رسول خدا پر محسوس بولا ہو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے
ایک آدمی کو زخم آگیا۔ اس نے بے قرار ہو کر پھیری لی اور اپنا زخم
ہاتھ کاٹ ڈالا۔ خون آنا جاری ہوا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
میرے بندے نے خود فیصلہ کر کے میرے حکم پر سہکتا کہ ہے لہذا
میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

بنی اسرائیل کے کورھی، اندھے اور گنچے

کا واقعہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو مسندوں کے

ساتھ روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے: ۱۱، کورھی ۱۲، اندھا
۱۳، گنچا۔ انہیں آزمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف
فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ کورھی کے پاس آکر پوچھنے لگا: تجھے کون سی
چیز سب سے پسند ہے؟ کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور خوب صورت
جلد تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور
اسے اچھا رنگ اور خوب صورت جلد دے دی۔ پھر پوچھا: تجھے
کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ کہنے لگا اونٹ یا گائے۔ بلوکی
کو اس میں شک ہے کہ کورھی اور گنچے میں سے کس نے اونٹ
مانگا اور کس نے گائے۔ اسے گامین اونٹنی دے دی گئی اور

عَنْهُ وَلَوْ أَنِّي رَحِمْتُ لَوَاعَيْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ
كَذَّبَ بَعَثْنَا مَكَدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدًا مِنَ الثَّوَارِ.

۶۶۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
بُرَيْدُ بْنُ أَبِي عَسَاةٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي بَرْدٍ قَالَ قَالَ
أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رَمَى رَمَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصُحُّونَ فَمَا لَوْ هُوَ.

۶۷۰. حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَبَّابُ بْنُ حَزَّابٍ حَدَّثَنَا
بُرَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جَنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِيهِمَا
بُخَيْرٌ وَمَا نَبِيْنَا مِنْهُمَا حَدَّثَنَا وَمَا نَحْنُ أَنْ يَكُونَ جَنْدُبٌ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَيْسٌ كَانَ قَبْدَكَ
بِهِمْ جَدِجٌ فَجَمِعَ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ
فَقَاءَ الدَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
بُنِي عَبْدِ مَنَافٍ بِنْتِيسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْكَ
بُخَيْرَةَ.

باب ۱۲ حَدِيثُ أَبْرَصٍ وَأَعْمَى وَأَقْرَمٍ فِي
بَنِي إِسْرَائِيلَ.

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
بُرَيْدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو
عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ أَبَاهُ رَمَى رَمَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
شَقَةَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصٌ وَأَقْرَمٌ وَأَعْمَى
وَاللَّهُ يَنْجَلِيهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَكْدًا
فِي الْأَبْرَصِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَيْسَ

حَسَنٌ وَجِدْتُ حَسَنٌ قَدْ قَدَّرَ فِي النَّاسِ قَالَ فَسَحَّه
 فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ كَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا احْسَنًا فَقَالَ
 أَيْ ائْتَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقْرُ هُوَ
 شَيْءٌ فِي ذَلِكَ إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا
 الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقْرُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرًا لَوْ فَقَالَ
 يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا وَأَيُّ الْأَقْرَعِ فَقَالَ أَيْ شَيْءٌ يَرَى أَحَبُّ
 إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا أَقْدَرُ فِي
 النَّاسِ قَالَ فَسَحَّه فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعْرًا احْسَنًا قَالَ
 خَانِي ائْتَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقْرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقْرَةً
 حَامِلًا قَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا وَأَيُّ الْأَعْسَى فَقَالَ أَيْ
 شَيْءٌ يَرَى أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللَّهُ أَيْ بَصِيرٌ فَأَبْصَرَ
 بِهِ النَّاسُ قَالَ فَسَحَّه فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصْرَهُ وَقَالَ
 خَانِي ائْتَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً
 وَالدُّنْيَا نَبِيَّهُ هَذَا وَرَدَّ هَذَا كَانَ يَهْدِي وَأُجِدَ
 مِنْ إِبِلٍ وَرَهْزَا أَوْ إِيذٍ مِنْ بَقَرٍ وَرَهْزَا وَرِدَّ مِنْ الْغَنَمِ
 لُحْمَانَهُ أَيْ الْأَبْرَصَ فِي صَوْمِيَّتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ
 رَجُلٌ مِنْكُمْ تَقَطَّعَتْ رِيَّ الْجِبَالِ فِي سَفَرِي خَلَا
 بِلَاغِ الْيَوْمِ إِلَّا بِاللَّهِ يَشْرِكُ أَسْئَلُكَ يَا شَدِيدَ
 أَعْظَاكَ اللَّوْنِ الْحَسَنِ وَالْجِلْدِ الْحَسَنِ وَ
 ائْتَالِ بَعِيرًا أَتَيْتُكَ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ
 إِنَّ الْحُقُوفَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَلْبِي أَغْرَفَكَ أَلَمْ
 تَكُنْ أَنْبَرَصَ يَفْعَلُ لَكَ النَّاسُ فَخَيْرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ
 فَقَالَ لَقَدْ وَرَيْتُ لِكَا بَرِّعًا كَا بَرِّعًا إِنْ كُنْتُ
 كَا ذِبَابًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ مَا كُنْتُ وَأَيْ الْأَقْرَعَ فِي
 صَوْمِيَّتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ
 لِهَذَا أَقْدَرٌ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ
 إِنْ كُنْتُ صَا ذِبَابًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ مَا كُنْتُ وَ
 أَيْ الْأَعْسَى فِي صَوْمِيَّتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْكُمْ
 وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ رِيَّ الْجِبَالِ فِي

کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا
 اور کہنے لگا، تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے؟ کہنے لگا، فرشتہ
 بال اور بیہ گنجج جاتی رہے تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے
 ہاتھ پھیرا تو گنجان جاتا رہا اور خوب صورت بال اسے دے
 دے پوچھا، تجھے کون سا مال زیادہ پیارا ہے؟ حوات دیا، گائے
 پس اسے گامین گائے دی اور کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔
 پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور دریافت کیا، تجھے کیا چیز پسند
 ہے؟ وہ کہنے لگا، اللہ تعالیٰ میری بیٹائی لوٹا دے۔ تاکہ میں لوگوں
 کو دیکھوں۔ اس نے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بیٹائی
 لوٹا دی۔ پھر دریافت کیا، تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟
 کہنے لگا، بکری۔ فرشتے نے اسے گامین بکری دے دی۔ مینوں
 کے جانوروں نے خوب بچے جنے یہاں تک کہ اس کے اونٹوں
 سے دادی بھر گئی، دوسرے کی گالیوں سے اور تیسرے کی بکریوں سے۔
 ان لوگوں بعد فرشتہ کوزھی کے پاس اس کی سابقہ شکل و صورت میں گیا اور
 کہنے لگا، میں عزیز آدمی ہوں، مسافری میں زادراہ ختم ہو گیا
 ہے، خدا کے سوا منزل مقصود پر کوئی پہنچانے والا نہیں اور پھر پورا
 کوئی نہیں خدا اور تمہارے سوا میں تم سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس
 نے تمہیں اچھا رنگ، اچھی جلد اور اونٹ عطا فرمایا کہ اس سفر میں
 میرے پیچھے کا بندوبست کر دو۔ کہنے لگا، میں نے بہت
 سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں۔ فرشتے نے کہا، شاید میں
 تمہیں پہچاننا ہوں۔ کیا تم کوزھی نہیں تھے کہ لوگ تم سے نفرت
 کرتے تھے۔ عزیز تھے تو اللہ تعالیٰ نے مال دیا۔ کہنے لگا،
 یہ مال تو مجھے آباؤ اجداد کی میراث میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا،
 اگر تم بھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ
 گنجے کے پاس اس کی سابقہ شکل و صورت میں آیا اور اس سے بھی
 اسی طرح کہا جو کوزھی سے کہا تھا اور اس نے بھی کوزھی کی طرح
 سوال رد کر دیا۔ فرشتے نے کہا، اگر تم بھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں
 پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اس کی صورت
 میں آکر کہنے لگا، میں عزیز مسافر ہوں، سفر میں زادراہ ختم ہو گیا،

sunnahschool.blogspot.com

خدا اور تمہارے سوا منزل مقصود پر پہنچانے والا اور کوئی نہیں۔
 میں تم سے اس ذات کے لیے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس
 نے تمہاری بیٹائی واپس لوٹائی، تاکہ میں سفر طے کر سکوں۔ جواب
 دیا، واقعی میں اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر بینائی دی،
 میں غریب تھا مجھے غنی کیا، پس تم جتنا مال چاہو سے لو۔ خدا کی
 قسم، میں آج تمہیں ہرگز نہیں روکوں گا جو تم اللہ کے لیے لوگے۔
 فرشتے نے کہا، مال اپنے پاس رکھو۔ تم تینوں کو آزمایا گیا ہے
 تم سے اللہ راضی اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

فَرَىٰ فَلَا بَلَاءَ الْيَوْمَ إِلَّا يَا اللَّهُ ثُمَّ بَكَ
 سَلُّكَ يَا لَدِي مَا دَعَيْتُكَ بِصَرَكَ مَشَاءَ
 بَلْتُمْ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ فَتَدَكُنْتُ أَعْنِي قَرَدَ
 نَهَ بَصَرِي وَفَهَيْرًا فَتَدَ أَعْنَانِي فَخُدَّ مَا
 دَلْتُ كَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ مَ بِشَىٰ ۚ
 فَذَقْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ فَيَأْتِنَا
 مَلِيئْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَخَطَ عَلَيَّ
 لِحَبِيْبِكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ ۱۳

باب ۲۵۲ حَدِيثُ الْغَارِ

۶۸۴ . حَدَّثَنَا اسْحَبِيلُ بْنُ خُوَيْلِبٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْتًا ثَلَاثَةَ نَهْيٍ وَمَتْنٌ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَشَوَّنُ إِذَا أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَادُّوا إِلَى غَارٍ فَأَنْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هَؤُلَاءِ لَا يَنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ أَصَدَّقَ فِيهِ فَقَالَ وَاجِدْتُمْ أَنَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجْرٌ عَمِلْتُ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أُمَّرٍ فَرَفَّهَبَ وَمَرَّكَهُ وَأَبِي عَمَدَتٌ رَأَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَرَفَّعَتْهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَرَى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَعْرًا وَأَنْتَ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَعْرِ فَسَمَقَهَا فَقَالَ لِي إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أُمَّرٍ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَعْرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَيْ فَعَدْتُ ذَلِكَ مِنْ حَشِيَّتِكَ فَفَرَّ بِمَعْنَا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ . فَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبُوَانِ شَيْخَانِ كَقَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَيْبَهُمَا كُلَّ لَيْلَةٍ يَدْبَنُ غَنَمِي لِي فَانْبَطَأَتْ عَلَيْهِمَا لَيْلَةٌ فَجِئْتُ وَقَدْ رَأَيْتُ

غار کا واقعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واقعہ ہے کہ تم سے اگلے لوگوں میں سے تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ بارش آگئی وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ سو اتفاقاً کہ غار کا سنا ایک پتھر سے بند ہو گیا وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، تمہیں اب سچائی کے سوا کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ تم میں سے ہر آدمی اس کام کو بیان کر کے دعا کرے جس میں وہ خود کو بچا سکتا ہے۔ پس ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے تین صاع چاولوں پر ایک مزد رکھا تھا۔ وہ اپنے چاول میرے پاس پھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے چاول بوندے۔ ان سے اتنا فائدہ ہوا کہ میں نے کئی گائے خرید لیں۔ پھر وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے اس سے کہا یہ گائیں تیری ہیں انہیں لے جا۔ وہ کہنے لگا میں نے تو صرف تین صاع چاول لینے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ گائیں اسی تین صاع چاولوں سے خریدی ہوئی ہیں پس وہ انہیں ایک کر لے گیا۔ اگر تو جانتا کہ یہ کام میں نے محض تیرے خوف سے کیا تھا تو ہمارا غم دور فرما۔ دے۔ پس وہ پتھر ٹھوڑا سا بٹ گیا۔ دوسرا کہنے لگا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے والدین بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے۔ یہ دو رات رات کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ لے کر حاضر ہوا تو وہ دونوں سوچکے تھے۔ اس وقت میرے اہل و عیال بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میری عادت تھی کہ پیلانے والے کو دودھ پلایا کرتا تھا چراپنے بال بچوں کو۔ میں نے انہیں جگنا مناسب نہ سمجھا اور یہ بھی ناگوار ہوا کہ دودھ پلائے بغیر انہیں چھوڑ کر

چلا سائیں ہیں۔ ہر ایک ان کے انتظار میں وہیں کھڑا رہا۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیرے خون سے کیا تھا تو تمہاری شکل آسان نہا جسے پسینہ پھر تھوڑا سا اور ہٹ گیا، یہاں تک کہ انہیں آسان نظر آنے لگا۔ تیسرا شخص کہنے لگا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے سب سے پیاری تھی اور میں دل و جان سے اسے پالتا تھا۔ سیرکے تھکا تھی کہ اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کروں لیکن وہ تنویرا رہے بغیر مرنا نہ نہیں جوتی تھی۔ میں نے تنگ و ڈوکی تو مٹو اور دینار حاصل ہو گئے تو میں نے اس کے سپرد کر دیئے۔ اس نے خود کو میرے سامنے پیش کر دیا۔ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو کہنے لگی، خدا سے ڈو اور شرمی حتیٰ کہ بغیر بکارت کو نہ توڑ۔ میں اسی طرح اٹھ کھڑا ہوا اور تنویرا دیکھیں چھوڑ دئے۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا مرد تیرے خون سے کیا تھا، تو ہمیں راستہ مظاہرہ دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں راستہ دے دیا اور وہ باہر نکل آئے۔

بعض متفرق حالات و واقعات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر آتی ہوئے کہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔ کہنے لگی، اے اللہ! مرنے سے پہلے میرے بیٹے کو اس سوار جیسا کر دینا۔ بچے نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا اور پھر پستان چوسنے لگا۔ پھر ایک عورت گزری جسے لوگ دھکیلے اور اس سے کھیل رہے تھے۔ وہ عورت کہنے لگی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت جیسا نہ بنا۔ بچے نے کہا، اے اللہ! مجھے ایسا ہی بنا۔ پھر کہا کہ وہ سوار کانر ہے اور یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اس پر زنا کا الزام لگائیں تو کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔ اگر اس کے متعلق کہیں کہ یہ چھوڑی کرتی ہے تو یہ کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔

أَهْلِيَّ وَ عِيَالِي يَتَصَانَعُونَ مِنَ الْجُوعِ كُنْتُ
رَأْسِي مِثْلَ حَتَّى لِي شَرَبَ أَبُو أَيْ فَكَرِهْتُ أَنْ
وَقَطُّ لَسَادَ كَرِهْتُ أَنْ أَدْعُهُمَا فَيَسْتَكِنَا
شَرِبَتْهُمَا فَهَلَمْ أَرَأَى تَطْرُحِي حَتَّى طَلَمَ الْفَجْرُ فَإِنْ
نُتِ تَعْلَمُ أَيْ فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرَجَ
نَنَا فَانْسَحَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَقَطُوا وَإِلَى
سَمَاءٍ . فَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ
بِابْنَةِ عَمِّهِ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنِّي
فَعَلْتُ عَنْ نَفْسِي فَأَبَيْتُ أَنْ أَيْهَا بِمَا حَبَّ بَيْنِي
وَاللَّيْثِي حَتَّى قَدَّمْتُهَا تَيْتَهَا بِهَا قَدْ فَتَحَتْهَا
بِهَا مَكْنِيَّتِي مِنْ نَفْسِي فَفَعَلْتُ مَا بَيْنَ جَيْبَيْهَا
بِأَيْ أَتَى اللَّهَ وَلَا تَقْضَى النَّحَاةَ إِلَّا بِحَقِّهَا
تَعْلَمُ وَ تَرَكْتُ مَا شَاءَ دِينِي فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ
فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرَجَ عَنَّا فَفَرَجَ
بِابْنَةِ فَخَرَجُوا .

باب ۲۵

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ
بِأَيْهَا هِيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
لِللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَنَا امْرَأَةٌ تَرْضَعُ
بِأَيْهَا إِذْ مَرَّ بِهَا سَأَلْتُ وَ هِيَ تَرْضَعُهُمَا فَتَأْتِي
بِهِمْ لَا تَيْمُتُ ابْنِي حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا
إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْنِي مِثْلَهُ شَعْرًا جَعَلَ فِي
نَافِئِي وَ مَرِيًّا مَرَأَةً تُجَرِّدُ وَيَلْعَبُ بِهَا
لَتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ
بِهِمْ أَجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ أَمَا الرَّأْيُ
بِأَيْهَا كَأَنَّهَا وَ أَمَا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهَا تَرْضَعُونَ
كَرْمِي وَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَ يَقُولُونَ كَسْرِي
وَلِ حَسْبِيَ اللَّهُ .

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
 وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ بِرِوَايَةِ أَبِي
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرُكْبَتِي كَأَنِّي تَلْتَلِيهِ الْعَطَشُ
 إِذْ أَرَأَيْتُمْ بِنِي إِسْرَائِيلَ
 فَتَرَعِبَتْ مَوْقِفًا فَسَقَتْهُ فَفَوَّزْنَا لَهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کتا کسی
 کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ منقریب
 پیاس سے مر جائے گا۔ اسی اثنا میں نبی اسرائیل کی
 ایک بدکار عورت کالہصر سے گزری۔ اس نے
 اپنا موزہ اتارا اور اس سے پانی نکال کر کتے کو
 پلا دیا۔ اس عمل کی وجہ سے اس کی مغفرت فرما
 دی گئی۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ
 مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بَنِي شِهَابٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِعَ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ
 عَامَ حَجْرَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَتَنَادَلَ قَصَّةً مِنْ شَجَرٍ
 وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرِيصِ بْنِ قَتَالٍ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ
 آيِنَ عَلَمًا وَكَمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ وَيَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا وَيَقُولُ إِثْمًا
 هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا
 بِنَاؤُهُمْ

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا نے جس سال حج کیا تو منبر پر پاسبان کے ہاتھوں
 سے بانوں کا ایک پتھارے کر فرمایا۔ اسے اہل مدینہ
 تمہارے علمار کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح بال جوڑنے سے
 منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ فرمایا
 کرتے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک
 ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح
 بال جوڑے۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيهَا مَضَى
 تَبْلُكُم مِّنَ الْأَمْرِ مَحْدَثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ
 فِي أُمَّتِي هَذَا مِنْهُمْ فَيَأْتِيَهُ هَرُابُ
 الْخَطَابِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 زمانہ ماضی کی تم سے پہلی امتوں میں محدث
 حضرات (صاحب کشف والہام) ہوا کرتے
 تھے۔ اگر میری امت کے اندر تم میں
 سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن
 خطاب ہے۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيِّ النَّخَعِيِّ
 عَنْ أَبِي مَجِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ فِي

حضرت ابو سعد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے نازیوں قتل
 کیے تھے۔ پھر اس کا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک راہب
 کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے!

اس نے حجاب دیا، نہیں ہو سکتی۔ اس نے رابب کو بھی ملک عدم پہنچا دیا وہ اسی طرح مسند پوچھتا رہا، یہاں تک کہ اس سے ایک آدمی آدی لے کہا کہ تو فلاں بستی میں چلا جا۔ قصائے الہی سے راستے میں اسے موت آگئی اور اس نے اپنا سینہ اس بستی کی جانب جھکا دیا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آکر جھگڑنے لگے۔ پس جس بستی کی طرف وہ جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے نزدیک ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے وہ آیا تھا اسے پرے مٹ جانے کا حکم فرمایا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی جانے وفات سے دونوں بستیوں کا نام ملد ماب نور۔ تو اس بستی سے ایک باشت نزدیک نکلا۔ پس اس کی مغفرت فرمادی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ایک آدمی اپنے بیل کو ہانک کرے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو کر مارنے لگا۔ بیل نے کہا میں اس لیے نہیں بنایا گیا بلکہ میں کھیتی باڑی کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے۔ لوگ حیران رہ گئے کہ بیل بول رہا ہے۔ حضور نے فرمایا میں اس واقعے پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی، حالانکہ وہ موجود نہ تھے۔ پھر فرمایا، ایک آدمی ریلوڑ چلا رہا تھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو لے بھاگا اس نے کوشش کر کے بکری پھڑالی۔ بھیڑیے نے کہا، اس روز بکری کون پھڑائے گا جب میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ لوگ متعجب ہوئے کہ بھیڑیا کلام کر رہا ہے۔ فرمایا، میں اس واقعے کی صداقت پر یقین رکھتا

إِسْرَائِيلَ سَجِدًا قَتَلَ تِسْعَةَ
تِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَمَ يَسْأَلُ
أَنِّي سَأَلْتُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ
لَنْ مِنْ تَوْبَةٍ . قَالَ لَا فَتَقْتُلْهُ
عَدُوَّ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ
بِأَقْرَبِيَّةٍ كَذَا وَكَذَا فَادَّارَهُ
وَهُوَ فَسَأَلَهُ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا
فَقَالَ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ
فَقَالَ الْعَذَابُ فَادْحَى اللَّهُ
أَنَّ تَقَرَّرِي دَاوْحَى اللَّهُ
أَنَّ تَبَاعِدِي دَاوْحَى اللَّهُ
مَا بَيْنَهُمَا فَوَجِدَ رَأِي
أَشْرَبَ يَسْتَبِرُ فَغَضِبَ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ
سَمِعَهُ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ
عَلَى النَّاسِ
فَقَالَ اللَّهُ تَبَاعِدِي دَاوْحَى اللَّهُ
أَنَّ تَبَاعِدِي دَاوْحَى اللَّهُ
مَا بَيْنَهُمَا فَوَجِدَ رَأِي
أَشْرَبَ يَسْتَبِرُ فَغَضِبَ

قَالَ فَإِنِّي أَدِينُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ
وَمَا هُمْ شَرٌّ
وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِهِ .

ہوں اور ابو بکر و عمر بھی اور وہ وہاں
موجود نہ تھے اس کو حضرت ابو ہریرہ
سے دوسری سند کے ساتھ بھی۔
روایت کیا گیا ہے۔

۶۸۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْمَلِكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَتَمِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَادًا لَهُ فَرَجَدَ الرَّجُلُ
الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَادَ فِي عَقَابِهِ جِرَّةً فَبَدَأَ ذَهَبًا فَقَالَ
لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَادَ خُذْ ذَهَبَكَ مِثْقًا
إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَوْ أَتَمَّ مِثْقًا
الذَّهَبِ فَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ
الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي
تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا بَلَى فَلَامَرَهُ
وَقَالَ الْأُخْرَى جَارِيَةٌ قَالَ أَتَيْتُهَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ
وَأَغْفِقُوا عَلَيَّ أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی نے
دوسرے سے ایک زمین خریدی۔ پھر اس میں سونے
سے بھرا ہوا ایک گھڑا پلایا۔ مشتری نے بائع سے کہا کہ اپنا
سونے لے بیٹھے کیونکہ میں نے آپ زمین خریدی ہے نہ کہ
سونے۔ زمین واسے نے کہا زمین اور جو کچھ اس میں تھا، سب
کو فروخت کیا ہے۔ آخر کار انہوں نے ایک آدمی کو فیصلے کے
لیے منصف مقرر کیا۔ منصف نے دونوں سے دریافت کیا،
آپ کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا، میرا ایک لڑکا ہے۔
دوسرے نے کہا، میری ایک لڑکی ہے۔ منصف نے کہا،
ان کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ
کر کے باقی کو خیرات کر دو۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ
آپ نے طاعون کے بارے میں جو کچھ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہو، بیان فرمائیے۔ حضرت
اسامہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ طاعون ایک گندگ ہے جو نبی اسرائیل
کی ایک جماعت میں بھیجی گئی یا تم سے پہلے لوگوں
میں۔ جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو
وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون پھوٹی نکلے
جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار
کر کے نکلو۔ ابوالنعمان کا قول ہے کہ جو نکلے گا تو ذرا بچنے
کی غرض سے ہی نکلے گا۔

۶۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ أَبِي
النَّضْرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُسْأَلُ أَسْمَةَ
بِنَ تَمِيمٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أَسْمَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رَجَسٌ أُرْسِلَ عَلَى
طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُوا عَلَيْهَا
فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا
فِيهَا مِنْهَا قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا
بِرَأْسِهِ .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
طاغون کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے مجھے
بتایا کہ وہ ایک عذاب ہے، جس پر اللہ چاہتا
ہے بھیج دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے
اہل ایمان کے لیے رحمت بنایا ہے۔ کوئی مومن
ایسا نہیں جو طاغون میں پھنس جائے لیکن اپنے
شہر ہی میں صبر سے ٹھہرا رہے اور یہ کہے کہ جو اللہ
تعالیٰ نے لکھ دیا ہے اس کے سوا کوئی تکلیف مجھے
ہیچ نہیں سکتی پس اسے شہید کے برابر اجر ملے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
قریش ایک مذہبی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان
تھے جس نے چوری کی تھی لوگ کہنے لگے کہ اس بارے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کون کرے؟ بعض آدمیوں نے کہہ
حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی حضرات اور کون کر سکتے ہیں کہ
وہ رسول خدا کے چہیتے ہیں۔ پس اس بارے میں حضرت اسامہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا کیا
تم اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ
نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا۔ بے شک تم سے پہلے اسی
لیے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے
چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد
قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی
تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے کسی آدمی کو ایک آیت پڑھتے سنا اور وہ آیت
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنی تھی کہ آپ نے
اس کے خلاف پڑھی تھی۔ میں نے بارگاہِ نبوت میں حاضر
ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو میں نے دیکھا کہ چہرہ انور پر
ناپسندیدگی کے آثار ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم دونوں صحیح ہو لیکن

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ
الْعَرَابِيُّ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ
يَعْقُبَ بْنِ مَالِكَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَوْجِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّاعُونَ فَاخْبَرَنِي أَنَّهُ
يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَ
لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَعْصِي الطَّاعُونَ
فِي بَيْتِهِمْ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ
لَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ وَشَلُّ

حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ لَيْثُ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنْ هَمْدَانَ بْنِ الْمَرْثَدِ الْمَخْزُومِيِّ
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْغُلَامِ الَّذِي يَجْتَرِي
سَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حَتَّى رَسُلِيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَلَهُ اسْمُهُ أَلْتَشْفَعُ فِي حَيْدِ مِنْ
تَرَكَ قَامَرًا فَاحْتَطَبَ نَشْرًا قَالَ
لَيْسَ التَّيْمَنُ قَبْلَكُمْ أَنْتُمْ صَاغِرُونَ
وَالنَّشْرُ يَفُتُّ تَرْكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ
مِنْكُمْ حَيْفٌ أَحْتَسِبُوا عَلَيْكُمْ الْحَدَّ
وَلَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ
يَدَاهَا.

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
يُحْيَى بْنُ مَيْبَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
بْنَ سَبْرَةَ التَّمَلِظِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپس میں اختلاف نہ کرنا کیونکہ تم سے پہلے اختلاف کے باعث ہلاک ہو گئے تھے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ نَعْرَةَ بِنْتُ دَجِيذِ الْكِرَاهِيَةِ وَقَالَتْ يَا كَلَامُ الْمُحْسِنِينَ وَلَا تُخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جن کو ان کی قوم نے مدتے مارتے مارتے لہو لہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پرندہ چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہتے جاتے تھے :- اے اللہ! میری قوم کو بخش

بجائے سرگرمی کے

۶۹۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِكُ يَدَيْتَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ حُرَّ بِهِ قَدَمُهُ فَإِذَا مَرَّ وَهُوَ يَسْحَرُ الذَّمَّ عَنْ دَجِيذٍ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے وافر مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا، میں تمہارا کیا باپ ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا کہ میں نے نیکی کا کبھی کلام نہیں کیا جب میں مہاجروں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے میں ڈالنا اور جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات کو جمع کر کے فرمایا، رتھے اس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ جواب دیا، تیرے خوف نے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔ اسے حضرت ابوسعید خدری سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

۶۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَابِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ مَاعَسَهُ اللهُ مَا لَا يُقَالُ لِبَنِيهِمْ لَمَّا أَحْضَرَهُمْ أَقْبَابُ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ فَأَلَوْ أَحْبَبْتُمْ قَالَ فَإِنِّي لَمُرَاعِمٌ خَيْرٌ أَقْطَأَ فَإِذَا رِمْتُمْ فَأَخْبِرْ قُرْبِي شَرًّا اسْتَحْقُو بِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَعَلُوا فَجَحَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا حَسَلَتْكَ فَتَالَ مَخَافَتِكَ فَتَلَقْنَا بِرَحْمَتِهِ وَقَالَ مُعَاذُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ ابْنَ عَبْدِ الْغَابِرِ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ہمیں وہ حدیث کیوں نہیں سناتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے سنی ہے؟ حضرت معاذ نے کہا، میں نے آپ سے سنا ہے کہ ایک آدمی کی جب موت کا وقت آیا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا تو اپنے اہل و عیال کو وصیت کی کہ جب میں مہاجروں تو میرے لیے بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلاؤ، جب وہ میرے گوشت کو جھاڑ کر لیا تک پہنچ جائے تو میرے جسم کو لے کر میں ڈالنا اور کسی گرم ترین دن میں یا جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو دریا میں ڈال دینا پس اللہ

۶۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَيْبِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحَدِيثِ لَيْعَةَ الْأَنْحِدِ لَمَّا مَا سَمِعْتِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَحْضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَلَيْسَ مِنَ الْحَيَوَاتِ أَوْ حَى أَهْلُهُ إِذَا مَاتَ فَاجْمَعُوا إِلَيَّ خَطْبًا كَثِيرًا ثُمَّ أَوْسَادُوا نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْيِي وَخَنَصَتْ إِلَيَّ عَظْمِي فَخَذُّوا مَا فَطَحْتُمْهَا فَذَرُونِي فِي النَّيِّمِ

نے اس کے اجزا کو جمع کیا اور فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا۔
مخض تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اس کی مغفرت فرمادی گئی جس وقت عقبہ
کہتے ہیں کہ جب وہ بیان کر رہے تھے تو میں سن رہا تھا۔

موسیٰ، ابو عوانہ، عبد الملک کی روایت میں مذکورہ
حدیث کے اندر اسے کہ اس نے کہا: جس روز تیر
ہوا چلے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص لوگوں کو قرض
دیا کرتا تھا۔ پس اس نے اپنے غلام سے کہہ دیا تھا کہ جب
تو کسی غریب آدمی سے قرض مانگنے جائے تو درگزر سے کام
لینا، شاید اس کے باعث اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے
جب وہ (مرکز) بارگاہ الہی میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے
اس سے درگزر فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنی جان پر
گنہوں کا بوجھ لا داتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب
آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے
جلا دینا، پھر میری راکھ کو ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم اگر میرے
رب نے مجھ پر قابو پا لیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی
کو نہ دیا ہو۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا۔
اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزا کو جمع کر دے
زمین نے تعمیل کی۔ جب وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا تو اس سے فرمایا
گیا، جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر کس چیز نے تجھے آمانہ کیا؟ جواب
دیا، اسے رب اترے خوف نے۔ پس اسے بخش دیا۔ دررکھا
روایت میں مَخَافَتِكَ يَا رَبِّ هُوَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت
کو بیٹی کے باعث عذاب دیا گیا۔ اس نے بیٹی کو ایسا باندھ
کر رکھا کہ وہ مر گئی۔ پس وہ عورت جہنم میں داخل کی گئی۔

فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَدْرَاهُ نَجَّعَهُ اللَّهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ
قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَخَفَرَنِي قَالَ عُقْبَةُ وَ أَمَا
سَمِعْتَهُ يَقُولُ .

۶۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ . وَقَالَ فِي يَوْمٍ

۶۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
أَبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَقَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَ الرَّحْمَلِيُّ إِذَا
الْتَمَسَ فَكَانَ يَقُولُ لِقَفَاةٍ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا
فَتَجَاوَزَ عَنْهُ نَعَدَ اللَّهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْكَ هَذَا
فَلْيَقْبَلِ اللَّهُ نَتَجَاوَزَ عَنْكَ .

۶۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَنِيذِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا
أَنَا مَاتَ فَأَخْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ
فَوَاللَّهِ لَيُنَّ قَدَّمَ عَلَى رَبِّي لِيُعَذِّبَنِي عَذَابًا
مَا عَذَّبَ بِهِ أَحَدًا فَكُنَّا مَاتَ فَقَلْبِي ذَلِيلٌ
فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكَ
مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَلَاذَا هَرَقَابِي ثُمَّ فَعَلَتْ مَا
حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتِكَ
فَخَفَرَنِي . وَقَالَ عُقْبَةُ مَخَافَتِكَ
يَا رَبِّ .

۷۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ أَسْمَاءَ
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَرْبُوعَةَ بَيْنَ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِنْدَ بَيْتِ امْرَأَةٍ فِي هَرَّةٍ سَجَنَتَهَا

حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِي النَّارِ لِأَنَّهَا أَطْعَمَتْهَا
وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَامِلًا مِنْ
بِحْشَائِشِ الْأَرْضِ.

۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حُنَيْنٍ
مَنْصُورًا عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ
عُقَيْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَجِبْ
فَأَنْفَلْ مَا شِئْتَ.

۷۲۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنْصُورٍ
كَانَ سَمِعَ رَبِيعَ بْنَ جِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ
تَسْتَجِبْ فَأَنْفَلْ مَا شِئْتَ.

۷۳۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ زُهَيْرٍ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ
عَمْرِو حَقَّقَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَبْنَؤُا جِلْدُ يَجْرُؤُا أَمَاكُ مِنَ الْخَيْلِ لِوُجُوهِ خَيْفِ
بِهِ فَهُوَ يَجْعَلُ جِلْدُ فِي الْأَرْضِ لِلْيَوْمِ الْقَيْمَةِ تَابِعَهُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ.

۷۴۔ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْبَعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ الْأَخْرُؤُانَ السَّائِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدًا كُلِّ
أُمَّةٍ أَوْ تَوَارِ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِنَا أَوْ تَبَانًا مِنْ بَعْدِهِمْ
فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَنُظِمَ إِلَيْهِمْ وَرَدَّ
بَعْدَ غَيْبِ النَّصَارَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كَلِمَةٍ سَبْعَةَ
آيَاتٍ يَوْمَ يُخْلَدُ نَاسٌ وَجَسَدُهُ.

۷۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ
مَرْثَدَةَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ قَدِمَ مَعَاوِيَةَ

کیونکہ نہ اسے کھلاتی تھی نہ پلاتی تھی اور ہمیشہ باندھے
رکھتی تھی، پھینکتی تھی تاکہ کم از کم وہ کپڑے کوزے
ہی کھا لیتی۔

حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کلمات
نبوت میں سے لوگوں نے یہ کلمہ پایا ہے
کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے
کر۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: لوگوں نے کلمات نبوت میں سے یہ
کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو
چاہے کیے جا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے تکبر
کی وجہ سے اپنی ازار (چادر اتہ بند) شکائی ہوتی تھی وہ
زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھنسا ہی
چلا جائے گا۔ عبدالرحمن بن خالد نے بھی زہری سے
یہ روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب بچے ہیں
اور قیامت کے روز سب سے آگے ہیں۔ فرق صرف
اتنا ہے کہ دوسری امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں
ان کے بعد آج کا دن جمعہ آج میں لوگوں نے امتحان کیا تو یہود کو
آج کا دن ہار یعنی ہفتا، اور نصاریٰ کو اس سے بھی اگلا اتوار
روز ملا۔ اس روز جمعہ کو ہر مسلمان کو چاہیے کہ سات روز
بعد تو اپنے سر اور جسم کو دھو ڈالے۔

سیدنا
سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ بن جبور
رضی اللہ عنہما آخری مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو انہوں نے جس خطبہ